هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

کتاب افادت مطالب جامع مجلس آداب وعظ گوئی و حاوی مکارم اخلاق عظمت پرہی مفید للعوام

مسمّٰی بہ

احسن المواعظ

حصہ دوم

بکمال عرق ریزی از تالیف عالم دیندار حق پرست مولوی حافظ غلام محمد خوشحال حسن ساکن مقام چنیوٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرح صدور الصائمین باشراق انوار المعرفۃ والایقان ونتح علیھم ابواب البرکۃ والرحمۃ والرضوان ٥ وانزل الفرقان فی اشرف لیلۃ من لیالی شہر رمضان ٥ وجعلہا قیامہا خیرا من الف شہر من الدھور والازمان ٥ والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا سید الانس والجان ٥ وعلی الہ واصحابہ الذین ھم اھل الحق والعرفان ٥ **امابعد** کہتا ہی بندۂ مسکین **غلام محمد غوث** کان اللہ لہ احقر التلامیذ عمدۃ العلما مولانا ومرشدنا مولوی مفتی سید غلام رسول البیض الصغوی اعزہ تلامیذ واجلہ خلفاے افضل العلما مولانا مولوی ارتضا علی خان بہادر رحمۃ اللہ علیہما) کہ یہ مجموعۂ حصۂ دوم ہی کتاب **احسن المواعظ** کا جسکے تمامی سات حصے اور پچپن باب ہین ہرباب اسکا عمدہ مطالب اور فوائد عجیبہ وغریبہ سے مملو ہی اور ایک سو پچاس کتب سے ماخوذ کمال عرق ریزی وجانفشانی سے یہ مجموع وعظ ونصائح مرتب ہی دینی برادرون سے امید ہی کہ اگر کوئی بیان پسند خاطر پڑے تو مؤلف مسکین کو دعاے خیر سے فراموش نہ کرین اللھم اغفرہ کہین اگر کہین خطا دیکھین تو اصلاح فرمائین کیونکہ یہ احقر سراپا مقصر ہی جو حضرات بنظر انصاف اسکو دیکھین گے خوبی اسکی معلوم کرین گے کیونکہ جب بہت سی کتابین پڑھے تب اتنے عجائب وغرائب پر آگاہ ہو یہان چند اجزا مین مطالب بسہولت ملتے ہین قطع نظر فضائل ومواعظ کے مسائل بھی بڑی تحقیق سے

لکھے گئے ہین مین نے اس کتاب مین تکرار الفاظ اور اختصار عبارت کا پاس نہین کیا بے تکلف ہر ایکسکی سمجھ مین آوے صریحاً لکھدیا۔ جو دیکھے اس سے فائدہ اُٹھاوے ہر عامی چندے اُستاد کی خدمت بجالاوے اکثر بیان عمدہ تفاسیر وشروح احادیث سے منتخب ہے فی الجملہ اس مین نو باب ہین ہر باب اُسکا ایک رسالہ مستقلہ ہے حق تعالیٰ اپنے حبیب نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی برکت سے اسکو مقبول فرماوے اور نفع عام بخشے اور جو اس رسالے کو لکھے پڑھے سنے دیکھے اور اسکو ترویج دیوے اور اسکے چھاپنے مین کوشش وکمک کرے سب کو بخشدے اور بلا حساب وبلا عذاب جنت الفردوس مین داخل فرماوے (آمین) فہرست

باب ساتوان جزاء الرحمن فی فضیلة شہر رمضان

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اے ایمان والو حکم ہوا تم پر روزے کا جیسے حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہوجاؤ یعنی انبیا اور اُنکی امتون پر آدم علیہ السلام سے تا ایندم روزے کا حکم چلا آیا ہے غوث الاعظم رہ حسن بصری سے نقل کرتے ہین جو وقت کہ سنو تم اللہ جل شانہ سے خطاب یا ایھا الذین امنوا فارغ کرو طرف اُسکے اپنی سماعت یعنی گوش ہوش سے متوجہ ہوکر سنو اسلیے کہ وہ خطاب واسطے ایک حکم کے ہے یا امر ہے یا نہی اور فرمایا جعفر صادق رض نے لذت ندا کی دور کرتی ہے محنت ومشقت وبلا کو اور اس ندا مین کئی فوائد ہین جیسا کہ روح البیان مین ہے از انجملہ تنبیہ غافلین

احضار غائبین تحریک ساکنین تعریف جاہلین تفریغ مشغولین توجیہ معرضین تشویق مریدین غرض جب حق تعالی نے ہم پر روزہ فرض کیا تو مقتضای ایمان وہ ہی کہ صبر نفس کشی کے رہین کیونکہ وہ مہندی راہ دین کا ہی اور کوشش زندہ کرنے مین اپنی روح کے کرین کیونکہ روح اصل مین عالم پاک سے ہی اور بیگناہ روزہ عبارت ہی بند کرنے سے اپنے نفس کے کہانے اور پینے اور جماع سے کیونکہ نفس انھین چیزون کا راغب ہی اور نفس کی خواہش نہ دینی گویا اسکو مارنا ہی اور اکثر رغبت دن مین ہوتی ہی نہ شب مین اسلیے کہ ہر شخص مردہ کے مانند خواب غفلت مین رہتا ہی برخلاف دن کے کہ سب لوگ جاگتے ہین اور بازارون مین ہر چیز بکتی ہی اور حسینان جہان نظر آتے ہین کان اور آنکھ اور زبان کا دروازہ کھلا رہتا ہی اور انسان کی طبیعت کہانے اور پینے اور شہوت رانی کی طرف پوری راغب رہتی ہی اسی واسطے روزہ رات کا مشروع نہ ہوا کیونکہ شب مین خطرۂ نفس نہین اور واسطے اسی سر لطیف کے نماز تہجد و تلاوت و مناجات کو رات مین قرار دی ہین نہ روز مین علی الخصوص روزے کی راتون مین وقت ادائے تراویح کا مقرر فرمایا تا کمال مخالفت طبع کی مستحق ہووے کیونکہ طبیعت واسطے دفع ماندگی روزہ کے آرام چاہتی ہی اگر کوئی گھبرائے کہ یہ مشکل کا کام ہی تو حق تعالی فرماتا ہی یہ گمان مت کرو کہ تمہارے ہی پر یہ حکم فرمائے ہین بلکہ اگلی امتون پر بھی روزے کا حکم تھا اور اس تشبیہ مذکور مین تاکید حکم اور ترغیب اوپر فعل کے ہی فَاِنَّ الْاُمُوْرَ الشَّاقَّةَ اِذَا عَمَّتْ طَابَتْ کیونکہ جب تکلیف عام ہوتی ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی حضرت آدم پر روزے ایام بیض کے فرض تھے ایام بیض اسلیے کہتے ہین کہ بسبب لغزش آدم علیہ السلام کے بدن انکا سیاہ ہوگیا تھا تو ان روزون کی برکت سے بدن روشن ہوا اور یہود پر روزہ عاشورا اور اول ہفتہ کا اور بعض دن کا فرض تھا اور نصاری پر رمضان کے روزے فرض تھے تفسیر احمدی مین ہی کہ کہا کتاب مین جو تشبیہ ہی سو فقط روزے کی فرضیت مین ہی نہ تعین ایام مین اسلیے کہ امتون سابقہ پر روزے رمضان کے فرض نہ تھے بلکہ اور روزے تھے جیسا کہ مذکور ہوا

امم اولیٰ پر رمضان کے روزون کا بیان

حیوۃ الحیوان مین حسن بصری سے روایت ہو کہ وہ کہتے تھے کہ نصاری سے بر روزے
ماہ رمضان کے تھے جب انکا بادشاہ بیمار ہوا اُسنے نذر کی کہ اگر اللہ مجھ کو شفا دیوے تو
دس روزہ زیادہ کرون پھر اُنکے لیے دوسرا بادشاہ ہوا پھر جب وہ بیمار ہوا نذر کی
اگر اللہ شفا دے تو نہ کھاوین ہم گوشت اور آٹھ روزے بڑھاوین پھر تیسرا بادشاہ
آیا اور کہا نہ چھوڑینگے ہم انہون کو مگر تمام کرینگے پچاس کرکے اور ٹھہراوینگے موسم بہار
مین غرض حکم الٰہی مین اپنے نفس کے پابند ہو گمراہ ہوے کلبی نے بیچ تفسیر وقالت النصارى
المسیح ابن الله کے کہا ہو یصلون الى القبلة ویصومون رمضان فیض الکریم مین ہو
ابن جریر نے شعبی سے روایت کیا ہو کہ جب نصاری پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہوا
وہ ایام تابستان کے تھے ان ایام مین روزہ رکھنا دشوار ہوا او دوسرے دنون مین مقرر کیے
اور معین دنون مین نہ رکھنے کا کفارہ دس روزے زیادہ کیے اور افادۃ الشیوخ مین بقول
شوکانی یہ مفہوم ہوتا ہو کہ رمضان کے روزے نصارے پر فرض تھے اُنھون نے اسکو
بدل ڈالا معالم التنزیل مین ہو ان صیام رمضان کان واجبا علے النصارى کما فرض
علینا مؤلف مسکین عفی کان الله لہ رمضان کی فرضیت امم سابقہ پر ہونے مین
اختلاف ہو اور اکثر اسکے فرض و واجب ہونے پر گئے ہین والله اعلم صراط المستقیم مین
ہو کہ ماہ رمضان کے روزے کے فرض ہونے مین ایکطرح کی توجہ مرد مومن کو حکم الٰہی کیطرف
تمام سال رہتی ہو اور انتظاری کھینچتا ہو اور مستعد رہنے اور خلوص نیت مین لوگ مختلف
الحال رہتے ہین اور اسی اختلاف کے موافق اُنکی مقبولیت کے درجون مین بھی اختلاف
ہوتا ہو اگرچہ ہر چند روزہ ہر امت پر معین تھا لیکن خدا کی عنایات بے غایات کی جہت سے
جو اس امت مرحومہ پر فائض ہو رمضان کے مہینے کی تخصیص ہوئی اور کمزوری اور کم عمری
اور کم ہمتی اور اعمال شاقہ کی ہمیشگی کی بے توفیقی پر نظر کرکے رمضان کا مہینہ اور شب قدر
کی رات مقرر ہوئی تاکہ بدون کرنے دشوار عملون کے اور مشکل کامون کے ماہ رمضان

اور شب قدر کی برکتون کے واسطے سے مثل اگلون کے بلکہ ان سے بڑھ چڑھکر اعلی درجے
مین پہونچے اور روزہ رمضان فرض ہوے ہجرت کے ڈیڑھ برس بعد غرض اللہ جل شانہ
کا بڑا احسان ہی اس امت پر کہ تھوڑی سی تکلیف کے عوض بڑے بڑے احسان فرمائے
کہ اس ماہ مبارک مین قرآن شریف نازل فرمایا اور اسکی تلاوت کی توفیق دی کہ غذاے
روحانی ہی پس چاہیے کہ غذاے جسمانی سے دن کے وقت امساک لازم کرین **نظم**

چون ملک تسبیح حق را کن غذا
تا رہے ہمچو ملائک از اذے

اندکی زین شرب کم کن بہر خویش
تا کہ حوض کوثری یابی بہ پیش

اور روزہ کا بڑا فائدہ یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امّارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اسکی اور سب
اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ
کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی کہ جب بھوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی
رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہی نفس بھوکے ہوتے ہین سب اعضا مناسب
اپنے کی مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہی پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی
رغبت نہین ہوتی جاننیے کہ روزہ دین کا بڑا رکن ہی اسی سے نفس امارہ مغلوب ہوتا ہی
اور سپر ہی دوزخ سے اور دروازہ عبادت کا اور زکوٰۃ بدن کی کم اور شہوت کو دور کرتا ہی
اور خشوع کو زیادہ اور میزان اعمال کو بھاری اور جنت کی حورین زیادہ ہوتی ہین اور
آسان کرتا ہی گذرنے کو صراط سے اور بدن صحیح رہتا ہی اور دل و عقل کو روشن کرتا ہے اور
شیطان کے راستون کو بند کر دیتا ہی اور کنجی جنت کے دروازے کی اور صفائی اور رقت قلب
حدیث من شبع و نام قسی قلبہ اور حصول لذت عبادت اور انکساری اور سبب یاد کرنے تشنگی
محرمات قیامت کی اور بھوک دوزخ کی اور توڑنا شہوت فرج کا کیونکہ غلبہ اسکا بسبب سیری کے
ہوتا ہی اور دفع ہونا نیند کا اور آسانی طاعت پر ہوتی ہی اور قہر نفس ہی لہ نفس امارہ خیر و فساد ہی

فوائد روزہ

ما در بتہا بت نفس شماست
زانکہ آن بت مار و این بت اژدہاست

اور بھی فوائد روزے سے یہ ہو کہ آدمی بھوک کی سختی پاتا ہو تو مساکین پر رحم کرتا ہو اور بھی
موافقت ہو ساتھ فقرا کے اور سبب رفع درجات یوسف علیہ السلام باوجود کثرت غلہ کے
پیٹ بھر نہ کھاتے تاکہ مساکین فراموش نہو دین شبلی علیہ الرحمہ ٹھنڈ کے دنونمین کپڑے اتار
کے برہنہ رہتے اور فرماتے میری طاقت نہین کہ خبرگیری کرون غریبون کی اس لیے انکی
موافقت کرتا ہون اور بعض عارفین سے منقول ہو کہ وقت کھانے پر نوالے کے کہتے اللھم
لا تواخذنی بحق الجائعین یا اللہ مت پکڑ مجھ کو ساتھ حق بھوکون کے اور اس ماہ مبارک مین
اپنے دوست آشنا سے نیکی واحسان کرے اور نفقے کو اپنے بال اور گھر والون پر کشادہ کرے
اور اپنے قرضدار پر آسانی کرے اور تسبیح ودرود واستغفار زیادہ پڑھے اور اللہ تعالی سے
سوال جنت کا بہت کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
الْجَنَّۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ درۃ الناصحین مین ہو کہ جو شخص ماہ رمضان
مین مجلس علم مین حاضر ہوا تو لکھتا ہو اللہ ثواب ایک سال کا واسطے اسکے ہر قدم کے
اور رہیگا وہ میرے ساتھ یعنی حضرت علیہ السلام کے نیچے عرش کے اور جسنے مداومت
کی جماعت پر رمضان مین عنایت کریگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن بعوض ہر رکعت کے
ایک شہر بھرے رہین گے اللہ کی نعمتون سے اور جسنے نیکی کی ماں باپ سے رمضان مین تو اللہ
کی نظر رحمت پائیگا فرماتے ہین کہ مَنْ فَرِحَ بِدُخُوْلِ رَمَضَانَ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی
النِّیْرَانِ جو خوش ہوا رمضان شریف کے آنے سے حرام ہوتی ہو اُس پر آتش دوزخ
ابی حفص کبیر سے روایت ہو کہ کہا داؤد طائی نے کہ ایک رمضان کی پہلی رات مین نیند
نے مجھپر غلبہ کیا سو دیکھا مین نے جنت کو کہ گویا مین بیٹھا ہون اُس مین اور دیکھا مین نے
حورون کو گویا کہ وہ آفتاب ہین بسبب روشنی انکے چہرون کے کہا مین نے لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پس کہا اُسنے وہی کلمہ اور کہا ہم انکے لیے ہین جو حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے
رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہین ماہ رمضان مین شفاعت کرتا ہو ماہ رمضان اسکی

فضیلت ماہ رمضان

جسنے اسکی قدر جانی اور اُتارتا ہے اُسکو ہمسایے مین انبیا کے اور کہتے ہین جو کوئی بزرگی کرے شہر رمضان کی بہ تحقیق اُسنے اکرام کیا سبحان کا بزرگی ماہ رمضان کی یہ ہے کہ احکام الٰہی بجالاوے اور منہیات سے بچین اور شہر رمضان مین ندا ہوتی ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُحِبُّنَا فَنُحِبُّهٗ جو کوئی دوست رکھے ہم کو دوست رکھین ہم اُسکو اور جو بخشش چاہے بخشین ہم اُسکو اور جو ہمسے مانگین دیوین اسکو وہ چیز اور جو توبہ کرے قبول کرین اُسکی توبہ بہشت رمضان کے اور جنت مشتاق ہوتی ہے چار آدمیون کی قرآن پڑھنے والے کی اور زبان کو نگاہ رکھنے والون کی اور بھوکون کو کھلانے والون کی اور رمضان مین روزہ رکھنے والون کی اور آزاد کرتا ہے اللہ تعالی ہر روز رمضان مین لاکھ بندے آتش دوزخ سے زبدۃ الواعظین مین ابن عباس سے روایت ہے اگر جانتے میری امت فضیلت شہر رمضان کی البتہ آرزو کرے یہ کہ ہووے تمامی سال رمضان کیونکہ اسمین حسنات جمع ہوتے ہین اور طاعت مقبول ہوتی ہے اور دعا مستجاب اور گناہان بخشے جاتے ہین اور جنت مشتاق جو کوئی گناہ کرے رمضان مین لازم ہوتا ہے اُسپر دوہرا عذاب رمضان اسلیے کہتے ہین کہ گناہون کو جلاتا ہے توریت مین رمضان کا نام حط ہے انجیل مین طاب زبور مین قربت قرآن مین رمضان عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے جو کوئی شہر رمضان مین اپنے بچھونے سے اُٹھتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے قم بارك الله فیك درحمك الله پھر جبکہ نماز کی نیت سے اُٹھتا ہے تو بچھونا اُسکے حق مین دعا کرتا ہے کہ ای اللہ اسکو بہشت مین فرش مرفوعہ نصیب کر اور جب کپڑا پہنتا ہے تو کپڑا دعا دیتا ہے کہ ای اللہ بہشت کا لباس اسکو دے اور جب نعلین پہنتا ہے نعلین دعا کرتے ہین کہ ای اللہ اسکے قدمون کو صراط پر ثابت رکھ اور جب کہ لیتا ہے آبخورہ دعا دیتا ہے اُسکو کہ ای اللہ پلا اسکو آبخورون سے جنت کے اور جب وضو کرتا ہے پانی اُسکے حق مین دعا کرتا ہے اور کہتا ہے ای اللہ پاک کر اسکو گناہون سے اور جب گھڑا

ہوتا ہو طرف نماز کے دعا دیتا ہو اُسکے لیے گھر اور کہتا ہو ای اللہ کشادہ کر اسکی قبر اور
روشن کر اور زیادہ کر رحمت اپنی اور نظر کرتا ہو حق تعالی ساتھ رحمت کے اور فرماتا
ہو دعا کے وقت ای بندے تیرے سے دعا ہو اور میرے سے اجابت اور تجھ سے سوال ہو
اور ہمارے سے بخشش اور تجھسے استغفار ہو اور ہمارے سے مغفرت ابن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ
کے خطبون مین ہو کہ نافع ابن عمر سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
کہ آپ نے فرمایا کہ جسوقت نمایان ہوتا ہو چاند رمضان کا آواز کرتے ہین عرش و کرسی اور
جو چیز کہ ان دونون مین ہو اور کہتے ہین خوشخبری ہو اور مبارکبادی ہو واسطے امت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز کے سبب جو اُنکے لیے ہو اللہ کے نزدیک بزرگی سے اور بخشش
مانگتے ہین واسطے اُنکے آفتاب اور مہتاب اور ستارے اور رات دن اور پرندے اور ہر
جاندار سواے شیطان کے پس جبکہ صبح ہوتی ہو نہین چھوڑتا ہو اللہ تعالے کسی بندے کو اِس
امت سے مگر بخشدیتا ہو اُسکو اور فرماتا ہو مَلٰئِکَتِیْ اِجْعَلُوْا صَوْمَکُمْ وَتَسْبِیْحَکُمْ ھٰذَا الشَّھْرَ
لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ای فرشتو کردا تو ثواب تمہارے روزے اور تسبیح کا واسطے
امت محمد علیہ السلام کے سواے عزیز و نسبت امت کی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے
بوجہ تام درست کرو تاکہ ایسی فضیلت عظمی ہاتھ آوے کاتب الحروف نے امت محمدی کے بعض
فضائل و خصائل اس کتاب کی جلد ثانی باب سعادۃ الابدیہ فی فضیلۃ امۃ محمدیہ مین شرح و بسط
کے ساتھ لایا ہے اور فرماتے ہین کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہو بہشت کے دروازے
کھول دیتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتے ہین اور شیاطین کو قید کرتے ہین اور منادی
ندا کرتا ہو یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ ھَلُمَّ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ای طالب خیر جلد آ کہ تیرا وقت ہو اور ای طالب
شر ٹھہر جا کہ تیری جگہ نہین حدیث اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ
جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہو تو
بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان

زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی مظاہر حق مین ہے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ پے درپے رحمت نازل ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور دوسری حدیث مین ہے وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ اور طوق پہنائے جاتے ہین اس مین سرکش شیطان کو تطبیق درمیان ان دو احادیث کے اسطرح پر ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہین اُنسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دونون مین بھی ہوتے ہین انیس الواعظین مین ہے کہ ماہ رمضان کی پندرہ خصلت ہین اول روزی کشادہ ہوتی ہے ۲ زیادتی مال کی ۳ جو کچھ کھاوے بیچ طاعت کے لکھین ۴ ثواب مضاعف ۵ دعاے فرشتگان ۶ قید شیاطین ۷ دروازے رحمت اور بہشت کے کھلتے ہین ۸ دروازے دوزخ کے بند ہوتے ہین ہر رات سات سو ہزار عاصی آزاد ہوتے ہین ۹ ہر شب جمعہ اُس مقدار آزاد ہوتے ہین جو سات روز آزاد ہوے ۱۰ آخر شب ماہ رمضان کی ہر ایک آزاد ہوتا ہے ۱۱ ہر روز بہشت کو آراستہ کرتے ہین واسطے روزہ دارون کے ۱۲ دعا مستجاب ہوتی ہے ۱۳ پاک ہوتا ہے تن اُسکا ۱۴ خوشنودی حق تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور حضرت علیہ السلام نے

پندرہ خصلت ماہ رمضان کی

فرمایا کہ بندہ دار کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا تسبیح اور دعا مقرون اجابت ہی سے

زہے ماہ رمضان وایام او	کہ چون صبح عیدست ہر شام او

فضیلت بزرگی واطاعت ماہ رمضان مین

معمولات مظہریہ مین ہی کہ اگر سوائے رمضان کے ہزار ہزار سال عبادات یا ریاضات شاقہ کرین عشر عشیر اس صفائی کی کہ اس مہینے مین بے مشقت و ریاضت تھوڑی سی فرصت مین میسر ہوتی ہی سو حاصل نہ ہووے یہان سے معلوم ہوا کہ جمیع خیر و برکت اس مہینے کے خیر و برکت ہی تمام سال کی اور محرومی سے اس مہینے کی برکت کے حرمان برکات سے تمامی سال کی ہی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ **نفل** اس مہینے کے حکم اور فضیلت مین فرض کے مانند ہین اور **فرض** اس مہینے کے حکم مین ستر فرض کے ہی سوائے اس ماہ کے اور لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ فضیلت جدا ہی حدیث مین ہی وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ اور جسنے ادا کیا ایک فرض رمضان مین ہوتا ہی مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوائے رمضان کے جو کوئی اس مہینے مین ایک چھوٹے نیک کام سے تقرب خدا کا چاہے تو ثواب ملے اسکو اللہ تعالیٰ سے ایک فرض کا جو ادا کرتا ہی دوسرے مہینون مین

حکایت برکت بزرگی ماہ رمضان کی

درۃ الناصحین مین ہی کہ ایک مجوس نے اپنے بیٹے کو ماہ رمضان مین بازارون مین کھاتا دیکھا سو اسکو مارا اور کہا کس لیے نگاہ نہین رکھتا بزرگی ماہ رمضان کو کہ بزرگ ہی مسلمانون کے پاس پس جب کہ مرا وہ مجوس تو کسی عالم نے اسکو خواب مین دیکھا کہ جنت کے تختون پر بیٹھا ہی پوچھا عالم نے کیا تو مجوس نہین کہا ہان لیکن سنی مین نے موت کے وقت ایک آواز اوپر سے اس طرح کہ اے میرے فرشتو مت چھوڑو اسکو مجوسی مشرف کرو اسکو ساتھ اسلام کے بسبب بزرگی کرنے ماہ رمضان کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یعنے روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مین نے منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مین نے اسکو نیند سے پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس

قبول کی جاوے گی شفاعت شاید رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے
اور قرآن سے درجۂ اعلےٰ ملینگے اور جو کوئی استغفار کرے ہر رات دن مین شہر
رمضان کے دس بار دیتا ہو اُسکو اللہ تعالےٰ ثواب جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل اور
عزرائیل اور حاملان عرش کا اور مٹاتا ہو گناہون کو اُس کے استغفار اس طرح پڑھین
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بڑے کام کی بات رمضان شریف
مین یہ ہو کہ نماز صبح جماعت سے ادا کرنے مین کوشش بلیغ کرے کہ اجر عظیم اور اسکے قضا
کرنے مین خسران مبین ہو یعنے کھلا نقصان اور جو شخص کہ سحر کا اُٹھنا اُسکی فجر کی نماز کو
قضا کرے سو اُسکے حق مین سحر مستحب کیونکر ہو قاعدہ کلیہ ہو کلما ینجر الی الحرام حرام
مسئلہ جو شخص کہ بلا عذر روزہ چھوڑے کفارہ تو نہین توبہ کیے تک قید کیا چاہیے اگر توبہ
نہ کرے یہ عادت کر لیوے تو اُسکو جان سے مارا چاہیے **طحطاوی** مین ہو اگر کوئی
بلا عذر رمضان مین دن کو علانیہ لوگون کے سامنے کھاوے تو جان سے مارا جاوے کیونکہ
اُسنے دین کو سبک جان کے استہزا کیا **مجالس الابرار** مین بزازیہ سے ہو ان من اکل فی
شہر رمضان شہرۃ عیانا متعمدا یؤمر بقتلہ کان صنعہ دلیلا لاستحلالہ **ترمذی**
مین ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے
بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اُسکے برابر کبھی ثواب نہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے
حدیث ابی امامہ مین آیا ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ایک
قوم اُلٹی لٹکی ہو اُنکے جبڑے چرے ہوے ہین جبڑون سے خون بہ رہا ہو پوچھا یہ کون
ہین کہا وہ لوگ ہین جو افطار کرتے ہین پہلے اس سے کہ اُنکے روزے ختم ہو جاوین
کذا فی بشارۃ الاتفاق **فیض الکریم** مین ہو وہ عذر ہین جن سے روزہ نہ رکھنا روا ہو
تین ہین ایک تو سفر اور مرض اور حیض ونفاس ہو انپر قضا ہو کفارہ نہین دوسرا حاملہ
اور مرضعہ بچے کو ضرر ہونے کے اندیشے سے روزہ نہ رکھے تو قضا کرنا اور فدیہ دینا

امام شافعی کا یہی مذہب ہو ابو حنیفہ کے یہان اس مین فدیہ نہین تیسرا بہت بڑھا بڈھی اور دائم المرض جسکے چنگے ہونے کی امید نہ ہو تو وہ فدیہ دیوے اُن پر روزہ نہین علما نے اختلاف کیا ہو کہ آیا سفر مین روزہ رکھنا افضل ہو یا افطار اصح قول یہ ہو کہ جسکو روزہ رکھنے مین مشقت ہو تو اُسکو افطار افضل ہو نہین تو روزہ افضل اور وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ جو لوگ طاقت روزے کی رکھتے ہین پر عادت نہین ہو اُنکو چاہیے بدلہ ایک فقیر کا کھانا یعنی ایک دن مین فقیر جس مقدار کھاوے اور ابن عباس سے مروی ہو کہ مسکین کو شام اور سحر کا کھانا کھلاوے یا آدھے صاع گیہون یا اُسکا آٹا دیوے اس صورت مین یہ آیت محمول ہو اوائل اسلام پر کہ پہلے ایسی ہی تخییر تھی بعد اسکے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے اختیار منسوخ ہوا دوسرے یہ کہ لا نفی کا اس مقام سے محذوف ہو یا ہمزہ افعال کا سلب کے لیے ہو معنی یہ ہین کہ جو طاقت روزے کی نہین رکھتے ہین وہ فدیہ دین اس صورت مین یہ آیہ شیخ فانی کے حق مین ہو بنی اسرائیل مین یہ حکم تھا کہ رمضان مین جس وقت سوتے تو کھانا پانی اور جماع حرام ہوتا جیسا کہ ابتدائے اسلام مین بھی ایسا ہی حکم تھا بعد اسکے منسوخ ہوا چنانچہ بخاری نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ رمضان کا روزہ جب نازل ہوا تو تمام رمضان لوگ عورتون سے قربت نہین کرتے تھے چند لوگ تھے کہ اپنی جان کی خیانت کرتے تھے تب اللہ تعالی نے فرمایا عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ الآیۃ اور رخصت ہوئی ہمارے لیے ان چیزون مین طلوع صبح صادق تک اور سبب اس رخصت کے لیے دو امر تھے ایک وہ کہ عمر رض نے قربت کی بعد خواب کے پس نادم ہوے اپنے فعل پر اور آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عذر کیے پس نازل ہوئی آیت أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اور ہوئی ذلت حضرت عمر کی رحمت حق مین تمامی امت کے **قیس بن حرمہ انصاری** مزدوری کرتے تھے سو ایک روز تھک کے سو گئے بعد اسکے اُنکی عورت کھانا لائی سو سونے کے بعد کھاتے نہ تھے اسلیے دوسرے روز نہایت ضعف اور غش لاحق ہوا پس

نازل ہوئی آیت كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ
خلاصہ یہ کہ کھاؤ پیو طلوع صبح صادق تک اللہ کی بڑی رحمت ہے اس امت پر کہ احکام
مین بڑی آسانی ہوئی اور ثواب مین زیادتی فرمایا علیہ السلام نے اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

بشنو الصوم لی چہ طرفہ نداست		انا اجزی بہ چہ طرفہ عطاست	

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور مین اسکا بدلہ دونگا یعنی اسکا فرشتون سے بدلہ نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ ریا کا اسمین دخل نہین اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اسکو کوئی نہین جان سکتا سوائے اللہ کے اسلیے لازم فرمایا جزا کو اپنے اوپر فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ انکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین حاصل یہ کہ مین جزا دیتا ہون اسپر جو کچھ کہ چاہتا ہون اور جتنا کہ چاہتا ہون اَجْزِی ساتھ صیغہ معروف کے معروف ہے اور مجہول بھی آیا ہے اَنَا اُجْزٰی بِہٖ یعنے جزائے روزہ میرا دیدار ہے بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ معنی اس حدیث کے کیا ہین آپ نے فرمایا کہ جب قیامت کے دن آدمیون اور انکے دشمنون مین محاسبہ ہوگا جو کچھ اسکے ذمے حقوق خلائق سے ہوگا اسکے نیک اعمال سے دیدینگے یہانتک کہ کوئی عمل نیک نہ رہیگا جب نوبت روزہ کی پہونچے گی روزہ اس کے عوض دیا نہ جاویگا اور فرماویگا کہ اسکو چھوڑو کیونکہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور اہل حقوق کو بعوض ثواب کے راضی فرماویگا پس روزہ ہمراہ آدمی کے ہوکر بہشت مین لیجاویگا یا یہ معنی کہ روزہ اللہ ہی کو خاص ہے اور اسکی جزا خود ذات پروردگار ہے سواس سے مراد دیدار حق ہے جو روزہ دار کو ہوگی پوشیدہ نہ رہے کہ پانچ سبب سے اضافت روزے کی حق تعالے کی طرف ہوئی پہلی اخلاق صمدیت کہ کھانے پینے سے مبرا ہے وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ

حدیث الصوم لی وانا اجزی بہ

پانچ سبب اضافت روزہ کی طرف حق تعالے کے

حضرت علیہ السلام نے فرمایا من کان لہ خلق من اخلاق اللہ فھو اھل الجنۃ **دوسری**
یہ کہ پوشیدہ عمل ہے اور بہت محبوب ہے حق تعالی کے پاس اور آیا ہے کہ ایک درم پوشیدہ
دینا بہتر ہے سات سو درہم علانیہ دینے سے **تیسری** قہر نفس ہے اور یہ بھی خود ایک عبادت
ہے **رسول** علیہ السلام نے فرمایا روزہ دار کی نیند بہتر ہے اس سے جو کھاوے اور قیام
شب کرے **چوتھی** شیطان پر قہر ہے روزہ شیطان کے رستون کو بند کردیتا ہے **پانچوین**
موافقت ہے ساتھ ملائکہ کے اور موافقت ساتھ صلحا کے حضرتؐ نے فرمایا جسکو خصلت ہووے
موافق خصلت صلحا کے اُٹھایا جائیگا قیامت کے دن اُنکے ہمراہ **حدیث** روزہ دارون
کے واسطے قیامت کے دن ایک حوض خاص ہے کہ غیر روزہ دار اُسپر وارد نہوگا **روایت
ہے** کہ ابوموسی جہاز پر سوار تھے آسمان سے آواز سنی کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک پر ایسا فرمایا ہے
کہ جو کوئی اپنے تئین واسطے رضامندی اللہ تعالی کے گرم دن مین پیاسا رکھے اُس کو
اللہ تعالی قیامت کے روز تشنگی سے امان دیوے **بیہقی** نے آنحضرتؐ سے روایت کی
کہ روزہ دار کے واسطے پانچ بزرگیان ہین ۱ وقت افطار دعا خواہ مخواہ مقبول ہوتی ہے ۲ اُسکا
خاموش رہنا بجائے تسبیح کہنے دوسرون کے ہے اسکی ہڈیان تسبیح کرتی ہین ۳ یہ کہ ہر عمل خیر
ثواب مضاعف رکھتا ہے ۴ یہ کہ حالت روزہ مین اسکی دعا مستجاب ہے ۵ یہ کہ گناہ معاف
ہین **حدیث** روزہ دار آگ دوزخ سے بچا ہوا ہے جب تک کہ روزہ نہ توڑے **آنحضرتؐ**
سے لوگون نے پوچھا کہ روزہ توڑنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے اور
فحش اور شور اور لڑائی کرنے سے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ یعنے روزہ وہ نہین جو روکے اپنے
نفس کو فقط کھانے پانی سے بلکہ روزہ وہ ہے کہ بچاوے آپ کو بُرے اور بے فائدہ کامون
سے اور بیہودہ بکنے اور شہوت آمیز بات چیت کرنے سے سو جو کوئی اپنے روزے کی
حفاظت نہ کرے تو سوائے پیاس کے کچھ نتیجہ نہین **حدیث** روزہ دار کو دو خوشی ہین جبکہ

روزہ دار کے لیے پانچ فضیلت ہین

اسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے مل کر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا میٹھی چیز سے افطار کرے افضل کھجور ہی اگر نہ ہووے تو پانی سے افطار کرے آنحضرت علیہ السلام تین عدد خرما سے افطار فرماتے یا وہ چیز جو آتش سے پکی نہ ہو افطار فرماتے اور بعضے کہتے ہین کہ آنحضرتؐ دو سبب کا لیمین پانی سے افطار فرماتے اور ٹھنڈ کا لیمین خرمے سے اور افطار کے وقت ضرور ترین حاجت اپنی سے دعا کرین کہ وقت قبولیت ہی اور مال حلال سے افطار کرنے مین بہت کوشش کرے احیاء العلوم مین علما سے منقول ہی کہ ای مسکین جب تو روزہ رکھے تو دیکھ لے کہ کس کے پاس افطار کرتا ہی اور کس چیز پر افطار کرتا ہی کیونکہ بندہ ایک ایسا لقمہ کھاتا ہی جس سے اسکا دل پہلی حالت سے بدل جاتا ہی اور پھر حالت اصلی پر نہین لوٹتا حدیث ثَلٰثَةٌ لَا يُسْئَلُوْنَ عَنْ نَعِيْمِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ الْمُفْطِرُ وَالْمُتَسَحِّرُ وَصَاحِبُ الضَّيْفِ تین شخص ہین کہ نہین سوال کیے جاوین گے نعمتون سے کھانے اور پینے کی روزہ دار وقت افطار اور سحر کے مہمانی کرنے والا حدیث ان اللہ تعالی انزل علی الصائم عند افطارہ رحمةً جمّةً یعنے حق تعالی نازل کرتا ہی روزہ دار پر وقت افطار کے رحمت کثیرہ جسکا احصا نہو سکے خصوصاً جو لوگ کہ فقیرون اور محتاجون کے ساتھ افطار کرتے ہین اور انکو اپنی شفقت و مہربانی سے راضی رکھتے ہین ثواب اسکا بیان سے باہر ہی جو لقمہ کہ فقیر کھاتا ہی ایک حسنہ اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی اور ایک گناہ دور ہوجاتا ہی ترمذی مین ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ جو روزے سے ہو اور اسکے پاس افطار کی چیزین یعنے کھانا وغیرہ کھایا جاوے تو مغفرت مانگتے ہین اسکے لیے فرشتے اور بھی حدیث مین ہی کہ صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہین فرشتے جب لوگ کھاوین اسکے پاس یہان تک کہ فراغت ہون اور

فضیلت افطار کرانے کی

کبھی کہا راوی نے یہان تک کہ سیر ہو جاوین حدیث جو کھلاوے کسی کا روزہ ہوگا اُسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گھٹے ثواب اُس روزہ رکھنے والے کا کچھ دونون کو ثواب کامل ملیگا اور حضرت علیہ السلام وقت افطار کے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ حضرت علیہ السلام نے جب افطار کروانے کی فضیلت بیان فرمائی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقدور والے نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلاسکین حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلاویگا کسی شخص کو ایک چلو یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے اور جو پیٹ بھر کر پلاویگا اللہ تعالی میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہووے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین فرمایا حضرت علیہ السلام نے كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّحَرُ بہت روزہ دار ہین کہ نہین اُنکو حاصل اُنکے روزے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام والے ہین کہ نہین اُن کو اُنکے قیام سے مگر بے خوابی ف جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کیواسطے نہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے سے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے سے اور غیبت کرنے اور مانند اسکے کے تو اسکو بھوک اور پیاس کے سوا نہین ہوتا ثواب اُسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہی اسی طرح اور عبادتین مانند قیام شب اور نماز بدون جماعت اور حج و زکوٰۃ وغیرہا کے اگر خلوص سے نہ ہون کچھ نہین فائدہ ان سے سوائے تضئیع مال اور رنج بدن کے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہی جسنے ترک نہ کیا کہنا جھوٹی بات کا اور اسپر عمل کرنا تو اللہ کو کچھ حاجت نہین ہی کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا ترک کرے رواہ البخاری اور فرمایا جسنے نہ چھوڑا فحش و کذب تو اللہ کو کچھ حاجت نہین کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے معلوم ہوا کہ روزے مین گالی گلوج کرنا جھوٹ بولنا فحش کام کرنا حرام ہی اس سے شخص کا روزہ اکارت ہوجاتا ہی اکثر مرد و عورت رمضان مین آپس مین اور غیرون پر سب دنون سے زیادہ چیخ چلا کر بولتے ہین گالیان دیتے ہین لڑتے جھگڑتے ہین اور روزہ جو امانت ہی اس مین خیانت کرتے ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے

بیان خیانت در روزہ

اِنَّ الصَّوْمَ اَمَانَةٌ کہ روزہ امانت ہو سو چاہیے کہ حفاظت کرے اس امانت کی اور جبکہ پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا رکھا اپنا ہاتھ اپنے کان اور آنکھ پر پس فرمایا کان امانت ہو اور آنکھ امانت ہو اور اگر یہ امانت روزے کی نہوتی تو ارشاد نہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ جواب مین اُس شخص کے جو گالی دے یا برا کہے مطلب یہ کہ امانت رکھا ہے یعنے زبان کو واسطے حفاظت اسکے پس کیونکر چھوڑون مین اسکو تیرے جواب مین ـ روزہ نیک بختون کا وہ ہو کہ اعضا کو معصیت سے بچاوے اور کامل ہوتا ہو روزہ ساتھ حفاظت کرنے چھ امور کے جب تمامی بدن سے بندہ روزہ رکھتا ہو ایسا ہی آنکھ کان اور زبان کا روزہ رکھے **اول** نیچی کرنا آنکھ کا یعنے شہوت سے اجنبیہ کی طرف نہ دیکھے کہ قیامت کے دن اُس کی آنکھ مین سیسہ پگھلا کے ڈالین گے

این ہمہ آفت کہ بتن میرسد	از نظر تو بہ شکن میرسد	دیدہ فرو پوش چو در در صدف	تا نشوی تیر بلا را ہدف

بعضے مشایخ سے نقل ہو کہ کہتے ہین کہ مین نے ایک شخص کو شہوت کی نظر سے دیکھا پھر خواب مین سنا کوئی کہتا ہو کہ اللہ تعالی فرماتا ہو کہ دنیا میرا گھر ہو اور اس مین مخلوق میرے لونڈی اور غلام ہین سو جو کوئی کسی کو ان مین سے شرعی حق کے سوا دیکھیگا میری خیانت کریگا پھر مین اُس غفلت کی نیند سے چونک اُٹھا اور قسم کھائی کہ پھر کسیکی طرف خیانت کی نظر سے نہ دیکھونگا **نقل ہی** یعقوب نہرجوری کہتے ہین کہ مین نے ایک آدمی کو کعبے کا طواف کرتے دیکھا کہ اُسکی ایک ہی آنکھ تھی اور کہتا تھا اعوذ بک منک مین نے کہا کہ ایسے مقدس مکان مین یہ دعا کیا ہو بولا کہ مین پچاس برس سے مجاور ہون ایک دن ایک شخص کو دیکھا کہ اُسکی صورت اچھی لگی اچانک ایک طمانچہ میری آنکھ پر پڑا کہ میری آنکھ بہکے میرے رخسار پر پڑی مین نے کہا آہ آواز آئی ایک نظر کی سزا ایک طمانچہ ہو اگر تو زیادہ کرتا ہم بھی زیادہ کرتے اور **نظر بد** ابلیس کے تیرون سے ایک تیر ہو اور اساس ذنوب اور پایۂ گناہان اور عین معاصی یعنی چشمۂ گناہ ہو جیسا کہ چشمے کے پانی سے گھانس اُگتی ہو نظر سے آنکھ کے گناہان بڑھتے ہین اور **نظر** تیز ترین پیک شیطان کی ہو وجود انسان مین کیونکہ

دوسرے تمامی حواس اپنے مقام مین ساکن ہین جب تک کہ کوئی چیز اُنکو نہ ملے نہ پاتے ہین لیکن
وہ دور و نزدیک سے گناہون کو شکار کرتا ہی اور جو حرام سے آنکھ بند کریگا حق سبحانہ آتش
دوزخ اُسپر حرام کریگا اور ایمان نصیب کریگا یعنی خاتمہ بالایمان ہوگا کیونکہ نظر بد کرنے والے پر
زوال ایمان کا خوف ہی چنانچہ اس باب مین ایک عجیب **حکایت** روح البیان مین مذکور ہی خلاصہ
اُسکا یہ ہی کہ ایک شخص مؤذن نیک بخت تھا مرتے وقت پر قرآن منگایا اور اُسکا انکار کیا بعد
دریافت کے معلوم ہوا کہ اُسمین نظر بد کی بری عادت تھی سو زوال ایمان تک پہونچا **غرض**
ہم جا بجا لکھے ہین کہ اصرار علی المعاصی اسباب سوء خاتمہ سے ایک سبب ہی پس مومنون کو
چاہیے کہ اسکی آفت سے بچین **غوث الاعظم** فرماتے ہین بچو نظر شہوت سے کیونکہ وہ بوتی
ہی گناہون کو تمہارے دلون مین اور انجام اُسکا اچھا نہین دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی
کسی خوبصورت عورت کو دیکھکے آنکھ بند کریگا تو حق تعالی اُسکی عبادت مین حلاوت بخشیگا
اگر نخواستہ پہلی نظر پڑجاوے مضائقہ نہین لیکن نظر ثانی حرام ہی **حضرت** امام اعظم رح کا
تقوی امام محمد کو نہ دیکھنے مین مشہور ہی ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی تم نگاہ کو روکو اور فروج کو نگاہ رکھو ورنہ خدا تمہاری صورتون کو بگاڑ دیگا **حضرت**
علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اُنکی اجازت کے تو البتہ اُنکو
حلال ہی کہ اُسکی آنکھ پھوڑ ڈالین انس بن مالک سے روایت ہی کہ کہا عثمان رض کی ملاقات کو
نکلا سو رستے مین ایک حسین عورت پر نظر پڑی سو اُسکے حسن مین تامل کیا جب عثمان رض سے ملا تو
آپ نے کہا لوگ میرے سے ملتے ہین اس حال مین کہ اثر زنا کا ظاہر ہی آنکھون سے اُنکی آیا نہین
جانتا ہی کہ زنا آنکھ کا نظر بد ہی تو توبہ کر نہین تو تجھکو تعزیر دونگا پس کہا مین نے آیا وحی اترتی
ہی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا نہین و لیکن بصیرت اور برہان ہی اور سچی فراست نور
ایمان سے اور حدیث مین آیا ہی کہ ہر آنکھ روویگی مگر وہ آنکھ جو حرام سے خدا کے بند رہے
ابو ہریرہ رض کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم پر حصہ زنا کا لکھا گیا ہی

وہ اسکو ضرور یا دیگا دونون آنکھون کا زنا نظر ہی دونون کانون کا زنا سننا ہی زبان کا زنا بات کرنا ہی ہاتھ کا زنا پکڑنا ہی پانوٴن کا زنا چلنا ہی اور دل سو وہ چاہتا اور آرزو کرتا ہی اب شرمگاہ اسکو سچا کردے یا جھوٹا اسکو شیخین نے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ فرج کے سوا باقی اعضا بھی زنا کرتے ہین گو وہ زنا گناہ مین کم ہو لیکن پھر گناہ ہی وبال دارین سے خالی نہین ہی بعض بزرگان دین سے کسی نے ایک عورت کی طرف نظر کی سواس کے کفارے مین مدت عمر اپنے نفس پر آب سرد منع کیا پس گرم پانی پیتا تھا کہ نفس پر اسکے عیش تنگ ہو وے مجمع رہ سے منقول ہی کہ آپ نے کسی کے مہاڑی پر نظر کی سو ایک عورت نظر پڑ گئی پس ٹھہرایا اپنے نفس پر کہ مدت عمر سر آسمان کی طرف نہ اٹھاوے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ نجات کس چیز مین ہی آپ نے فرمایا احفظ عینیک حفاظت کر اپنی آنکھون کی اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا آنکھ اپنی دوسرون کے گناہون سے بند کر تاکہ اللہ تعالی دوسرون کی آنکھ سے تیرے گناہون کو ڈھانپے سہ

بپوش چشم خود از عیب تا شوی بے عیب	کہ عیب پوش کسان عیب پوش خود باشد
چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس	کم زند در طعن معیوبان نفس
چون خدا خواہد کہ عیب کس درد	میلکش اندر طعنۂ پاکان زند

جب یہانتک سلسلۂ سخن مجھکو کھینچ لایا تو اور ایک بات کہنی نہایت ضرور پڑی وہ یہ کہ بعض شہرون مین اولیا کا عرس رمضان شریف مین ہوتا ہی اور اس مین تمامی محرمات اور بدعات اسراف و مزامیر اور عورتون کا ہجوم رہتا ہی علاوہ برین اس گورستان مین ہر شب ناچ ہو رہا ہی مجھکو ان برے افعال سے عجب نہین اہل غفلت ایسا ہی کرینگے مگر زیادہ تعجب ہی ان حضرات سے کہ تراویح بعد زیارت کے بہانے سے سیر کرتے ہین شاید زیارت اسوقت خاص مین انپر فرض ہوگی کہ شریک اس مجمع کے ہوتے ہین ہر چند آپ کو اس مجلس رقص سے بری بتلاتے ہین سو اسکو قبول کیا پر کہان گئی وہ باتین جو اللہ و رسول حب للہ اور بغض للہ کے باب مین

فرمائے ہین اور بری مجلسون مین جانے سے منع کیے ہین اور بتلاؤ مجھکو ای بھائیو
کہ ان لوگون سے آپ نے کچھ کنارہ کیا یا اُنکے خلاف شریعت کے کامون سے الگ رہا
کیا تمکو معلوم نہین کہ اصحاب سبت مچھلی ہفتے کے روز حیلہ کرکے دوسرے دن پکڑتے
تھے سوانپر عذاب الٰہی نازل ہوا اور اُنکی صورتین بندرون سے بدل گئین اور ہلاک ہوے
کیونکر وہ لوگ غضب الٰہی مین گرفتار نہ ہونگے جب علانیہ حکم خدا و رسول کا خلاف کرین
کیا وہ حکایات یاد نہین کہ دنیا دارون کی محبت کے سبب ایک قوم ہلاک ہوئی عیسیٰ علیہ السلام
نے اپنے اصحاب کو اُنکا احوال بتلایا اور کیا نہین سنی وہ حدیث شریف کہ جب معصیت
پھیلتی ہو تو نیک و بد سب گرفتار ہوتے ہین ہرچند کہ آج عذر ہاے لنگ لاوینگے اور
حوالہ غیرون پر کرینگے لیکن قیامت مین اللہ جبار کے روبرو کچھ عذر در پیش نہ ہوگا اگر اللہ
رب العالمین کے روبرو کھڑے رہنے کی یقین کامل ہوتی تو ہرگز ایسے بُرے افعال اور
مجالس مین شریک نہ ہوتے امر بالمعروف نہی عن المنکر سے پہلو تہی نہ کرتے آخر مردل سے
بیزار ہوتے کہ ضعیف ایمان والون کا کام ہی نہ علامت قوت ایمان کی ہی نہ ایمان
ضعیف کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اب جانو کہ رمضان ایسا مبارک مہینہ کہ جس کی
فضیلت سن چکے اور روزے کی حفاظت مین عمدہ بات بدنظری سے بچنا ہی سو اسی
ہنگام مین ناچ کی مجلس مین شریک رہین یا ایسے لوگ سے ملین اور انسے الگ نہ رہین تو
کیا کچھ اللہ کا غضب نہ ہوگا کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین اپنے بندون کو آنکھ کی
حفاظت کا حکم فرمایا ہی پس بطن در بطن اس حرام قطعی کو روا رکھین اور اصرار علی المعاصی
کرین تو کیونکر خاتمہ بخیر ہوگا ایسے بھاری مہم سے انجان ہونا اور بدعات کی تفتیح مین
قیل و قال کرنا اہل علم کو لائق نہین اب جانو کہ ایک ناچ مین کتنے حرام ہین ۱ بے پردہ
ہونا عورتون کا ۲ عذاب نظر شہوت ۳ ناچنا سا تھ جرس شیطان کے ۴ راگ سُننا
عورت نا محرم کا ۵ استعمال کرنا آلات محرمہ مزامیر وغیرہ کا ۶ باعث ہونا ان بُرے

افعال کا طرف زنا کے ۷ بے حیائی رقاص کی کہ باپ بیٹے ل کے دیکھتے ہین ۸ خوشی کرنا حرام کامون پر ۹ فسق اور حرام کو بے ذغدغہ علانیہ جاری کرنا ۱۰ فاسق ہونا اہل مجلس کا بعضے تہذیب کا دعوی کرنے والے گوشۂ چشم سے نظر کرتے ہین حالانکہ حق تعالی اُن کے لیے فرماتا ہی يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ یعنے جانتا ہی چوری آنکھ کی ان سب آفتون سے بڑی آفت یہ کہ ہمارا فسق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو عرض ہوتا ہی آپ رنجیدہ ہوتے ہین اوران کامون سے شیطان نہایت خوش ہوتا ہی انصاف کرو ای بھائیو کہ نبی کریم رؤف رحیم اس امت پر کیا کچھ احسان فرمائے اسکا نتیجہ یہ ہوا اور شیطان کیا کچھ خرابی تھا چاہا کہ بیخ وبنیاد کو آدمی کے دوزخ مین ڈالنا چاہا سو اُس کی خوشنودی کے کام کر رہے ہین بھائیو اگر کچھ عقل ہو تو انصاف کرو کہ انصاف کتنا سال کی عبادت سے افضل ہی غیرون کے بہ نسبت اپنا نفس عزیز قابل انصاف ہی ؎

	از تو گر انصاف آید در وجود		بہ کہ عمرے در رکوع و در سجود	

اور برائے خدا اس بُرے اعمال سے بچو اور تا مقدور برے لوگون سے الگ رہو اگر اللہ کے احکام کی کسی کو پروا نہوگی تو اللہ کو بھی کسی کی پروا نہین وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی منکر ہووے تو اللہ بے پرواہی سارے جہان سے غرض یہ خیر خواہی اور نصیحت فقط ان بعض شہر والون کو نہین بلکہ سارے عالم مین جہان جہان اس قبیل کے محرمات ہین اُن سب کی خیر خواہی ہی بھائیو دنیا کی رسوائی ایک ساعت کی ہے لیکن آخرت کا عذاب اور رسوائی بہت بڑی ہی وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ سو توبہ کرو اور اللہ کی طرف رجوع لاؤ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ؎

	چون سخن را کشید رشتہ دراز		بسر رشتہ باید آمد باز	

دوسری شرط یہ کہ زبان کو نگاہ رکھے بیس آفتون سے خاص کرکے غیبت سے بچے جو کوئی غیبت کرے آخرت مین مردار گوشت اُسکے روبرو لایا جائیگا اور کہا جائیگا کھا اسکو جیسا کہ کھایا تھا

اسکو زندگانی مین تیسیر الاحکام مین ہو کہ غیبت بہ نسبت زنا کے پانچ وجہ سے بدتر ہو پہلی یہ کہ غیبت علانیہ ہوتی ہو اور زنا پوشیدہ ۲ لوگ زیادہ غیبت کرتے ہین برخلاف زنا کے ۳ ہر آدمی مبتلا بلاے غیبت مین ہو برخلاف زنا کے کہ بچنا اس سے ممکن ہو ۴ زنا کو ہر کوئی برا جانتا ہو برخلاف غیبت کے ۵ آلہ تناسل زنا کے سبب گھٹتا ہو بخلاف غیبت کے حضرت علیہ السلام نے شب معراج مین دیکھا کہ ایک قوم مردار کھاتی ہو جبرئیل نے خبر دی کہ یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے تھے گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرنے والے فرمایا ابن عباس نے جسوقت کہ ارادہ کرے یہ کہ بیان کرے عیب اپنے رفیق کا تو یاد کر اپنے عیوب کو پہلے اصبہانی نے روایت کی تحقیق کہ آدمی دیا جائیگا نامۂ اعمال اپنا کھلا پس عرض کریگا اے میرے رب کہان ہین میری نیکیان فلانی فلانی جو کی مین نے نماز روزے اور طاعت سے پس کہا جائیگا اُسکو کہ وہ مٹائے گئے بسبب غیبت کرنے تیرے لوگون کی قتادہ سے روایت ہو کہ عذاب قبر کے تین حصے ہین ایک بسبب غیبت کے دوسرا چغلی سے تیسرا عدم طہارت پیشاب سے

ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست ۔۔۔ آنچنان کز از عقوبت رستہ نیست

فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ سننے والا غیبت کا غیبت کرنے والون سے ہو نہیں سننے والا نہین خارج ہوتا ہو غیبت کے گناہ سے مگر یہ کہ انکار کرے اپنی زبان سے یا اپنے دل سے اگر فتنہ اور ڈر ہو کہا ابو درداؔ نے جو کوئی اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے اُسکی آبرو نگاہ رکھے تو ہوتا ہو حق اللہ کا اسپر کہ قیامت کے دن اسکو رسوا نکرے اور اس کی آبرو نگاہ رکھے حدیث مین آیا ہو کہ حضرتؐ کے وقت مین دو عورتون نے روزہ رکھا اور پیاس کے مارے ہلاکت کے قریب ہوگئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ کھول ڈالنے کی اجازت چاہی حضرتؐ نے ایک کاسہ اُنکے نزدیک بھیجا تا اُس مین قے کرین ہر ایک کے حلق سے خون بستہ نکلا لوگ اس بات سے متحیر ہوے حضرت علیہ السلام فرمانے لگے کہ یہ عورتین اُس چیز کو جو خدا نے حلال کیا تھا چھوڑ کے روزہ رکھا اور اُس چیز سے جو حرام کیا تھا

روزہ رکھو لین یعنی کسی کی غیبت کی تھی اور یہ خون جو اُنکے حلق سے نکلا آدمیون کا گوشت ہی جو کھائے ہین عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس کو دیکھا کہ ایک ہاتھ مین اُس کے شہد تھا اور دوسرے ہاتھ مین راکھ سو حضرت نے اُس سے پوچھا اُسنے کہا العسل اجعلہ فی شفاہ المغتابین یعنی شہد ڈالتا ہون منہ مین غیبت کرنے والون کے اور راکھ ڈالتا ہون منہ پر یتیمون کے یہان تک کہ خاک آلودہ اور خاکسار ہوتے ہین چہرہ اُنکے اسی واسطے لوگ حقارت کرتے ہین اور نہ نیکی کرتے ہین اُنکے ساتھ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہی ایسا ہی داؤد اور اصحاب ظواہر کے نزدیک دلیل اُنکی یہ حدیث ہی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک دو مردون نے نماز پڑھی نماز ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ دونون روزہ دار پس جب ادا کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فرمایا آپ نے اعیدا وضوکما وصلوتکما وامضیا فی صومکما واقضیا یوما اٰخر قالا لم یا رسول اللہ قال اغتبتم فلانا دوبارہ کرو تم دونون وضو اپنا اور نماز اپنی اور پورا کرو تم دونون روزہ اپنا اور پھر قضا رکھو اس روزے کی دوسرے دن عرض کیا اُن دونون نے کس واسطے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے غیبت کی تم نے فلانے کی ایسا ہی حدیث مین اور چند چیزون کا ذکر آیا ہی جیسے سخن چینی اور جھوٹی قسم کھانی اور بد نظری کرنی کہ یہ پانچ چیزین روزے کو توڑتی ہین اور ثواب کو روزے کے بہت ناقص کرتی ہین تیسری شرط نگاہ رکھنا کان کا فحش اور برے کلام اور غیبت سے اور سننے سے مزامیر اور غنا کے سننا ملاہی کا یعنے مزامیر کا گناہ ہی اور بیٹھنا اُس پر فسق ہی اور لذت لینا اُس سے کفر ہی یعنی موجب کفران نعمت ہی سو روزہ دار کو چاہیے کہ وعظ و نصیحت اور حکمت کی باتین سُنے اور اُس چیز کو جس سے دین و دنیا مین فائدہ ہو سنے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِیْکَانِ فِی الْاِثْمِ یعنی غیبت کرنیوالے اور سننے والے غیبت کے عذاب مین شریک ہوتے ہین کیونکہ جو بات کہ کہنا اُسکا حرام ہو سننا اُس کا بھی حرام ہو اسی واسطے برابری گردانی اللہ تعالیٰ نے درمیان سننے اور حرام کھانے کے سو فرمایا

تیسرے عضو بچانا کان سے

سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ چوتھی شرط باز رکھنا تمام بدن کا گناہ سے ہاتھ کے پاؤن کے اور سب اعضا کے جو کوئی کہ روزہ رکھے اور حرام کھاوے تو اُس کی مثال ایسی ہوتی ہو کہ کسی نے ایک گھر باندھا اور ایک شہر ویران کیا جو بدن کہ مال حرام سے پرورش پاوے تو آتش دوزخ کے لائق ہو غوث الاعظم رح فرماتے ہین کھانا حرام کا مردہ کرتا ہو تیرے دل کو اور کھانا حلال کا زندہ کرتا ہو جو کوئی حرام کھانے کی پروا نہ کرے تو پروا نہ کرے اللہ تعالی یہ کہ ڈالے اُسکو کسی ایک دوزخ مین حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بسیار روزہ دار ایسے ہین کہ روزے سے انکا حصہ سوا سے بھوک اور پیاس کے اور کچھ نہین پانچوین شرط حلال مال سے بھی کم کھانا ہو فرماتے ہین مت مردہ کرو دل کو ساتھ زیادتی کھانیکے سے

گرچہ خدا گفت کلوا واشربوا	لیک نہ گفتہ کہ کلوا تا کلوا

ہر چند مومن پیٹ بھر کر کھاتا ہو تو بھی ایک انداز سے کھاتا ہو کہ عبادت اور ذکر الٰہی دشوار نہین ہوتی ہو برخلاف کفار کے کہ یہ جانورون کے سریکا کھاتے ہین دیا کلون کما تا کلون الانعام والنار مثوی لہم چھٹی شرط خوف ورجا ہو قبول اور عدم قبول سے جس کی عبادت مقبول ہوگی تو دل بھی نرم ہو گا توفیق طاعت نصیب ہوگی عمل مردود ہو تو عبادت سے دست بردار ہو گا یا معصیت مین گرفتار اور اس عبادت سے لذت نہ پاویگا بزرگان دین فرماتے ہین کہ جسوقت بندہ ارادہ کرے کہ پوری پوری فضیلت روزے کی پاوے تو اُسپر لازم ہو کہ جانے بزرگی اور شرف کو اس مبارک وقت کی اور حفاظت کرے اپنے پیٹ کی حرام سے اور جھوٹ اور غیبت اور بری باتون سے اور بچاوے اپنا اعضا کو گناہون سے اور دل عُجب سے اور کبر اور عداوت سے لوگون کی جب کوئی یہ ساری باتین بجا لادین تو سزاوار ہو یہ کہ ڈرتا رہے اللہ سے کہ اعمال اُسکے قبول ہوتے ہین یا نہین کیونکہ معلوم نہین کہ اُسکا روزہ مقبول ہو کہ مقربین کے زمرہ مین اُسکا شمار ہوا یا روزہ نامنظور ہوا اور خفگی کے مستحقون مین متصور ہوا اور دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالے قبول کرے

چوتھی شرط حفاظت کرنی اعضا کی

پانچوین شرط حلال کا بھی کم کھانا

چھٹی شرط خوف ورجا

اپنے عمل کو اگر کوئی کہے کہ جو کوئی باز رہے شہوت بطن اور فرج سے تو فقہا نے کہا ہے کہ روزہ اُسکا صحیح ہے پس کیا معنی جو اتنے شروط لگاتے ہین کہینگے ہم فقہا ظاہر تکلیف نہین دیتے ہین عوام غافلین کو مگر اُس چیز سے جو آسان ہووے اُنپر لاکن علماء آخرت ٹھہراتے ہین صحت کو ساتھ قبول کے اور سبب قبول وصول الی المقصود ہے اور علماء آخرت کے پاس مقصود روزے سے متخلق ہونا ساتھ اخلاق اللہ عزوجل کے اور وہ صمدیت ہے یعنے جیسا وہ بے نیاز ہے محتاج نہین کھاتا پیتا نہین ویسا ہی روزہ دار یہ صفت اختیار کرے اور بھی اقتدا ہے ملائک کے ساتھ بیچ باز رہنے کے شہوتون سے اور انسان کا رتبہ اوپر ہے رتبۂ بہائم سے بسبب توڑنے شہوت کے ساتھ نور عقل کے اور کمتر ہے رتبہ اُسکا فرشتون سے بسبب غلبہ کرنے شہوت کے اوپر اُسکے پس جبکہ شہوتون مین پڑتا ہے تو گرتا ہے طرف اسفل السافلین کے اور جبکہ توڑتا ہے شہوت کو تو بلند ہوتا ہے طرف اعلیٰ علیین کے **ابوسفیان دارانی** نے کہا ہے تَرْكُ شَهْوَةٍ مِنَ الشَّهَوَاتِ اَنْفَعُ لِلْعَبْدِ مِنْ صِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامِهَا یعنے چھوڑنا ایک خواہش نفسانی کا زیادہ تر فائدہ دینے والا ہے بندے کے لیے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی عبادت سے اور آداب روزے سے یہ ہے کہ اہل ہوا اور بدعتی کی صحبت سے دور رہے **روزۂ شریعت** یہ کہ کھانے پینے اور جماع سے باز رہے یہ عوام کا روزہ ہے اور **روزۂ طریقت** یہ کہ زبان اور اعضا کے گناہون سے بچے نزدیک اہل طریقت کے یہ چیزین روزے کو توڑتی ہین یہ روزہ **خواص** کا ہے روزہ **حقیقت** کا یہ کہ دل کے معاصی سے اپنے کو نگاہ رکھے مثل ریا عجب کبر حسد اور سوائے خدائے تعالیٰ کے دل مین کچھ نہووے اور یہ **سخت ترین** روزہ ہے یہ روزہ **اخص الخواص** کا ہے **روایت** ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ پانچ چیز میری امت کو دی گئی ہین ایسی کہ پہلے کسی امت کو نہ دین **پہلی** یہ کہ جسوقت پہلی شب رمضان کی آتی ہے تو حق تعالے نظر رحمت فرماتا ہے اور جسپر حق تعالیٰ نظر رحمت کی کرے وہ کبھی عذاب نہ پاویگا ۲ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون کو واسطے بخشش مانگنے میری امت کے ۳ روزہ دار کے منھ کی بو بہتر ہے

روزہ عوام و خواص و اخص الخواص

روزہ شریعت و طریقت و حقیقت

پانچ چیزیں اس امت کو دی گئی ہیں

فضائل روزہ

نزدیک اللہ تعالی کے بیچ مسک سے ۴ فرماتا ہو حق تعالی جنت کو لے تو آراستگی اور فرماتا ہے
خوبی ہو ان مومن بندون کو جو میرے دوست ہین ۵ بخشتا ہو تمامی گو اسی واسطے آیا ہو
مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ابو سلیمانی دارانی
نے ایک روز روزہ رکھا تھا سو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہو کہ آج کے روزے کا ثواب مجھ کو
مقابلے مین سو دینار کے بیچ کہا نہین بولا عوض مین دے ایک لاکھ کے کہا نہین بولا دو
لاکھ کے کہا کہ نہین قسم ہو اللہ کے عزت کی جو میرا رب ہو ہرگز نہ بیچون گا پھر کہا اُسنے پس
کس چیز سے بیچیگا کہا نہ بیچونگا ثواب کو مقابلے مین دنیا وما فیہا کے مگر دیدار مولی کے
عوض مین پس کہا گیا روزہ دار کو قریب ہو کہ دیکھیگا تو اُسکو حدیث مَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ
رَمَضَانَ فِیْ اِنْصَاتٍ وَسُکُوْتٍ وَذِکْرِ اللہِ تَعَالٰی اَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ وَلَمْ یَرْتَکِبْ
فِیْہِ فَاحِشَۃً الحدیث نہین کوئی بندہ مومن روزہ رکھے خاموشی کے ساتھ یعنے نہ لڑے
اور نہ جھگڑے اور نہ گالی دے اور یاد کرے اللہ کو تسبیح و تہلیل کے ساتھ حلال جانے
اللہ کے حلال کو اور حرام جانے حرام کو اور نہ مرتکب ہو روزے مین بُرے کامون کا
مگر یہ کہ اللہ تعالے اُسکے تمامی گناہون کو بخشدیتا ہو اور بنایا جاتا ہو واسطے اُس کے
مقابلے مین ہر تسبیح و تہلیل کے ایک گھر جنت مین ہرے زمرد سے باطن اُسکا لال یاقوت
سے اُسکے جوف مین ایک خیمہ ایک موتی کا رہیگا سو اُس مین اُنکی زوجہ حور عین رہیگی
روایت ہو کہ قیامت کے روز ایک قوم آدمی کی اُنکے پر ہونگے مانند پرندون کے پس
اُڑینگے اوپر دیوار جنت کے پس کہیگا رضوان کہ تم کون ہو کہینگے ہم امت محمد ہین پوچھیگا
آیا دیکھے تم حساب کہینگے نہین پھر کہیگا آیا دیکھے تم صراط کو پس کہینگے نہین پھر کہیگا یہ
درجات کس نیکی کے بدولت پائے کہینگے عبادت کیے ہم اللہ کی پوشیدہ دنیا مین
داخل ہوے ہم جنت مین پوشیدہ یعنی دنیا مین روزہ رہے انس سے روایت ہو کہ
روزہ دار قیامت مین اپنی قبرون سے اُٹھین گے تو اُن کے منھ سے خوشبو نکلے گی

مشک کی اسی سبب سے پہچانے جائینگے فرشتے اُنکی طرف خوانچے نعمت کے لیجاوینگے پس کہا جاویگا اُنکو كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ کھاؤ پیو بسبب تحقیق کہ تم بھوکے تھے جسوقت کہ لوگ کھاتے تھے اور پیاسے تھے جسوقت کہ لوگ سیراب تھے اور آرام پاؤ کیونکہ تم تکلیف مین تھے اُسوقت کہ لوگ آرام مین تھے پس کھاوینگے اور پیوینگے اور آرام مین رہینگے اس حال مین کہ لوگ مشغول رہینگے حساب مین اور محنت اور مشقت مین اور بھوک پیاس مین حدیث كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ الحدیث حضرت علیہ السلام نے فرمایا یعنی حق تعالے نے کہا کہ ہرایک نیکی کا بدلہ دس دیتا ہون سات سو تک مگر روزہ کہ وہ خالص میرے واسطے ہی اور اُسکی جزا میرے پر ہی حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اگر کوئی مرد اُسکو گالی دیوے یا اُسکو کوسے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون ف یہ بات یا زبان سے کہ شاید وہ شخص شرماکر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن حضرت نے فرمایا ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اُتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور حضرت نے فرمایا کہ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ یعنے روزہ سپر ہی آتش دوزخ سے جب تک کہ اس سپر کو نہ پھاڑے رد النصاری طبرانی مین اور زیادہ کیا ہو کہ جب پوچھا کہ اس سپر کا پھاڑنا کیا ہی فرمایا کذب وغیبت ہی چاہیے کہ سپر مضبوط ہو پھٹی نہ ہو تا کہ ہتھیار سے بچاوے ایسا ہی روزے کو مفسدات سے بچاوے سپر ضعیف ہوتی ہی تو کام نہین آتی ایسا ہی روزہ منکرات سے بھر جاوے تو دوزخ سے بچاؤ نہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرے اور جھوٹی وا ہی تباہی باتین نہ چھوڑین اور اُسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اُسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین یعنے

روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قبول کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل نہ ہوا ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین اور اس ماہ مبارک کو ساتھ انواع عبادت نماز اور اعتکاف و تلاوت قرآن و ذکر الٰہی سے معمور رکھتے اور مخصوص فرماتے کیونکہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی ان مین افضل ہے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ آدمی کو افضل وقتون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اشعث بن قیس کو کہا گیا کہ تو بڑھا ہے اور تحقیق کہ روزہ تجھ کو ضعیف کرتا ہے سو اُسنے کہا مین تیاری کرتا ہون واسطے لنبے سفر کے اور صبر کرنا اوپر عبادت اللہ کے آسان ہے صبر کرنے سے اُس کے عذاب پر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اسمین روزہ دار جاوین گے قیامت کے روز کوئی اس سے نہ جاویگا انکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اس سے اُنکے سوا جب وے جاچکین گے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا جس وقت کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باد نیچے عرش کے تو ن بہشت کیسی اوپر حور عین کے پھر کہتی ہین حورین یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا اے رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈی ہون یعنی لذت اٹھاوین بسبب اُنکے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی بسبب ہمارے روایت ہے کہ حق سبحانہ وتعالے اپنے فرشتون کے پاس ساتھ جوان عابد کے فخر کرتا ہے پس فرماتا ہے اے جوان چھوڑنیوالے اپنی شہوت کے میرے لیے اور صبر کرنے والے جوانی کے میرے لیے میرے پاس تیرا درجہ مانند بعض فرشتون کے ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا وَهُوَ

شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاتِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
اور یہ مہینہ صبر کا ہی یعنی اپنے تئین خواہشون کی چیزون سے بچاوے اور صبر کی مزدوری
بہشت ہی اور یہ مہینہ سلوک و مہربانی کا ہی یعنی فقیرون بھوکون ننگون سے سلوک
کرے اور اس مہینے مین روزی زیادہ ہوتی ہی اور یہ مہینہ صدقہ اور صلۂ ارحام کا ہی
اور مسکین و یتیم کی خبر گیری کا اور اطعام طعام اور افشا ے سلام اور تلاوت قرآن کریم
کا ہی اس مہینے مین پاک کرتا ہی اللہ تعالی ابدان کو اور روشن کرتا ہی جہان کو اور جزا
دیتا ہی اس مین ساتھ احسان کے **اخلاق حسن** مین ہی کہ سنتون سے روزہ ماہ
رمضان المبارک کے وہ ہی کہ واسطے اس بزرگ مہینے کے ماہ شعبان سے آمادہ ہو جاوے
یعنی تمامی گناہون سے توبہ کرے اور دشمنون کو راضی کراوے اور جنکے حقوق تلف کیے ہون
ادا کرے اور جو شغل کہ نیکی سے دور رکھے اُس سے باز رہے اور سب کامون مین نیک نیت
کرے اور نیکیون کی طرف متوجہ ہووے اور واسطے دیکھنے ہلال رمضان کے آرزومند رہے
اور جب چاند دیکھے تکبیر و تہلیل تین بار کہے بھائیو اہتمامی کرو روزون کی اور بچتے رہو اس چیز
سے جو روزے کو باطل اور غیر مقبول کرے اور یہ بشارات عظمےٰ جو بیان ہوے ہین انکے لیے ہین
جو روزہ رکھے حرام سے اور افطار کیا حلال سے اور بند کیا اپنی زبان جھوٹھ اور تہمت اور چغلی
سے اور باز رکھا اپنے نفس کو قیل و قال سے کیونکہ ہی روزہ اُسکا جو غیبت کرے غرض جو بند
کیا آنکھ حرام سے اور پاک کیا دل کو حسد سے اور عداوت مسلمین سے اور دھویا اپنے منھ کو ساتھ
آنسو غم و الم سے اور بیدار رہے آنکھ اُنکی ساتھ ذکر اور تلاوت قرآن کے اور قائم کی اپنے
قدمون کو بیچ خدمت ملک دیان کے اور اخلاص کی بیچ روزون کے واسطے واحد منان کے
آیا ہی کوئی تم سے جو اخلاص سے افطار کیا اور گناہون سے پاک ہوا اور ذکر اور فکر کیا ای
بھائیو اگر اس مہینے مین نجات نہ ہو تو پھر کب اُسکی امید ہو سو ہوشیار ہو حق بات کہتا ہون
اور حق بات کڑوی اور دشوار ہی انسان پر فرمایا حق تعالے نے وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ

سب کا یہی حال ہو کہنے والا سننے والا برابر ہی مصیبت ہماری ایک ہی ہو فانا للہ وانا الیہ راجعون طوبیٰ لمن صامہ حق الصیام وھنیئا لمن قامہ حق القیام یا مفطرا بالحرام لای شیء یکون الفطر والسرور یا غافلا عن طاعۃ اللہ ما ھذہ الغفلۃ والفطور یا ھائما فی تیہ الھوی اما تخشی ظلمات القبور یا عاملا بالبدع والخطایا اما علمت ان اللہ غیور یا مائلا الی زھرۃ الدنیا فما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یا عادلا عن طریق الھدی متی تھتدی لیوم النشور فکم من صائم یفضحہ الحساب یوم العرض وکم من عاص فی ھذا الشھر یستغیث منہ الارض **مسائل روزہ** غایۃ البیان مین ہی جو چیز کہ کھانا اس کا مقصود نہو اور پرہیز اس سے ممکن نہ ہو جیسا کہ مکھی اور غبار خود بخود حلق مین جاوے تو روزہ نہ توڑے جاننا چاہیے کہ رمضان شریف مین بعد نیت کے بغیر بیمار ہونے یا حیض آنے کے جان بوجھکر قصداً روزہ توڑنے سے کفارہ لازم ہوتا ہی پر نفل روزہ یا قضا سے رمضان وغیرہ یا روزہ نذر کا یا کفارے کا یا دوسرا کوئی واجب کا عمداً توڑا تو فقط قضا ہی کفارہ نہین **قاعدۂ کلیہ کفارہ لازم ہونے کا** روزہ توڑے تو کفارہ لازم ہونے کو آٹھ شرط ضرور ہین ۱ ناقض کا عاقل و بالغ ہونا ۲ بے جبر کسی اولی الامر کے اپنے اختیار سے توڑنا ۳ بے عذر توڑنا مثل حیض و نفاس و بیماری نہ ہو ۴ رمضان کا ادا روزہ رکھنا ۵ نیت اس روزے کی صبح صادق طلوع ہونے کے پہلے کی ہو نہ بعد ۶ نیت مین رمضان کا ادا روزہ رکھتا ہون کر کے ٹھہرالیا ہونا پس اگر رمضان ہی مین نیت مطلق روزے کی یا نفل یا قضا یا اور کوئی دوسرے واجب کی کی تھی ویسے روزے کو توڑا تو کفارہ نہین آتا ۷ روزے کو جماع سے یا غذا یا دوا کی قسم کی چیز سے توڑنا ۸ روزہ توڑنے کے قبل بھلاٹ سے روزہ توڑنے والا کام اس روز نہ کیا ہو ۹ روزہ توڑنے کے پہلے یا پیچھے ایسا کوئی عذر پیدا نہ ہووے کہ جس سے روزہ توڑنا مباح ہو جاوے جیسا

بیاری یا حیض وغیرہ کا آنا پس اگر یہ تو شرط مین ایک بھی فوت ہووے تو کفارہ نہین فقط
قضا ہے م روزے کے سبب کھڑے رہنے سے عاجز ہو روزہ رہے نماز بیٹھ کر ادا کرے
م مسافر مقیم ہو عورت حیض سے پاک ہو دیوانہ بیمار اچھا ہو آدمی بالغ ہو کافر مسلمان
ہوگا ان سے وقت کے سحر یا افطار کیا تو بعد تحقیق ہوا کہ خطا وقت پہچاننے مین تھی یا
جبر سے یا خطا سے روزہ توڑے یا رمضان کے شروع ہونے مین شک رہنے سے افطار
کرے بعدہ رمضان متحقق ہووے ان سب صورتون مین رمضان کی تعظیم کے لیے
باقی کا تمام روز امساک کرنا واجب ہے سوا ے نو بالغ اور نو مسلم کے باقی کے باقی تمام اس
روزے کا قضا کرنا بھی فرض ہے م شیخ فانی کو طاقت صدقہ کی نہ ہو تو استغفار پڑھے
اور خدا سے مغفرت چاہے م اگر پیاس یا بھوک اس درجے کو پہونچے کہ خوف موت کا ہووے
تو روزہ افطار کرے اور قضا رہے **قاعدہ کلیہ** روزہ رکھ کے توڑنا یا نہین رکھنا مباح کرتے
ہین سو عذر آٹھ ہین **۱** سفر شرعی جیسا حج لیکن سفر مین پہلے روزہ نہ توڑنا ہے توڑا تو گنہگار رہے
قضا ہے نہ کفارہ م سفر کے واسطے تیار ہو کے شہر کے باہر ہونے کے آگے روزہ توڑا تو
قضا و کفارہ ہر دو لازم ہے **۲** بیماری **۳** زبردستی حکومت والے کی **۴** حمل **۵** رضاعت
۶ ایسی بھوک **۷** ایسی پیاس جس مین خطر جان ہو **۸** بڑھاپے کی ناتوانی م روزہ دار عورت
حیض و نفاس دیکھے بلا دیر روزہ توڑے امساک نہ کرے کھاتے پیتے رہے ہدایہ **قضا و
کفارہ** لازم آنے کی صورتین **۱** قصداً جماع کرنا زندہ آدمی سے جو مشتہی ہو قبل یا دبر
مین انزال ہو یا نہ ہو **۲** ایسا ہی جماع کرا لینا **۳** کھانا پینا غذا یا دوا عمداً **۴** سینگیان
لگائین یا فصد لی یا عورت کو چھوا اور انزال نہ ہوا پر مسئلہ نہ جاننے سے روزہ ان حرکات
سے فاسد ہوا کر کے سمجھ لیا اور بلا دریافت عمداً کھایا تو قضا و کفارہ ہر دو لازم ہوا لیکن ان
صورتون مین سہو سے کوئی مفتی معتمد روزہ ٹوٹنے پر اور افطار کر دینے پر اسکو فتوے
دیا ہو یا خود وہ شخص کوئی حدیث شریف کے ظاہر معنی پر نظر کر کے اور تاویل نہ سمجھ کر افطار

کھا دیا ہو تو کفارہ اس سے ساقط ہوا فقط قضا گردن پر رہا لیکن حلبی مین لکھا ہو کہ اس صورت
مین بھی کفارہ لازم ہوتا ہو ۵ معشوق کا تھوک نگلا کفارہ روزے کا یہ ہو کہ آزاد کرے
ایک بردہ پھر اگر نہ کر سکے یہ روزے رکھے دو مہینے پے درپے کہ نہ ہون اُن مین دن عیدین
کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ ان مین روزے رکھنا منع ہین اور اگر درمیان مین ایک
روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر حیض کے سبب
مضائقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے روزے
بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو
اور شام کو کھلاوے اور شرط یہ ہو اول جنکو کھلاوے اُنھین کو دوبارہ بھی کھلاوے یہانتک
کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر اُنکے کو نہین کفایت کریگا اور اگر ایک فقیر
کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہو اور اگر ایک
روز صدقہ ساٹھ فقیرون کا یا کم کا اُن سے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی ادا ہوگا فرمایا حق سبحانہ
وتعالی نے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یعنی مہینہ رمضان کا جس مین نازل
ہوا قرآن واسطے ہدایت لوگون کے اور کھلی نشانیان راہ کی جس سے حلال و حرام اور
حدود و احکام ظاہر ہوتے ہین اور **فرقان** کا معنی فرق کرنیوالا حق و باطل مین **حدیث**
مین ہو کہ ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی پہلی رات کو اُترے اور **توریت** رمضان
کی چھٹی کو اور **انجیل** رمضان کی تیرھوین کو اور **زبور** رمضان کی اٹھارھوین کو اور اللہ
تعالی نے **قرآن** کو رمضان کی چوبیسوین کو نازل کیا **موضح القرآن** مین ہو کہ اس سے معلوم
ہوا کہ رمضان کا مہینہ اس سے بڑا ٹھہرا کہ اُس مین اُترا قرآن پس قرآن کی خدمت اس مہینے مین
اول چاہیے اسی سبب رسولخدا نے تقید کیا تراویح کا **روایت** ہو زید بن ثابت سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد مین بوریے کا پس نماز پڑھی اُس مین کئی راتین یہانتک
کہ جمع ہوے حضرت کے پاس لوگ یعنی پس تھے حضرت نکلتے حجرے سے اور نماز پڑھتے

جماعت سے فرائض وتراویح یہانتک کہ جمع ہوے یعنی بہت ہوے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنے
آہٹ حضرت کی ایک رات یعنے بسبب اسکے کہ داخل ہوے حجرے مین بعد پڑھنے
فرضون کے اور نہ نکلے طرف انکے اور گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت سورہے پھر شروع
کیا بعض اُنکے نے کھنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اُنکے پس فرمایا کہ ہمیشہ رہے ساتھ تمہارے
وہ چیز کہ دیکھی مین نے کار تمہارے سے یعنی شدت حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت
سے یہانتک کہ خوف کیا مین نے یہ کہ فرض کیجاوے تمپر اور اگر فرض کی جاتی تمپر تو نہ پڑھ سکتے
اُسکو فَصَلُّوْا اَیُّھَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ
پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھرون مین اسلیے کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اُس کی ہے اُسکے
گھر مین سوائے فرض کے کہ وہ مسجد مین افضل ہے اور جو کوئی بست رکعت تراویح کی ادا
کرے بخشے جاوین اُس سے بست ہزار گناہ تراویح عورتون پر بھی سنت مؤکدہ ہے اور
جب حضرت عمر رضہ نے تراویح قائم فرمائی حضرت علی رضہ نے اُنکی تعریف کی اور دعاے خیر
دی اور کہا نوّر اللہ مضجع عمر کما نوّر مساجدنا یا یون فرمایا نوّر اللہ قبر عمر
کما نوّر علینا مساجدنا روشن کرے اللہ خوابگاہ عمر کو جیسا کہ روشن کیا اُنھون نے
ہماری مسجدونکو م مکروہ ہے مقتدی کو تراویح کی نماز مین یہ کہ بیٹھے چپ اور جبکہ ارادہ کرے
امام رکوع کا ملجاوے اُسکے ساتھ رکوع مین اور اقتدا کرے کیونکہ اسمین تشبیہ ساتھ منافقون
کے ہے کہ وہ سستی سے نماز پڑھتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا
کُسَالٰی م اگر مقتدی تمامی قعدۂ اخیر مین سوجاوے تو فرض ہے اُسپر کہ بعد ہشیار ہونے کے
مقدار تشہد کے بیٹھے اور سلام پھیرے اگر نہ بیٹھے تو نماز باطل ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بہت کام کا
ہے اور لوگ اس سے غافل ہین م اگر کوئی شخص تراویح بلاعذر نہین پڑھیگا تو اُسپر عتاب ہوگا
م اگر تراویح کی نماز پڑھے امام بیٹھ کے اور مقتدی کھڑے ہوکر تو بھی جائز ہے بعضے کہتے ہین
کہ جماعت کا بیٹھکر ہی اقتدا کرنا مستحب ہے معمول حضرت میرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ

علیہ کا یہ تھا کہ ترویحۂ اولی کے بعد سبحان اللہ سو بار اور دوم مین الحمد للہ سو بار
اور سوم مین اللہ اکبر سو بار اور چہارم مین لا الہ الا اللہ سو بار اور پنجم مین لا حول
ولا قوۃ الا باللہ سو بار پڑھتے اور بعد تسبیح ترویح اولی کے ربنا اتنا فی الدنیا
حسنۃ الخ اور دوسری مین ربنا لا تزغ قلوبنا الخ اور بعد تیسری تسبیح کے : اَللّٰھُمَّ
اِنَّا نَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ اور بعد چوتھی
کے اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ
الْاٰخِرَۃِ اور بعد پانچوین کے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
پڑھتے اور درود و سلام پر ختم فرماتے مجالس الابرار مین ہی کہ تراویح کی بست
رکعت ہین اور ہر رکعت مین قومہ اور جلسہ اور طمانینت ان دونون مین ہی اور بیچ
چھوڑنے ہر ایک کے ایک گناہ ہی تو بیس رکعت مین طمانینت چھوڑنے سے چالیس گناہ
ہوتے ہین اور اگر قومہ اور جلسہ کو ترک کرے تو تمامی اسی گناہ ہوتے ہین اور یہ کہ معصیت
کو جو اظہار کرتا ہی وہ بھی اسی گناہ ہوے تو جملہ ایکسو ساٹھ گناہ ہوے اور جب اسکے
ساتھ عدم اعادہ واجب کا ملاوین تو ایکسو اسی گناہ ہوتے ہین اسی طرح تکبیرات
انتقالات کی جلدی کے سبب کراہت دفع ہوتی ہی اور ہر رکعت مین چار سنت چھوٹ
جاتی ہین غرض بہت سی سنتین چھوٹتی ہین اور مکروہات جمع ہوتے ہین کوئی عاقل اسی سے
راضی نہوگا کیونکہ بیچ ترک ہر سنت کے عتاب ہی اور حرمان شفاعت ایسا ہی اگر کوئی
تراویح آٹھ رکعت پر بس کرے تو ماہ رمضان مبارک مین تین سو ساٹھ سنت اُس سے
چھوٹتی ہین اسی واسطے محی العلوم والسنۃ امام العلماء مولانا مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی
دامت برکاتہ نے تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ سید الابرار مین کہ حقیقت مین وہ ایک بحر زخار
ہی تراویح کی بیس رکعت سنت موکدہ ہونے پر تحقیق عجیب فرمائی اور واسطے اصحاب
انصاف کے کافی ووافی ہی از انجملہ بعض اقوال یہ ہین کہ تراویح مین بیس رکعت ثابت ہین

نزدیک اکثر اہل علم کے اُن روایات سے جو مروی ہین علی اور عمر رضی اللہ عنہا سے اور دیگر اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور
شافعی کا اور کہا شافعی رح نے ایسا ہی پایا ہم نے ہمارے شہر مکہ مین کہ بیس رکعت پڑھتے
ہین اور اختیار کیا امام مالک نے تراویح کی چھتیس رکعت سوائے وتر کے اور کہا اسی پر عمل ہو
اہل مدینہ کا اور کہا علماے حنبلی نے تراویح بیس رکعت ہین اور نہین مضائقہ ہو ساتھ زیادتی
کے بموجب حدیث شریف کے الصلوۃ خیر موضوع فمن شاء فلیقلل ومن شاء فلیستکثر
بیہقی نے اپنے سنن مین ساتھ سند صحیح کے روایت کی کہ عہد عمر مین قیام کرتے تھے رمضان
مین ساتھ بیس رکعت کے اور مانند اسی کے عہد مین عثمان و علیؓ کے کہا حلیمی نے سر
بیچ ہونے بیس رکعت تراویح مین یہ ہو کہ رواتب غیر رمضان مین دس رکعات ہین پس
مضاعف کیے رمضان مین کیونکہ یہ وقت جد و جہد کا ہو فقیہ ابواللیث نے تنبیہ الغافلین
مین روایت کی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نہین قائم کی اس تراویح کو عمرؓ نے مگر ایک حدیث سے
جو سنی مجھسے پوچھے وہ کیا ہو اے امیر المومنین آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اطراف عرش مجید
کے ایک جگہہ رکھی ہو جسکو حضیرۃ القدس کہتے ہین اور وہ نور سے ہو اُسمین ملائکہ بیشمار
ہین کہ سوا ے حق تعالی کے کوئی نہین جانتا ہو سو وی عبادت کرتے ہین اللہ کی ایسی عبادت
کہ ایک ساعت بھی نہین تھکتے ہین پس جبکہ شب رمضان ہوتی ہو تو اجازت طلب کرتے ہین
اپنے رب سے یہ کہ اتر ین زمین پر پس نماز پڑھتے ہین ہمراہ بنی آدم کے پھر نازل ہوتے ہین
ہر شب زمین پر اور نماز پڑھتے ہین ساتھ ہر انسان کے پس جو کوئی کہ مس کیا اُنکو یا وہ اُسکو مس
کرین تو نیک بخت ہوگا اور کبھی بدبخت نہ ہوگا جب عمرؓ نے سنا سو فرمایا نحن احق بھذا اے
ہم زیادہ مستحق اسکے ہین پھر جمع کیا لوگون کو واسطے تراویح کے اور قائم کیا ابی بن کعب
کو امامت کے لیے اور روایت ہو ابن عباس رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی فی رمضان عشرین رکعتہ والوتر رمضان شریف مین تراویح کی بیس

رکعتین پڑھتے تھے اور وتر کی تین اور بیہقی بھی ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام رمضان شریف مین بغیر جماعت کے بیس رکعتین پڑھتے تھے اور وتر کی تین اور اگر کوئی کہے کہ ان احادیث مین ضعف ہے تو ہم کہتے ہین کہ اس مین تو شک نہین کہ بیس رکعت زمانہ عمر سے ثابت ہوتی ہین اور احادیث ضعیف ہین تو موضوع تو نہین جنکا نقل کرنا ممنوع ہو اگر کوئی کہے کہ حدیث ابن عباس بست رکعت کی مخالف ہے حدیث عائشہؓ سے کہ بی بی نے فرمایا کہ رمضان مین اور نہ غیر مین اسکے زیادہ کرتے تھے بیس رکعت سے سو یہ ضعیف ہے بسبب صادر ہونے روایات کثیرہ کے بی بی عائشہ اور غیر سے انکے کہ کبھی حضرتؐ نے زیادہ کیا بیچ بعض احیان کے اور کبھی کم کیا اس سے انتہی اور فتاوی فیض عام مین تعارض حدیث حضرت عائشہ کا اسطرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تعداد رکعات صلوۃ اللیل مین مختلف تھی حضرت عائشہ نے اپنے علم کے موافق وہ روایت کی اور بیس رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت میمونہ کے گھر مین ابن عباس نے دیکھی ہونگی غرض اسی جہت سے جمہور حنفیہ مجموعہ بیس رکعت تراویح کو سنت مؤکدہ یعنی فرماتے ہین صاحب ترکیب الصلوۃ نے نہایت المراد سے نقل کیا ہے کہ جمع الجوامع مین جو حدیث کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے اِنَّهَا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا لَيْلَتَيْنِ وَقَدْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِعَشْرِ تَسْلِيْمَاتٍ ثُمَّ تَرَكَ مَخَافَةَ اَنْ تَجِبَ عَلَى الْاُمَّةِ یعنی نماز تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پڑھا تھا آنحضرتؐ نے اسکو دو رات اور بے شبہہ حضرتؐ نے تراویح پڑھی بیس رکعت ساتھ دس سلامون کے پھر آپ نے چھوڑ دیا اسکو اس خوف سے کہ امت پر واجب ہو جاوے تو مشکل پڑیگی تحفۃ الاخیار مین ہے کہ تراویح کی بیس رکعت سنت مؤکدہ ہین کیونکہ وہ اس جملے سے ہین جسپر خلفاے راشدین رضہ نے مواظبت کی ہے اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت نہ فرمائی جیسے پیروی حضرت علیہ السلام کی سنت ہے ویسے ہی پیروی خلفاے راشدین کی بھی سنت ہے اور پیروی

خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہی بحدیث علیکم بسنتی و سنۃ خلفاء الراشدین اور تارک اسکا گنہگار ہی اگرچہ ہووے گناہ اُسکا کمتر تارک سنت نبویہ سے فمن اکتفی علی ثمان رکعات مسیئاً لترکہ سنۃ الخلفاء پس جو آٹھ رکعت تراویح پر بس کرے تو بسبب ترک سنت خلفاء کے گنہگار ہوگا انتہی اور اہل حدیث آٹھ رکعت تراویح کو سنت جانتے ہین اور باقی کو مستحب واللہ الموفق مسئلہ جماعت تراویح مین سنت کفایہ ہی اور افضل اگر اہل محلہ سے کوئی ایک گھر مین پڑھ لے تو مضائقہ نہین اگر تمام ایسا ہی کرین اور مسجد کو نہ جاوین تو گنہگار ہوجاوین محیط مسئلہ جو شخص کہ لوگ اُسکی پیروی کرتے ہون ویسے ایک کو جماعت چھوڑنا سزاوار نہین م اگر گھر مین جماعت سے ادا کیا تو صحیح یہ کہ مسجد کی فضیلت سے محروم رہا م گھرون مین اجرت دیکے تراویح کو امام مقرر کرنا لوگ پر مکروہ ہی کیونکہ یہ اجرت فاسد ہی م ایک امام کا دو مسجد مین پوری پوری تراویح ادا کرنا جائز نہین مقتدی کو روا ہی م اگر محلہ کی مسجد مین ختم نہ ہوتا ہو یا امام بہت خوش آواز راگ والا ہو یا بد آواز گران قرأت کا ہو تو اُس کو چھوڑکے دوسری مسجد کو جانا روا ہی م اگر تراویح سے ایک یا دو دوگانے یا تمام تراویح فوت ہوجاکے شب گذر جاوے تو اُسکو قضا نہین عالمگیری م عاقل نابالغ کی امامت تراویح مین بعضون کے پاس درست ہی لیکن عامہ مشائخ کے پاس درست نہین م جب کوئی آیت یا سورہ قرأت مین چھوڑ دیا تو معلوم ہوا بعد چھوڑا اسو اُسکو پہلے پڑھکے جہان سے پڑھتا ہو وہان سے شروع کرنا مستحب ہی تا ترتیب برابر رہے جب کسی سبب سے کوئی دوگانہ اُلٹا کر پڑھا تو اُسکی قرأت بھی پلٹاوے تا ترتیب نہ جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر نہ اُلٹاوے تو بھی ترتیب کو ٹوٹنا نہین جوہرۃ النیرہ م اگر کوئی شخص فریضہ عشا کا امام کے ساتھ نہ پڑھا ہو یا تراویح مین بھی شریک نہ رہا ہو ویسے کو وتر مین اقتدا امام کی کرنا روا ہی م بھلاث سے دوگانہ تراویح ترک ہوکے وتر کے بعد یاد آوے تو بعض کے پاس تنہا پڑھے اور بعضونکے پاس جماعت سے بھی پڑھا جائے ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت

[illegible] (حاشیہ، دائیں حاشیہ میں ہاتھ سے لکھا ہوا)

اعتکاف کی فضیلت

علیہ السلام نے اعتکاف کرنے والے کے حق مین فرمایا هُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَ یُجْرٰی
لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّهَا یعنے وہ بند رہتا ہے گناہون سے اور
جاری کیجاتی ہین واسطے اُسکے نیکیان مانند کرنے والے سب نیکیون کے اور خوبیان
اعتکاف کی یہ ہین کہ دل **فارغ** رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہی نفس
اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ **عبادت** اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الٰہی
حاصل اور رحمت نازل ہوتی ہی اور گویا **اللہ تعالی** کے قلعے مین رہتا ہی تاکہ مکر شیطان
سے بچا رہے اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر
پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ ای مولے میرے
تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور میرے سب مقاصد
برلانے کا نہین اور میرے غم کو دور نہین کرنے کا **انیس الواعظین** مین ہی حضرت نے فرمایا
جو کوئی معتکف ہووے ایک رات دن رمضان مین ارادہ کرتا ہی اُس سے خوشنودی اللہ
کی اور نہ ارادہ کرتا ہی ریا اور سمعہ کا تو دیتا ہی اُسکو اللہ تعالی ثواب تین سو شہید کا اور بھی
مروی ہی کہ جو کوئی ایک روز اعتکاف بیٹھے واسطے حق تعالے کے تو حق تعالے کردانتا ہی
درمیان اُسکے اور دوزخ کے تین خندق ہر خندق پانچسو سال کی راہ ہی فرمایا حق سبحانہ
وتعالی نے ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد اور نہ لگو اُنسے جب اعتکاف
بیٹھے ہو مسجدون مین **اعتکاف** لغت مین بمعنے باز رہنے اور لازم ہونے ایک چیز کے
ہی اور بھی اقامت کے اور فقہا کے نزدیک اُسکو کہتے ہین کہ جو روزہ دار مسجد جماعت
مین بہ نیت ٹھہرے اگر اعتکاف بلا نیت کرے روا نہ ہووے صاحبین کے پاس ہر مسجد مین
اعتکاف صحیح ہووے تصحیح کیا ہی اسکی سروجی نے بسبب مطلق ہونے اس قول اللہ تعالے کے
ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد کذا فی مسلک الاحناف اور **عورت**
غیر مسجد مین اعتکاف کرے نہ مرد اسلیے کہ عورت مردون کے خطاب مین داخل نہین عورت

جب اعتکاف اپنے گھر مین نماز کی جگہ بیٹھے تو وہ جگہ حق مین اسکے مانند مسجد جماعت کے ہو
حق مین مردون کے پس باہر ہو مگر حاجت انسانی کے لیے اگر عورت غیر موضع نماز مین اعتکاف
کرے تو بھی جائز ہی اور روزہ اعتکاف مین شرط ہی اور اعتکاف ایک دن سے کم نہین
ہوتا جیسے روزہ ایک دن سے کم نہین ہوتا روایت ہی بی بی عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے آخر ماہ رمضان مین یہانتک کہ قبض روح انکی کی اللہ نے اور
تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال مین
کہ وفات کیے گئے واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونے درگاہ رب العزت مین سے ۹

	وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد	

اور اس مین تنبیہ ہی امت کو یہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہ کہ بہت کرے نیک اعمال
اور مستعد ہووے واسطے ملاقات اللہ تعالی کے اعتکاف کی تین قسم ہین اگر نذر کی ہو تو
روزہ بھی رہے اور رات دن مسجد مین رہے اور عشرۂ اخیرہ رمضان مین اعتکاف سنت مؤکدہ
کفایہ ہی تھوڑے کرین تو سبھون سے ساقط ہو اگر سب ترک کرین سب وزر مین گرفتار
ہون اور اعتکاف مستحب وہ ہی کہ سوائے ان دو کے ہو پس معتکف بغیر حاجت انسانی
کے جیسے پائخانہ اور وضو وغسل یا بغیر حاجت شرعی جیسے جمعہ وعیدین کی نماز ہی مسجد سے
باہر نکلنا حرام ہی ہم کھانا گھر سے لانا جسکو خادم نہ ہو داخل حاجت مین ہی اور ایسا ہی جانا
طرف گھر کے واسطے پیشاب یا پائخانہ کے اگر دوسری جانہ پاوے جائز ہی مگر توقف
زیادہ ضرورت پر مفسد ہی اور نزدیک صاحبین کے جب تک کہ اکثر روز مسجد کے باہر
نہ ہووے اعتکاف فاسد نہ ہووے اور جب ان حوائج کے لیے باہر نکلے کسی سے بات
چیت نہ کرے اور سوائے اپنی حاجت کے دوسرا کام بھی نہ کرے پس بغیر عذر کے بھولکر
بھی باہر مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹا ویسا ہی جو عذر کہ وقوع اسکا اکثر نہ ہووے جیسا کہ
کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اسکے نکالنے کیلیے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹا اگرچہ گناہ اسکا

مسائل اعتکاف

معنی اعتکاف از محققین

گردن پر نہین پر قضا لازم ہی تعین ہوتی ہی مسجد بسبب شروع کرنے اس مین اعتکاف کے پس معتکف کو نقل کرنا اُس سے طرف دوسری مسجد کے بدون عذر کے روانہ ہو دے اعتکاف مین ابتداء شب سے کرے کیونکہ ہر شب تابع روز آیندہ کی ہوتی ہی اور قصداً عیادت مریض اور نماز جنازہ کے لیئے نہ نکلے مگر جبکہ نکلے قضاے حاجت کے لیئے اور اتفاق پڑے اُسکو عیادت مریض اور نماز میت کا پس نہ ٹھیرا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہونے کا اعتکاف م جائز ہی مباح بات کا کرنا حاجت پر فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک اور ذکر خداتعالی کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیئے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتب تفسیر و حدیث اور سیر انبیا و صالحین کا کرتا رہے م اقل مدت شبانہ روز ہی اگر اسکے اندر توڑ ڈالا تو قضا ہی پر امام محمد کے پاس قضا نہین کہ اُنکے یہان اعتکاف نفل یکساعت سے م وطی عمداً ہو یا سہواً شب ہو یا روز اعتکاف ٹوٹ جاتا ہی عمداً اعتکاف واجب کا روزہ توڑا تو روزے کے ساتھ اعتکاف بھی ٹوٹا درمختار۔ احتلام مفسد اعتکاف نہین باہر جاوے اور غسل کرکے مسجد مین آوے اعتکاف کے لیے مسجد جامع افضل ہی اور اعتکاف مین نیت شباہت ساتھ ملائکہ علیہم السلام کے کر سبیح ذکر کے اور باز رہنے مین عادات انسانیہ کے اور مقصود اعتکاف سے اداے حقوق مساجد ہی اور محققون کے نزدیک اعتکاف کے یہ معنی ہین کہ امر و نواہی کے دائرہ مین اپنے نفس کو نگاہ رکھنا شیخ ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نفس کو روکنا جوارح کی حفاظت کرنے وقت کی رعایت کرنے کا نام اعتکاف ہی جب یہ تینون شرطین توبجا لائے تو جہان چاہے معتکف ہوسکتا ہی ایک عزیز ایک دروازے پر آیا اور خادم سے بولا کہ مجھے پاک جگہ بتا کہ نماز پڑھوں خادم بولا کہ اپنا دل ماسوی اللہ سے پاک کر اور جہان چاہے نماز پڑھ لے قطعہ

ازان محراب ابرو رو دیگردان　　　اگر در مسجدی و در خرابات

دل فارغ ببا ید پاک ز اغیار تو گر دربند مال وجاہ باشی	کہ تا لذت بیابی در مناجات کجا یابی صفا ہیہات ہیہات

اور بعد گذرنے ماہ رمضان کے اپنے نفس مین معرفت زیادتی طاعت کی طلب کرے پس اگر اپنی ذات مین زیادتی عبادات کی پاوے تو خوش ہووے کیونکہ یہ توفیق علامت قبول عبادت کی ہی اور رحمت الٰہی کی اگر بعد رمضان عبادت سے دست بردار ہووے تو سمجھو کہ رمضان شریف کے فضائل سے محروم رہا کہا زہری نے کہ عجب ہی لوگون سے کس لیے کرتے ہین اعتکاف کو حالانکہ رسول علیہ السلام کرتے تھے ایک فعل اور چھوڑتے تھے اُسکو ولم یترک الاعتکاف حتیٰ یقبض اور نہ چھوڑے اعتکاف کو یہانتک کہ انتقال فرمائے مشارق الانوار مین ابوہریرہ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوین گے لیلۃ القدر کے شرف کی یہ وجہین ہین کہ تجلی الٰہی شام سے صبح تک اس رات مین متوجہ بندون کے حال کی طرف ہوتی ہی ۱ اور اُنکو قرب معنوی حق تعالیٰ کی جناب مین پیدا ہوتا ہی ۲ فرشتون کا عالم اور ارواح کا عالم ملاقات کو صلحا اور عابدون کی آسمان سے زمین پر آتے ہین اور اُنکے نزدیک ہونے کے سبب سے عبادتون کی کیفیت اور طاعتون کی حلاوت دوسری راتون کی حلاوت سے ہزارون درجے بڑھ جاتی ہے ۳ قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی رات کو نازل ہوا ہی اور یہ ایسا شرف ہی کہ نہایت نہین رکھتا ۴ پیدائش فرشتون کی اسی رات مین ہی ۵ بہشتون کا آراستہ کرنا بھی اسی شب کو ہی ۶ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا مادہ بھی اسی شب کو جمع ہوا ہی اور اس متبرک رات کے چھپانے مین بھی ایک حکمت ہی جیسے مرنے کے اور قیامت کے دن کے چھپانے مین حکمت ہی وہ یہ کہ مکلفین محنت اور کوشش مین قصور نہ کرین اور تکیہ اور بھروسا ایک

لیلۃ القدر کے شرف کی وجہین

چیز معین پر نہ کر بیٹھیں اور غفلت اور سستی کو نہ اختیار کریں اور اس شب کے پوشیدہ رکھنے کی وجہوں مین یہ بھی کہا ہی کہ اگر شب قدر عالم کے لوگون پر ظاہر ہوتی تو بعضے لوگ اس رات مین عبادت کرکے ثواب ہزار مہینے کا کماتے اور بعضے لوگ شہوت اور ہوس کی گرفتاری کے سبب سے اس رات کو لغویات اور معصیات مین گذرانے سے عذاب ہزار مہینے کا حاصل کرتے پس رحمت الٰہی نے اس بات کو چاہا کہ لوگ اس رات کو یقین نہ جانین کہ دیدہ و دانستہ اس رات مین معصیت کرین اور عذاب عظیم مین گرفتار ہون ہرچند کہ بعضون کو ثواب عظیم حاصل ہوتا لیکن دفع ضرر کا بہتر ہی منفعت کے حاصل کرنے سے اور کہا عمر رض نے بیشک اللہ نے چھپایا ہی چھ چیز کو چھ چیز مین خوشی کو طاعت مین اسم اعظم کو قرآن مین اپنے غصے کو گناہ مین شب قدر کو رمضان مین اپنے دوستون کو آدمیون مین موت کو زندگی مین صلوٰۃ وسطی کو نمازوں مین اور قیامت کے دن کو دنون مین اور ساعت اجابت کو جمعہ مین یہان چھ چیز کا ذکر ہی اور نو مذکور مین کہا محشی منبہات نے شاید یہ روایت باب الثمانی کی ہو وے اور ساعت اجابت کو مؤلف نے لکھا اور علامتون سے لیلۃ القدر کی ہی کہ درخت اس رات مین سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین اور سجدہ کرتی ہی اس مین ہر چیز اور صواب یہ ہی کہ شرط نہین ہی بیچ پانے اس رات کے دیکھنا اُن امور کا بہت لوگ پاتے ہین اس رات کو اور دیکھتے نہین کوئی چیز اُن مین سے اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا ہون اور دونون اس شب کو پاوین اور ایک کو کچھ معلوم ہو اُن چیزون مین سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہ ہی کہ توفیق ہو اُس مین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خشوع اور خضوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ یعنی مضبوط باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے

[illegible]

علامات لیلۃ القدر

رات کو اور جگاتے اہل اپنی کو تہ بند کسنا یہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت مین زیادہ
عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتون سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے
اہل اپنی کو یعنی بی بیون کو اور بیٹیون کو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرے
کی مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کے بی بی عائشہ نے کہا خبر دو یا رسول اللہ
مجھکو اگر جانون مین کونسی رات ہے شب قدر کی کیا کہون مین اُس مین یعنی کیا دعا مانگون
اُسوقت فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنے والا
ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کر مجھ سے لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ
لکھے جاتے ہین اُس مین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہونگے اور بعضون
نے کہا کہ یہ نام ہوا بہ سبب عظیم القدر ہونے اُسکے کے اور بیچ تعین اس شب کے بہت
اقوال آئے ہین خصوصًا طاق راتون عشرۂ اخیرہ کی مین ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر
علماکے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اس امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود
چھوٹی عمرون کے ثواب بھی بہت سا پاوین اور بعض مفسرین نے یون لکھا ہے کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی عمرین دکھلائین کہ اکثر درمیان مین ساٹھ اور ستر برس
کے تھین آنحضرت غمگین ہوے کہ اتنی سی عمر مین میری امت کیا کام کریگی اور اُن سے کیا
ہوسکیگا ایسا نہ ہو کہ بروز قیامت اگلی امتون والے بڑی بڑی عمرون کا ثواب پاوین اور
میری اُمت تھوڑی عبادت کے سبب شرمندہ ہو حق تعالی نے آپ کی خاطر مبارک کی
تسلی کے واسطے یہ سورۃ بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا
چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ انھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالی کی اسی اسی برس
اور نافرمانی نہ کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوبؑ اور حضرت زکریا اور حضرت
حزقیل اور حضرت یوشع بن نونؑ پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور کہا اے محمد تعجب کیا آپ کی امت نے

فضیلت لیلۃ القدر

روزہ رمضان

عبادت کرنے اُن لوگون کی سے اسی اسی برس تحقیق اُتاری اللہ نے خیر پھر پڑھی اُپنر
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ساری سورۃ پس خوش ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اور بھی
لیلۃ القدر اسلیے نام ہوا کہ اس مین کتاب ذو قدر نازل ہوئی رسول ذی قدر پر اسلیے
کہ امت محمدی ذات قدر ہی یعنی اصحاب مراتب تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فرشتگان
سدرۃ المنتہی کے آتے ہین جبرئیل کے ساتھ اور اُنکے ساتھ جھنڈے رہتے ہین کعبے
کی چھت پر ایک علم سبز کھڑا کرتے ہین اُنکے دس کروڑ پر ہین فقط دو پر سے مشرق سے
مغرب تک پہونچتے ہین اُس سب پرون کو سواے لیلۃ القدر کے کبھی نہین کھولتے ہین
جبرئیل ہمراہ فرشتون کے اوپر ہر مسلمان مرد و عورت کے جو ذکر الٰہی مین ہین اُن پر
سلام کہتے ہین مگر شراب خوار اور کینہ ور پر سلام نہین کرتے ہین اور جو ماں باپ کو راضی
نہین رکھتے مسلمانون کو ضرر پہونچاتے ہین اُنکی بخشش نہین ہوتی روح سے مراد جبرئیل
ہین یا وہ فرشتہ ہی کہ فرشتگان سواے شب قدر کے اُسکو نہین دیکھتے ہین بعضے
کہتے ہین وہ اتنا بڑا فرشتہ ہی کہ آسمان و زمین کو نگل جاوے تو اُسکا ایک لقمہ ہووے
اور اُسکی ہزار زبان ہین ہر زبان سے ہزار طرح سے تسبیح و تحمید کرتا ہی پس جس وقت کہ
کھولتا ہی اپنی زبانین ساتھ تسبیح کے گرتے ہین تمامی ملائک سجدے مین بسبب خوف
اس بات کے کہ جلا دیوے اُنکو روشنی اُسکے منھ کی اور یہ فرشتہ کہ شب و روز تسبیح کرتا ہی
حق تعالی کی سو نازل ہوتا ہی اس شب مین اور بخشش مانگتا ہی اللہ سے واسطے روزہ دار
مردون اور عورتون کے امت محمد علیہ السلام سے طلوع فجر تک یا روح سے مراد عیسی
ہین یا روح حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور شب قدر مین اتنی رحمت نازل
ہوتی ہی کہ بعض کافرون کو بھی ایک حصہ ملتا ہی تو اس سال اسلام لاتے ہین اسی کی
برکت ہی اور عید الفطر کی رات کو شب چاند کہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہی فرشتون کو

فضیلت عید الفطر

حکم ہوتا ہی کہ پہاڑ دن پر کھڑے ہوکے منادی کرو کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رجوع کرو اپنے پروردگار کی رحمت کی طرف کہ وہ کریم اور رحیم ہی طرح طرح کی بخشش کریگا اور بڑے بڑے گناہ بخشیگا اور جسوقت کہ مسلمان واسطے نماز کے عیدگاہ مین جمع ہوتے مین اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہی یَا مَلٰئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ کہ جو مزدور اپنا کام وقت مقرری تک کرکے کچھ اور بھی خدمت کرے اُسکو کیا مزدوری دیا چاہیے وہ عرض کرتے ہین کہ اُسکو ایسی مزدوری دیا چاہیے کہ وہ رضامند اور خوش ہوجاوے تب اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نے سب رمضان کے روزے اور نماز امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قبول کی اور سب گناہ بخشے جاسئیے

فضیلت شب قدر

تحقیق کہ اللہ تعالی نے زینت دی راتون کو ساتھ لیلۃ القدر کے اور بزرگ ترین شب لیلۃ القدر ہی اور ہولناک ترین شب شب گور ہی پس خوشی ہی اُس کو جو ایسی مبارک راتون مین عبادت کرے سے

شب گور خواہی منور چو روز	از اینجا چراغ عمل بر فروز

ای عزیز اگر چاہی کہ قبر تیری روشن رہی سو تاریکی شب قدر مین بندگی کر اور کہتے ہین جو کوئی کہ زندہ رکھے شب قدر کو نہ مریگا دل اُسکا دن قیامت کے ایک روز رسول علیہ السلام ایک قبر پر سے گذرے کہ اُسمین میت کو عذاب ہو رہا ہی اُس قبر پر ٹھہرے اور فرمایا ای غافل کس لیے ایک شب قدر زندہ نہ رکھا اور فرمایا حق تعالی نے قسم ہی میرے عزت و جلال کی جو کوئی کہ زندہ رکھے شب قدر کو بخشون مین گناہون کو اُسکے اور نہ پوچھون مین قیامت مین اُسکو اور نہ جلاؤن مین اُسکو دوزخ مین دوست ترین و گرامی ترین شب شب قدر ہی جس کسی نے اُسکو دوست اور گرامی رکھا سو خدا کو دوست رکھا اور جس نے خدا کو دوست رکھا بہشت اُسپر واجب ہوئی جان ای بھائی کہ حق تعالی نے شب قدر کو اسلیے چھپا رکھا تا کہ تو تمامی شب ماہ رمضان کو زندہ رکھے اور مانند عاشق کے اُسکی طلب مین

رہے اور دعا کرتا رہا اسلیے کہ دعا شب قدر مین مستجاب ہی فرمایا حق سبحانہ نے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے تخصیص اس مدت کی اسلیے ہی کہ عرب کی زبان مین عدد کا نام یہین تک ہی اور ہزار سے آگے اُنکی زبان مین نام نہین ہی گویا اشارہ فرمایا ہی عدد کی انتہا پر روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد خدا شمعون نام ہتھیار باندھ کر ہزار مہینے حق تعالی کی راہ مین جنگ کرتا تھا راتون کی عبادت مین مشغول رہتا کفار اُسکے سخت دشمن تھے ہرچند اُسکو گرفت کرکے زنجیرون سے باندھتے تھے وہ مرد خدا ایسا شجیع تھا کہ اپنی قوت سے اُن زنجیرون کو پرزے پرزے کر دیتا اُسکی بدبخت عورت نے کافرون کے طمع و فریب سے اپنے مرد سے دریافت کیا کہ زنجیرون کا یہ حال ہی پھر کونسی چیز سے آپ عاجز آئینگے اُسنے اپنی عورت کو سادے ذہن سے پوچھتی خیال کرکے کہدیا اگر میرے گیسو کے بال سے باندھین تو البتہ عاجز ہونگا سو اُس بدبخت نے اُسکے سونے کے وقت گیسو کے بال تراش کر باندھ دیا اور کافرون کو اُسکی حقیقت بیان کی سو کافرون نے اُسکو محاصرہ کیا اور گیسو کے بال سے باندھ کر انواع و اقسام کی ایذا و تکلیف دینا شروع کی یہانتک کہ پاؤن ہاتھ کاٹے اور ایک گھر مین بلندی پر اُسکو لٹکا دیا اُسنے حق تعالی سے دعا کی کہ پروردگار اگر مجھ کو صحت و سلامتی دے تو تیری راہ مین ان کافرون سے بخوبی بدلا لون سو اُسکی دعا سے وہ گھر ٹوٹ پڑا اور بہت سے کافر ہلاک ہوے حق تعالی نے اُسکو صحت و سلامتی عنایت فرمائی سو پھر کفار سے لڑنا شروع کیا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے حکایت ایک عابد کی بیان فرمائی کہ جسنے ہزار مہینے بندگی کی تھی یاران آرزو کیے فرمان ہوا اس ماہ مبارک کی ایک شب کو زندہ رکھو کہ بہتر ہی ہزار مہینے سے جسمین کہ شب قدر نہ ہو اور فرماتے ہین جو شب قدر یاد رہے بلند کرتا ہی حق تعالی قدر کو اُسکی اور علامت شب قدر کی یہ ہی کہ وہ شب نہ سرد ہو گی نہ گرم اور صبح مین اُسکی آفتاب کو شعاع اور تیزی

نہ رہے عبید بن عمیر نے کہا کہ ستائیسوین شب ماہ رمضان کو دریا مین تھا آب دریا شیرین ہوا اور شب قدر مین شیطان وسوسہ کے لیے باہر نہین آتے ہین صبح تک جب ملائک کا لشکر نازل ہو تو شیطان کے لشکر کی کیا طاقت کہ انکا مقابلہ کرے اور سحر کسی ساحر کا اس شب کارگر نہ ہووے اور ادا حسانی مین ابو امامہ باہلی سے روایت ہی کہ فرمایا کہ شب ستائیسوین ماہ رمضان مین چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین انا انزلناہ ایکبار اور اخلاص ستائیس بار بخشے جاوین گناہ اور ملے بہشت معلی الیضؔ کتاب ریاحین مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ شب ستائیسوین رمضان کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین انا انزلناہ ایک بار اور اخلاص سو بار اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے ثواب عظیم ہی اگر سو رکعت پڑھین ہر رکعت مین بعد فاتحہ انا انزلناہ ایکبار اور اخلاص تین بار تو بھی بڑی فضیلت ہی اور یہ طریقہ بہت آسان ہی بہر حال تا بمقدور عبادت نوافل اور تلاوت قرآن اور درود تسبیح و تہلیل سے شب قدر مین بیدار رہے اور اسکی تلاش مین رہے شاید کہ حق تعالی اپنے فضل و کرم سے میسر کرا دے

ای خواجہ چہ جوئی را زشب قدر نشانی	ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

اور جبرئیل اس شب مین مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور علامت جبرئیل کے مصافحہ کی اقشعرار جلد و رقت واشک چشم ہی صدقہ فطر کا واجب ہی اوپر مسلمان غنی کے کہ صاحب زکوۃ ہو اگرچہ چھوٹا ہو یا مجنون مرد ہو یا عورت ہو یہانتک کہ اگر نہ نکالیگے ولی ان دونون کے تو واجب ہوگا ادا کرنا بعد بالغ ہونے کے اور ہوشیار ہونے کے جنون سے پھر اپنی طرف سے بھی دینا واجب ہی اگرچہ روزہ نہ رکھے بسبب بڑھاپے یا بیماری کے اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے بھی وہ اولاد کہ فقیر ہون اور باپ اگر فقیر مجنون ہوگا تو اسکا صدقہ فطر کا اسکے بیٹے پر واجب ہوگا امام شافعی کے نزدیک جسکے پاس ایک دن سے زیادہ کھانے کو ہو اسپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور نہین واجب اپنی بی بی کی طرف سے

صدقہ فطر کا بیان

اور نہ بڑی اولاد عاقل کی طرف سے اگرچہ اُسکی پرورش مین ہون م دینا قیمت فطرہ افضل ہو دینے غلے سے واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا ساتھ طلوع ہونے فجر فطر کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر کے یا پیدا یا اسلام لاوے بعد اسکے تو نہین واجب ہوتا ہی صدقہ انپر بسبب مفقود ہونے شرط وجوب کے اور شافعی کے نزدیک واجب ہوتا ہی صدقہ ساتھ غروب ہونے آفتاب اخیر روز رمضان کے م مستحب ہی نکالنا صدقہ فطر کا پہلے نکلنے کے طرف عیدگاہ کے م مقدار صدقہ فطر کی اگر گیہون دے یا آٹا اُسکا تو آدھا صاع ہی ہماری بستی کے حساب سے سوا سیر ہوتی ہی احتیاطًا م صدقہ فطر روزے کی زکوۃ ہی فطرہ دینے سے قبول روزہ اور اُسکی ستھرائی اور عذاب قبر اور سکرات موت سے نجات حاصل ہوتی ہی فتاوے عالمگیری مین ہی کہ واجب ہی صدقہ فطر ہر ایک آدمی کا ایک مسکین کو دینا اور اگر بانٹے دو غریبون پر زیادہ پر تو جائز نہ ہو لیکن بہت سے فقہا اسکے جواز پر گئے ہین جیساکہ تصحیح کی اسکی صاحب درمختار نے پر افضل عدم تفریق ہی م جائز ہی تقسیم فطر مانند تفریق زکوۃ کے اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی اَغْنُوْهُمْ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ یہ امر بنا بر استحباب کے ہی پس اولی یہ ہی کہ اسقدر دے فقیر کو کہ اُس روز وہ سبسے بیپروا رہے اور یہ بات ایک شخص کے فطرہ سے کم مین نہین حاصل ہوتی اور اسی طرح جائز ہی دینا جماعت کے صدقہ کا ایک مسکین کو م زکوۃ ساقط ہوتی ہی ساتھ ہلاک مال کے اور صدقہ فطر کا نہین ساقط ہوتا م واجبات اسلام کے سات ہین فطرہ اور نفقہ ذی رحم کا اور وتر اور قربانی کرنی اور عمرہ کرنا اور خدمت ماں باپ کی کرنی اور عورت کو اپنے خاوند کی خدمت کرنی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی کمال ترغیب صدقہ عید الفطر پر کہ روزے رمضان کے معلق رہتے ہین جب تک صدقہ عید الفطر کا نہ دیا جاوے مطلب یہ کہ سبکو معلوم ہو کہ مسکینون اور محتاجون کے نفع پہونچانے مین یہ فائدے ہین افضل ہی فطرہ اپنے مفلس بھائی بہن کو دیوے بعدہ انکی اولاد بعد چچا چچی کو بیمار مسافر حاملہ وغیرہ جو صاحب نصاب ہو تو فطرہ واجب ہی

اگرچہ روزہ رمضان کا نہ رکھے ہم ان باپ دادا دادی نانا نانی بیٹا پوتا اور کافر انکو بھی صدقہ فطر کا دینا روا نہین ہی مومنون پر لازم ہی کہ اس عید مین چند چیزونکو لازم کرین پہلے ترک معصیت اگرچہ معصیت سے باز رہنا ہر حال اور ہر وقت مین واجب ہی مگر چھوڑنا اس کا بیچ بعض وقت کے بہت لازم ہی واسطے قول اللہ تعالی کے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ الخ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ پس جیسا کہ عمل صالح کا ثواب مبارک مہینون مین زیادہ ہوتا ہی ایسا ہی معصیت کا وزر زیادہ ہوتا ہی ان مین بہ نسبت غیر ان مہینون کے ایسی ہی معصیت شہر رمضان اور روز جمعہ اور یوم عرفہ اور انکی راتون مین اور لیلۃ القدر اور ایام عیدین اور انکی راتون مین بہت بڑے وزر کا باعث ہوتی ہی کیونکہ اللہ تعالے نے فضیلت دی ان ایام کو بہ سبب تخصیص عبادت کے جو ادا کی جاتی ہین انمین اور گردانا ثواب عبادت اور نزول رحمت اور وصول مغفرت اس مین اکثر غیرونسے بہ سبب رحمت اپنی اوپر اس امت کے پس جو اسکی قدر نہ جانے بلکہ ایسے دنون مین معصیت مین رہے پس وہ مستحق ہوتا ہی عذاب شدید کا پس کیا حال ہوگا اُن لوگون کا کہ انواع معاصی اور لہو ولعب مین مشغول رہتے ہین یہانتک کہ بعض شہرون مین مزامیر قبل نماز عید و بعد نماز دروازون پر مسجدون کے بجاتے ہین اور مورد لعنت کے ہوتے ہین عبادت کے عوض معصیت کماتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ رونق اسلام ہی نہین نہین بلکہ یہ دام شیطان ہی وہی لوگ اس آیت کے مصداق ہین الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اللہ انہین توفیق دیوے **نقل ہی** کہ عید کے دن حسن بصری رح کا گذر ایک جماعت پر ہوا جو ہنسی اور کھیل مین مشغول تھی بولا حق تعالی نے ماہ رمضان کو میدان کا سا بنایا ہی تا اسکے بندے طاعت و عبادت مین سبقت ڈھونڈھین ایک گروہ نے سبقت کی اور ایک گروہ پیچھے پڑا رہا عجب ہی اُن لوگون سے جو ہنستے ہین اور اپنے اعمال کی حقیقت نہین جانتے قسم ہی خدا کی لو کشف الغطاء لاشتغل المحسن باحسانہ اگر پردہ اُٹھ جاوے تو

مقبول لوگ خوشی کرینگے اور مردود غمگین رہینگے اور کوئی کھیل ہنسی کیطرف مائل نہوگا جانیے اے بھائیو کہ آج کا روز مبارک اور بزرگی والا ہی یَوْمُ الْعِیْدِ ہو اور یَوْمُ الْوَعِیْدِ عِیْدٌ لِلْاَبْرَارِ وَوَعِیْدٌ لِلْفُجَّارِ عید ہو واسطے نیک لوگون کے اور وعید ہو واسطے بدکارون کے یوم التہنیۃ ہو اور یوم التعزیۃ تَهْنِیَۃٌ لِمَنْ مَضٰی عَنْہُ رَمَضَانُ مَشْکُوْرًا تہنیت ہو اسکے لیے جس سے کہ رمضان شریف مین عمل مقبول ہوا وَتَعْزِیَۃٌ لِمَنْ اِنْقَضٰی عَنْہُ مَهْجُوْرًا اور تعزیت ہو واسطے اُسکے جو گذرا اُس سے رمضان متروک یعنے بغیر عمل اور خیر وبرکت کے کاشکے اگر معلوم ہوتی یہ بات کہ کون مردود ہو اُسکی تعزیت کرتے بزرگان دین فرماتے ہین لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ شَرِبَ وَاَکَلَ اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ الْعَمَلَ عید نہین اُسکے لیے جو کھاوے اور پیوے عید اُسی کے لیے ہو جسنے خالص کیا واسطے اللہ کے عمل اور باقی الفاظ اس نمط کے عید الضحی مین آوینگے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص عیدین کی دونون راتون مین عبادت کرے اُسکا دل نہ مریگا جس روز کہ دل مرینگے اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ جو شخص دنیا مین پانچ روز اپنی لذتون مین رہیگا وہ آخرت مین لذت نہ پاویگا پانچ روز یہ کہ دو روز عید کے ہین اور ایک جمعہ اور ایک عرفہ اور ایک عاشورا ہو اور جسنے شب زندہ رکھی لیلۃ الفطر کی واجب ہوتی ہو اُسکے لیے جنت میزان شعرانی مین ہو کہ نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جائز ہو دونون عیدون کی نماز پڑھنی مردون اور عورتون کو اکیلے بھی پس بنا بر اس روایت کے بعض عورات نماز عید پر حریص رہتی ہین انکو گھرون مین تنہا ادا کے لیے رخصت دینی اولی ہو **مسئلہ** بیٹھنا خطبہ سے پیشتر جمعہ مین مسنون ہو اور عید مین نہین کیونکہ بیٹھنا انتظار ختم اذان کے لیے ہو اور مستحب ہو کہ شروع کرے پہلے خطبہ کو نو بار اللہ اکبر پیہم کہنے کے بعد اور دوسرے خطبے کو سات بار کہنے کے بعد یہ سنت ہو اور مستحب ہو کہ منبر سے اترے چودہ بار تکبیر کہنے کے بعد ہوشیار ہواے بندگان خدا کے اور یاد کرو موت کو اور عبرت پکڑو اُن لوگون سے

نفل روزون کے بیان مین

کہ سال گذشتہ رمضان مین تمھارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور افطار کرتے تھے کہان ہین وہ لوگ جو تمھارے ساتھ تراویح پڑھتے تھے کہان ہین وہ لوگ جو عید کے دن خوشی کرتے تھے موت نے سبھون کو فنا کیا اور سب کو قبر کے گڑھے مین ڈالا چہرون کو اُنھون کے بگاڑ دیا اور اجساد ناعمہ کو گلا دیا ہمارے ساتھ تھے سو جدا ہوے ہم بھی ایک روز اپنے ساتھیون سے جدا ہونیوالے ہین سو روے او گنہگار اپنے نفس پر اور لازم کر خب بیداری اور پرہیز گناہون سے جس سے کہ اللہ تعالی نے منع فرمایا اور لازم کرو تم ستہ شوال کو خواہ پے در پے یا متفرق حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی رمضان مین روزہ رہا اور چھ روزے شوال کے ملائے سو گویا وہ سال بھر کے روزے رکھا کیونکہ حق سبحانہ نے ہرایک نیکی پر دس نیکی کا وعدہ فرمایا سو چھتیس کو دس مین ضرب کرین تو تین سو ساٹھ ہوتے ہین بھائیو زینت دوا پنے باطن کو ساتھ توبہ کے جیسا کہ زینت دی تم نے اپنے بدن کو ساتھ لباس کے اور بہترین لباس تقوے کا ہے اور یاد کرو تمھارے اجتماع سے اجتماع روز محشر کو اور عید کے دن جتنا کہ ہو سکے کلمۂ توحید زیادہ پڑھا کرے کہ بڑی فضیلت ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا زینت دو عیدین کو ساتھ پڑھنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان الملک القدوس کے بی بی عائشہ رض روایت کرتی ہین کہ روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا روزہ رکھا کرتے تھے اور فرمایا حضرت نے کہ پیر اور جمعرات کے دن اعمال بنی آدم کے جناب باری مین گذرانے جاتے ہین فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ مین چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال حضور مین پہونچین بی بی حفصہ رض سے روایت ہے کہ چار چیزون کو حضرت علیہ الصلوۃ والسلام ترک نہین کرتے تھے ایک روزہ عاشورے کا اور نو روزے ذیحجہ کے اور تین دن ہر مہینے مین تیرھوین چودھوین پندرھوین مگر ذیحجہ مین چودھوین پندرھوین سولھوین تاریخ ہے اور دو رکعت نماز فجر کی حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو روزے رکھے ہر مہینے مین تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہین سو اتاری اللہ تعالے نے اُسکی

تصدیق اپنی مبارک کتاب مین من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنی جو ایک نیکی کرے
تو دس نیکیون کا ثواب پاوے یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین اور دوسری حدیث مین
ہے کہ معاذ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کون سی تاریخون مین فرمایا انھون نے کہا کچھ پرواہ
نرکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ افضل روزہ بعد
رمضان کے اللہ کے مہینے کا روزہ ہے کہ وہ محرم ہے اور مراتب روز عاشورا تین ہین افضل
واکمل وہ ہے کہ نوین دسوین گیارھوین کا روزہ رکھے مرتبہ دوم نوین دسوین کا مرتبہ سوم
فقط دسوین کا حدیث مین ہے کہ ترمذی نے روایت کی آنحضرت نے فرمایا روزہ رکھنا
عاشورے کے دن ایسا گمان رکھتا ہون مین اللہ سے کہ کفارہ کردے اگلے سال کے گناہون کا
تنہا روزہ روز جمعہ کا بعض علما کے پاس مکروہ ہے اور نزدیک امام اعظم اور محمد کے مکروہ نہین
ہزاری روزے یہ ہین بائیسوین محرم کو جبرئیل علیہ السلام نے امامت سرور عالم کی کی تھی بارھوین
ربیع الاول مین وفات حضرت علیہ السلام کی ہوئی تھی ستائیسوین رجب شب معراج ہے
پچیسوین ذیقعدہ کو شروع تعمیر خانہ کعبہ کی ہوئی تھی اٹھارھوین ذی الحجہ کو اتمام خانہ کعبہ
کی ہوئی تھی وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

ابتدائے وعظ معدن الخیرات فی بیان الصدقات

معدن الخیرات فی بیان الصدقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصدقات مکفرا لخطیات ومزید البرکات والصلوۃ
والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد اشرف البریات وعلی آلہ واصحابہ
وازواجہ الطیبین والطیبات قال اللہ تبارک وتعالی واتوا الزکوۃ قرآن مجید مین
حق تعالی نے ارشاد فرمایا اور دیا کرو زکوۃ اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے ادوا زکوۃ
اموالکم یعنی دو تم لوگ زکوۃ اموال اپنے کی تقویم السعادت مین ہے کہ زکوۃ عمدہ ترین

عبادت مالی سے ہی جیسا کہ صلوۃ بہترین عبادت بدنی سے ہی اسی واسطے اللہ تعالے نے
نماز اور زکوۃ کا قرآن مجید مین بتیس مقام پر باہم ذکر فرمایا ہی تاکہ مسلمان بقدر تاکید الٰہی
کو دیکھ کے زکوۃ کے ادا کرنے مین سستی اور غفلت نہ کرین اگرچہ مال کا صرف کرنا آدمی پر
بہت دشوار ہوتا ہی اور شیطان بھی وسوسہ ڈالتا ہی کہ زکوۃ دینے سے فقیر ہو جاؤگے
جیسا کہ اللہ جلشانہ نے فرمایا اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ
مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً یعنی شیطان وعدہ کرتا ہی تم سے محتاجی کا اور حکم کرتا ہی بے حیائی کا
اور خداے تعالی وعدہ کرتا ہی تم سے اپنی بخشش اور فضل کا پس اپنے پروردگار حقیقی کے
وعدے کو یقین نہ کرنا اور اپنے دشمن کے وعدے کو سچا جاننا بڑی حماقت ہی جو مومن کہ اللہ
جلشانہ کو مالک اور مختار حقیقی فقیر و محتاج کر دینے کا اور غنی اور مالدار بنا دینے کا سمجھتا ہی وہ
وسوسۂ شیطانی سے کچھ خوف نہین کرتا انتہی صراط المستقیم مین ہی کہ حق تعالی نے زکوۃ کو نماز
کا ضمیمہ فرمایا یعنی نماز کے ساتھ ہی زکوۃ کا ذکر فرمایا کیونکہ مال اکثر موجب غفلت اور پردہ کا
ہوتا ہی اور اسکی محبت آئینۂ دل کے زنگ کا سبب پڑتا ہی زکوۃ دینے سے مرد مسلمان کے حق مین
ایک طرح کی حضوری ہمیشگی کی بخشے جبکہ فرضیت کے معنی کو بخوبی سمجھیگا یعنی ایک حکم ہی احکام
الٰہی سے بنا بر حکم ادا کرنا اسکا مجھپر لازم ہی دوسرے نیتین ثواب کی یا رفع کرنے حاجت
فقیر کی یا صلۂ رحم کی یا شہرت اپنی سخاوت کی امر الٰہی کے ادا کرنے کی نیت کے مقابلے مین
نیست و نابود ہو جائیگی اور اس صمد مطلق کی بے پروائی کا معتقد ہوگا اور جانیگا کہ اتنا
مال کہ مجھپر ہر سال مین بطور نذرانہ کے مقرر فرمایا ہی سو اپنے انعام جلیل القدر کے مجھپر بڑھانے
کی حکمت محض کیا ہی سو بادشاہ عالیجاہ دست عنایات سے اسکو قبول کر کے بہت سے عنایات
فرماتا ہی انتہے کنز الخیرات اور تقویم السعادت اور غایۃ الاوطار مین ہی زکوۃ فرض
کی گئی ہی دوسرے سال ہجری مین بعد فرضیت رمضان کے اور بعضون کے نزدیک
رمضان کے قبل زکوۃ فرض ہوئی اور نہین واجب ہی انبیا پر بالاجماع اس لیے کہ زکوۃ

سبب ہو پاک کرنیکا گناہون سے اور یہ حضرت پاک ہین دوسری وجہ یہ کہ انبیا علیہم السلام کے
ہاتھ مین جو مال رہتا تھا اسکو بطور امانت جانتے تھے جب موقع خرچ کرنے کا دیکھتے تھے خرچ
کرنے مین دریغ نہ کرتے تھے گویا وہ مال کے مالک نہ تھے اور زکوۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک
کرنا کیونکہ زکوۃ سے مال بڑھتا ہو بسبب نکالنے حق فقرا کے اور بڑھتا ہو ثواب دینے والے
کا اور پاک ہوتا ہو وہ گناہون سے فرمایا حق تعالی نے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی اور زکوۃ کو صدقہ
بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہو دینے والے کے صدق پر بیچ دعوے صحت ایمان کے اور منکر
زکوۃ کا کافر ہوتا ہو اور تارک اسکا اللہ کا گنہگار ہو قتل کیا جائے نہ دینے والا اُس کا اور
واجب ہوتی ہو علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک کہ گنہگار ہوتا ہو اُس کی تاخیر
سے بلا عذر اور شرط ادا کرنے زکوۃ کی یہ ہو کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوۃ دیتا ہون یا
جس وقت زکوۃ نکالے مال مین سے اُسوقت نیت کرے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مطابق
فرمان الٰہی خذ من اموالھم صدقۃ زکوۃ سوائم اور سونے اور چاندی وغیرہ اشیاے
تجارت سے خود یا بذریعۂ عاملین لیا کرتے تھے تا اینکہ شیخین اسی سنت پر چلے حضرت عثمانؓ
کی خلافت کے ایام مین جب آدمیون کے پاس اموال بکثرت ہوے تو بخوف اس امر کے
کہ شاید حکام مالکان اموال پر ظلم کرین مقدار شرعی سے زیادہ لیوین بمشورت و اجماع صحابہ
اداے زکوۃ سونے اور چاندی کی مالکان اموال کو سپرد کی گئی کہ خود حساب کر کے زکوۃ دیا
کرین غرض حضرت عثمانؓ کے زمانے سے صاحبان اموال گویا کہ وکیل بن گئے زکوۃ نکالنے
کے اپنی طرف سے طرفہ یہ ہو کہ لوگ وکیل ہو کے خیانت کی بلا مین پھنس گئے کہ زکوۃ
نہین دیتے اور بخواہش نفسانی غیر وجہ شرعی مین جب خرچ کرنے پر آتے ہین تو تمام دولت لٹانے
مین دریغ نہین کرتے ہین اور بھائی شیاطین کے بنتے ہین اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ
الشَّیَاطِیْنِ جان اے عزیز جو کوئی نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دیوے تو اُس سے نماز مقبول نہین
ہوتی اور جو کوئی شکر کرے اللہ کا اور شکر نہ کرے ماں باپ کا نہین قبول ہووے اُس سے

ایسا ہی ہو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اطاعت نہ کرے رسول کی سو اس سے قبول نہ کیا جاوے زکوۃ مین بہت سے فائدے ہین فقرا کے لیے روزگار کی مدد اور رفع حاجت ہوتی ہو اور بھوک پیاس سے غریب بچتے ہین اس مین ثواب بے شمار ملتا ہو فان الصدقات مکفر الخطیات ومزید البرکات اور خوشنودی حق تعالی کی اور امتثال امر الٰہی کی ہو آمالی امام ظہیر الدین مین مذکور ہو کہ اگر اور لوگ مال کا خزانہ کرین تو اعمال کا خزانہ کر اور اگر اور لوگ کنوز اسباب فانی ڈھونڈھین تو رموز اسرار باقی ڈھونڈھ **قطعہ**

	یک درم کان دہی بدرویشی		بہتر از گنجہا مدخرہ است	
	زانچہ داری ستمے بردار		کان دگر روزی کسے دگرست	

فرمایا اللہ جل شانہ نے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ اور جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور روپیا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین سو اُنکو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی جس دن آگ دہکا دینگے اُسپر دوزخ کی پھر داغینگے اُس سے اُنکے ماتھے اور کروٹین اور پیٹھین یہ ہی جو جمع کیا تھا تم نے اپنے واسطے اب چکھو مزا اپنے گاڑنے کا مجالس الابرار مین ہو کہ تخصیص عذاب پیشانی اور پہلو اور پیٹھ کی اسلیے ہو کہ مالدار جب فقیر کو دیکھتا ہو پہلے تیوری چڑھاتا ہو پھر فقیر جب اُس سے کوئی چیز چاہتا ہو تو پہلو پھراتا ہو اس سے بھی زیادہ الحاح کرے تو پشت دیکر چلا جاتا ہو اور نہین دیتا اُسکو کچھ اُسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہو پس ایذا پاتا ہو فقیر بہ سبب ہر ایک کے ان افعال تین سے پس عذاب کریگا اللہ تعالی اُن اعضا کو کہ ایذا دی تھی اُن سے فقیر کو یا مراد اُن اعضا سے یہ ہو کہ چارون طرف سے زکوۃ نہ دینے والے کو عذاب ہوگا سامنے پیچھے دہنے بائین سے اور مسلم مین روایت ہو کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاوے گا

پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کے اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور سیخ تھرتھراویگا **ف** یہ عذاب بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اُنکی زبان کاری ثابت ہوگی حضرتؐ نے فرمایا ہم الاخسرون برب الکعبۃ قسم ہے رب کعبہ کی وہ نہایت ٹوٹے والے ہین **ہندوستان** مین نماز روزے کا جا بجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہے اور حالانکہ شادی وغمی اور نام ونشان کے کامون مین ہزارون روپیہ برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو کچھ نہ کچھ آخر اُسکا بھی خرچ ہوتا ہے لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اُنھون نے کس کس محنت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسی کو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مرگئے تو اُنکے لڑکون اور وارثون نے اُس مال کو چند روز مین اُڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت ہے کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کرے اور غیر اُسکو اُڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہو جیے مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتون مین غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ واجبی حساب کر کے نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جائیگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہے

	زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا		چو باغبان ندو بیشتر دہد انگور		

سہل ترین علاج واسطے ادا ے زکوۃ کے یہ ہے کہ بالیقین معلوم کرے کہ ایک روز اس مال کو چھوڑ کے مرجاونگا اور وارثان بیدریغ اُڑا دینگے اور مواخذہ زکوۃ نہ دینے کا میرے سر پر رہیگا دوسری تدبیر یہ ہے کہ جب کسی فقیر کو جسقدر دیوے تو نیت ادا ے زکوۃ کی

کرے اور اس مقدار کو لکھا کرے جب سال پورا ہو حساب کرکے دیکھے اگر مقدار نصاب کی کم ہو تو باقی ادا کرے اگر زائد ہو تو سال آیندہ کی زکوۃ سے محسوب کرلے کیونکہ وقت سے پہلے بھی زکوۃ کا دینا جائز ہی اگر کسی آدمی نے فقیر کو کچھ روپیہ دیا بلا نیت کے بعد اُس کے نیت کی کہ یہ روپیہ ہم نے زکوۃ مین دیا تو وہ روپیہ اگر فقیر کے ہاتھ مین موجود ہی تو یہ نیت درست ہوگی یعنی زکوۃ سے اُسکا حساب ہو جائیگا ورنہ محسوب نہ ہوگا اگر کسی شخص نے فقیر کو روپیہ دیا اور کہا کہ یہ روپیہ ہم نے تم کو قرض دیا ہی اور دل مین اُسنے نیت زکوۃ کی کی تو زکوۃ سے محسوب ہوگا کیونکہ نیت دل کی معتبر ہی **حدیث** مین آیا ہی کہ چاندی اور سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اُسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بن کے آدیگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھولکر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اُسکو دیکھ کر وہ بھاگیگا تو فرشتہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجھکو اُسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اُس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اُس اژدہے کے منہ مین ڈالیگا فَیَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ سو وہ اُسکے ہاتھ کو چباڈالیگا اونٹ کی طرح اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اُسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین **حضرت نے فرمایا** کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اُسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر جب کہ قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اُس چاندی سونے کے تختے بنائے جائینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اُن سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاوینگی كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ جب وہ پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دنون مین ہوا کریگا جس کا لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہوچکیگا پھر اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جاوےگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بیان عذاب مانعین زکوٰۃ

مَن اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکوٰتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ الحدیث
یعنی جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اُس مال کی بنایا جاویگا اُسکے لیے مال اُسکا
دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اُسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر طوق ہوکے ڈالا جائیگا
وہ سانپ اُسکی گردن مین دن قیامت کے پھر پکڑیگا وہ سانپ دونون طرفین منھ اُسکے کی پھر
کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون خزانہ تیرا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کہ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الاٰیۃ یعنی نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین یعنی زکوۃ
اُسکی نہین دیتے ہین کہ دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یعنی مال کہ وہ بہتر ہو اُنکے لیے بلکہ
برا ہی اُنکے لیے قریب ہی کہ طوق ڈالے جاوینگے اُس مال کے کہ بخل کرتے ہین ساتھ اُسکے دن
قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین اور فرمایا وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ
اور جو کوئی بخیلی کرے پس سوا اسکے نہین کہ بخیلی کرتا ہی جان اپنی سے **ف** تاکید جو سنتے ہو مال
خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہو ایک ایک کے ہزار پاؤ گے
اور اللہ کو کیا پروا ہی اور اُسکے رسول کو **عبد اللہ** ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحاب نے
کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین جسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو
حضرتؐ نے فرمایا فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ سو البتہ اُسکا مال تو وہی ہی جو اُسنے
آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو
اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو خرچ نہین کرتے اور اپنا مال
جان کے بند کر رکھتے ہین وہ نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اڑادینگے اُسکے کچھ کام نہ آیا **حدیث**
یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے آدمؑ کے بیٹے مال کو خرچ
کیا کر تو مین بھی تجھکو دیا کرونگا اس حدیث مین سخی سے خدا نے کشائش مال کا وعدہ کیا اور اشارہ
ہی طرف اس آیت کے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہو تم

کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اسکا روایت ہے ام ذرہ خادمہ ام المؤمنین سے کہ ایک بار حضرت ابن زبیر رضہ نے دو تھیلی بھر چاندی اور ایک لاکھ اسی ہزار درہم حضرت صدیقہ کو نذر بھیجے پس طباق منگا کر سب بانٹ دیا شام کو مجھ سے فرمایا کہ کھانا لاکہ مین روزہ کھولون مین روٹی اور زیتون لے گئی کیونکہ گوشت نہ تھا اور مین نے عرض کیا کہ بی بی آپ نے یہ مال خرچ کرڈالا اگر ہم لونڈیون کے واسطے ایک درم کا گوشت منگا لیتین تو کیا ہوتا فرمایا کہان اگر تو یاد دلا دیتی تو مین منگا دیتی نقل ہے کہ عبداللہ بن زبیر کو پچاس درم میراث مین ملے تھے سب درویشونکو تقسیم کر دیے لوگون نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو تمھاری بضاعت تو یہی ہے کہا کہ مین جنت اور دیدار خدا چاہتا ہون کیا اس مال بیوفا پر بخیلی کرون اور اس سے دل بلند ہون آدمی کو چاہیے کہ اسپنے دل مین یہ خیال کرے کہ جب مین پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا ایک بالشت بھر بھی کپڑا نہ تھا اللہ تعالی نے مجھکو پیدا کیا قوت دی کھانا دیا دولت دنیا اور اسباب اور نعمت ایمان اپنے فضل وکرم سے عطا کی اور حکم کیا کہ میرے محتاج بندون پر احسان کیا کرو مین اُس احسان کے عوض مین تیپر رحمت کرونگا اور تمھارے مال واسباب مین ترقی بخشونگا اور آخرت مین بھی راحت دونگا چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اُس شخص سے کہ زکوۃ مال کی ندے اور قرض ادا نہ کرے اور مہمان نہ رکھتا ہو حسن بصری رضہ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو توانگر کر دیتا کہ کوئی تم مین سے فقیر نہوتا مگر اُسنے تم مین سے بعض کا امتحان بعض سے لیا ہے غرض زکوۃ دینے کی فضیلت ایسی ہے جیسے نماز اور روزے کی اور زکوۃ دینے والا اللہ کا دوست ہے اور سب خلائق کا دوست فرشتے اُسپر رحمت بھیجتے ہین اور انبیا وصدیقین وشہدا وصالحین کے ساتھ رہیگا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ سونے مین جب تک بیس مثقال نہو زکوۃ نہین واجب ہے اور چاندی مین جب تک دوسو درم نہ ہو زکوۃ نہین اور شرط وجوب زکوۃ مین پورے سال کا گذرنا ہے نصاب مذکور پر اور فارغ ہونا سب حاجتون اصلی سے اور ہونا اُسکا مملوک بملک تام ہر مکلف کو اور موجود ہونا اُسکے پاس اور یہ عام ہے مردون اور عورتون کے

حق مین اس سے معلوم ہوا کہ عورتون کے زیور مین بھی زکوۃ واجب ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا
یٰمَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اے گروہ
عورتون کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن
قیامت کے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوۃ کی اور مدینے
کی روایت ہے بیشک دو عورتین حاضر ہوئین نزدیک رسول اللہ کے اور اُن دونون کے
ہاتھ مین کنگن تھے سونے کے پس فرمایا آپ نے دونون کو دیتی ہو تم زکوۃ اسکی کہا اُن دونون
نے نہین پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتی ہو تم کہ پہناوے تمکو خدای تعالی
عوض ان دو کنگن کے دو کنگن آگ سے کہا اُن دونون نے نہین پس فرمایا آپ نے پھر دو تم
زکوۃ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے فرمایا اُنھون نے مین پہنتی تھی ایک زیور سونے سے پھر عرض کیا
مین نے یا رسول اللہ کیا یہ بھی کنز ہے یعنی وہ مال جسپر زکوۃ فرض ہے پس فرمایا آپ نے جو مال
ہوجاوے بقدر زکوۃ کے پھر ادا کی جاوے زکوۃ اسکی پس وہ نہین کنز غرض زکوۃ زیور کی
ضرور دینا چاہیے حضرت علیہ السلام نے فرمایا لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ لَہٗ نہین قبول ہے نماز
اس شخص کی جو زکوۃ نہین دیتا ہے اور حق تعالی نے جابجا قرآن شریف مین زکوۃ کو نماز کے ساتھ
حکم فرمایا اور وہی دونون عبادت ہین ایک لازم اور دوسری متعدی نماز طاعت لازم ہے اور زکوۃ
متعدی جیسی فضیلت نماز کو ہے ویسی ہی زکوۃ کو جان اے عزیز کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو خدا
کے ساتھ محبت کا دعوی نہ کرتا ہو اور ہر ایک سمجھتا ہے کہ یہ جو مین کہتا ہون واقع مین بھی ایسا ہی
ہے تو دلیل کی حاجت پڑی تاکہ ہر ایک دعوی بے اصل سے معذور نہ ہو اور مال بھی آدمی
کا ایک محبوب ہے تو آدمی کو حق تعالے نے مال سے آزمایا اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی مین
سچا ہے تو اپنے اسی ایک معشوق کو مجھپر سے فدا کر دے کہ اپنا درجہ میری دوستی مین تو پہونچا دے
زکوۃ کے اسرار سے دل کی طہارت ہے بخل کی نجاست سے کیونکہ جسکے دل مین بخل ہو وہ نجس ہے
درگاہ الہی کی قربت کے لائق نہین جیسا کہ ظاہری نجاست سے بدن نماز کی لیاقت نہین رکھتا

جب تک آدمی اپنا مال خرچ نہ کرے اُسکا دل بخل کی نجاست سے پاک نہ ہوگا زکوٰۃ بخل کی پلیدی کو دفع کرتی ہو پانی کے مانند جس سے نجاست دھوتے ہین اسی واسطے زکوٰۃ اور صدقے کی چیز حضرت رسولؐ اور اُنکے اہلبیتؓ پر حرام ہوئی اور بھی زکوٰۃ کے بھید سے شکر نعمت ہو کیونکہ مال مومن کے حق مین ایسی نعمت ہو جس سے دنیا اور آخرت کی راحت میسر ہو بس جیسی نماز اور روزہ تن کی نعمت کا شکر ہو زکوٰۃ مال کی نعمت کا شکر ہو جب کوئی آدمی اس نعمت کی بدولت اپنے تئین غنی دیکھے اور دوسرے مسلمان بھائی کو محتاج پائے تو اپنے دل مین کہے کہ یہ بھی تو میری طرح خدا کا بندہ ہو خدا کا شکر کرنے مجھے اس سے بے پروا کیا اور اُسے میرا محتاج بنایا تو مین اسکے ساتھ مہربانی کرون مبادا یہ آزمایش ہو اور اگر مدارات مین تقصیر کرون ایسا نہ ہو کہ خدا مجھے اُسکا سا اور اُسے میرا سا کردے جو زکوٰۃ نہین دیتے ہین وہ مشرک صفت ہین وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ اور خرابی ہو شریک والون کو جو نہین دیتے زکوٰۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین اور لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے زکوٰۃ کے اور نہین دیتے زکوٰۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اُسکے از کیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہو ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعث و ثواب وعقاب کے اور ابن عباس نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین کہتے وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور یہ کلمہ زکوٰۃ یعنی سبب پاکیزگی نفسون کا ہو اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے زکوٰۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اُسکے دینے کو واجب اور سلف کہتے تھے کہ زکوٰۃ پل اسلام کا ہو پس جسنے طے کیا اُسکو نجات پائی اور جس نے تخلف کیا اُس سے اور نہ طے کیا اُسکو ہلاک ہوا انہین دینے زکوٰۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بالآخرت کے اسلیے کہ بہت پیاری چیز انسان کے نزدیک مال اُسکا ہو اور ٹکڑا ہو اُسکی جان کا پس جبکہ خرچ کیا اُسکو اللہ کی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صدق نیت کے اور ڈرانا شدید ہو نہ دینے زکوٰۃ کے سے اس جہت سے کہ گردانا نا زکوٰۃ کے نہ دینے کو

اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اُسکو ساتھ کفر باآخرت کے مشرکو نکے ساتھ روح البیان
مین ہو کہ موسی علیہ السلام ایک شخص پر سے گذرے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہی ساتھ حضور اور
خشوع کے پس کہا موسی نے ای میرے رب کیا خوب نماز ہو اس شخص کی فرمایا اللہ تعالی نے
اگر نماز پڑھے رات دن مین ہزار رکعت اور آزاد کردے ہزار غلام اور ہزار نماز جنازہ ادا کرے
اور ہزار حج کرے نفع نہ دیوے اُسکو یہانتک کہ ادا کرے زکوۃ مال کی فرمایا حضرت علیہ السلام
نے ملعون ہو وہ مال جسکی زکوۃ ہر سال نہ دی جاوے اور ملعون ہو وہ کہ زکوۃ ادا نکرے ے

ابر ناید از پئے منع زکوۃ		وز زنا افتد وبا اندر جہات	

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو غطفان اور بنی سلیم وغیرہ قبائل عرب نے زکوۃ دینے
سے انکار کیا تو ابو بکر صدیق نے اُنپر جہاد کرنیکا حکم کیا عمر فاروق رضہ نے کہا کہ یہ لوگ کلمہ
پڑھتے ہین اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون میں یہ کہ لڑون لوگون
سے یہان تک کہ کہین لا الہ الا اللہ پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجھ سے مال اپنا اور جان اپنی
مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہو اور صحابہ نے بھی یہی کہا یہانتک کہ علی کرم اللہ
وجہہ نے منع کیا پس کہا ابو بکر صدیق نے وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ
الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ قسم ہی اللہ کی البتہ لڑونگا اُس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوۃ کے
اسلیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی لَوْ مَنَعُوْنِیْ
عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہَا اگر
ندینگے مجھ کو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اُسکو طرف رسول علیہ السلام کے تو لڑونگا مین اُنسے
ندینے اُسکے پر قال عمر رضہ فواللہ ما ھو الا ان رایت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ
الحق پھر کہا عمر نے پس قسم ہو اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مین نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا
دل ابی بکر کا ساتھ الہام کے واسطے لڑنے کے پس جانا مین نے بھی یعنی لڑنا حق ہی نسائی
کی حدیث مین عقالا کا لفظ ہی یعنی وہ رسی جس سے اونٹ باندھتے ہین حدیث

مَاخَالَطَتِ الزَّکوٰۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ یعنی نہین ملتی زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کردیتی
ہی اُسکو احادیث مین ترک زکوۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہی مثلاً مال بے زکوۃ گنجا
سانپ بن کر مالک کے گلے کا ہار ہوگا یا دیر لگا نیوالا ادا سے زکوۃ مین ملعون ہی یا مانع صدقہ
پر لعنت کی ہی یا تارک زکوۃ سب سے پہلے جہنم مین جاویگا یا جو شخص زکوۃ نہین دیتا ہی اُسکی نماز
بھی قبول نہین ہوتی یا مانع زکوۃ دن قیامت کے نار مین ہوگا یا زکوۃ نہ دینے والے
منافق ہین یا زکوۃ روکنے سے قحط پڑتا ہی جسطرح زنا کرنے سے وبا آتی ہی یا مال پاک سے
زکوۃ نہ دینا اُس مال کو ناپاک کردیتا ہی یا مال خبیث زکوۃ دینے سے پاک نہین ہوتا ہے
محققان کہتے ہین کہ ہر ایک چیز کی ایک زکوۃ ہی زکوۃ مال کی محتاجون کو پیسہ دینا زکوۃ
عز و جاہ کی تواضع اور احسان کرنا خلائق سے زکوۃ قوت وجوانی کی نوازش کرنا ضعیفون پر
زکوۃ فرزندون کی دینا یتیمون کو زکوۃ مطبخ کی دعوت مہمانون کی زکوۃ اعضا کی دستگیری
عاجزون کی زکوۃ علم کی تعلیم دوسرون کی زکوۃ صحت کی پرہیز کرنا گناہون سے زکوۃ کان
آنکھ اور زبان کی غیبت نہین سننا اور اجنبی عورت کو نہ دیکھنا اور جھوٹ اور عیب کسی کا
نہ کہنا علی ہذا القیاس اب چند مسائل زکوۃ بیان کیے جاتے ہین **مسئلہ** نہ دیوے زکوۃ بیوی
اپنے خاوند کو اسی طرح خاوند اپنی بی بی کو ابو حنیفہ کے پاس بخلاف صاحبین ؒ کے روایت کی
بخاری و مسلم نے کہ پوچھا زینب بیوی نے عبداللہ بن مسعود کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ کیا کافی ہی مجھ کو صدقے مین کہ دون مین اپنے خاوند کو اور یتیمون کو کہ میری گود مین ہین تو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُسکو دو اجر ہین ایک اجر صدقے کا اور ایک اجر قرابت
کا اور نہ دیوے زکوۃ صاحب نصاب کو اور کافر اور اپنے اصول جیسے باپ دادا اور فروع جیسے
بیٹے پوتے کو کنز الخیرات مین ہی زکوۃ کے نو شروط ہین پہلے آزاد ہونا غلام پر کسی طرح
زکوۃ نہین ۲۔ اسلام ہی ۳۔ ۴۔ شرط عقل اور بلوغ دیوانے اور لڑکے پر امام اعظم کے
نزدیک زکوۃ نہین اور نزدیک تین امامون کے واجب ہی ولی اُنکا اُنکی طرف سے ادا کرے

ہر چیز کی زکوۃ

مسائل زکوۃ

دیوانہ اگر ایک سال مین اگرچہ ایک ساعت ہوش مین آتا ہی تو اول اور آخر مین سال کے مالک
نصاب کا ہو تو زکوۃ اُسپر لازم ہی مسئلہ حالت غشی مین سال بھر مبتلا رہے تو بھی اُس پر زکوۃ
واجب ہی ۵ شرط مال بقدر نصاب اگر دین پایا جاوے بعد تمام ہونے سال کے منع نکرے گا
زکوۃ کو بالاتفاق اور اگر سال کے بیچ پایا گیا تو نزدیک امام محمد رح کے منع کریگا واجب ہونے کو
زکوۃ کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک منع نہ کریگا واجب کو بلکہ زکوۃ واجب ہوگی مسئلہ
مہر عورت کا مانع زکوۃ ہی مؤجل ہو یا معجل ہو اور یہی صحیح ہی اور بعض نے کہا کہ اگر قصد ادا کا
رکھتا ہی تو مہر مانع زکوۃ ہی اور اگر قصد ادا کا نہو تو مانع نہین ہی اس واسطے کہ عرف مین ایسے
دین کو دین نہین سمجھتے ہین اور عالمگیری مین ہی کہ کہا ہمارے مشایخون نے کہ جو مدیون ہو ساتھ
مہر مؤجل اپنی بیوی کے اور قصد ادا کا نہین رکھتا ہو مانع نہین ہی اسواسطے کہ تقاضا ایسے
دین کا متعاد نہین ہی تقویم السعادت مین ہی کہ ایک عورت کا زوج پر دین مہر بقدر
نصاب ہی اور زوج ایسا غنی ہی کہ جب زوجہ مہر طلب کرے تو وہ دیگا اس حالت مین
اُس عورت کو زکوۃ لینا درست نہین اور اگر وہ عورت سمجھے کہ طلب کرنے سے وہ زوج
مہر نہین دیگا تو اس حالت مین زکوۃ لینا اُس عورت کو درست ہی مراد مہر سے معجل ہی [illegible]
مانع زکوۃ لینے کا عورت کو نہین ہی مسئلہ کسی عورت کا مہر مؤجل شوہر پر بقدر نصاب
ہو تو اُس عورت کو زکوۃ لینا درست نہین نزدیک صاحبین کے اور فتوی اس قول پر واسطے
احتیاط کے ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے اُسکو زکوۃ لینا درست ہی مطلقا مسئلہ
نفقہ بیبیون کا جب تک دین نہ ہو ساتھ تقرر قاضی کے یا رضامندی طرفین کے مانع زکوۃ
نہین ہی اگر دیندار کو صاحب حق بری کر دے اور اس دیندار کے پاس نصاب موجود
ہی تو اعتبار سال کا وقت عفو سے دین کے ہوگا اور نزدیک محمد رح کے بعد تمام ہونے اُسی
سال کے جس مین عفو پایا گیا زکوۃ واجب ہوگی مسئلہ قرض جسوقت وصول ہوگا تو اُسوقت
زکوۃ اُسکی دینی ہوگی یعنی اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جسوقت وہ قرض ہاتھ مین آویگا

اُسوقت زکوۃ دینی ہوگی **مسئلہ** اگر مفلس مدیون سے امید ملنے کی نہین اگر اُس سے کہدے کہ
دس روپے جو تمھارے ذمے قرض ہین وہ ہم نے زکوۃ مین تم کو چھوڑ دیے یہ جائز نہین اگر
دس روپے بہ نیت زکوۃ دے اور پھر اُس سے اپنے قرض مین لیلے تو زکوۃ ادا ہو جائیگی اور مقروض
مفلس کو زکوۃ دینا افضل ہے فقیر کے دینے سے **ساتوین شرط** مال نصاب بڑھنے والا ہو
خواہ یہ بڑھنا بالفعل پایا جاتا ہو جیسا جننا جانورون مین اور تجارت اسباب مین اور بلا بالفعل ہو
مگر صاحب مال بڑھانے پر قادر ہو بسبب ہونے اس مال کے ہاتھ مین مالک کے یا نائب اُسکے
کے جیسا کہ سونا اور چاندی مین ہے **مسئلہ** کتابون مین زکوۃ نہین جسوقت کہ نہ نیت کرے تجارت
کی مالک اُسکا اہل ہو یا نہو فرق اسقدر ہے کہ اگر مالک اہل کتابون کا ہو تو اُسکے واسطے لینا صدقہ
کا درست ہے اگرچہ قیمت کتابون کی بقدر نصاب کو پہونچے اور غیر اہل کو صدقہ لینا جائز نہین ہے
اگر قیمت اُسکی بقدر نصاب ہو درمختار **مسئلہ** اہل پیشہ کے ہتھیارون مین زکوۃ نہین غایۃ الاوطار
مین ہے اور نہین ہے زکوۃ گھر کے اسباب اور رہنے کے گھرون اور اُنکے مثل یعنی دوکانون اور
سرایون مین جنکا کرایہ ملتا ہو کذا فی الطحطاوی **مسئلہ** سونے اور چاندی مین زکوۃ واجب
ہے نیت تجارت کی ہو یا نہ ہو یا نیت خرچ کی ہو اوپر اہل و عیال کے اور اقارب کے درمختار
موتی اور جواہرات مین زکوۃ نہین اگرچہ قیمت اُنکی ہزار درم ہون **آٹھوین شرط**
ملک مین ہونا مال کا یعنی اس مال مین ملک اور قبضہ دونون موجود ہوبیں اگر پایا جاوے
مال مین فقط ملک نہ قبضہ جیسے مہر عورت کا ہے بے قبضے کے یا پایا جاوے قبضہ نہ ملک جیسے
مال مدیون کا ہے بقدر دین کے زکوۃ واجب نہو گی م جو چیز گرو مین ہو اُس مین زکوۃ نہین ہے
نہ گروی کرنے والے پر نہ گروی رکھنے والے پر اور بعد پھیر لینے اُس چیز کے بھی زکوۃ واجب
نہ ہوگی رہن کرنے والے پر اُس زمانہ کی جس مین قبضے مین رکھنے والے کے نہ تھا درمختار م اگر
مال گم ہو یا دریا مین گر جاوے اور بعد کئی سال کے ہاتھ آوے تو زکوۃ اُس زمانے کی کہ ہاتھ مین
نہ تھا واجب نہین ہے درمختار **نوین شرط** گذرنا تمام سال کا اوپر مال نصاب کے ہے اور معتبر

زکوۃ مین سال قمری ہو نہ شمسی اگر شروع اور آخر سال مین نصاب ہو گر درمیان مین نصاب سے کم ہوا ہو زکوۃ واجب ہوگی نقصان نصاب کا درمیان سال کے زکوۃ کو ساقط نہین کرتا ہے اگر بعد گذرنے سال کے قرض دے یا عاریت دے مال کو پس ضائع ہو مال نزدیک قرض لینے والے یا مانگنے والے کے تو زکوۃ واجب نہین ہے مسئلہ جائز نہین کہ مال زکوۃ کا مسجد کی بنا مین صرف کرے یا مردے کے کفن مین اور حیلہ زکوۃ سے کفن دینے کا یا مسجد کی تعمیر مین لگانیکا یہ ہے کہ زکوۃ کسی محتاج کی ملک کردے پھر وہ محتاج اس سے مردے کو کفن دے تو اس صورت مین ثواب دونون کو ہوگا اور یہی حیلہ سادات کو زکوۃ دینے کا اور جائز نہین کہ اپنے قرض کے ادا مین یا بیٹی یا بیٹے کو دیوے یا ماں باپ کو دے یا مرد زوجہ کو یا زوج کو عورت یا اپنے غلام کو یا غنی کو یا ذمی کو دیوے پر صدقہ ذمی کو درست ہے **مصارف زکوۃ** فرمایا اللہ جل شانہ نے انما الصدقات للفقراء الآیۃ زکوۃ جو ہے سو حق ہے فقیرون کا اور محتاجون کا امام اعظم فرماتے ہین کہ فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اس جہت سے کہ اسوقت کا کفاف معیشت رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے جو سوال کرے اس سبب سے کہ اسوقت کا کفاف نہین رکھتا اور امام شافعی کے نزدیک اسکا عکس ہے اور زکوۃ کے مستحق وہ ہین جو وصول کرتے ہین مال زکوۃ کو اور **مؤلفۃ القلوب** اور **گردن چھڑانے** مین اور جو **تاوان بھرے** اور اللہ کی راہ مین اور راہ کے **مسافر** کو ٹھہرا دیا ہے اللہ کا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا **موضح القرآن** مین ہے جس پاس مال نہو وہ مفلس ہے گو حاجت چلی جاوے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج جنکی حاجت بند ہو اور زکوۃ کے عامل مہینہ پاوے موافق خرچ کے اور **مؤلفۃ القلوب** وہ لوگ تھے کہ طمع پر مسلمان ہوے لیکن سردار قوم تھے انکے طفیل سے یہ بھی مسلمان ہوے اب علما انکو نہین گنتے اور **گردن چھڑانے** غلام کی آزادی یا بندی کی اور **تاوان دار** جو قرضدار ہو اگرچہ مالدار ہو اور قرض برابر نہ رکھتا ہو اور اللہ کی راہ یعنے **جہاد کا خرچ** اور فی سبیل اللہ سے طلبہ **علم** اور حفاظ قرآن فقرا مسکین ہین اور **مسافر** جو بے خرچ ہو اگرچہ گھر مین سب

مصارف زکوۃ مین

موجود رکھے اور جب زکوۃ برموقع دی جاوے تو اُسکا ثواب دوچند ہوگا بس چاہیے کہ زکوۃ لینے
والا زاہد ومتقی ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا اَطْعِمُوا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ یعنی پرہیزگار ونکو اپنا
کھانا کھلاؤ سبب اسکا یہ ہی کہ ایسے لوگ جو کچھ لیتے ہین اُسکو کھا کے خدا کی بندگی کرتے ہین
دینے والا اس ثواب مین شریک رہتا ہی دوسری صفت یہ کہ زکوۃ لینے والا طالب العلم ہو کر
جب صدقہ اُسکو دین تحصیل علم کی فرصت پاویگا اور دینے والا علم کے ثواب مین شریک ہوگا جو عالم
و فاضل ہو وہ سب سے زیادہ مستحق زکوۃ لینے کا ہی اسلیے کہ دینا علما کو مدد کرنا ہی اُنکے علم پر
اور علم اشرف عبادت ہی یہان تک کہ تھے بعضے سلف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوۃ اپنی مگر
طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے
اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کہ ایسے
علما کے ہاتھ مین جسقدر کہ مال ملتا ہی حقوق واجبی مین صرف ہوتا ہی یتیم ومسکین ومسافر پر رحم کرتے
ہین طلبہ کی تائید فرماتے ہین اس ہاتھ سے لیتے ہین اُس ہاتھ سے دیتے ہین پر ایسے علما بہت کم ہین
اور اُنکے قدردان بھی بہت کم اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا
قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ بھی ہی اور صلہ بھی اور دوستون کو دینے
مین زیادہ ثواب ہی اور صرف کرے زکوۃ کو طرف بھائی بہن اپنے اور چچا اپنے پس ماموں اور خالہ
پھر ذوی الارحام پھر ہمسایہ پھر محلے کے لوگ پھر اپنے شہر والے تیسری صفت یہ کہ وہ
شخص اپنی غربت اور درویشی کو چھپاتا ہو جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ وہی لوگ ہین جنھون نے اپنی مفلسی پر تحمل اور شوکت کی نقاب ڈالی
ایسون کو دینا لازم ہی چوتھی صفت عیالدار یا بیمار ہو کہ جس آدمی کی حاجت وتکلیف زیادہ
ہو راحت پہونچانے کا ثواب اسقدر بیشتر ہوتا ہی کہا امام نووی نے فتاوے مین اور نہین
ہی جائز دینا زکوۃ کا اُس شخص کو جبکہ معلوم ہووے بے نمازی کیونکہ وہ سفیہ ہی نہین صحیح ہوتا
ہی قبضہ اُسکا زکوۃ داہنے ہاتھ سے تعظیم سے سائل کو دیوے کیونکہ وہ صدقہ پہلے اللہ تعالی کے

ہاتھ مین پڑتا ہی اور اللہ تعالی اپنے ہاتھ سے سائل کو دیتا ہی اور یہی اشارہ ہو واقرضوا اللہ قرضا حسنا مین **حدیث شریف** مین ہی اِنَّ الصَّدَقَۃَ تَقَعُ بِیَدِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ بِیَدِ السَّائِلِ **حضرت** علیہ السلام نے فرمایا لَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ کہ نہ ملائے جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈرسے **ف** یعنی چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلا دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علٰحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ ان سب اسی بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلا دین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے یا کہ مثلا ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری کا دینا لازم تھا اُسے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تاکہ زکوۃ دینا نہ پڑے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعض ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ کر اسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اُسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اُس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہین یا زی بازی برلیش بابازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا ہم اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا فرض نہین یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام محمد کا **مسئلہ تزکیۃ القلوب** مین ہی بکری اور بھیر مین ۳۹ تک زکوۃ نہین ہی چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری یکسالہ اور ایکسو اکیس سے دو سو تک دو بکری اسی طرح سے ہر سو مین ایک ایک بکری زیادہ دینا ہوگی اور زکوۃ ان جانورون پر جب واجب ہوتی ہی کہ چھ مہینے سے زیادہ چرائی پر رہین یعنے جنگل مین پھرا کرین اور جو مالک اُنکا چھ مہینے یا زیادہ اس سے اپنے پاس سے گھانس دانہ خرید کے کھلا دے تو زکوۃ واجب نہین اور ایک سال پورا گذرنا بھی اُن جانورون پر شرط ہی **مسئلہ** زکوۃ واجب ہونے کے بعد نصاب ضائع اور ہلاک ہو جانے سے زکوۃ ساقط ہو جاتی ہی صحیح تر مذہب پر

مسئلہ اور تیس گاے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پورے ہون اور برس انپر گذرے تو ایک تبیعہ ایک برس سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مسنہ یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ستر ہون ایک مسنہ اور ایک تبیعہ دیوے لوگون نے حضرتؐ سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اُتارا مگر یہی ایک جو سب کو شامل ہے فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ یعنی ہر چند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی اگر گھوڑے سوداگری کے ہون تو انپر بھی زکوۃ ہی اور جو شخص چارپایے ملک مین رکھے اور زکوۃ نہ دے تو قیامت کے دن اُن چارپایون کو اُسپر مسلط کرینگے کہ سینگ سے اپنے مالک کو مارین اور پاؤن سے روندین کُلَّمَا نَفِدَتۡ اُخۡرٰهَا عَادَتۡ عَلَیۡهِ اُوۡلٰهَا حَتّٰی یُقۡضٰی بَیۡنَ النَّاسِ جب سب آگے پیچھے ایکبار اُسپر سے گذر جاوینگے تو آگے والے پھر اُسے روندنا شروع کرینگے پھر سب اُسپر سے گذرینگے اسی طرح جب تک سبھونکا حساب ہوگا چارپایے پھر پھر کر اُسے پامال کیا کرینگے امام شافعی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اُس مین زکوۃ نہین دلیل اُنکی وہ حدیث ہی لَیۡسَ فِیۡمَا دُوۡنَ خَمۡسَۃِ اَوۡسُقٍ مِنَ التَّمۡرِ صَدَقَۃٌ اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہی دلیل امام صاحب کی وممّا اخرجنا لکم الارض اور یہ حدیث ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز زمین نکالے اُسمین دسوان حصہ ہی مال کی زکوۃ برس کے بعد اور اناج میوے کی زکوۃ اُسی دن ہی جس دن ہاتھ لگے اگر پانی دیکے ہو تو بیسوان حصہ اگر بن پانی دیے ہو تو دسوان حصہ حدیث مین آیا ہی جو تم سے بھلائی کرے اُسکا بدلہ کیجو اگر نہ ہو سکے اتنی دعا کرو کہ تم سمجھو کہ اب بدلہ پورا ہو چکا اور صدقہ

اناج اور میوے کی زکوۃ مین

زکوۃ دینے میں جلدی کرنے کے بیان میں

دینے اور لینے مین تھوڑے بہت کا خیال نہ کرے زکوۃ لینے والا اس طرح دعا کرے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ وَصَلّٰى عَلٰى رُوحِكَ فِي اَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ **فائدہ** زکوۃ دینے مین جلدی کیا کرے کہ جلدی زکوۃ دینے سے فقیرون کا دل خوش ہوگا خلوص دل سے وہ دعاے خیر کرینگے اور تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین ہین امر خیر کی رغبت پیدا ہو تو غنیمت جانے کہ اُسپر خدا کی نظر رحمت ہی اور اُسکے بعد قریب ہوتا ہی کہ شیطان حملہ کرے **نقل** ہی کہ ایک بزرگ کو پاخانہ مین خیال آیا کہ پیراہن فقیر کو دون فوراً اپنے مرید کو بلایا اور پیراہن اُتار دیا مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیون نہ صبر کیا اُن بزرگ نے فرمایا مین ڈرا کہ مبادا میرے دل مین اور کچھ آئے اور اس امر خیر سے مجھکو باز رکھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ صدقہ کا ایک درہم ہزار درہم پر سبقت لیجائے وہ درہم وہ ہی جو بہتر ہو اور خوشدلی سے دیا جائے **فائدہ** حضرت علیہ السلام سے لوگون نے پوچھا جسوقت کہ زیادہ ہون سوال کرنے والے تو کسکو دیوین آپ نے فرمایا لمن رق قلبہ علیك یعنی جسپر تیرا دل نرم ہووے اور نرم ہونا دل کا علامت ہی اوپر صدق سائل کے جس مال کو کہ صدقے کے لیے جدا کیا ہی پھر اپنے مال مین نہ ملاوے بلکہ فقرا کو دیدے اور جمیع انواع صدقات کو غنیمت جانے کیونکہ صدقہ ایک

ابواب وانواع صدقات

قسم پر نہین بلکہ بہت سے ابواب صدقات سے شمار کیے جاتے ہین چنانچہ راستہ گم کیے ہوے کو راستہ بتلانا ۲ لوگون سے اذیت کی چیز کو دور کرنا ۳ بھلی بات کرنا ۴ امر معروف کرنا ۵ منع کرنا بری بات سے ۶ ہاتھ پکڑکر اندھے کو لیجانا ۷ پیٹ بھر دینا ایک بھوکے کا ۸ اپنی اہل پر ثواب کی توقع سے خرچ کرنا ۹ اور مراد کسی شخص کی کہ قاصر ہی اُسکے بیان سے دوسرے کو سمجھا دینا ۱۰ تسبیح و تہلیل و تکبیر کہنی ۱۱ اپنی عورت سے پارسائی کے لیے صحبت کرنی ۱۲ زنا سے باز رہنا ۱۳ مدد کرنا آدمی کا اُس کے سامان اُٹھانے مین اپنی سواری پر ۱۴ درمیان دو شخص کے عدل و برابری کرنا صدقہ ہی ۱۵ دور کرنا

کسی چیز کا چارپایہ سے صدقہ ہی ۱۶ ہر قدم جو واسطے نماز کے اُٹھاتا ہی صدقہ ہے ۱۷ نفقہ کرنا اپنے نفس اور اہل پر صدقہ ہی ۱۸ تبسم کرنا اپنے بھائی کے منھ پر صدقہ ہی ۱۹ جھاڑ بیڑنا اور زراعت کرنا تاکہ اس سے طالب رزق روزی کھاوین صدقہ ہی ۲۰ ایسا ہی سکھانا علم نافع کا ۲۱ کھودنا نہر کا اور چاہ کا ۲۲ بنا کرنا مسجد کا ۲۳ اور مصحف مجید جو اپنے واسطے رکھ چھوڑے صدقہ ہی ۲۴ اور فرزند جو بعد موت والدین کے بخشش مانگے صدقہ ہی ۲۵ اور جمیع مؤمنین کی بخشش مانگنی صدقہ ہی ۲۶ اور درود شریف صدقہ ہی ۲۷ اور عاریت دینا جانورون کا صدقہ ہی ۲۸ عاریت دینا ڈول کا صدقہ ہی ۲۹ صلاح کروانا درمیان مسلمانون کے صدقہ ہی اور بدترین صدقہ وہ ہی جو اپنے صدقہ کو والیس لیوے
وجہ حکمت بیچ واجب کرنے زکوۃ کے امتحان الٰہی ہی جو کوئی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو گویا اُسنے کہا کہ بلاشبہہ مین نے دیکھا اپنے دل سے اور جانا اپنی عقل سے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود اور محبوب سوائے اللہ کے اور لازم پکڑی مین نے عبادت اُسکی سو تہ باقی رہے موحد لیے کوئی محبوب سوائے واحد یکتا کے اور نہین ظاہر ہوتا ہی درجہ محبت کا مگر ساتھ مفارقت پیاری چیزونکے سے ○

ہر چہ داری صرف کن در راہ او		لن تنالوا البر حتی تنفقوا	

حضرت علیہ السلام نے فرمایا نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ یعنے بہتر چیز ہی اچھا مال اچھے آدمی کے حق مین تو ہوشیار آدمی اس سے زاد آخرت لیگا مال کو عبادت مین صرف کرنا گویا عین عبادت ہی مقصود مال سے عبادتون کی تقویت اور خاطر جمعی ہی اور لوگ مال کے خرچ کرنے مین تین قسم پر ہین ایک تو اس قسم کے ہین کہ سچے ہوے توحید مین اور محبت کے دعوے کرنے مین اور خرچ کیے اُنھون نے تمام اموال اپنے جیسے صدیق رض کہ لے آئے سارا مال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ خرچ کرین اُسکو اللہ کی راہ مین پس فرمایا اُنسے رسول علیہ السلام نے کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے نفس کے لیے پس کہا اُنھون نے کہ اللہ اور رسول اُسکا پس اُنھون نے پورا کیا کمال صدق پس نہین باقی رہا اُن کے نزدیک

پہلی قسم صادق اور اپنے دعوی مین

سواے محبوب اُنکے کے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اُسکا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابتداے اسلام سے اپنے مال کو اللہ کی رضامندی کے واسطے آنحضرت علیہ السلام کے مصارف حاجتون مین اور کافرون کے ہاتھ سے مسلمانون کو چھڑا لینے مین جیسے بلال رض اسی طرح سے سات شخص غلام اور لونڈی قریش کے کہ دین اسلام کو دل سے قبول کیا تھا اور اُنکے مالک اس سبب سے ایذا دیتے تھے خرید کرکے اعتقاد سے آزاد کردیے تھے اور چھ ہزار درم کہ باقی رہے تھے ہجرت کے سفر مین کچھ مسجد نبوی کی زمین کے خرید کرنے مین اور کچھ دوسرے نیک کامون مین خرچ کیے چنانچہ آنحضرت زبان فیض ترجمان سے اس کلمے کو ارشاد فرماتے تھے کہ لا نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر سواسطے کہ خدیجہ رض اور ابوطالب اور عبدالمطلب کا مال آپ کے کھانے اور لباس مین اور صلۂ رحمی اور خویش واقربا و مہمانون کی ضیافت مین اور ابوبکر رض کا مال اسلام کی شوکت مین اور مسلمانون کی غلامی مین اور دستگیری مین صرف ہوا **حاصل کلام** اسوقت ابوبکر صدیق رض کا سب مال تمام ہوا راہ الٰہی مین خرچ ہوچکا محتاج ہوگئے ایک روز ایک کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈال کر اُسکو کانٹے سے گونتھ کر آنحضرت کی مجلس مین حاضر تھے اسوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور آنحضرت علیہ السلام سے پوچھا کہ ابوبکر بڑے مالدار تھے یہ کیا ہوا کہ فقیرون سے کپڑے پہنے بیٹھے تھے **جناب رسالتمآب** صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُنھون نے سب مال اپنا مجھ اور میرے واسطے خرچ کر ڈالا جبرئیل ع نے کہا کہ حق تعالےٰ نے ابوبکر کو سلام فرمایا ہی اور پوچھا ہی کہ اس فقیری مین بھی مجھ سے راضی ہی یا کچھ رنج دل مین رکھتا ہی حضرت ابوبکر رض کو اس کلام کے سننے سے ایک عجیب حالت پیدا ہوئی اور اصحاب حال کے مانند بے خود ہوکے کہا مین کیونکر اپنے پروردگار سے کدورت رکھونگا اور اس کلمے کو بار بار اپنی زبان پر لاتے تھے انا عن ربی راض انا عن ربی راض

دادن جان خود سخاے عاشق است	آن درم دادن سخی را لائق است
جان دہی از بہر حق جانت دہند	نان دہی بہر خدا نانت دہند

اور دوسرے اس قسم کے ہین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور خیرات کے موسمون کے لیے اور نہین ہوتا قصد اُنکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اُنکا اُس مین یہ ہوتا ہے کہ خرچ کرین حاجت سے زائد کو مو خیر مین جہان کہ معلوم ہو اور تیسرے اس قسم کے ہین کہ اقتصار کرتے ہین ادیر ادا کرنے اُس چیز کے کہ واجب ہے اُنپر پس نہ زائد دیتے ہین اس سے اور نہ کمی کرتے ہین اُس مین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہے اور نہین ہے بعد اس مرتبہ کے کچھ بھی محبت سے اور جب اس سے زیادہ دے نہین سکتا اسکی محبت ضعیف ہے وہ بخیلون مین داخل ہے بلکہ جو کہ اترا اس مرتبہ سے اترا کذب مین بیچ دعوی کرے محبت کے جبکہ تمام سال ہو واجب ہے اُسپر نکالنا زکوۃ کا جس مہینے مین کہ ہوا اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہے برابر ہے کہ ہو تعجیل بسبب داخل ہونے اشرف وقت کے مانند مہینے رمضان اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بہ بسبب پائے جانے مصرف افضل مصارف مین سے جیسے ہو کوئی متقی خلاصۃ الفقہ مین ہے کہ صدقہ کے پانچ مراتب ہین ۱ غنی اور ظالم کو دیوین تو ایک کو ایک ثواب ہے ۲ فقیر اور مسکین کو دیوین تو ایک کو دس ۳ دوستون کے دینے مین سو حصہ ثواب ہے ۴ بیوہ عورت کو دینے مین ایک کو نو سو حصے ثواب ہے ۵ عالم اور حافظ کے دینے مین ایک کو ایک ہزار سات سو حصے ثواب ہے غایۃ الاوطار مین ہے زکوۃ دے اپنے اقارب کے لڑکون یعنی عقلا کو عید کی تقریب سے یا خوشخبری سنانے والے کو یا اُس شخص کو جو نیا پھل ہدیہ لایا تو جائز ہے مگر جبکہ تصریح کردے معاوضہ کی تو جائز نہ ہوگی حدیث مین ہے ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَقَدْ بَرِیَ مِنَ الشُّحِّ مَنْ اَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ طَیِّبَۃً بِہَا نَفْسُہٗ وَقَرَی الضَّیْفَ وَاَعْطٰی فِی النَّوَائِبِ یعنی جس مین تین خصلتین ہووین سو وہ بچا بخیلی سے جسنے ادا کی زکوۃ اپنے مال کی خوشی سے دوسرا وہ جسنے مہمانی کی مہمان کی تیسرا جسنے عطا کی سختی مین اور جو داروغہ خوشی کے ساتھ اپنے صاحب کے حکم کے موافق خرچ کرتا ہے تو اسکو بھی

صدقہ کا ثواب ملتا ہی فرمایا حضرت علیہ السلام نے اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِیْ يُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ یعنی امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھول کر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی اور جو داروغہ دیتے ہوے کنمنائے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اُسکے برابر دوسرا بخیل نہین ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کونسی خیرات افضل ہی حضرت نے فرمایا بڑا صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو وَلَا تُمْهِلْ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اُسوقت تو یون کہے کہ فلان کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اُسوقت نہ کسی کو دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو۔

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہ مین لوہے کی جبکہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کی تو اُسپر زرہ کشادہ ہو کر لنبی چوڑی ہو جاتی ہی یہانتک کہ اُسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اُسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقہ سے بڑھ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کر سکتا

خلاصہ مطلب یہ ہی کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے

جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ اور اللہ قبول نہین کرتا سواے حلال کے سو اُسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اُسکو پالا کرتا ہی دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچھڑے کو پالتے ہو یہانتک کہ اُس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہی اِس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوے **اول** یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اُسکو ہرگز قبول نہین کرتا **دوسرے** یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہو بلکہ اُس سے بھی زیادہ **تیسرے** یہ کہ مسلمان لِلّٰہ خرچنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نہ کرے ہرچند زکوۃ اور خیرات غنی کو درست نہین لیکن **اول** جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اُسکو درست ہوگئی جیسا کہ حضرت نے فرمایا ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَّلَنَا ھَدِیَّۃٌ یعنی لحماً تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا اور **خیرات** اتفاقی کے سبب سے کسی بدکار یا غنی یا چور کے ہاتھ لگے تو بھی ثواب کسی طرح سے ضایع نہین ہوتا نیت خالص چاہیے اسلیے کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر حرامکاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اُس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اُسکے سبب چوری سے باز رہے اور خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے جس سے ہوسکے دوزخ سے بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ **ایک عورت** بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اس طور سے کہ اپنے موزے کو ڈول اور اپنے دامن کو رسی بنا کے پانی نکالا اس سبب سے حق تعالی نے اُسکو بخشا **اور عذاب** ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین

کہ اُسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اُسکو کھلایا نہ اُسکو پلایا اور نہ اُسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی اور فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ قَطُّ	اِنَّمَا الْخَیْرَاتُ نِعْمَ الْمُرْتَبِطُ
جوشش وافزونی زر در زکات	عصمت از فحشا و منکر در صلات

صدقہ نافلہ کے دینے مین بہتر یہ ہے کہ ان باپ اُستاد پیر و مرشد اور خویش و اقارب اور سب مؤمنین اور مؤمنات کی طرف سے نیت کرے کہ ثواب سب کو پہونچیگا اور صدقہ دینے والے کا کچھ نقصان نہ ہوگا اُسکو پورا ثواب ملیگا اور فرمایا **حضرت** نے کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اُسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہے فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ یا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجھکو زیادہ نظر پڑین سبب یہ کہ بہت کوسا کرتی ہین اور خاوندون کی ناشکری کرتی ہین اگر خاوند ایک مدت احسان کرے تو بھی کہتی ہین مین نے تجھ سے کچھ خوبی نہ دیکھی اس **حدیث** سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا **حضرت** علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کونسی خیرات افضل ہے فرمایا کہ قرابت کو جو تیری عداوت کو دل مین چھپا رکھتا ہے جس شخص نے کھانا کھلایا اپنے بھائی مسلمان کو پیٹ بھر کر اور پیاس بھر کر پانی پلایا تو اللہ تعالی اُسکو سات خندقین برابر دوزخ سے دور کرتا ہے ہر خندق کے درمیان پانسو برس کا فاصلہ ہے **حضرت** علیہ السلام نے فرمایا اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ جو **مسلمان** پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اور بحالت ننگی پن کے پہنا دیگا اُسکو اللہ بہشت کے سبز لباسون مین سے اور جو **مسلمان** کھلا دے

کسی مسلمان کو بھوک پر کھلا دیگا اُسکو اللہ میوہ ن بہشت کے سے اور جو مسلمان پلادے کسی مسلمان کو پیاس پر پلا دیگا اُسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نہین کوئی مسلمان کہ پنھاوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی اتار یا جا در یا اور کچھ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کیطرف سے مَادَامَ عَلَیْہِ خِرْقَۃٌ جبتک کہ ہو اُسپر اُس کپڑے مین سے ایک ٹکڑا ابھی خیرات حلال مال سے کرنا بلا کو دور کرتا ہی **نظم**

تا امان باشی ز قہر کردگار	صدقہ می دہ در نہان و آشکار
صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ	تا بلاہا از تو گردانداتہ
ہر کہ او را خیر عادت می شود	بیگمان عمرش زیادت می شود

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی بیشک ہین دفع کرو نگا سخی سے عذاب گور کا اور سختی قیامت کی اور وہ صبح وشام بخشا جاتا ہی اور بھیجون مین اُسکو پہلے بہشت مین پیغمبرون کی جماعت کے ساتھ **روایت** ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے بہشت کو پیدا کیا اُسنے کہا کہ اے رب مجھ کو کن لوگون کے واسطے بنایا ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہر سخی اور متقی کے واسطے بہشت نے کہا بلا شبہہ راضی ہوئی مین جب دوزخ کو پیدا کیا اُسنے کہا اے رب مجھ کو کن لوگون کے واسطے بنایا ہی خدائے تعالی نے فرمایا ہر بخیل اور متکبر کے واسطے دوزخ نے کہا اب جلدی پکڑونگی مین اُنکو **خیرات** کے واسطے چند امور ضرور ہین **اول** پوشیدہ دینا اسلیے سلف کے لوگ بہت مبالغہ کرتے تھے بعض اندھے کو ڈھونڈھ کے خیرات کرتے اور بعضے سوتے ہوے کے پلو مین باندھتے تاکہ نہ پہچانے اور بعضے کسی دوسرے کے ہاتھ سے پہونچا دیتے **شرط دوسری** یہ کہ احسان اور ایذا دینے سے پرہیز کرے بلکہ خیرات سے احسان سمجھے اور جانے کہ اگر وہ نہ لیوے تو گناہ کس طرح عفو ہو ابراہیم ادہم نے فرمایا کیا خوب لوگ ہین مانگنے والے ہمارا توشہ آخرت مین اُٹھائے چلتے ہین جب حال یہ ہی تو لائق نہین ہی کہ سائل محروم چلا جاوے بلکہ کچھ نہ کچھ اُسکو دیا چاہیے اگر طاقت نہ ہو تو

اچھی نرم بات کہکر ٹلا دے نہ جھڑکے اور نہ سخت بات کہے اور ضرور ہے خیرات دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے سے اپنے صدقہ کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ یعنی نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا کے مثلاً تھوڑی سی چیز دیکر بڑی بات فقیر سے کہی اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور منہ بناوے یا طلب مکافات کے لیے اس سے ساتھ دعا اور ثنا کے اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کی امید رکھے اور من دادی یہ کہ کہے خیرات کرنے والا تیرے حق مین مین نے ایسی ایسی بھلائی کی یا مین نے تجھکو دیا سو تو نے میرا شکر نہ کیا یا کہے کب تک تو آیگا اور مجھکو ستائیگا کیا تجھ کو شرم نہین خدا میرے اور تیرے مین دوری ڈالے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اسنے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالیٰ کا بیچ قبض کرنے حق اسکے کے جس سے نجات اسکی ہے دوزخ سے تیسری شرط محبوب اور عمدہ چیز خیرات کرے جس طرح فرمایا اللہ نے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کہا سفیان نے جسنے حرام کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین خرچ کیا تو مانند اس شخص کے ہے کہ نجس کپڑے کو پیشاب سے پاک کیا اور کپڑا ناپاک پانی سے پاک ہوتا ہے اور گناہ حلال مال سے پاک ہوتے ہین چوتھی شرط یہ کہ بہت خوشی کے ساتھ بدون کراہت کے دینا اسلیے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ایک درم لاکھ درم پر سبقت رکھتا ہے یعنی حلال کا ایک درم خوشی کے ساتھ بہتر ہے لاکھ درم کراہت کے ساتھ دینے سے پانچوین شرط یہ کہ خیرات کے محل کو ڈھونڈے اور عالم متقی کو دیوے کہ تا وہ اسکے سبب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور صالح درویش کو دینا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مقرر خیرات صدقات فقرا اور مسکینون کا حق ہے اور حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو وقت کہ خیرات نکلتی ہے ہاتھ سے اپنے صاحب کے تو پانچ باتین کرتی ہے اول مین چھوٹی تھی تو نے بڑی کر دی اور دوسرے تو میرا نگاہبان تھا اب مین تیری نگاہبان ہون اور تیسرے مین دشمن تھی اور تو نے مجھے دوست بنا لیا اور

چوتھے مین فنا ہونے والی تھی بس تو نے باقی رکھ لیا اور پانچوین مین تھوڑی تھی تو نے زیادہ بڑھادی جسطرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جسنے ایک نیکی کی اسکو دس نیکیون کا ثواب ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اَرْصُدُہٗ لِدَیْنٍ کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو مجھکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نہ گذرتین اور کچھ اس مین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اسقدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون اس حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے اور مہمانی بھی سخاوت ہے ایک دن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ روتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ سات روز سے میرے گھر مین کوئی مہمان نہین آیا اسواسطے مین نہایت اندوہگین ہون یہ سنکر آپ بھی روئے اور فرمایا کہ یا علی جبرائیل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ جو مہمان کسی کے گھر آتا ہے ہزارون برکتین اسکے ساتھ آتی ہین اور ہزارون رحمتین اس گھر پر نازل ہوتی ہین اور گناہ صغیرہ صاحب خانہ اور اسکے متعلقون کے بخشے جاتے ہین فریدالدین عطار فرماتے ہین نظم

میہمان روزی بخود می آورد	پس گناہ میزبان را مے برد
ہرکرا جبار دارد دشمنش	باز دارد میہمان از مسکنش
مومنی کو داشت مہمان را نکو	حق کشاید باب جنت را برو
ہرکرا شد طبع از مہمان ملول	از وی آزردہ خدا او ہم رسول

جاننا چاہیے کہ سخاوت مال کو زیادہ کرتی ہے اور عمر مین برکت ہوتی ہے جان کندنی کی سختی آسان ہوجاتی ہے اور قبر مین فرشتے رحمت کے مونس ہوتے ہین قیامت کے دن سر پر سایہ ہوتا ہے اور سخاوت جنت کی طرف رہنما ہوتی ہے حساب قیامت کا آسان ہوگا عیب پوشی ہوگی اور سخاوت کی برکت سے پل صراط سے اترنا سہل ہوگا آتش جہنم سے

فضیلت مہمانی

فضیلت سخاوت و ترک دنیا

سخاوت حاصل ہو جاویگی روایت ہی کہ جو شخص پانچ چیزین اپنے اوپر لازم کرتا ہو اللہ تعالی بھی
پانچ چیزین اُس پر لازم فرماتا ہو نماز پنجگانہ سے ایمان۔ زکوۃ سے برکت۔ صدقہ
سے تندرستی۔ دعا سے رحمت۔ ادا ے حقوق رعایا سے بقا ے ملک و
ریاست حضرت علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ
تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کہ مال مین البتہ حق ہو سوا ے زکوۃ کے پھر پڑھی حضرت نے
ساری یہ آیت یعنی زکوۃ تو فرض ہو صدقہ نفل بھی مستحب ہو وہ بھی دیا کرے اور وہ یہ ہو کہ نہ محروم
کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نہ کرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند
ہانڈی وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسی کو پانی اور نمک اور آگ لینے سے حضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ جب تک میری امت ستر شیطانون سے لڑکر فتح نہ پائیگی صدقہ دینے پر قادر نہ ہوگی
حکایت ہی بعض واعظین سے کہ کہا اُس واعظ نے تحقیق آدمی جب تصدق کرنا چاہتا
ہی تو اسکے روکنے کے واسطے ستر شیطان حاضر ہوتے ہین بعضے اُسکے ہاتھون پر لپٹے جاتے
ہین بعضے پیرون پر بعضے دل پر پس منع کرتے ہین اُسکو صدقہ دینے سے پس ایک شخص اُٹھ چلا
کہ آج ان ستر شیطانون سے لڑونگا اور صدقہ دونگا اور آیا وہ شخص اپنے گھر مین اور بھرا اُسنے
دامن گیہون سے ایسے مین اُسکی عورت نے شور وغوغا کیا اور فساد شروع کیا یہان تک کہ گیہون
چھین لیے وہ شخص مجلس مین آیا کہا ستر شیطانون کو بھگا دیا مگر عورت غالب آئی حدیث
مین ہی صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہو صدقہ پوشیدہ سخت تر ہی پہاڑ سے لوہے سے آگ
سے پانی سے اللہ ہوا سے اسلیے کہ اس مین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا
شیطان کا ہی عبد الرحمن بن عوف مرفوعًا کہتے ہین کہ شیطان نے کہا ہو مالدار مجھ سے
کسی طرح نہین بچ سکتا تین امور مین سے ایک امر مین ضرور ہی پھنس جاتا ہی ایک یہ کہ مال
غیر حلال لیتا ہی دوسرے یہ کہ غیر حق اور اپنے دوستون مین خرچ کرتا ہی تیسرے یہ کہ حق جگہ سے
اُسکو منع کرتا ہی اور ثواب صدقے کا دس حصے سے سات سو تک ہو اور زیادہ بھی ہو کہ اگر چاہے

سات سوسے زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا واللہ یضاعف لمن یشاء **مقاصد الصالحین** مین ہی کہ سات چیزین صدقہ کو رونق اور درجہ قبولیت کا بخشتی ہین **اول** حلال مال سے دینا ۲ تھوڑے مال سے صدقہ دینا ۳ صدقہ دینے مین دیر نہ کرنا کہ تاخیر مین شیطان راہزنی کرتا ہی ۴ خوشی سے دینا ۵ چھپا کر دینا ۶ دیکر احسان نہ جتانا کہ ثواب صدقے کا باطل ہوتا ہی بموجب آیۂ کریمۂ طیبہ کے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۷ جو خویش و اقربا محتاج ہون اُنکو دینا صدقہ دینے مین دس فائدے ہین پانچ دنیا مین اور پانچ آخرت مین ۱ صدقہ دینا مال کو پاک کرتا ہی ۲ گناہون کو مٹاتا ہی ۳ امراض اور بیماری کو دور کرتا ہی ۴ قلب کو فرحت دیتا ہی ۵ مال کو بڑھاتا ہی اور آخرت کے یہ فائدے ہین کہ قیامت کے دن صدقہ سایہ ہوجاتا ہی کہ آفتاب کی گرمی سے محفوظ رہے ۲ حساب آسان ہوتا ہی ۳ پلہ میزان کا بھاری ہوجاتا ہی ۴ پل صراط سے گذرنا سہل ہوجاتا ہی ۵ جنت مین درجۂ عالی ملتا ہے بالفرض یہ سب نہ ہو دعا مسلمانون کی کیا کم ہی مسلمانون کو لازم ہی کہ واسطے خوشنودی حق تعالے کے صدقہ دیا کرین کہ ابلیس کو رنج ہوا کرے اور بہترین صدقہ کا یہ ہی کہ پیٹ بھردے ایک جگر بھوکے کا فرمایا حضرت علیہ السلام نے اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا اور جو کچھ کہ صدقہ دیتا ہی اسکا ثواب اپنے مان باپ اور دوستون کو ٹھہراوے اور صدقہ دینا اپنے دوستون سے شروع کرے جو اُسکی پرورش مین ہین ایسا ہی وارد ہی **حدیث** من غرس غرسا او زرع زرعا یاکل منہ انسان او دابۃ او طیرا و سبع فہو لہ صدقۃ جو کوئی پیڑے جھاڑ یا زراعت جس سے کہ انسان یا جانور یا پرندے یا بہائم کھاتے ہین تو وہ صدقہ ہی اُسکے لیے بیہقی نے روایت کی کہ کسی نے حضرت ام سلمہ رض کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت علیہ السلام کو کہ گوشت بھاتا تھا کہا ام سلمہ رض نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اُسکو پس رکھدیا اُسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا اے گھر والون للہ دو برکت

دے اللہ تم کو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجھ کو یعنی یہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان
کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس کہا اے ام سلمہ رض تمھارے پاس کچھ چیز ہی کہ کھاؤن مین اسکو پس کہا ام سلمہ رض نے کہ ہان کہا لونڈی
کو جا پس لا حضرت کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچے مین مگر ایک ٹکڑا سفید
پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت پتھر سفید ہو گیا بہ سبب نہ دینے تمھارے
سائل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے دروازے سے سائل کو محروم پھیرتا
ہی سات دن تک اُس گھر مین فرشتے نہین جاتے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دو کام اور و نپر
نہین چھوڑتے تھے اپنے ہی ہاتھ سے کرتے تھے فقیر کو صدقہ دینا اور رات کو وضو کا پانی لینا۔
اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو اُسکی کہ بہت بڑا ہی آدمیون مین از روے مرتبہ کے نزدیک خدا
کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا اَلَّذِیْ یُسْئَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ یعنی وہ شخص کہ
سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اُس سوال کے مگر جس صورت مین سائل
مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اُس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے
نہوگا تو گنا ہگار نہوگا اور فرماتے ہین وَلَجَاہِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ اور البتہ
جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے البتہ للہ
دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اُسکے لیے للہ دینے سے سو درہم کے سے
نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے
مرتے وقت اگر آدمی اپنی صحت وسلامتی کے وقت خیرات نہ کریگا تو موت کے قریب آرزو
کریگا اور کہیگا رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اے
رب میرے کیون نہ ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا مین اور ہوتا
مین صالحون سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُہَا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی
جی کو جس وقت آویگی اجل اُسکی اسلیے اے بھائیو زندگی کو غنیمت جانو اور دل کھول کے خیرات کرو

کردہ تمھارے لیے امانت ہی اور باقی رہنے والی اور جو کچھ نزدیک تمھارے ہی تمام ہو جاتا ہی مَا عِنْدَ کُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ اور فرمایا حق تعالی نے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی پس لاکن جسنے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا اچھی بات کو یعنی کلمہ طیبہ کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے آسانی کے یعنی جنت کے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی اور لاکن جسنے بخیلی کی اور بے پروائی کی اور جھٹلایا اچھی بات کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے سختی کے یعنی دوزخ کے غرض سخاوت سے نیکنامی جہان مین ہوتی ہی اور خوشنودی رحمن کی قطعہ

معنے جود چیست بخشیدن		عادت برق چیست رخشیدن	
برق رخشان کند جہان روشن		جود و احسان جہان جان روشن	
پرتو برق ہست تا یکدم		پرتو جود تا بود عالم	
تا بود دور گنبد گردان		باد افسانۂ جوان مردان	
رفت حاتم ازین نشیمن خاک		ماند نامش کتابۂ افلاک	
ہرچہ داری بہ بخشش و نام برآر		بہ نکوئی و نام نیک گذار	

اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور بخیل اور نہ بعد دیکر احسان جتانے والا بخیل وہ ہی کہ حق واجب مال مین سے ادا نہ کرے جیسے زکوۃ و قربانی و صدقہ فطر و نفقۂ زن و فرزند اور والدین وغیرہم کا اور بھی جو کہ ضیافت و ولیمہ و عقیقہ نہ کرے اور مہمان کو کھانا نہ کھلادے اور سائل کو لقمہ نہ دیوے اور ہمسایۂ گرسنہ کو کھانا نہ دیوے اور جو باوجود مقدور کے جمعہ و عیدین مین اچھا لباس نہ پہنے اور جو عیال پر نفقہ تنگ کرے اور وہ جو دینے کی چیز نہ دے بخیل ہی اور سخاوت درخت ہی بہشت مین جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اُسمین سے یہان تک کہ داخل کریگی اُسکو بہشت مین اور بخیلی بھی درخت ہی دوزخ مین اسکا بھی یہی حال ہی س

این سخا شاخیست از سرو بہشت		وای او کز کف چنین شاخی بہشت	
می برد شاخ سخا ای خوب کیش		مر ترا بالا کشان تا اصل خویش	

اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے بَادِرُوا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاھَا یعنے جلدی کرو تم ساتھ صدقہ دینے کے یعنی موت اور بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلاشک بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی اور واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہی اور حرام بری جاے اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے تو وہ رقص و سرود شراب خمر مین پیچھے اسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اسکے جلد محتاج ہو جاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین آئے ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَالٍ یعنے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بہ سبب معاف کرنے کسی کی تقصیر کے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالے مرتبہ اسکا ف یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی اور عبد العزیز بن عمر فرماتے ہین کہ نماز آدمی کو آدھے راستہ پر لیجاتی ہی اور روزہ بادشاہ کے دروازہ تک پہونچاتا ہی اور صدقہ بادشاہ کے سامنے کھڑا کرتا ہی حضرت نے فرمایا کُلُّ امْرِءٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ ہر ایک شخص اپنے صدقے کے سایے تلے رہیگا یہانتک کہ لوگون مین حکم اخیر ہو اور فرمایا حضرت نے اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الشَّرِّ صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کر دیتا ہی اور حق تعالی کے غضب کو بجھا دیتا ہی اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالے کے ہاتھ مین پہلے اس کے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین بس چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالی کے حق اسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا بزرگان پیشین منت سے حذر کرنے مین بہت کوشش کی ہین درویش کے سامنے کھڑے رہکے بہت تواضع سے اسکے آگے رکھ دیکے بولتے کہ مجھسے قبول کرو اور بعضے ہاتھ آگے رکھے ہین تا درویش پیسہ روپیہ اٹھالیوے اور اسکا ہاتھ نیچے ہو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا جب فقیر کو کچھ بھیجتی تھین لیجانے والے کو

فرماتین جو دعا وہ دیتا ہی اُسکو یاد رکھہ ہر دعا کے بدلے مین وہی دعا دیتین تا صدقہ بن بدلے باقی رہے اور فقیر کی دعا کی کچھ طمع نہ رکھتین اس گمان سے کہ اُسنے احسان کیا ہو اور صدقہ حلال مال سے خوشی کے ساتھ ادا کرے قیامت مین آدمی سے سوال ہوگا مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا اُسکو اور تقوی تمام نہین ہوتا ہی یہانتک کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اُسکو باطل مین اور یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام و نمود تکبر **بشارۃ الفساق** مین ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے اس امت مین سے کوئی کام آخرت کا دنیا کے لیے کیا تو آخرت مین اُسکا کچھ حصہ نہوگا اور جہنم مین ایک جنگل ہی اُسکا نام **حب الحزن** ہی جہنم اُس جنگل سے ہر دن سو بار پناہ مانگتی ہی اُس مین ریاکار قاری داخل ہونگے یہ ریا سب اعمال مین ہوتی ہی کیا علم کیا صدقہ کیا نماز کیا حج **بیہقی** نے روایت کی جس نے روزہ نماز صدقہ ریا کے لیے کیا وہ مشرک ہوا

بیان ایثار

اور ایثار کا ثواب بہت بڑا ہی ایثار کے معنی یہ ہین کہ اپنے کام کی شی دوسرے کی حاجت مین صرف کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی نے ایک چیز پائی اور اُسکا شوق رکھتا ہی اگر اپنی آرزو موقوف کرکے دوسرے کو دیوے تو حق تعالے اُسکا گناہ بخشیگا اور بہترین ایثار کھانا دینا ہی اپنے حصے سے اسلیے کہ خاندان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالی نے بسبب دینے کھانے کے تعریف فرمائی ویطعمون الطعام علی حبہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی اپنے حصہ کا کھانا راہ حق مین دیوے اور آپ بھوکا رہے تو حق تعالے اُسکو بھوک سے دوزخ کی نگاہ رکھے اور اُس سے حساب نہ لیوے اور دوزخ مین نہ رہے روایت ہی کہ حضرت علیہ السلام کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اُسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری اُسکو اپنے گھر لے گئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اُسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے اور حضرتؐ کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی

میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھاکر آسودہ ہو گیا اور گھروالے بھوکے سورہے حضرتؐ کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا اب حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تعالی کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا سبحان اللہ حضرتؐ کے اصحاب کیا حضرتؐ پر فدا تھے اور کیا خالص ایما ندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے فرمایا وَیُؤثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ موسی علیہ السلام نے مناجات کی کہ یا الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے مجھے بتلا حق تعالی نے کہا تو اُن مدارج کو دیکھ نہ سکیگا پر مصطفےٰ کے درجون مین سے ایک درجہ بتلاتا ہون جب اسکو بتلایا تو موسی علیہ اسکے نور اور عظمت سے بیہوش ہو گئے عرض کی بار خدایہ درجہ آنحضرتؐ کو کس عمل کے عوض مین ملا ہو گا فرمایا کہ ایثار کے بدلے ای موسیٰ علیہ السلام جو بندہ ساری عمر مین ایکبار ایثار کرے مجھے شرم آتی ہی کہ اسکے ساتھ مواخذہ کرون اور اُسکی جگہ بہشت مین ہوگی جہان اُسکا جی چاہتا ہی وہان رہیگا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہی آخر قیامت کو آویگا اسکے چہرے پر گوشت نہوگا اسلیے کہ سوال اصل مین حرام ہی اور بدون ضرورت کے مباح نہین ہی اور سوال مین بہت سی خرابیان جمع ہوئی ہین جیسے اللہ تعالے کی شکایت ظاہر کرنی اور اپنے تئین ذلیل کرنا اور لوگون کو ستانا وغیر ذلک اور علما کو اس مین اختلاف ہی کہ سوال کس وقت حلال ہوتا ہی بعضے کہتے ہین جسکے پاس ایک دن رات کا کھانا موجود ہی اسکو سوال کرنا حلال نہین اور بعضے کہتے ہین جو شخص کما سکتا ہو اسکو سوال کرنا نہ چاہیے مگر اُسوقت کہ اسکا سارا وقت علم کی تحصیل مین مشغول ہو اور ایک حدیث مین آیا ہی جو شخص مانگے اور اسکے پاس پچاس درہم یا اتنا مال سونے کا ہو تو اسکا سوال لجاجت کا ہی اور ایک روایت مین چالیس درہم آئے ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگتا ہو اسکو نہ جھڑک جو موافق شرع کے سوال کرتا ہی تو ایسے کا زجر گناہ ہی کیونکہ وہ آخرت کا طالب ہی

سوال کی برائی کا بیان

موافق قول ابراہیم نخعی کے کہ بیشک سائل آخرت کا طالب ہوتا ہی جو تمہارے دروازے پر آکر کہتا ہی
کیا دیتے ہو کچھ اپنے اہل کو اور ابراہیم ادہم کہتے ہین نعم القوم السوال یحملون زادنا
الی الاخرۃ اگر معلوم کرین لوگ کہ سوال مین کیا ہی تو کوئی کسی کے پاس مانگنے کو نہ جاوے خصوصاً
جو شخص بے کسی حاجت کے سوال کرتا ہی وہ گویا انگارے نگلتا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا
جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو مال اُس کے حق مین
چنگاریان ہین فَاِنَّمَا ھِیَ جَمْرٌ دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے
مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنے کے واسطے نہین خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
حضرتؐ نے فرمایا وہ نہایت بدتر آدمی ہی جو خدا کے لیے مانگے پھر نہ دیا جائے اکثر سائل یہی
کہتے ہین کہ اللہ خدا کے واسطے اللہ کے نام پر ہم کو کچھ دو خود تو ملعون ہوتے ہین دوسرونکو بھی
گنہگار کرتے ہین اللہ کا نام ایسا ہی کہ اُسپر جان بھی صدقے کرے تو کچھ حقیقت نہین ہی مگر کبھی
مسئول عاجز ہوتا ہی اور لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا لیکن تین
ضرورتون مین درست ہی ایک یہ کہ کسی کے قرض کے جھگڑے مین مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے
یا آفت سے مال برباد ہووے یا فاقہ کی نوبت پہونچے اور جو بے سوال ملے خدا کی دی ہوئی
روزی سمجھے نہ پھیرے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو سوال اور حرام کامون سے آپ کو
بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کردیگا اور جو محتاج لوگ
سوال نہین کرتے اُنکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے حقیقت مین محتاج تو وہ
ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے
کے وہ لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر بدون لیے پیچھا
نہ چھوڑین جیسا کہ فرمایا لایسئلون الناس الحافاً اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا وَاِنْ کُنْتَ لَابُدَّ
فَسْئَلِ الصَّالِحِیْنَ اگر ضرورت ہووے سوال کی تو مانگ نیکبختون سے اسلیے کہ مال حلال ہوتا ہی
اُنکے پاس اور مہربان ہوتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا

صالحاً ای رسولو کھاؤ پاک چیزین اور اچھے عمل کرو ایسا ہی مومنون کو ارشاد فرمایا یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنٰکم ای ایمان والو ہماری دی ہوئی روزی مین سے مال حلال کھاؤ روایت ہی نبی سے جبکہ ہووے کھانے مین چار چیز تو کامل ہوئی شان اسکی جبکہ ہووے اصل حلال اور جس وقت کہ کھاوے ذکر کرے اللہ کا اسپر پھر زیادہ بڑین اس مین ہاتھ پس جبکہ فارغ ہووین حمد کرین اسکی علی رضہ کہتے ہین البتہ جمع کرنا میرا دینی بھائیون کو اوپر ایک یا دو صاع کے بہتر ہی میرے نزدیک اس سے کہ نکلون طرف بازار تمہارے کے اور آزاد کرون ایک بندے کو اور فرمایا حضرت ؐ نے طلب الحلال فریضۃ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ جو مین مانگون خدا قبول کرے آپ نے فرمایا کہ حلال کھانا کھایا کر تیری دعا قبول ہو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو حلال ڈھونڈھے اسواسطے کہ سوال نہ کرے اور اپنے گھر کی خبر لے اور اپنے ہمسایہ پر شفقت کرے تو قیامت کے دن خدا کے سامنے آویگا اس طرح کہ منھ اسکا چودھوین رات کا سا چاند ہوگا اور فرمایا کہ جو کوئی حلال کمائی سے تھک کر رات کو گھر مین آوے تو وہ سوویگا گناہ بخشا ہوا اور جاگیگا اسطرح کہ خدا اس سے راضی ہی اور فرمایا عبادت کے دس حصے ہین نو حصے اس مین سے حلال کا ڈھونڈنا ہی حضرت ؐ نے فرمایا اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ یعنے بیشک پاکیزہ تر تمہارا کھانا تمہاری کمائی کا ہی اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی ابن عباس رض سے مروی ہی قال کسبُ الحلالِ اَشَدُّ مِنْ نَقْلِ الْجَبَلِ اِلَی الْجَبَلِ کہ فرمایا ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ کی طرف لیجانے سے کسب حلال زیادہ سخت ہی اور فرمایا ہی کہ حق تعالی کا ایک فرشتہ بیت المقدس مین ہی ہر شب وہ منادی کرتا ہی کہ جو شخص حرام کھائیگا حق تعالی اس سے نہ فرض قبول فرمائیگا نہ سنت اور یونس بن عبید اللہ سے روایت ہی کہا اسنے کہ آج کے دن کم درہم کے برابر کوئی شی ایک نہین پاتا ہون کہ خرچ کرون اسکو اور اسلام مین کوئی بھائی ایسا نہین ہی کہ اسکے ساتھ بیٹھون اور کوئی سنت پر عمل کرنے والے کو نہین دیکھتا ہون اور دن بدن انکا گھٹاؤ ہی اور رہم جبکہ کوئی درہم حلال کے

پاتے تو ہمارے بیماروں کو واسطے شفا کے دھو کر پلاتے تھے حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا ہے
کہ اگر تو اتنی نماز پڑھے کہ تیری پیٹھ خمیدہ ہو جائے اور اسقدر روزے رکھے کہ بال کیطرح باریک
اور دبلا ہو جاوے تو جب تک حرام سے پرہیز نہ کریگا یہ روزہ نماز کچھ نہ مفید ہوگا نہ قبول ہوگا
حلال مال سے ایک پیسہ حرام مین صرف کرنا بلکہ گناہ صغیرہ مین خرچ کرنا گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابن حجر
نے کہا الکبیرۃ التاسعۃ بعد المأتین انفاق مال ولو فلسا فی محرم ولو صغیرۃ حاکم نے
روایت کی ہے مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ
جسنے مال حرام جمع کیا پھر اُسی مال سے خیرات کی تو اُسکا ثواب نہین بلکہ اُسپر اُسکا عذاب ہو مختیار
مین مذکور ہے کہ انبیا علیہم السلام ہاتھ کا کام کر کے اپنی کمائی سے کھاتے آدم علیہ السلام زراعت
کرتے تھے شیث علیہ السلام کپڑا بنتے تھے ادریس عم خیاطی کرتے تھے صالح اور ہود علیہما السلام
تجارت کرتے تھے لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے شعیبؑ مواشی والے تھے عیسی علیہ السلام صباغی
کرتے تھے اور نوح علیہ السلام تجارت اور نجار کا پیشہ کرتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام بزازی
کرتے تھے داؤد علیہ السلام درع بنایا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام برگ خرما کی زنبیل بنایا
کرتے تھے اور ہمارے نبی علیہ السلام نے بکریان چرائی ہین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خشکی اور دریا مین تجارت کی اور اپنے باغون کے اندر کام کیا کرتے تھے اور یہ لوگ
پیشوا ہین انکی پیروی ضرور چاہیے جبرئل عم نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا ما فی العباد احب
الی اللہ من عبد یاکل من کسب یدہ نہین کوئی بندون مین سے بہتر نزدیک اللہ کے اُس
بندے سے جو کھاوے اپنے کسب سے حدیث ان اللہ تعالی یحب کل مومن محترف
ابی العیال اللہ تعالی دوست رکھتا ہے ہر مومن پیشے والے صاحب عیال کو اور تجارت مین
یہ نیت کرے کہ مانگنے سے بچا رہے لوگون کی طرف طمع نہ ادے اور دین کی مدد کرے اور
اپنے عیال کی ذمہ داری بجالاوے تاکہ مجاہدون مین داخل ہووے اور صاحب حباط الاعمال
عن الفضلاء والجہال نے طحطاوی سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی سچا معاملہ کرنے والے تاجر کو

اور اُس شخص کو جو اپنی عورت بچونکو حلال کھلاوے اور اسد کا حکم جاری کرے قیامت کے روز
شہیدون کے درجے مین اُٹھاویگا التاجر الصدوق ومن سعی علے امرأته وولدہ و
ما ملکت یمینه یقیم فیھم امر الله تعالی ویطعمھم من حلال کان حقا علی الله ان یجعله
من الشھداء فی درجاتھم یوم القیمة ومن ماتت صابرة علی الغیرة لھا اجر شہید
اور جو عورت مارے شرم وغیرت کے مرجائیگی تو اُسکو شہید کا ثواب ہی حضرت علیہ السلام نے
فرمایا جو شخص اپنے عیال کی خبر حلال مال سے لے پس وہ ایسا ہی جیسے اسد کی راہ مین مجاہد
اور دنیا کا بازار آخرت کے بازار سے نہ روک سکے کہ وہ مسجد ہی فرمایا اسد تعالی نے اُن گھرون
مین کہ اسد نے حکم دیا اُنکو کہ بلند کیا جاوے اور پڑھا جاوے اُسکا نام یاد کرتے ہین اسکی
وہان صبح اور شام رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيهِمۡ تِجَارَةٌ وَلَا بَيۡعٌ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِ وہ مرد کہ نہین غافل
ہوتے سوداگر نے مین نہ بیع مین اسد کی یاد سے اور اس آیت کی تفسیر مین آیا ہی کہ وہ لوگ لوہار
اور موچی تھے جب اذان سنتے تو سب پھینک پھینک کر نماز کو چلے جاتے اور لین دین مین آسانی
کرے اور مفلس قرضدار کو مہلت دے جو ایسا کرے قیامت کے دن سایۂ عرش الٰہی مین رہیگا اور
دعا مین آنحضرت علیہ السلام کی شامل ہوگا اور قرض دینے مین بھی بڑا ثواب ہی فرمایا اسد تعالی نے
وَأَقۡرِضُواْ ٱللَّهَ قَرۡضًا حَسَنًا اور قرض دو حق تعالی کو اچھی طرح کا قرض دینا آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ مین نے معراج کی رات مین بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ جو خدا کی راہ مین
ایک درم خرچ کرے اُسکے لیے ثواب دس درم کا لکھا جاتا ہی اور جو کسی کو اسد کے واسطے
ایک درم قرض حسنہ دے اُسکے لیے ثواب اٹھارہ درم کا لکھا جاتا ہی آپ نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی اُنھون نے کہا کہ جو شخص خدا کی راہ مین دیتا ہی تو کبھی اُسکا
دینا محتاج کو پہونچتا ہی اور کبھی غیر محتاج کو اور آدمی قرض نہین مانگتا ہی مگر محتاج ہی ہو کر اسلیے
قرض دینے کا ثواب زیادہ ہوا اسد دینے سے بشارۃ الفساق مین ہی حدیث ابی امامہ مین
مرفوعًا آیا ہی جسنے قرض لیا پھر دینے کی نیت نہین ہی تو اسد اُس سے دن قیامت کے دلوا دیگا

اگر مر گیا تو خدا کہیگا تو نے یہ گمان کیا کہ مین اپنے بندے کا حق نہ لونگا پھر اسکی نیکیان اسکو اسکی
بدیان اسکو دیگا رواہ الطبرانی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہی جسنے مال لیا لوگون کا
بارادۂ اتلاف تو تلف کریگا اسکو اللہ رواہ البخاری اور مہر بھی قرض ہی واجب الادا فرمایا
حضرت علیہ السلام نے پس مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا نیت اسکی یہ ہی کہ اسکا مہر نہ دون گا
وہ جسدن مریگا زانی مریگا انتہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا التاجر الصدوق الامین مع
النبیین والصدیقین والشہداء یعنی بڑا سچا اور امانت دار تاجر نبیون اور صدیقون اور
شہدا کے ہمراہ ہوگا التجار یحشرون یوم القیمۃ فجاراً الا من اتقی وصدق تاجر لوگ
قیامت کے دن فاجر ہوکر اٹھینگے مگر جو کہ متقی ہی اور نیکوکار اور سچا سو تاجر کو لازم ہی کہ اپنے
معاملے صداقت اور امانت سے کیا کرے اور جھوٹ اور خیانت سے بچتا رہے تاکہ ابرار مین
داخل ہووے اور فجار مین داخل نہ ہو جائے اور تجارت مین عدل وانصاف کا لحاظ رکھے
اور ظلم اور بے راہی سے بچے جس معاملے مین غیر کا نقصان ہوتا ہو وہ ہی ظلم ہی اور قسم نہ کھاوے
اگر سچی بات مین ضرورت کے وقت اور مال مین عیب ہو تو نہ چھپائے یہ دغا ہی اور خیانت سے
بچتا رہے فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین خرابی ہی گھٹانے والون کی کہ جب ناپ لین لوگون
سے پور بھر لین اور جب دین انکو یا تول دین تو گھٹا دین کیل ووزن کے نقصان سے رزق
کم پیدا ہوتا ہی قحط پڑتا ہی جسطرح زنا پھیلنے سے طاعون آتا ہی ہر چند کہ تطفیف عرب کے
لغت مین ناپ اور تول مین خیانت کرنے کے معنون مین آتا ہی لیکن شیخ ابوالقاسم قشیری
نے اور اور بزرگون نے فرمایا کہ ظاہر کرنا لوگون کے عیب کو اور وہی عیب اپنے اندر ہو
اسکو چھپانا اور لوگون سے انصاف چاہنا اور خود انصاف نہ کرنا اور لوگون سے تعظیم چاہنی
اور آپ واجب التعظیمون کی تعظیم نہ کرنی اور جو اپنے واسطے چاہنا اورون کے واسطے نہ چاہنا
اور مزدورون سے کام پورا لینا اور انکی مزدوری دینے مین قصور کرنا اور رزق مقدر کو
خداے تعالی سے پورا چاہنا اور آپ اسکی طاعتون مین نقصان کرنا یہ سب تطفیف مین

داخل ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہو کہ الصلوۃ مکیال فمن وفی وفی لہ ومن طفف
فقد علمتم فیہ ما قال اللہ تعالی یعنی نماز پیمانہ ہو پس جو کوئی نماز پوری پڑھے پورا ثواب
دیا جائیگا اُسکو اور جو نقصان کرے اُس مین پس تحقیق جانتے ہو تم اُس مین جو کچھ کہ فرمایا
اللہ تعالی نے یعنی ویل للمطففین اور یہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہو کہ اوف یا ابن ادم کما
تحب ان یوفی لک واعدل کما تحب ان یعدل لک یعنے پورے حقوق ادا کرا ے
ابن آدم جیسے کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ پورے حقوق دیے جاوین واسطے تیرے اور حدیث مین
آیا ہو کہ کوئی فرقہ ناپ تول مین نقصان نہین کرتا مگر کہ زراعت اُنکی برباد ہو جاتی ہے اور
قحط مین مبتلا ہوتا ہو اور کوئی فرقہ زکوۃ نہین دیتا مگر کہ بارش اُنپر روکی جاتی ہو حاصل کلام
یہ کہ مقدمہ ناپ تول کا نہایت نازک ہو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر جو عذاب نازل
ہوا تھا سو اسی گناہ کی شامت سے تھا اور بعض متقدمین کا قول ہو لا اشتری الویل بحبۃ
ہم بعوض ایک دانہ کے دوزخ نہین خریدتے اور اُنکا یہ حال تھا کہ جب لیتے تو کچھ کم لیتے اور جب
دیتے تو کچھ بڑھا کر دیتے اور یہ کہتے افسوس اُسکے حق مین جو دانہ کے بدلے ایسی جنت بیچڈالے
جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نے جسنے احتکار کیا پس وہ خطا وار
ہو یعنی جو شخص غلہ جمع کرے جو کہ شہر کی طرف رسد آتی ہو اور اُسکو روک رکھے اس لیے کہ گران
کرکے بیچے تو وہ گنہگار رہی کیونکہ اسمین سب عوام کا حق ہو اور یہ ظلم عام ہے اور ایسا شخص ملعون ہو
حدیث مین ہو کہ جسنے روکا طعام کو چالیس دن وہ اللہ سے بری ہو اللہ اُسس سے بری ہوا
فقیہ ابو اللیث کی تنبیہ الغافلین مین ہو کہا گیا کہ کسب کے باب مین لوگ پانچ قسم پر ہین ایک تو
رزق فقط کسب سے جانتا ہو تو وہ کافر ہو ۲ جو کوئی رزق اللہ تعالی سے اور کسب سے جانتا
ہو تو وہ مشرک ہو ۳ یہ کہ اللہ تعالی کو رازق سمجھتا ہو لیکن شبہہ رکھتا ہو کہ دیتا ہو یا نہین یہ
منافق ہو ۴ وہ شخص ہو کہ اللہ تعالی کو رزاق جانتا ہو اور کسب کے واسطے اللہ تعالے
کی نافرمانی کرتا ہو اور اُسکا حق ادا نہین کرتا ہو تو یہ فاسق ہو اور پانچوان وہ شخص ہو کہ

اللہ تعالی کو رزاق مطلق اور کسب کو سبب جانتا ہو اور حق اللہ تعالے کا ادا کرتا ہو اور کسب کے واسطے اللہ تعالے کی نافرمانی نہین کرتا تو وہ مومن خالص ہو اور جو کوئی شخص حلال پیدا کرنا چاہتا ہو اُسپر پانچ چیز کی حفاظت واجب ہو اول تو کسب کے واسطے اللہ تعالی کے فرضون کی تاخیر نہ کرنا اور اُسکے احکام مین نقصان نہ کرنا اور دوسرا کسب کے واسطے اللہ تعالی کی مخلوق کو ایذا نہ دینا جیسے سود لینا جھوٹ بولنا اور تول وناپ کم دینا تیسرے حلال کی شرط یہ ہو کہ کسب سے قصد یہ رکھے کہ اپنی عورت بچے غیر کے محتاج نہون اور چوتھے بہت محنت نفس پر کسب کے لیے نہ ڈالے یعنی صبح اور شام کا قوت مل جائے تو گھر چلا جاوے اور پانچوین رزق کو کسب سے نہ جانے بلکہ اللہ تعالی رزاق ہو اور کسب سبب پڑا ہو یعنی اگر وہ چاہے تو کسب کے واسطے سے رزق دیتا ہو ورنہ بلا سبب دیتا ہو **مشارق الانوار** مین ہو کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اُسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچدے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اُنڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اُس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اُدھر کرتا ہو سو اُسنے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہو اُسنے کہا فلانا نام ہو وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اُس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اُسنے کہا مین نے اُس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہو کوئی کہتا ہو کہ سینچدے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگذاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اُسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اُسکی ایک تہائی تو خیرات کردونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی سے اس باغ کی مرمت مین پلٹا کر خرچ کردونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی

راہ مین خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمانون کو لازم ہی جو نعمت اسکو ملے اپنے رب کی شکر گذاری کرے اسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے **نقل ہی** کہ بغداد مین ایک نانبائی تھا نام اسکا حسن ایک روز کسی سے یہ بیت سنی **سہ**

بر و نیکی کن و در دجلہ انداز		کہ نیکیہا رساند با تو حق باز	

اسکو یہ بیت اچھی معلوم ہوئی تو ہر روز تین روٹیان دجلہ مین چھوڑتا تھا اور حسن خباز کرکے اسپر لکھتا تھا اور اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ روٹیان پھر اسکو پہونچ جائینگی ایک مدت ایسا ہی کرتا رہا کہتے ہین کہ بادشاہ کا ایک غلام تھا نہایت حسین ماہ جبین بادشاہ ایک لحظہ اس سے جدا نہ رہتا تھا ایک روز آگے استاد شناور کے گیا تا کہ تیرنا سیکھے اتفاقاً ہوا زور سے چلی کہ غلام ہاتھ سے استاد کے چھوٹا جب یہ خبر وحشت اثر بادشاہ کو پہونچی آپ کو تخت سے گرایا اور اتنا سر پیٹا کہ خوف ہلاکت کا ہوا اسیواسطے کہتے ہین جو کوئی سوائے خدائے تعالیٰ کے کسیکی محبت اختیار کرتا ہی تو ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی غرض سیاحون نے بہت تلاش کی کچھ پتا نہ ملا بادشاہ کی یہ حالت ہوئی کہ دنیا اسکی آنکھون مین تاریک نظر آئی اور شب و روز فریاد کرتا تھا اور یہ کہتا تھا **نظم**

زمانہ گوہرے زیبا بمن داد		ہمین بودی بدان گوہر دلم شاد	
دریغا گوہرم از دست افتاد		ز دست خود کنم این بانگ و فریاد	

ایک روز استاد کنارے پر دجلہ کے گیا اور کہا کہ اگر اس غلام کو پاؤن تو بہتر ہی نہین تو بغداد مین رہنا ممکن نہین دفعۃً دیکھا کہ غلام کسی چیز پر بیٹھا ہوا ہی سو اسکو اپنی گردن پر اٹھا لیا اور آگے بادشاہ کے لایا جب بادشاہ نے غلام کو دیکھا تو زندگی تازی پائی اور استاد کو انعام خلعت عطا کیا جب بادشاہ نے غلام سے پوچھا کہ دس روز کے عرصے مین کیا کھایا غلام نے کہا حق تعالےٰ کریم و رحیم ہی روزی بندون کی پہونچاتا ہی ہر صبح کو تین تازی روٹیان پانی پر مجھکو ملتی تھین ان روٹیون پر حسن خباز کرکے لکھا ہوا رہتا تھا بادشاہ کے حکم سے اسکو حاضر کیا سارا ماجرا اپنا بیان کیا اور بہت سا انعام پایا اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نیکی ہر حال مین

ضائع نہین ہوتی ہو اور یہ کہ حق تعالی ہر حال مین روزی پہونچا دیتا ہو اُسکی روزی کا کچھ حساب نہین جسکو چاہتا ہو رزق بے حساب عنایت کرتا ہو واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب بلکہ وہ مخلوق کو ایسی روزی پہونچا دیتا ہو کہ اگر ہفت اقلیم کے بادشاہ کوشش کرین تو بھی ایک مخلوق کی روزی بقدر کفایت نہ دے سکین نقل ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے حق تعالے سے سوال کیا کہ اگر حکم ہو تو ایک روز تمامی حیوانات کی ضیافت کرون حق تعالے نے اجازت دی سو آپنے تیاری شروع کی اور ایک مدت مین مہیا کیا اسباب ضیافت کو سو حق تعالی نے ایک مچھلی کو روانہ فرمایا سو وہ مچھلی سب کھا گئی اور زیادہ طلب کیا سلیمان نے کہا لم یبق عندی شئ میرے پاس کوئی چیز باقی نہی آیا تو ہر روز ایسا ہی کھاتی ہی سو اُسنے کہا میرا رزق ہر روز اس سے تین حصے زیادہ ملتا ہی لیکن اللہ تعالے نے آج نہین کھلایا اگر جتنا کہ تم نے کھلایا ہی کا شکے مین تمھاری مہمان نہوتی تو بہتر تھا کیونکہ باقی روز بھوکی رہونگی اس مین اشارہ ہی طرف کمال قدرت اللہ تعالی کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام باوجود وسعت ملک اور قوت سلطنت کے ایک مخلوق کے سیر کرنے سے عاجز رہین تو اور سے کیا ہوسکتا ہی فسبحان المتکفل بارزاق خلقہ غنائیۃ الاوطار مین ہی کہ اصول حلال کے دس ہین حق تعالی اُنھین سے وسعت کرتا ہی اپنے بندون مین **اول** تجارت بشرط صدق و راست گوئی ۲ اجارہ بشرط خیر خواہی مالک ۳ ہدیہ اور تحفہ برادر متقی کا ۴ میراث اصل طیب سے یعنی جس مورث نے حلال مال جمع کیا نہ حرام ۵ جو غلہ کہ زمین غیر مملوک مین پیدا ہو یعنی غلہ خودرو ۶ خمس غنیمت کا ۷ شکار خشکی کا ۸ شکار دریا کا ۹ سوال کرنا سخت ضرورت کے وقت ۱۰ ویران زمین کو زراعت سے آباد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہی تقید ان اصول کی تا وہ حلال پاک حاصل ہو جو اہم مہمات ہی اور سب امور سے مقدم علما جب شبہہ کا کھانا شروع کرین تو عوام حرام کھا ئینگے اور کہا گیا ہی کہ جب قیامت کا دن ہوگا جہال سب علما کو پکڑینگے اور کہینگے ثم قد علمتم فلم لم تدلونا ولم تنہونا حتیٰ وقعنا فیما وقعنا یعنی تمنے جانکر ہمکو راہ راست کیون نہین بتلائی اور تمنے ہمکو کیون نہین منع کیا یہان تک کہ ہم اس عذاب مین گرفتار ہوئے حضرت

علیہ السلام نے فرمایا رَدُّ دَانِقٍ مِنْ حَرَامٍ یَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً یعنی دانق برابر حرام کا رد کرنا اللہ کے نزدیک ستر حج مقبول کے برابر ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین لَوْ وَجَدْتُ رَغِیْفًا مِنْ حَلَالٍ لَاَحْرَقْتُہٗ ثُمَّ دَقَقْتُہٗ ثُمَّ دَاوَیْتُ بِہِ الْمَرْضٰی اگر پاؤن مین روٹی حلال کی تو جلاکر سفوف بنالون اور اس سے بیمارون کا علاج کرون روایت ہے کہ ایک دن کسی بندہ خدا کو احسان سے خوش کر دینا ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے اور دنیا بہرحال بہتر ہے نیک آدمی کے دینے سے خدا خوش ہوتا ہے اور مال مین برکت ہوتی ہے اور بد آدمی کے دینے سے اسکے شر سے محفوظ رہتا ہے سہ

بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر		گر آن کسب خیر است و این دفع شر	

فرمایا حق جل شانہ نے اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر پس واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے اور نہ وہ غمگین ہونگے ف اگر نیت دکھادے کی نہ ہو تو خیرات کھلی بھی بہتر ہے کہ اورون کو شوق آوے اور چھپی بھی بہتر ہے کہ لینے والا نہ شرما دے اور بڑا ثواب ہے انکا دینا جو اللہ کی راہ مین اٹک گئے ہین کما نہین سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہین کرتے جیسے کہ حضرت کے اصحاب تھے اہل صفہ نے گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی علم سیکھنے کو اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ کرے قرآن کو یا علم دین مین مشغول ہو لوگون کو لازم ہے کہ انکی مدد کرین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَّعَجِّلْ لِلْمُمْسِكِ تَلَفًا اسکا ترجمہ یہ ہے مثنوی

تھا یہ ارشاد پیمبر آشکار		دو ملک کہتے ہین ہر دم یہ پکار	
سیر رکھ فیاض کو اے کردگار		ایک درہم کے عوض دس سو ہزار	
جو کہ ہو مسک کے سے ہو ہر زبان		بخل کے باعث زیان اندر زیان	

مال دیتا ہی خدا جو بیحساب	تا کرین انفاق در وجہ صواب		
جو کرے خرچ اسکو بے حکم خدا	مسرفون مین ہو شمار اس شخص کا		
مسرفین اخوان شیطان ہین ضرور	ہین بخیلان دشمن رب غفور		

روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام نے آرزو کی کہ الٰہی میزان کو دیکھون حق تعالےٰ نے خواب مین بتلایا داؤدؑ اسکی عظمت سے بیہوش ہوگئے اور جب ہوش مین آئے کہا ای پروردگار کون شخص قادر ہوگا کہ بھر دے اسکے پلون کو حسنات سے فرمایا ای داود جس وقت مین اپنے بندے سے خوش ہوتا ہون تو اسکو ایک کھجور کے صدقے سے بھر دیتا ہون حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لونڈی بہت خوبصورت دو درم سے بیچتا ہی بولے کہ یہات عقل سے بعید ہی کہ ایسی لونڈی بیش قیمت کو تو اتنا ارزان بیچتا ہی اسنے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ حور العین کو دو کوڑی پر بیچتا ہی تجھکو اس قیمت پر کیون تعجب ہوا یعنے اگر تھوڑا صدقہ آدمی نیک نیتی سے دے تو اسکے عوض مین حور العین ملتی ہی فرمایا حق سبحانہ نے وَمَن یُوقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ جسکو حق تعالیٰ بخل سے بچاوے وہ نیک نصیب ہوا فرمایا حضرت علیہ السلام نے بچو بخیلی سے اس لیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا ہی ان لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا انکو بخل اسپر کہ خون ریزی کی اور حلال جانا حرام کو مثنوی

مال کا جب چھوڑ جانا ہی ضرور	خاک سے کمتر سمجھ ای ناشعور		
جو کیا سو دا برائے آخرت	زاد راہ تیرا ہی اسکو چھوڑ مت		
گود مین ہون طفل کے جیسے سفال	حفظ انکا وہ کرین مانند مال		
جو کوئی چھینے تو رو دے زار زار	جو دیا واپس ہنسین جون نوبہار		
طفل کو دانش سے جب بہرہ نہین	خندہ و گریہ ہی اسکا بے یقین		
حال تیرا بھی اسی کے ہی مثال	جبتلک مالوف دل ہی تجھکو مال		

کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بخیل نہین بچتا ایک چیز سے سات مین سے یا تو مر جاتا ہے

نقل بار عفو مرے بین

سو وارث اسکا ہوتا ہی وہ شخص کہ خرچ کرے اسکا مال اور صرف کرے غیر حکم مین اللہ تعالے کے یا غالب کر دیتا ہے اللہ اُس پر کسی بادشاہ ظالم کو سو لیتا ہی وہ مال اُس سے ذلت اُسکو دیکر یا پیدا کرتا ہے اس مین شہوت کہ خراب کرے وہ اُس مین مال اپنا یا پیدا ہوتی ہی اُسکو عقل مکان بنانے کی یا آباد کرنے زمین ویران مین پھر جاتا رہے اُس مین مال اسکا یا پہونچے اُسکو مصیبت دنیا کی مصیبتون سے ڈوبنے سے یا جلنے سے یا چور سے اور جو مانند اُنکے ہی یا پہونچے اسکو بیماری ہمیشہ کی پھر خرچ کرے مال اپنا اُسکے علاج مین یا گاڑ دے اُسکو کسی جگہ مین مکانون سے پھر بھولے اُسکو پھر نہ پاوے وزانۃ العلم مین ہی شعر

مال الاشحاء میراث وورثه	لص وماء ونار والسلاطین

یعنی بخیل کے مال کے چار وارث ہوتے ہین چور پانی آگ اور بادشاہ ظالم بہر حال ان آفتون سے برباد ہوتا ہے ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازہ کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوے کہتا ہی کہ الٰہی اس کعبہ کی برکت سے میرے گناہ بخشدے آپ نے فرمایا کہ تو نے کیا گناہ کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہ میرا بہت بڑا ہی تب آپ نے فرمایا کہ لوح قلم و عرش و کرسی سے بڑا ہی اُسنے کہا کہ ہان ان سب سے بڑا ہی تب آپ نے فرمایا کہ اللہ بڑا ہے یا تیرا گناہ اُسنے کہا اللہ سب سے بڑا ہے فرمایا بیان کر کہ گناہ کیا ہے کہا یا رسول اللہ مین تو انگر ہون اور بہت مال و متاع رکھتا ہون لیکن جب کوئی فقیر محتاج مجھ سے سوال کرتا ہے میرے بدن کو آگ لگ جاتی ہی اور جی جل جاتا ہی فرمایا الیك عنی لا تحرقنی بنارك فوالذی بعثنی بالهدایة والکرامة لو قمت بین الرکن والمقام ثم صلیت الفی عام ثم بکیت حتی تجری من دموعك الانهار وتسقی بها الاشجار ثم مت وانت لئیم لا کبك الله فی النار اما علمت ان البخل کفر وان الکفر فی النار یعنی دور ہو کہ تیرے اعمال کی شامت مجھ کو نہ جلاوے قسم اُس خدا کی جسنے مجھکو خلق کی ہدایت کے واسطے مبعوث کیا ہی اگر ہزار برس اس کعبے مین تو نماز پڑھے اور روزہ رکھے

اور اسقدر روے کہ آنسو کا دریا جاری ہو جاوے اور درخت اُسکے پانی سے پیدا ہون اور لوگ اُس سے فائدہ پائین باینہمہ اگر بخل مین مریگا تو دوزخ مین پڑیگا کہ بخل بمنزلہ کفر ہے اور کفر کا بدلہ آتش جہنم ہے

غل بخل از دست وگردن دور کن	بخت تو در باب از چرخ کہن

بخیل کی مذمت مین یہ ایک حکایت کافی ہے بشرطیکہ غفلت کی روئی اپنے کانون سی نکالین یہ روایت احیاء مین کچھ ایک طوالت کے ساتھ مذکور ہے مگر مقاصد الصالحین مین مختصر ہی اور فرق ان دونون مین تھوڑا ہی ہے سو ماہر پر پوشیدہ نہین عربی عبارت احیاء کی ہے فافہم فرمایا حضرت علیہ السلام نے اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اُسطرح یعنی دہنے اور بائین اور آگے سب طرف خوب دیا روایت ہی کہ وحی بھیجی اللہ نے بعض انبیا پر اور خبر دی کہ فلانے کی عمر اسطرح پر ٹھہری کہ آدھی فقیری پر اور آدھی توانگری پر گذرے پس اختیار کرتا کہ مقدم کرون کوئی ایک چیز اُن دو مین سے پھر طلب کیا نبی نے اُس مرد کو اور معلوم کروایا اُس مرد نے کہا کہ ٹھہرو کہ مین اپنی عورت سے تجویز کرتا ہون پس اُسکی عورت نے کہا اول غنا اختیار کر مرد نے کہا فقیری بعد توانگری کے سخت ہی اور توانگری بعد فقیری کے لذیذ ہی عورت نے کہا ایسا نہین پھر رجوع کی نبی علیہ السلام کی طرف اور کہا اختیار کی مین نے پہلے توانگری پس وسعت دیا اللہ نے اور کھولا اُس پر باب غنا کا بس اسکی عورت کہے اگر چاہے تو ہمیشہ رہے یہ نعمت تو سخاوت اختیار کر ساتھ خلق پروردگار کے پس جبکہ لیتا کپڑا اپنے لیے بناتا فقیر کو مانند اُسکے پس جبکہ تمام ہوئی آدھی عمر توانگری کی تو وحی بھیجی اللہ نے تحقیق کیا یا مین نے شکر کرنے والا نعمتون کا اور شکر واجب کرتا ہے زیادتی نعمت کو سو خوشخبری دی باقی عمر کو اسکی ساتھ توانگری کے غرض سخاوت شکر ہی اور بخل کفران نعمت ہی اور بخل کا کمال یہ ہی

کبا وجود اپنی حاجت ایک چیز کے اپنے صرف مین نہ لاوے تہانتک کہ اگر بیمار ہو جاوے تو اپنا علاج بھی نہ کرے اور بخیل کے دل مین گئی ارمان رہتے ہین وہ کسی سے بھیک مانگنا چاہتا ہی پراپنی پونجی سے خرید نہین کرتا اور بخل ہلاکی ہے جیسا کہ فرمایا ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اور نہ ڈالو اپنے تئین اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین یعنی بخل نہ کرو کہ اس سے دل خراب اور ہلاک ہو جاوے

بخل وحست مرد را رسوا کند — بلکہ در چاہ ہلاکت افکند
روی جنت را نبیند بخیل — بستہ بہ افتادہ زیر پائے پیل
اسخیا را با جہنم کار نیست — جائے ممسک جز میان نار نیست

لبشارۃ الفساق مین رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل سے پناہ مانگی ہی اور فرمایا بچو کنجوسی سے بیشک کنجوسی سے نے ہلاک کیا انکو جو تم سے پہلے تھے انسے خونریزی کرائی انسے حرام کو حلال کرا دیا اور فرمایا سب سے بدتر خصلت آدمی مین بخل ہالع جبن خالع ہے ہلع کہتے ہین اشد حزن کو خلع کہتے ہین اشد خوف کو اور فرمایا شح وایمان بندے کے دل مین جمع نہین ہوتا ہے یعنی بخل وایمان ایک دوسرے کے ضد ہین شح کہتے ہین بخل کو اور فرمایا بخیل بہشت مین نہین جاوے گا اور بخیل کو اللہ تعالے دشمن رکھتا ہی اور فرمایا بخیل اللہ سے جنت سے لوگون سے دور ہے جہنم سے قریب ہے ہر سخی جنت مین ہی ہر بخیل جہنم مین ہے سخی وہ ہی جو اللہ کے حقوق اپنے مال مین ادا کرتا ہے بخیل وہ ہی جو حقوق خدا کو منع کرتا ہی انتہی **علاج** اس بخل کا جو دل کی دہین پوشیدہ ہو اگرچہ اسکے آثار ظاہر مین دریافت نہ ہون یہ ہے کہ جود اور سخاوت کے بڑے مرتبے کو ہر حال مین اپنے اوپر لازم کرے اور ہمیشہ اُن جوادون کے وتیرہ پر جو سخاوت پسند اور اپنی جان پر غیر کو اختیار کرنے والے ہین چلا کرے تاکہ بخل کا وسوسہ اس کے دل مین کسی وقت نہ آنے پائے اور بخل کے دفع ہونے کے واسطے جس چیز پر خیال گزرے چاہیے کہ اسکو اللہ کی راہ مین خرچ بخالت کے دفع ہونے کی راہ یہ ہے کہ جس وقت کپڑی کا دینا دشوار معلوم ہوا کپڑا دے اور اگر کھانے کا دینا بھاری معلوم ہوا اور اس کھانے کے

دینے سے نفس اُس ہی کھانے کو فقیر کے حوالہ کرے اسی طرح اس رذیلہ کے دفع ہونے کی تدبیر کرتا ہے تاکہ اس سے نفس پاک ہو جاوے اور بخیلی کے سبب سے آدمی ہر طرح مال پیدا کرنا چاہتا ہے حالانکہ حق تعالےٰ نے باطل طور سے مال پیدا کرنا حرام ٹھہرایا ہے جیسا کہ فرمایا یا یھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ای ایمان والو مت کھاؤ تم ایک دوسرے کے مال کو وجہ ناجائز سے جیسے چوری اور غصب اور جوا اور رشوت اور سود اور خیانت وغیرہ کہ سب حرام ہین یا اپنے مالون کو خلاف شرع کامون مین نہ صرف کرو جیسے شرابخواری زناکاری اور فسق کے اور اقسام اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے سود کے گناہ ستر ٹکڑے ہین سب سے ہلکا یہ کہ آدمی مان سے زنا کرے الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ اور شرک مثل سود کے ہے معلوم ہوا کہ سود خوار اور مشرک کا ایک حکم ہے سود خوار کو دفن کرتے ہی عذاب قبر شروع ہوتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

رباخواری از نردبان اوفتاد	شنیدم کہ ہم در نفس جان بداد
بخواب اندرش دید و پرسید حال	کہ چون رستی از حشر و نشر و سوال
بگفت ای پسر قصہ بر من مخوان	بدوزخ در افتادم از نردبان

کہا بعض علما نے وارد ہوئی یہ بات کہ سود خوارون کا حشر سورا دکتون کی صورتون پر ہو گا سیوطی رح کشف الصلصلہ عن وصف الزلزلہ مین لایا ہے کہ روایت کی ابونعیم نے حلیہ مین عطاے خراسانی سے کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے جسوقت کہ ہونگی پانچ چیز تو لازم ہونگی پانچ چیز جسوقت کہ سود کھاوے تو زمین دھنس جاوے اور زلزلہ پیدا ہوا اور جسوقت ظلم ہو حکام کا تو قحط پڑے اور جب ظاہر ہو زنا کثرت موت کی ہووے اور جسوقت کہ منع کی جاوے زکوۃ ہلاک ہووین چلنے والے اور جسوقت کہ زیادتی کرین اہل ذمہ پر تو مغلوب ہووین خلاصہ اس باب کا یہ ہے کہ زکوۃ بواجبی حساب دیکھ کر مستحقین زکوۃ کو ادا کرے نہ کہ براے نام کچھ دے کہ زکوۃ ادا ہوئی کر کے تصور کرین اور زکوۃ ساقط ہونے کے لیے

سود خواری کی مذمت مین

یہ حیلے نہ کرین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اسکا سخت مواخذہ ہوگا اور زکوۃ ہی پر اکتفا نہ کرین تا بقدر سخاوت پیشہ اختیار کرین اور محتاج مسافر یتیم وخویش واقارب سے سلوک و مروت اور مہمانی وضیافت کیا کرین اور بخل سے بہت بچین اور خیرات کرکے فقیر پر منت نہ رکھے اور حرام اور گناہ اور امور بدعت مین خرچ کرنے سے پرہیز کرین واللہ الموفق

باب نوان غایۃ المنی فی فضیلۃ الحج وزیارۃ المصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الکعبۃ قبلۃ للمصلین فی اللیالی والایام ولیشرطوا فین حولھا بالنعیم المقیم والحور المقصورات فی الخیام ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ اجمعین اما بعد حج چوتھا رکن ہے اسلام کا اسکے تارک کا باوجود استطاعت کے وہی حکم ہے جو حکم تارک نماز وروزہ وزکوۃ کا عمداً ہے بلا تفاوت فرضیت حج کی قرآن وحدیث سے ثابت ہے نماز عبادت روزانہ ہے اور روزہ عبادت یکماہ اور زکوۃ عبادت سالانہ اور حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے فضیلت حج حج کے معنی لغت مین قصد کرنا کسی بزرگ چیز کیطرف اور اصطلاح شرع مین حج عبارت ہے زیارت مکان خاص عظیم الشان سے زمان مخصوص مین احرام کے ساتھ اور حج فرض ہوا ہے ہجرت سے نوین سال مین جب یہ آیت شریف وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا نازل ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قومون کو جمع کرکے یہ حکم سنایا مسلمانون نے مانا اور یہود ونصاری مجوس صابئین مشرکین ان پانچ فرقون نے نہ مانا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور جو نہ مانے پس اللہ بے پروا ہے سارے عالمون سے یعنی جو اس حکم کو بجا نہ لاے اور انکار کرے وہ کافر ہے پس جو قدرت پاکر حج نہ کرے اسکا اسلام پورا نہین کیونکہ

باب نوان غایۃ المنی فی فضیلۃ الحج وزیارۃ المصطفیٰ فضیلت حج مین

ہر چند بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہوا توشے اور سواری کا کہ پہونچائے اسکو بیت اللہ تک اور وہ حج نہ کرے فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا پس فرق نہین اُسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنی اُسکا مسلمان اور یہودی اور نصرانی ہونا برابر ہے یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاری حج کے قائل نہین اور یہ حدیث اس شخص کے حق مین ہے جسنے حج کو باوجود استطاعت کے ترک کرنا حلال سمجھا یا اُسکے کرنیکو ثواب اور نہ کرنے کو گناہ نہین سمجھا ۲ جسنے حج کیا واسطے اللہ کے پھر رفث و فسق نہ کیا وہ ایسا پھرا جیسے اسکی مان نے اُسے آج جنا ہو مراد رفث سے ہر کلمہ بیحیائی کا ہے جیسے ذکر جماع وغیرہ اور مراد فسق سے دشنام دہی و جدال ہے ۳ نہین ہے بدلہ حج مبرور کا مگر جنت حج مبرور وہ ہے جس مین خلط کسی گناہ کا نہو ۴ عائشہ سے فرمایا تھا جھادکن الحج یعنی عورتون کا جہاد یہی حج ہے ۵ ابن مسعود رض کی حدیث مین فرمایا ہے حج و عمرہ کو کہ یہ دونون محتاجی اور گناہون کو اسطرح دور کرتے ہین جسطرح کہ بھٹی میل لوہے اور سونے اور چاندی کا دور کرتی ہے نہین ہے واسطے حج مبرور کے کچھ ثواب مگر جنت ۶ حجاج و عمار اللہ کے مہمان ہین اگر دعا کرتے ہین تو اللہ قبول کرتا ہے اور اگر بخشش مانگتے ہین تو اللہ اُنکے گناہ بخشدیتا ہے انبیا علیہم السلام جب حج کرتے نہایت خاکساری و تواضع اختیار کرتے ۷ جب تو حاجی سے ملے تو اُسکو سلام کر اور مصافحہ کر کے اس سے کہہ کہ وہ تیرے لیے اللہ سے مغفرت مانگے قبل اسکے کہ وہ حاجی اپنے گھر مین داخل ہو ۸ من اراد الحج فلیعجل جو قصد حج کا رکھتا ہے وہ شتابی کرے یعنی جس سال مین اُس پر فرض ہو اسی سال مین بجا لاوے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام مالک کا مگر امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک فی الفور واجب نہین اور یہ اختلاف اس صورت مین ہے کہ ظن غالب سلامتی کا ہو اور جو ظن غالب ہلاک کا ہو مرض یا بڑھاپے کے سبب سے تو بالاتفاق فی الفور واجب ہے اور اثر اختلاف کا یہ ہے کہ فور والون کے نزدیک دیر کرنیوالا فاسق مردود الشہادت ہے نہ تراخی والون کے نزدیک مکلف قادر جب

زاد و راحلہ و امن طریق پائے تو اسکو حج کرنا لازم آتا ہی مراد استطاعت سے یہی ہی آدمی کو موت گھیرے ہی موت کا وقت معلوم نہین اور صحت و سلامتی غنیمت ہی غرض جب حج فرض ہو گیا تو اب تاخیر کیا ہی خصوصًا جبکہ کوئی مانع شرعی بھی نہو لیکن ہو سکتا ہی کہ نماز فرض ہو مگر روزانہ نماز پنجوقتی نہ پڑھے یا کہے کہ ایک دو ماہ یا ایک دو سال کے بعد نماز پڑھونگا چونکہ ان فرائض مین تاخیر درست نہین ہی فی الفور فرض ہوتے ہین جو انکو عمدًا ترک کرتا ہی وہ کافر ہی اسی طرح تارک حج کا حال ہی کہ حج تو سالہا سے فرض ہو چکا ہی کوئی مانع شرعی بھی نہین ہی مگر گھر کے کاروبار طیاری عمارت و باغ جوش جوانی امید زندگانی تمنائے دوستی و نکاح محبت آرائش لباس و زیور وغیرہ امور نہین چھوڑتے کہ حج کو نکلین ابھی ایسی عمر نہین کہ سب مزے ظاہر و باطن کے چھوڑ چھاڑ کر دیندار خدا ترس بن بیٹھین اسی خیال مین انکی عمر گذر جاتی ہی ناگہان اسیر پنجۂ مرگ ہو کر یہودی یا نصرانی کی طرح مرجاتے ہین مجاہد اور طاؤس نے کہا کہ اگر ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص پر حج واجب تھا اور وہ حج کرنے سے پیشتر مرگیا تو ہم اسپر نماز نہ پڑھینگے اور بعض اکابر کا ہمسایہ تو انگر تھا مگر اسنے حج نہین کیا تھا اور مرگیا ان بزرگ نے اسکی نماز نہ پڑھی ابن عباس کہا کرتے تھے کہ جو شخص بدون زکوٰۃ دیئے اور بغیر حج کیے مرتا ہی تو دنیا مین پھر آنے کی درخواست کرتا ہی رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ اعمل صالحا سے یہ مراد ہی کہ حج کرون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج نہ کرے اور بھی وصیت حج نہ کرے حق سبحانہ وتعالی قبول نہ کرے روز قیامت مین کوئی عمل حدیث قدسی مین ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے میرے بندے تجھے مین نے صحت دی اور وجہ معاش کو تجھپر وسیع کیا پھر پانچ سال گذرے کہ تو نے میری طرف میل نکیا میری بڑی رحمت اور اکمل نعمت سے ناامید ہوا حدیث مین تو ہر پنج سال کے بعد ترغیب حج کرنیکی دی ہی یہان پچاس برس کی عمر ہو گئی مگر حج فرض بھی ادا نہو سکتا ہی مولانا روم فرماتے ہین سے

حج زیارت کردن خانہ بود		حج رب البیت مردانہ بود	

کعبۂ مردان نہ از آب و گل ست — طالب دل شو کہ بیت اللہ دل ست
قبلۂ شاہان بود تاج و کمر — قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر
قبلۂ زاہد محراب قبول — قبلۂ بد سیرتان کار فضول
قبلۂ اصحاب منصب مال و جاہ — قبلۂ اہل سلوک اسباب راہ
قبلۂ باطن نشینان ذو المنن — قبلۂ ظاہر پرستان روی زن
قبلۂ حرص و امل باشد ہوا — قبلۂ قانع توکل بر خدا

نفس کا قبلہ دنیاے غدار اور زینت متاع ناپائدار ہی دل کا قبلہ آخرت ہی روح کا قبلہ قرب اور ذوق و شوق و محبت ہی **کشف الاسرار** مین ہو کہ ہر شخص ایک ایک طرف متوجہ ہوا ی موحد و تم ہمارے ساتھ رہو اور ہم سے منہ نہ پھیرو قل اللہ ثم ذرھم اُنکے باب مین شاہد ہی **تفسیر عزیزی** مین ہی کہ قبلۂ مقربین عرش ہی قبلۂ روحانیین کرسی قبلۂ کروبین بیت المعمور قبلۂ دعا آسمان ہی قبلۂ ملائکہ زمین و بیرون آدم علیہ السلام اور قبلۂ انبیاے بنی اسرائیل بیت المقدس قبلۂ آدم و نوح و ابراہیم و محمد صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کعبہ ہی اور قبلۂ ارواح سدرۃ المنتہی غرض جب ہمارا قبلہ کعبہ ہوا تو زیارت اُسکی فرض ہی فرمایا حق تعالی نے وتزودوا اور خرچ راہ لیا کرو فان خیر الزاد التقوی پس بہترین زاد راہ پرہیز کرنا ہی طمع سے اور لوگون کو تشویش مین نہ ڈالنے اور لوگون سے سوال نہ کرنے سے اور راہ آخرت مین بہترین زاد پرہیزگاری ہی پس جو لوگ بغیر زاد و راحلے کے دور و دراز سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہین نہایت برا کرتے ہین کہ نفل کے حاصل کرنے کے واسطے بھیک مانگتے مین گرفتار ہوتے ہین بلکہ اکثر یہ لوگ نماز وغیرہ ضروریات دین کے بھی پابند نہین ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زیادہ ہی غرض بغیر توشہ کے نکلنے کا انجام وہی ہوگا جو ایک غوری نے ایک واعظ سے حج کے فضائل سنے اور بغیر زاد و راحلہ و رفیق کے نکلا سو آخر بیچارہ بھوک پیاس سے ہلاک ہو گھر کو واپس آیا جیسا کہ مولانا جامی سلسلۃ الذہب مین فرماتے ہین **نظم**

واعظی برحدود غور گذشت | بہ تمنای سیر و نیت گشت
بامرادان بمسجدی بر خواست | بہر حضار مجلسی آراست
صفت کعبہ و فضیلت حج | بہ براہین بیان نمود و حجج
غوری کش ز عشق لم یزلی | بود شوقی بدان جانان ازلی
چون ز واعظ شنید آن ثمان | جست از جای خویش نعرہ زنان
وصف خانہ شنید و مستانہ | خاست بر پا و صاحب خانہ
در کفش زاد نے و راحلہ نے | ہمرہش نی کاروان و قافلہ نے
دو سہ فرسنگ رفت بس بی ہنگ | شد جہان فراخ بروی تنگ
پای دان پارہ پای آبلہ شد | معدہ از رنج جوع در گلہ شد
لنگ لنگان بخانہ روی نہاد | ہرکہ پرسید ازو جوابش داد
کہ زدم گام تا توانستم | باز گشتم ہمین کہ دانستم
از سہ فرسنگ شد دو دم خون | چون توانم ہزار رفتن چون

صراط المستقیم مین ہی لیکن حج سو بمنزلہ اُسکے کہ کوئی بادشاہ ایک مقام کو معین کرے اور اُسکو اپنی عنایات بے غایات کا محل ٹھہراوے اور جسکو اس مکان مین طلب کرے اُسکو بہت نوازے اور معزز کرے سو جو شخص بموجب طلب کے وہان جاتا ہی سو بنی آدم مین بیچ خدا کی انواع قسم کی نعمتون کے ساتھ نوازا جاتا ہی منجملہ اُسکے مغفرت عام کہ تمام گناہون کو اُسکے بخشدیتا ہی اور وہ ایسا ہوتا ہی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوتا ہی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیت اللہ کے آنے والے تو بہت ہین پر حاجی جنکی نیت خالص ہو تھوڑے ہین اسیواسطے حضرت علیہ السلام نے فرمایا لوگو نپر ایک زمانہ آویگا جو میری امت کے دولتمند حج کرین گے سیر کرنے کو اور متوسط حج کرینگے سوداگری کے لیے اور علما اور زہاد حج کرینگے ریا کے لیے اور محتاج حج کرینگے بھیک مانگنے کے لیے اللہ جل شانہ نے فرمایا وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

لِلنَّاسِ وَاَمْنًا اور جب ٹھہرایا ہم نے گھر کعبہ کو جگہ ثواب اور اجتماع لوگون کی اور پناہ سے
مراد یہ ہو کہ اُسکے حرم مین قتل اور غارت حرام ہو یا پناہ ہو زبر دستون سے یا شکارون کا
پناہ ہو یہانتک کہ شیر یا بھیڑیا جو ہرنون کا پیچھا کرے اور ہرن حرم مین آوے تو اُسکے پیچھے
سے باز رہتا ہو یا پناہ ہو اللہ کے عذاب سے **ابوالنجیم صوفی** رح کہتے ہین کہ ایک رات مین
کعبہ کا طواف کرتا تھا اور نہایت درجہ رقت صاف رکھتا تھا عرض کیا کہ خدایا تو نے فرمایا ہو
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا حرم مین جو داخل ہوا کس چیز سے امن ہوگیا ہاتف نے آواز دی کہ اٰمِنًا
مِنَ النَّارِ یعنی آتش دوزخ سے امن پایا یا پناہ کی جگہ ہو یعنی وہان جو پناہ لیوے اُسکے متعرض
نہ ہونا اُس سے امام ابوحنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر کوئی جنایت کر کے کعبے مین چھپے تو اُسکو پکڑنا جائز
نہین لیکن اُسکو ایسا روکنا کہ عاجز ہو کے آپ ہی نکلے اور مذہب امام شافعی کا یہ ہو کہ وہان
حد قائم کرنا مطلق جائز ہو کیونکہ عاصی نے خود اپنی حرمت کو توڑا اور حق تعالے نے مکہ معظمہ کو
بلد الامین کر کے فرمایا یعنی سب طرح کا امن ہو حدیث مین ہو مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰمِنًا جو کوئی دو حرمون مین سے کسی حرم مین مرے تو قیامت کو اُٹھے امن ملا
تقویم السعادت مین ہو کہ قبل پیدائش زمین و آسمان کے پانی پر بطور کف کے یہ مقام
متبرک بنا تھا جہان فرشتے ہزار برس بیشتر سے جناب باری کی تسبیح مین مشغول تھے اور اسی
کف کے نیچے سے یہ سطح زمین مکہ جسپر لوگ بستے ہین پھیلی ہو اور یہ وہ جگہ ہو جہان قالب خاک
جسم آدم علیہ السلام کا بنایا گیا اور چالیس برس تک اُسی جگہ پڑا رہا جب اللہ جلشانہ کو زمین کا پیدا
کرنا منظور ہوا تب اُس مقام کو ناف یعنی وسط زمین مقرر کیا جب آدم ع زمین پر آئے عرض کیا
کہ مثل بیت المعمور کے طواف کے لیے کوئی جگہ نہین ملتی ہو حکم ہوا جا اور جس جگہ نشان دیا جاتا ہو
اُس جگہ بنا رے کعبہ ڈال **موضح القرآن** مین ہو مسجد حرام کہتے ہین مکے کی مسجد کو حرام
اسکے معنی جس جگہ ہندر رہنا چاہیے اُس مکان مین کئی باتین منع ہین آدمی کو مارنا اور جانور کو
ستانا اور پڑا مال اُٹھانا حق تعالے نے فرمایا فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ اُس مین

نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونے کی جگہ ابراہیم علیہ السلام کی کعبہ پہلی مسجد ہو دنیا مین مقام ابراہیم علیہ السلام وہ ایک پتھر ہو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے قدم شریف کا نشان اُسپر تھا دوسرے اُس مین ٹخنون تک قدم ڈوب جاتا تیسرے مدت دراز تک وہ نقش قدم باقی رہتا ہو نشان کا سبب یہ ہو کہ کعبے کی بنا جب بلند ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام ضعف کے سبب سے پتھر اُٹھا نہین سکے تب اُس پتھر پر کھڑے ہوے اُنکے دونون پانون پتھر مین دھنس گئے یہی قول مشہور ہو اور اُس گھر کی طرف دلون کی رغبت اور یہ کہ اُس گھر کو جو خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہو وہ شرمندہ ہوتا ہو اور وہ مکان کبھی طواف کرنے والے سے خالی رہتا ہی نہین اور جو شخص خانۂ کعبہ کو دیکھتا ہو اُسکے آنسو جاری ہوتے ہین اور اولیا ہر شب جمعہ کو اُسکے گرد حاضر ہوتے ہین جب حیوانات دشتی بیمار ہوتے ہین مقابل کعبے کے کھڑے رہنے سے شفا پاتے ہین ایک شخص نے حالت طواف مین ایک عورت کی طرف خیانت سے دیکھا فی الحال نابینا ہوا جو کوئی مکۂ معظمہ کو بہت دیکھے روشنائی اُسکی آنکھ کی زیادہ ہووے اور دیکھنا کعبے کا خدا تعالی کے نزدیک ایک برس کی عبادت سے افضل ہو جو مکہ مین نیکی ہو اللہ جل شانہ نے فرمایا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ اور پاک رکھ گھر میرا طواف کرنے والون کے واسطے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ کرنے والون کے لیے اور پکار تو ای ابراہیم لوگون کو حج کے لیے آوینگے تیرے پاس پیادے اور سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے ارباب اشارت کی زبانی فرماتا ہو کہ تمھارا دل جو میری کبریائی کا دارالسلطنت ہو اُسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اُس مین راہ نہ دو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اُسپر پڑے روایت ہو کہ مکے کے راستہ چلنے والون سے فرشتے پیدلون سے تو گلے لگ کے ملتے ہین اور بے محمل اونٹون کے سوارون سے مصافحہ کرتے ہین اور محمل والون کو دور سے سلام کرتے ہین کہتے ہین کہ کعبے کو پہلے آدم علیہ السلام نے بنایا تھا حضرت نوح ؑ کے طوفان مین آسمان پر اُٹھ گیا پھر ابراہیم ؑ نے پتہ پا کر

جسطرح قدیم بنا تھی ویسا ہی بنایا اور جب ابراہیم علیہ السلام کو حکم دعوت حج کا ہوا حضرت
ابراہیم نے عرض کیا مَا یَبْلُغُ صَوْتِی نہین پہونچیگی آواز میری ارشاد ہوا عَلَیْکَ الْاَذَانُ
وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہی پہونچا دینا ہمارا ذمہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام پر
کھڑے ہوے وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑون سے بلند ہو گیا تب پکارا یَا اَیُّهَا النَّاسُ
اِنَّ رَبَّکُمْ قَدْ بَنٰی لَکُمْ بَیْتًا وَکَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ اے لوگو خبردار تحقیق
پروردگار تمھارے نے بنایا تمھارے لیے گھر اور فرض کیا تم پر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے
کا وہ آواز مشرق اور مغرب کے مابین مین جو کہ مردون کی پشت مین اور عورتون کے رحم مین تھے
اور اُسکے علم مین اُنکو حج ہونا نصیب تھا پہونچی اُنھون نے جواب مین لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ کہا کہتے
ہین جسنے ایکبار جواب دیا وہ ایک حج کریگا جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کریگا اور جسنے جواب
نہ دیا محروم رہیگا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً
مِنَ النَّاسِ مین تبعیض کا من نہوتا تو روم فارس ہند ترک یہود و نصاری سب حرم مین اژدہام
کرتے اور پروانے کی طرح اُس شمع کے جمال پر جلتے کہتے ہین کہ کعبے کو قیامت کے دن اُٹھاوینگے
ایک عروس کے مانند جسکا جلوہ ہوتا ہی جو کوئی حج کیا ہوگا اسکے آس پاس پھرتا ہی اور اُسکے
پردون پر ہاتھ ڈالتا ہی جب تک بہشت مین جاوے اور یہ لوگ اُسکے ساتھ جنت مین جاوینگے
حدیث مین ہی حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت اُسکی علامت یہ ہی کہ حاجی آپ کو گناہون سے
بچاوے اور جن گناہون سے توبہ کی تھی پھر اُن مین نہ پھنسے بلکہ اور عبادتون کو ملاتا جائے
بعض محدثین کہتے ہین اگر حج کرنے والے کے افعال و صفات بعد حج کے پہلے سے بہتر ہو جائین
تو حج اُسکا مقبول ہی ورنہ نامقبول حضرت علیہ السلام نے فرمایا جسکا حج مقبول ہو جاوے
اُسکو اذن ہوگا چارسو آدمیون کی شفاعت کرنے کا خواہ وہ لوگ اپنے کنبے کے ہون خواہ
اور مسلمان اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ الٰہی مغفرت کر حاجیون
کی اور جسکے لیے حاجی مغفرت چاہین اور فرمایا حضرت صلعم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو

حاجی سے پس سلام کر اُسپر اور مصافحہ کر اُس سے وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ اور کہہ اُس سے یہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے افضل حج وہ جس مین لبیک پکارنا بہت ہو اور قربانی کرنا حدیث کوئی مسلمان ایسا نہین ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتے ہین اُسکے داہنے بائین پتھر اور درخت اور کنکریان یہانتک جہانتک زمین ہے وہانتک سب لبیک پکارتے ہین حدیث اللہ جل شانہ روزانہ ایک سو بیس رحمت واسطے خانۂ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے ازانجملہ ساٹھ بنا بر طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والون کے اور بیس واسطے اُنکے جو اوپر کعبے کے نظر رکھتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حجر اسود داہنا ہاتھ ہے خداے تعالی کا زمین پر کہ مصافحہ کرین اُسکے ساتھ سب بندے اس طور پر کہ جیسے آپس مین مومن بھائیون سے مصافحہ کرتے ہین حج کے سبب صغائر و کبائر کی مغفرت معلوم ہوئی ہے لیکن حقوق العباد مشکل ہے اور فرماتے ہین جسکا حج مقبول ہوگا اُسکے مظالم معاف ہوجائینگے اسطرح کہ حق تعالے اہل حقوق کو ایسا کچھ عطا کریگا کہ وہ راضی ہوجاوینگے اور فرمایا طواف کرنیوالے کے لیے ستر ہزار فرشتے جو وہان معتبر ہین بخشش چاہتے رہتے ہین اور جو اللہ دین ایک ایک کے بدلے لاکھ لاکھ کا ثواب ملیگا اور فرمایا کہ حاجی لوگ راہ خدا مین جو خرچ کرتے ہین اُسکے عوض مین اللہ تعالے مرنے سے پہلے ہزار چند اُنکو دیگا اور جو کوئی مکہ مین ایک روز بیمار ہو لکھتا ہے خداے تعالے اُسکے لیے عمل صالح جو غیر مکہ مین کرتا تھا کہ وہ عمل صالح ساٹھ برس کی عبادت ہے اور جو کوئی دن مین ایک ساعت مکہ کی گرمی پر صبر کرے اللہ اس سے دوزخ کو ایک سال کی راہ دور رکھے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو نکلے قصد کرکے اُس گھر کا حج کرنے والے یا عمرہ لانیوالے سے ہے ذمہ اللہ کا اِنْ رَدَّہٗ رَدَّہٗ بِاَجْرٍ وَّغَنِیْمَۃٍ وَاِنْ قَبَضَہٗ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اگر اُسکو پھیر دے پھیر دے مزدوری اور غنیمت کے ساتھ اور اگر اُسکی روح قبض کرے داخل کرے اُسکو جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مواُسکی کی راہ مین آتے

یا جاتے بخشتا ہے حق تعالیٰ اُسکے پہلے گناہ اور نہ کھولا جائیگا اُسکا دفتر حساب کا اور نہ تولے جائینگے اُسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب وعذاب کے روایت ہی کہ پیدا کریگا اللہ اُسکے لیے ایک فرشتہ کہ حج کرتا رہیگا اُسکے واسطے قیامت تک اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا بہتر دنون سے وہ عرفہ ہی جو جمعہ کے دن پڑے اور اُس دن کا حج بہتر ہی اور دنون کے ستر حج سے لوگ اُسکو حج اکبر کہتے ہین فی الواقع اُس حج کا بڑا ثواب ہی لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے مراد یہ نہین ہی بلکہ عین حج مراد ہی اور احتراز ہی حج اصغر سے کہ عمرہ کو کہتے ہین **حدیث** حاجی سوار کی اونٹنی کے لیے ہر قدم کی سو نیکیان ہین اور ہر قدم حاجی پیادہ کے لیے سات سو نیکیان ہین حرم مین ایک رکعت کا ثواب لاکھ رکعت کے برابر ہی ایک نفل روزہ لاکھ روزے کے برابر ایک درم اللہ دینا لاکھ درم کے برابر **حدیث** اَعْظَمُ النَّاسِ ذَنْبًا مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَۃَ فَظَنَّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَغْفِرْ لَہٗ بڑا گنہگار لوگون مین وہ شخص ہی جو عرفے کے دن عرفات مین ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ نے اُسکو نہین بخشا اور فرماتے ہین کہ شیطان کسی دن بہت خوار وذلیل وزرد رو روز عرفہ سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور اُسکا سبب کچھ نہین مگر یہ کہ دیکھتا ہی نزول رحمت کو اور ذنوب عظام کی مغفرت کو **حدیث** اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہی اپنے فرشتون سے بعد دوپہر عرفہ کے ساتھ عرفہ والون کے فرماتا ہی دیکھو میرے بندون کی طرف کہ آئے ہین میرے یہان پراگندہ سر غبار آلودہ اور سب کو بخشدیتا ہی جسوقت کہ غسل کرتا ہی اور ارادہ احرام کا رکھتا ہی تو پاک ہوتا ہی گناہون سے جیساکہ مان کے پیٹ سے جنا گیا اور ہر طواف کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہی اور جسوقت کہ سعی کرتا ہی درمیان صفا اور مروہ کے لکھتے ہین اُسکی نیکیان ستر ہزار فرشتے پس جبکہ عرفات مین کھڑا رہتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکو آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب اُترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ پھر کالا کردیا اُسکو بنی آدم کے گناہون نے حجر اسود قیامت

کے دن گواہی دیگا اُسکے ایمان کی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ جس نے بوسہ دیا ہو اُسکو اللہ کے واسطے
بوسہ دینا حجر اسود کا جلا دیتا ہو دل کی کثافت کو اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ
کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ کرنے سے بہت بڑھکر ہی
اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے اول سیے ہوے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے
نکالے بدن کو میل کچیل سے نہا دھو کر صاف کرے یہ غسل واسطے صاف کرنے بدن کے ہی
اور نیت احرام کی کرے جسکو حاجت غسل کی نہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہی پھر
دو رکعت نفل احرام کی نیت سے قل یا قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے اور دعا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ
الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ پھر بعد نیت کے پکارے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک پھر درود ابراہیم پست آواز سے پڑھے
اور دعا مانگے اللھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذبک من غضبک ومن النار
اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ
الا باللہ بیان اُن چیزون کا جنکا احرام مین کرنا حرام ہو اور اکثر اُن چیزون مین جزا لازم آتی ہو صحبت
کرنا۔ رغبت سے بات چیت کرنا ہاتھ لگانا خواہش سے آنکھ بھر کر دیکھنا فسق و فجور کرنا جھگڑنا
غصہ کرنا ساتھ والون پر مگر غصہ دین کی بات پر اور امر معروف و نہی عن المنکر منع نہین اور منجملہ
ممنوعات بال و ناخن دور کرنا سیا ہوا لباس پہننا یا بنا ہوا ڈھا نکتا سر کا پہننا اور اوڑھنا بخور
دیے ہوے کپڑے کا خوشبو لگانا بدن مین یا کپڑون مین خوشبودار کا کھانا جیسے الایچی تیل ہما
جانور صحرائی کا شکار کرنا کھجانا بدن کا اسطرح پر کہ بال اُس سے ٹوٹ جائے یا جون مر جائے جون کا
بدن یا کپڑے سے مارنا یا دور کرنا کپڑے کو واسطے دور ہونے یا مر جانے جون کے دھوپ مین
ڈالنا یا دھونا مکروہات احرام کا بیان کہ اُنپر جزا لازم نہین آتی دور کرنا میل کا بدن سے
کھجانا زور سے ڈاڑھی یا سر کا یا باقی بدن کا جس سے خوف ہو بال ٹوٹنے کا یا جون کے مرنے کا

باندھنا چادر کا گردن پہ گرہ باندھنا چادر کا سونگھنا خوشبو کا **مباحات** احرام غسل کرنا واسطے طہارت اور دور کرنے غبار و گرمی کے غوطہ لگانا پانی مین کپڑا دھونا واسطے طہارت کے ہمیانی باندھنا اگرچہ سی ہوئی ہو سر یا منھ کو سایہ مین رکھنا سرمہ لگانا بغیر خوشبو کا آئینہ دیکھنا مسواک کرنا عضو شکستہ کی اصلاح کرنی پٹی باندھنا کرتے کو چادر کی طرح اوڑھنا یا اُسکا تہبند باندھنا سر یا منھ کا تکیہ پر رکھنا جوتی یا موزہ کٹا ہوا یا کھڑاؤن پہننا جس سے کعب نہ چھپے کھانا گوشت شکار صحرائی کا کہ اُسکو غیر محرم نے شکار و ذبح کیا ہو شکار کرنا مچھلی کا کھانا اُس طعام پکے کا جس مین خوشبو پڑی ہو ذبح کرنا اونٹ گائے بکری مرغی کا کھجانا انگلیون سے بغیر ناخن کے مارنا سانپ بچھو چوہے مکھی چیونٹی زنبور پسو مچھڑ کھٹمل اور درندون موذی حملہ کرنے والون کا حل و حرم مین **مسئلہ** اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے محرم سر یا تمام بدن کو ڈھانکے یا سیے ہوئے کپڑے پہنے جبتک وہ ضرورت باقی ہو ایک ہی قربانی لازم آتی ہے **مسئلہ** مفسد حج کا صحبت کرنا ہے قبل وقوف عرفات کے **مسئلہ** حج مین تین فرض ہین احرام باندھنا اور عرفہ مین ٹھہرنا اور طواف زیارت کرنا اور واجبات سے ہے مزدلفہ مین ٹھہرنا اور صفا مروہ کے مابین مین سعی کرنا اور کنکر پھینکنا اور طواف رجوع کرنا آفاقی کو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو وقوف کرنا عرفات مین نوین ذیحجہ کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تھوڑی رات گذرے تک **سر طواف کعبہ** یہ ہے کہ بیت المعمور کے گرد جس طرح فرشتے دن رات گھومتے اور تسبیح پڑھتے آدم زاد برس مین ایکبار تو اُس کو عمل مین لاوین اور اپنے نفس کو اس خصلت مین فرشتون کی عادت کرین **حج** کو جانے سے پہلے توبۂ نصوح کرے اور حقدارون کا حق ادا کرے اور نیت خالص کرے اور نفقۂ عیال و اولاد کا مہیا کرے اور وصیت لکھدیوے اور رفیق صالح بہم پہونچائے اور وطن سے ایسا رخصت ہو جیسا کہ دنیا سے آخرت کو جاتا ہے جب اپنے دوستون کو رخصت کرے سمجھے کہ یہ وداع اُس وداع کے مانند ہے جو سکرات الموت مین ہوا کرتی ہے جب سواری پر نبیٹھے تو

جنازے کی تیاری سمجھے احرام کا کپڑا کفن کے کپڑے کے مشابہ بھی ہی اور جیسا بیابان مین زن و فرزند سے تنہا رہتا ہی قبر کا بھی یہی حال ہی لیکن عرفات مین کھڑا ہونا عرصات قیامت سے شبیہ ہی کہ وہان بھی عالم جمع ہوگا اور ہر ایک شخص اپنی ہی فکر مین مشغول ہوگا جب حج سے فارغ ہو تو زیارت حضرت سید المرسلین سے مشرف ہووے **حدیث** مین ہی کہ جب قاصد زیارت قریب مدینہ منورہ کے پہونچتا ہی تو فرشتگان ساتھ تحفے اور ہدیہ رحمت کے اُسکے آگے آتے ہین اور طرح بطرح کی خوشخبریان دیتے ہین **حدیث** جو کوئی کہ میری زیارت کرے اور اُسکو مقصود اصلی جانے قیامت کے روز میرے ہمسایہ مین رہے اور لکھا جاوے اُسکے لیے ثواب دو حج مقبول کا بلکہ سبب قبولیت حج ہی مدینے کے راستہ مین بہت درود پڑھے خصوصًا اس درود شریف کو پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِكَ بَاقِیَۃً بِبَقَائِكَ صَلٰوۃً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوۃً مَقْبُوْلَۃً كَذٰلِكَ مَعْرُوْضَۃً عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ باتفاق علماے حیات اُس سرور کے بعد وفات کے کچھ شبہہ نہین کہ قبور مین زندہ ہین ساتھ کامل ترین حیات کے شہدا کی حیات سے **حدیث** مین آیا ہی الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون یعنی انبیا جیتے ہین اپنے قبور مین نماز پڑھتے ہین پھر جو حیات انبیا کا معتقد ہو اور سرور انبیا کی زیارت کو ضروریات دین سے نہ سمجھے سو وہ گمراہ ہی کیونکہ حضرت نے فرمایا جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری پس اُسنے مجھپر جفا کی غرض باجماع ائمہ اربعہ افضل المستحبات و اوکد الفضائل المرضیات سے ہی اور وہ افضل عبادات قریب واجب کے ہی اسلیے کہ جو شی ایک شی کے قریب ہو اُسکا حکم ما یقرب الیہ کا ہوتا ہی **ملا علی قاری** در المضیہ مین اور **مولانا عبد الحق** جذب القلوب مین زیارت کی فضیلت مین بہت سے احادیث لائے ہین از انجملہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جو کوئی قصدًا میری زیارت کرے وہ قیامت کو میرے ہمسایہ مین رہیگا ۲ جس نے زیارت کی میری وجبت

لہٗ شفاعتی واجب ہی اُسکے لیے شفاعت میری ۴ جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی بعد وفات میری گویا اُسنے زیارت کی میری زندگی مین کیونکہ زیارت آنحضرت کی حکم ملازمت اُنکے کی رکھتی ہی بیچ حالت حیات کے ۵ جو کوئی میری امت سے مالدار ہوا اور میری زیارت نکرے فلیس لہٗ عذر پس اس تقصیر کا عذر نہ سنا جائیگا ۶ من زار قبری کنت لہٗ شفیعًا و شہیدًا جسنے زیارت کی میری قبر کی ہونگا مین شفاعت کرنے والا اُسکا اور گواہ کہتے ہین کہ شفاعت اہل معصیت کے لیے ہی اور شہادت واسطے اہل طاعت کے جاننا چاہیے کہ بیچ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیت تقرب حق تعالی کی کرے اور کونسا تقرب و توسل اعلی و اکمل ہوگا پہونچنے سے طرف حضرت رب العالمین کے اور اس راستے مین اکثر احوال سواے اداے فرائض اور اداے ضروریات کے صلوۃ و سلام مین مشغول رہے **نقل ہی** کہ ایک دن عتبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھے ہوے تھے اتنے مین ایک اعرابی آیا اور اُسنے کہا السلام علیک یا رسول اللہ حق جل شانہ فرماتا ہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الایۃ پس مین اپنے گناہونکے معاف کرانیکو حاضر ہوا ہون میری شفاعت کر دیہ کہکر اُسنے دو شعر پڑھے ایک شعر یہ ہی ۵

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ		فیہ العفاف و فیہ الجود والکرم	

میری جان فدا ہی اس قبر پر جس مین آپ رہتے ہین اس قبر مین پرہیزگاری ہی اور جود و کرم ہی اعرابی تو یہ کہکر لوٹ گیا مگر عتبی کے بے اختیار آنسو نکل پڑے رات کو اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے عتبی اعرابی سے جاکر ملو اور اُسے بشارت دو کہ اللہ تعالی نے تمھارا گناہ بخشدیا **محبوب الزائرین** مین ہی زیارت شریف کے فائدون مین سے ایک یہ ہی کہ زیارت کرنے والون کو صحبت معنوی نصیب ہوتی ہی اور بہ برکت زیارت قبر شریف کے حق تعالی اُسکے گناہ معاف کرتا ہی ۵

چہ ندا روز سعادت مرحبا یوم الوصال	با غ من گل میکند امروز بعد از چند سال

صاحب قصیدہ وتریہ فرماتے ہین صلوۃ علیہ واجب عند ذکرہ زکوۃ علی الابدان

تسے لقبرہ فسیروا وزودوا والغنا ثم اعرزاقامت مدینۂ مطہرہ کی غنیمت جانے سہ

نادیدہ رخت عمر سودای تو ورزیدم	فارغ زتو کے باشم اکنون کہ ترادیدم

اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اترنے قرآن اور جبرئیل ع کی ہی اگرچہ ایکبار ہو قصور نہ کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز وروزہ اور درود وتلاوت قرآن کرے اور تابمقدور اگرچہ ایک شب ہووے بیداری بیچ مسجد شریف کے ہاتھ سے نہ دیوے کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کمتر نہین اور اس بیداری مین درود بکثرت پڑھے اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرت م کے لذت حاصل کرکے اسکو دفع کرے جب زیارت شریف کو چلے تو سلام عرض کرے اونہایت ادب وحضور قلب سے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

السلام ای محمد عربی	السلام ای دلیل حق طلبی	السلام ای مہ سپہر جلال
السلام ای شہ سریر کمال	السلام ای امام اہل صفا	السلام ای ضیای بزم ہدا
السلام ای نجات بخش عقاب	السلام ای شفیع روز حساب	السلام ای خلیل رب جلیل
السلام ای ظہور خلق جمیل	السلام ای خلاصۂ عالم	السلام ای کریم بحر کرم
السلام ای کلید گنج کمال	السلام ای جلیل ذی الاجلال	السلام ای شہ زمین و زمان
السلام ای فروغ کون و مکان	السلام ای سرور غمگینان	السلام ای رحیم مسکینان
السلام ای منور ظلمات	السلام ای لب تو آبحیات	السلام ای علیم علم یقین
السلام ای سراج محفل دین	السلام ای مشہر الآفاق	السلام ای مجسم اخلاق
السلام ای مغیث مظلومان	السلام ای مراد محرومان	السلام ای فدای روی توام
السلام ای گدای کوی توشاہ	ارتضا با خضوع عجز تمام	میفرستد ز ہند بر تو سلام

اور بیچ آثار سلف کے آیا ہی کہ جو کوئی نزدیک قبر شریف کے آیۂ ان اللہ وملئکتہ الخ پڑھے بعد ازان ستر بار کہے صلی اللہ بك یا نبی اللہ تو ایک فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہی صلی اللہ

سلام بحضرت علیہ السلام

علیک یا فلان آج تیری حاجت باقی نہ رہی کہ بر آئی جو شخص آنحضرت علیہ السلام کی قبر کی طرف
پاس سلام کرتا ہے اُسکو آپ بذات خود سن لیتے ہین اور جواب دیتے ہین بدون واسطے کے
اور اتنا شرف وافی و کافی ہے چونکہ حج ماہ ذیحجہ مین ہوتا ہے اُسکے متعلق فضیلت عشرہ ذیحجہ و
بیان قربانی و تکبیر تشریق وغیرہ ضروری امر ہے جاننا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر الحدیث
نہین کوئی دن کہ عمل نیک اُس مین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اس دس دنون سے کہ وہ بقرعید کا
ہے اور بھی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے عبادت کرنی اُس مین دس دن
ذیحجہ کے سے یَعدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَومٍ مِنھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیلَۃٍ مِنھَا بِقِیَامِ لَیلَۃِ القَدرِ
یعنے برابر کیے جاتے ہین روزے ہر دن کے ان مین سے ساتھ روزون برس دن کے اور قیام
ہر شب کا ان مین سے برابر ہو قیام شب قدر کے پس زیادہ پڑھوان دنون مین تحمید اور تسبیح
اور تہلیل اور تکبیر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے
اللہ سے کہ بخشدیوے گناہ اُسکے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے ف مگر جب عرفات
مین ہو تو مستحب نہین حدیث بزرگ مہینہ اللہ کے نزدیک شہر ذیحجہ ہے پس یاد کرو اُس مین
اللہ کو بیٹھے اُٹھے سوار پیادہ ہر گھڑی ہر وقت مین خصوصًا قربانی کرنی کہ افضل و محبوب تر اور
عملون سے ہے اور روزے ہر دن کے اول ذیحجہ سے عرفہ تک حدیث مین ہے جو کوئی کہ ارادہ
کرے قربانی کا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے تا کہ مشابہت ہو احرام والونکے ساتھ
اور نہی اس مین تنزیہی ہے اور خلاف اسکا ترک اولیٰ اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اس کا
مکروہ حدیث ما عمل ابن ادم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم الحدیث
یعنی نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے
سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگھون اور بالون اور کھرون
اپنے کے اور خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی مین پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنے

فضیلت عشرۂ ذی الحجہ

قربانی کے بیان میں

نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اسکے نفسون کو **حدیث** قوی کرو تم اپنی قربانیون کو اسلیے کہ وہ تمہاری سواریان ہونگی پل صراط پر یا یہ معنی ہین کہ انکی قربانی میزان اعمال مین اور گران کریگی اسکو اور خوش کرو یعنی جب جانا تم نے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اسکو اور دیتا ہی اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس تمہارے ساتھ قربانی کے خوش **حدیث** اصحاب نے پوچھا اے رسول خدا کیا ہی یہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہی تمہارے باپ ابراہیم کا انپر سلام ہو جیو کہا صحابہ نے پس کیا ثواب ہی واسطے ہمارے اس مین فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی یعنی گاے اور بکری کے قربانی کرنے مین کہ انکے بال ہوتے ہین **حدیث** مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا جسکو ہو فراغت اور قربانی نہ کرے تو نہ نزدیک ہو ہماری عیدگاہ کے بہتر وہ قربانی ہی کہ بہت گران قیمت ہو اور فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ کہ جسنے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانون کو اور بینائی کو دن عرفہ کے بخشے جاتے ہین اسکے لیے گناہ اگلے عرفہ سے اگلے عرفہ تک اور وہ شخص قیامت مین نیچے سایۂ عرش کے رہے فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے کہ جسنے شب بیداری کی چار رات واجب ہوتی ہی اسکے لیے جنت یا مغفرت آٹھوین شب ذی الحجہ کی اور رات عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات عید فطر کی اور فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے جسنے شب بیداری کی عید الفطر اور عید قربانی کی رات مین نہین مریگا دل اسکا اسدن کہ مرینگے دل یعنی قیامت مین دہشت سے وہان کی امن مین ہوگا **حضرت** علیہ السلام نے فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی ہی اور بہترین اس چیز کا کہ کہا مین نے اور نبیون نے پہلے مجھ سے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علے کل شیٔ قدیر اس ماہ مبارک مین ہر روز دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ اخلاص تین بار دیوے خداے تعالی اسکو نیکی زیادہ اور دور کرے اسکی بدی روز عرفہ مین چار رکعت نماز بیک سلام پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ انا انزلنا تین بار اور اخلاص اکیس بار اور بعد

سلام کے ستر ستر بار درود و استغفار پڑھے ثواب بیشمار پاوے اور بہشت عدن مین داخل ہووے
اور جو کوئی صدقہ کرے اُن دنون مین اُسکے لیے ہی ثواب بڑا نزدیک اللہ کے اور فضیلت ایام
ذیحجہ کی بہ سبب اس بات کے ہی کہ ان دنون مین اقسام امہات عبادت مثل نماز و روزہ
و صدقہ و حج و قربانی کے جمع ہوتے ہین اور تحقیق وہ ہی کہ دن عشرۂ ذیحجہ کے فاضلتر ہین
بہ سبب ہونے روز عرفہ اور قربانی کے اور رات اخیر رمضان کی افضل ہین بہ سبب ہونے لیلۃ القدر
کے اور جبکہ وقت افضل ہوتا ہی تو عمل صالح بھی اُس مین افضل ہوتا ہی جس بندے کے حق مین
حق تعالی نیکی کا ارادہ فرماتا ہی تو وہ بندہ مبارک وقتون مین نیکیون کی طرف مشغول ہوتا ہی
بخلاف بدبخت کے کہ وہ مبارک ایام مین بھی معصیت سے دست بردار نہین ہوتا **عید** کا نام
اسلیے ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتھ مغفرت و رحمت کے لیس
العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من العید **عیدین** مین بہ سبب اجتماع
مسلمانون کے شوکت اسلام کی ہوتی ہی ہر ایک مسلمان کی باہم ملاقات ہوتی ہی سو زیادتی
محبت کی ہی کہ شرع مین مطلوب ہی فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے لازم کرو تم روز دن کو
عشرۂ ذیحجہ کے اور کثرت دعا و استغفار اور صدقہ کو عرفہ کے روز یہ دعا بہت پڑھے اللھم انک
عفو تحب العفو فاعف عنا یا کریم اور کلمۂ توحید بکثرت پڑھے کہ بہشت اُسپر واجب ہوتی ہی
اور دوزخ حرام اور روز عرفہ کے غروب کے وقت بسم اللہ ما شاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم پڑھے تو اُسکے لیے واسطے جاتے بہشت کے کافی ہووے **قولہ تعالے**
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ معدودات ایام تشریق ہین اور ذکر سے تکبیر نمازون کے
پیچھے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑھنے والا اور اگر زیادہ کہے ایکبار سے تو ہوگا ثواب وان زاد
علیھا یکون فضلا تا کہ العینی اور عورت آہستہ تکبیر کہے واجب ہی تکبیر کہی مسبوق پر بعد
ادا سے باقی نماز کے اگر ترک کرے امام تو تکبیر کہلے مقتدی **مسئلہ** جو شخص امام کو پہلی رکعت مین
قرات کے وقت پاوے تو پہلی تکبیر کہکے زائد بھی کہے رکوع مین امام کو پاوے تو پہلے تکبیر

کھڑے اگر یقین رکوع ملنے کا ہو تو تکبیرین بھی کہے نہین تو تکبیرین رکوع مین کہے اگر بعد رکوع کے
ملا ہو تو تکبیرین نہ کہے بعد سلام امام کے اُٹھ کر قرأت پڑھکر وہ تکبیرین کہے تاکہ ہر دو رکعت
کی تکبیرات متوالی نہ ہو وین مسئلہ سلام کے ساتھ تکبیر کہے تکبیر نزدیک صاحبین کے
واجب ہے منفرد اور عورت اور مسافر پر اور جماعت شرط نہین کیونکہ تکبیر تابع فرض کی ہے **قربانی کا بیان** قربانی کرنی واجب ہے ہر مسلمان مقیم غنی پر اور قربانی کرنی اپنی بیوی کی طرف سے
اور اولاد کیطرف سے اُسپر واجب نہین مسئلہ اعتبار اخیر وقت کا ہے واسطے فقر اور غنا کے
اگر آخر روز بارھوین کے فقیر غنی ہوگیا واجب ہوتی ہے قربانی مسئلہ عید کا دن افضل ہے
قربانی کے لیے ہم مکروہ تنزیہی ہے قربانی رات کو ہم خرید کرنا قربانی کا دس درہم کو اولے ہے
تصدق کرنے سے ہزار درہم کے ہم حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر
ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تم پر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو مسئلہ
مستحب ہے کہ نہ ناقص کرے صدقہ تہائی سے چاہیے کہ تین حصہ کرے ایک حصہ فقیرون کو
ایک حصہ بطور تحفے کے بھیجے اور ایک حصہ آپ اور عیال اُسکے کھاوین اور عیاشیہ مین
لکھا ہے کہ دیوے اُس مین سے جسکو چاہے خواہ غنی ہو یا فقیر یا مسلم ہو یا ذمی انتہی اگر واجب
کرے قربانی کو ساتھ نذر کے تو نہین جائز ہے اُسکے کرنے والے کو کہ کھاوے اُس مین سے آپ
کچھ اور نہ یہ کہ کھلاوے غنی کو اسی طرح جو قربانی عوض جنایت کے ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے
نہ آپ کھاوے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو دے مگر بھائی بہن محتاج کو دینا
جائز ہے مسئلہ تصدق کرے پوست قربانی کا یا بنا لیوے کوئی چیز اپنے نفع کے لیے اگر بیچے
نقد دینے کے لیے جائز ہے اور نہ دیوے مزدوری قصاب کی قربانی مین سے وہ جو حدیث
شریف مین آیا ہے من باع جلد اضحیتہ فلا اضحیۃ لہ پس یہ محمول ہے کھال بیچ کر
قیمت کو اُسکی اپنی حاجت مین صرف کرنے پر کہ ثواب ناقص ہوجاتا ہے سو نفی کمال کی ہے
مثل لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے مستحب ہے کہ منہ قربانی کا قبلہ کی طرف کرے وقت

ذبح کرنے کے چھری تیز کر لیوے کہ یہ بھی احسان ہی جانور کو لٹا کر تیز کرنا مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے مکروہ ہی **مستحب** ہی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر جانتا ہو اچھی طرح ذبح کرنا اگر نہ جانتا ہو تو وقت ذبح قربانی کے نزدیک حاضر رہے جیسا کہ حضرت علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سے فرمایا قومی فاشہدی اضحیتک فانہ یغفر لک باول قطرۃ من دمھا کل ذنب یہ مضمون ہدایہ کا ہی **مقاصد الصالحین** مین ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای فاطمہ رض اپنی قربانی کے نزدیک جا اور یہ دعا پڑھ کہ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ بعد اسکے فرمایا کہ اول قطرہ خون قربانی سے کہ زمین پر گرتا ہی جو گناہ بندے نے کیا ہی وہ بخشا جاتا ہی وقت ذبح کے بسم اللہ واللہ اکبر لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت ذبح کے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ آخر تک اور آیۃ اِنَّ صَلوٰتِیْ مسلمین تک اور اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ وعن محمد وامتہ پڑھ کے تکبیر کے ساتھ ذبح فرماتے اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اُس مین ایسا نقصان نہو کہ بہ سبب اُسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اُس جانور کے کہ پھٹا ہو کان آگے سے یا پیچھے سے اور نہ اُس جانور کو کہ اُسکے کان چرے ہون درمیان مین سے یا پھٹے ہون گول پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلیون ہاتھ اپنے اور فرمایا چار لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا یعنی جو کہ چل نہ سکے اور کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا یعنی ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے آدھی سے زیادہ بینائی نہ ہو اور بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی یعنی جو کہ گھانس نہ کھا سکے اور دبلا کہ نہ ہو گودا ہڈیون مین اور ایسا ہی جائز نہین کہ آدھی دم یا آدھا کان کٹا ہو لیکن بے سینگ ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ اونٹ کو بھی سینگ نہین اور خصی ہو تو جائز ہی بلکہ اولی ہی اور اگر کوئی قبل از نماز عید کے قربانی کرے تو اُسپر دوسری قربانی لازم ہی جو عید کی نماز سے پہلے

قربانی کرتا ہو اُسکو قربانی کا ثواب نہین ملتا وہ محض اپنے نفس کی خاطر اُس جانور کو ذبح کرتا ہی
اور جائز ہی خارشتی فربہ پس اگر دبلا ہو تو نہین جائز اور بزازیہ مین ہی کہ نہین جائز وہ لنگڑا
کہ چلے تین پانوٗن سے اور نہ رکھے چوتھا پانوٗن زمین پر اور نہین جائز ہاتھ کٹا اور پانوٗن کٹا اور
نہین جائز وہ کہ جسکے دونون کان کٹے ہون یا دم بالکل کٹی ہو اور نہین جائز وہ جانور کہ دانت
نہ ہون اُسکے اور کفایت کرتا ہی باقی رہنا اکثر دانتون کا ضرور ہی قربانی کے گلے یا ہاتھ پانوٗن
وغیرہ پکڑنے والے کو کہ وہ بھی بسم اللہ کہے اگر نہ کہے تو جانور حرام ہوتا ہی ایسا ہی نقل کیا مولانا
قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اُستاد مولانا **اسحق** سے رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہی مولف
مسکین کہ **خلاصۃ الفقہ** مین بھی ایسا ہی ذکر کیا ہی **مسئلہ** اگر خریدا جانور صحیح سالم پھر
عیب دار ہو گیا ساتھ ایسے عیب کے کہ قربانی اُس سے درست نہین پس اُسپر قائم کرنا غیر اُسکے کا
ہی اُسکی جگہہ اگر غنی ہو اور اگر فقیر ہو تو کفایت کرتا ہی اُسکو یہ اور اگر فقیر نے واجب کی ہو قربانی
اپنے پر تو نہین جائز ہو گی عیب دار **قاعدہ کلیہ** یہ کہ جو عیب ناقص کرے منفعت کامل کو
یا جمال کامل کو تو وہ مانع ہو قربانی سے اور منقول ہی ابو یوسف سے کہ اگر ہاتھ پانوٗن باندھے
قربانی کے ذبح کرنے کے لیے اور ٹوٹ گیا اُسکا کوئی عضو یا کانی ہو گئی پس ذبح کیا اُس کو
اُسی دن یا اُسکے دوسرے دن تو وہ کفایت کر جاویگی **فوائد قربانی** جو کہ قربانی کرے
اُسکے سب اگلے گناہان معاف ہوتے ہین اور تمام اجزاے قربانی کے یہانتک کہ سرگین
اور بول قربانی کے اُسکی ترازو مین ڈالتے ہین اس سبب نیکی کا پلہ بہت گران ہوتا ہی اور
بد ترین بخیل وہ ہی جو قربانی نہ کرے **اشرف المسائل** مین ہی کہ جسپر قربانی واجب تھی
اگر اُسنے نہ کی اور ایام اُسکے گذر گئے تو چاہیے کہ اُسکی قیمت صدقہ کرے اور جس پر
واجب نہ تھی اگر اُسنے قربانی کے لیے جانور خرید کیا اور اُسکی مدت گذر گئی تو واجب ہی
اُسے خیرات کرے اور ذبح کے قبل جانوران قربانی کے اجزا سے نفع اُٹھانا حلال نہین
پس اگر ذبح کے پیشتر دودھ دوہے سو فقیر کو دے اور اگر چارہ کھلاتا ہو تو اُسکے دودھ

اور گوبر سے نفع لینا جائز ہی مقاصد الصالحین مین ہی کہ جس گھر مین باوجود مقدور
کے قربانی نہین ہوتی وہ گھر روتا ہی اور جناب باری مین دعا کرتا ہی کہ الٰہی اس شخص کے
گھر کو مال سے خالی کر جیسا اُسنے مجھ کو قربانی سے خالی رکھا اُس سال کچھ نہ کچھ بلا اُس گھر
پر نازل ہوتی ہی اور جس گھر مین قربانی ہوتی ہی وہ گھر صاحب خانہ کے حق مین دعا کرتا ہے
اُسکی دعا کی برکت سے اُس گھر مین ہر طرح امن اور آسائش ہوتی ہی **اصل قربانی**
کی قصہ اسمعیل علیہ السلام کا ہی اہل تواریخ معتمد نے لکھا ہی کہ ایک دن دوپہر کے
وقت حضرت اسمعیل شکار سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ منھ اُنکا
شب چہاردہم کے مانند روشن ہی اُسوقت آپ کو نہایت فرحت ہوئی اور محبت پدری
نے جوش کیا اپنے سینے سے لگایا اور بہت پیار کیا اتنے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام
سوگئے خواب مین دیکھا کہ ایک آواز آتی ہی کہ ای ابراہیم اسمعیل کو ہماری راہ مین قربان
کرو اور یہ ماجرا کئی دن خواب مین متواتر واقع ہوا

حکم شد یعنی پسر قربان بکن	در رہ حق تو جگر قربان بکن

آپ جناب ہاجرہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اُٹھ اور اپنے فرزند دلبند کو کپڑے بہت اچھے
پہنا اور بالون مین کنگھی کر اور بدن مین خوشبو لگا کہ بڑے دوست کی ملاقات کے واسطے
لیے جاتا ہون حضرت ہاجرہ آپ کا حکم بجا لائین اور اُنکو اپنی چھاتی سے لگا کر رخصت
کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سے فرمایا کہ ایک چھری اور ایک
رسی بھی لاؤ حضرت ہاجرہؑ نے کہا کہ اُنکو ایک دوست کی ملاقات کے واسطے لیے جاتے ہو
چھری اور رسی کیا کروگے فرمایا کہ شاید خدائے تعالیٰ کوئی دنبہ دے اور حاجت ذبح کی
پڑے سبحان اللہ خدائے تعالیٰ اپنے دوستون کی زبان سے وہی بات نکلواتا ہی جو اُس کو
منظور ہوتا ہی اور یہ بھی مذکور ہی کہ شیطان نے طعن کیا اور کہا خداوندا خلیل تیرا تیرے
سوا بھی اور کوئی یعنی فرزند کو دوست رکھتا ہی تو اسلیے یہ امتحان ہوا اور شیطان شرمندہ

اور خجل ہوا اور بعضی روایتون مین یون بھی آیا ہے کہ فرشتگان نے سوال کیا کہ الٰہی ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل گردانا حالانکہ وہ جان کو اور فرزند کو اور مال کو دوست رکھتے ہین اس لیے ان تین سے امتحان ہوا سچے نکلے مال کا امتحان یون ہوا کہ حق تعالے نے جبرئیل ؑ ومیکائیل ؑ کو بھیجا کہ ابراہیم کے پاس جاکے میری تسبیح وتحمید کرو سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح پڑھنے لگے سنتے ہی ذوق وشوق آپ کا بڑھنے لگا ؎

خلیل ابراہیم کے تین امتحان کے بیان مین

زان نوائے وصدائے جان افزا	عقل وہوش خلیل رفت زجا
نام جانان شنید وجان افشاند	آستین برہمہ جہان افشاند
باخود آمد خلیل وداد آواز	کین نوا از نو کشید آغاز
قدسیان گوہر ادب سفتند	در جواب خلیل حق گفتند
تا کی این ذکر رائیگان گوئیم	کار کردیم ومزد آن جوئیم

غرض دوسری بار ذکر کرنے کے لیے مزدوری طلب کی خلیل اللہ نے آدھا مال دیدیا پھر ملائک نے تسبیح کہنی شروع کی جس سے خلیل اللہ کا وجد دوچند ہوا ؎

دل وجانش در اہتزاز آمد	وجد وحال گذشتہ باز آمد
قدسیان باز لب فرو بستند	زان صدا وخروش بنشستند

پھر جب ملائک خاموش ہوے تو خلیل فرمانے لگے کہ اور بھی جان فدا کرتا ہون میرے رب کا ذکر کیجیے ؎

سبحہ خوانان کہ مزد جوی شدند	مزد دیدند سبحہ گوے شدند
ہرچہ بودش زملک ومال پسند	جملہ در پاے مطربان افگند
زآتش امتحان چو ابراہیم	خالص آمد زر ناب سلیم

پس ملائک متعجب ہوے اور کہنے لگے بارک اللہ فیک فی مالک واولادک

منقول ہے کہ ایک دن ابراہیم علیہ السلام مہمان کو ڈھونڈھنے نکلے کوئی مہمان نہ ملا جب اپنے گھر کو واپس آئے تو ایک شخص کو اپنے گھر مین کھڑا پایا اُسنے کہا مین فرشتہ ہون

میرے رب نے مجھکو ایک بندے کی طرف بھیجا ہے مین اُسکو یہ بشارت دونگا کہ اللہ نے اُس کو اپنا خلیل بنایا ہے حضرت ابراہیم نے کہا وہ بندہ کون ہے واللہ اگر تو مجھے بتا دے تو وہ اگر جہان کے پرلے کنارے پر بھی ہوگا تو مین اُس سے جا کر ملونگا فرشتے نے کہا اے ابراہیم تو ہی وہ بندہ ہے تو حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ کس وجہ سے اللہ نے مجھکو اپنا خلیل بنایا اُسنے کہا اسلیے کہ تو اور لوگون کو اپنا مال دیتا ہے اور تو کسی سے نہین مانگتا **دوسرا امتحان** آتش مین جب پھینکدیا حق تعالی نے فرمایا قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم اور حق تعالی نے ملائک سے پوچھا کہ کیا ابراہیم کو محبت نفسی ہے ملائک نادم ہوے اور اقرار کیا بیشک وہ خلیل اللہ ہین اور **تیسرا امتحان** فرزند کی قربانی کا الغرض جب ابراہیم علیہ السلام اسمعیل علیہ السلام کو لیچلے اور شیطان کو خبر ہوئی اپنے دل مین سوچا کہ یہ وقت فریب دینے کا ہے شاید اس حال مین میرا فریب چل جائے وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ کچھ جانتی ہو کہ اسمعیل علیہ السلام کو کہان لیے جاتے ہین بی بی نے کہا کہ اپنے کسی دوست کی ملاقات کو لیے جاتے ہین وہ ملعون بولا کہ یہ بات غلط ہے وہ اُنکو قربان کرنے کے لیئے لیئے جاتے ہین وہ بولین کہ یہ بات قیاس مین نہین آتی کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرین وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے ہین کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے وہ بولین کہ اگر خدا نے فرمایا ہے تو ہزار جان اسمعیل کی خدا کی راہ پر صدقے ہین جب وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے جواب سے مایوس پھر اخلیل علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اسمعیل کو کہان لیے جاتے ہین فرمایا کہ ایک دوست کی ملاقات کو لینے جاتا ہون وہ بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ قربانی کے واسطے لیے جاتے ہو وہ جو تم نے خواب مین دیکھا وہ حکم الٰہی نہین ہے بلکہ تم کو شیطان نے فریب دیا ہے اور تمسے خون ناحق تمھارے بیٹے کا کراتا ہے آپ نے فرمایا کہ اے ملعون چپ رہ کہ پیغمبرون کو خواب شیطانی دکھائی نہین دیتے پھر وہ ملعون بولا کہ تمھارا دل کس طرح اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ تم ایسے بیٹے کو ذبح کرو آپ نے فرمایا کہ اے ملعون یہ کیا بات ہے کہ اگر اپنے دوست کی رضامندی کے واسطے کڑوڑ بیٹے اسمعیل سے ذبح کرون تو

مجھکو سر ہو ملال نہو جب یہ ملعون حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب سے ناامید ہوا تب حضرت اسمعیل کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ای اسمعیل کچھ جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم تمکو کہان لیے جاتے ہین وہ بولے کہ کسی اپنے دوست کی ملاقات کے لیے لیے جلتے ہین وہ ملعون بولا کہ یہ بات نہین ہی بلکہ تم کو ذبح کرنے کے واسطے لیے جاتے ہین فرمایا کہ میرے باپ کو میرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ وہ بولا کہ وہ سمجھتے ہین کہ مجھکو اللہ تعالے کا حکم ہی حضرت اسمعیل نے جواب دیا کہ اگر اللہ کا حکم ہی تو میری ہزار جانین قربان ہون تو مجھکو کچھ غم نہین کہ رضامندی اللہ کی سب سے بہتر ہی جب اسطرح سے وسوسے شیطان نے حضرت اسمعیل کو دیے آپ نے والد سے پوچھا کہ یا حضرت یہ کون مجھکو بہکاتا ہی آپ نے فرمایا کہ ای فرزند یہ شیطان ہی کہ تجھکو بہکاتا ہی الغرض جب ابراہیم علیہ السلام منا پر پہونچے آپ نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ای جان پدر مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ تجھکو ذبح کرتا ہون تو غور کر کہ تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اور مقصود آپکا اس کلام سے یہ تھا کہ مین اسمعیل کا امتحان کرون اس واسطے کہ یہ نوجوان ہی اور اس عمر مین آدمی کو زندگی بہت عزیز ہوتی ہی حضرت اسمعیل نے عرض کیا یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یا حضرت حکم الٰہی مین دیر نہ کیجیے اور جو حکم خدا کا ہی اُسکو جلد بجا لائیے کہ شیطان ملعون گھات مین لگا ہی مبادا کہ اُسکا فریب اور وسوسہ کچھ ضرر پہونچائے ای پدر بزرگوار جب تم نے بموجب حکم خدا بیٹے کے ذبح کرنے مین دریغ نہ کیا مجھکو جان دینے مین کیا دریغ قیامت کے دن آپ کو ابراہیم پیسرباز اور مجھکو اسمعیل سرباز کہین گے اب مین تین وصیتین کرتا ہون **اول** یہ کہ میرے ہاتھ پانون خوب رسی سے مضبوط باندھیے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اپنے دوست کے حضور مین جاتا ہی کیا بیقرار ہو کر ہاتھ پانون ماریگا جواب دیا یہ بات نہین مگر اس بات سے ڈرتا ہون کہ وقت ذبح کے بے اختیار تڑپون اور آپ کے کپڑے میرے خون سے آلودہ ہو جائین ؎

اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم	کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ

اسمعیل علیہ السلام کے ہاتھ پانون ... کے بیان مین

دوسری وصیت یہ ہو کہ وقت ذبح کے میرا منھ زمین کی طرف کیجیے اور مجھ کو نہ دیکھیے شاید کہ میری صورت دیکھ کر شفقت پدری جوش کرے اور تعمیل حکم الٰہی مین کچھ فتور واقع ہو۔ **تیسری وصیت** یہ ہو کہ میری ماں کو بہت تسلی اور دلاسا دیجیے گا کہ شاید وہ مجھکو آپکے ساتھ نہ دیکھے اور اس حال سے مطلع ہو کر شدت غم سے اُسکی چھاتی پھٹ جائے اور میری طرف سے بعد سلام کے فرمائیگا کہ میری مفارقت مین بے صبری نہ کرے قیامت بہت نزدیک ہو جلد ملاقات ہوگی اور بعض روایات مین آیا ہو کہ جب حضرتؑ آپ کے ہاتھ پانوٗن باندھنے لگے حضرت اسمٰعیل روئے اور کہا کہ ای پدر بزرگوار میرے ہاتھ پانوٗن نہ باندھیے اسواسطے کہ مالک کے حضور مین اُس بندے کو باندھ کر لیجاتے ہین جو بھاگ جاتا ہو آپ خاطر جمع سے ذبح کیجیے مین مردانہ وار جان دونگا فَلَمَّآ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ جب حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کے ہاتھ پانوٗن باندھے خاک پر منھ رکھ کر رونے لگے آپ کے رونے سے ساتوٗن آسمانون کے فرشتے رونے لگے جسوقت خلیل علیہ السلام نے اُنکے گلے پر چھری رکھی حضرت اسمٰعیل نے ہنس دیا آپ نے پوچھا کہ ہنسنے کا کیا سبب ہو کہا کہ اس چھری مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا دیکھتا ہون جس چیز پر یہ نام لکھا ہو دیکھا چاہیے کہ وہ کیونکر کاٹے لکھا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس زور سے چھری پھیری کہ دھار اُسکی مڑ گئی اور ذرا نہ کاٹا آپ نے غصے مین آکر چھری کو زمین پر دے پٹکا تب قدرت خدا سے چھری نے کلام کیا کہ یا خلیل اللہ مجھپر خفا نہ ہوجیے جسنے آپکو حکم ذبح کا دیا ہو اُسی نے مجھکو منع کیا ہو اور بعضے کتب مین ہو کہ چھری کو غصے سے پتھر کی طرف پھینکدیا سو دھنس گئی اور خلیل ڈرے کہ شاید اپنی قربانی قبول نہ پڑے اور اسمٰعیل بھی روتے تھے بابا اگر تاخیر کرین تو قبول نہ ہون مین اور ہربار اسمٰعیل کہتے تھے یا ابت مالی اراك باکیا ای باپ کس لیے دیکھتا ہون تم کو روتے ہو اور ملائکہ کہتے تھے الٰہنا ارحم ھذا الشیخ الکبیر وافد ھذا الطفل الصغیر ای اللہ رحم کر اس شیخ بزرگ پر اور فدا بھیج واسطے اس چھوٹے لڑکے کے کہتے ہین اگر ذبح اسمٰعیل کا ہوتا تو یہ سنت باقی رہتی اور

لوگ اپنے فرزندون کو قربانی کرتے کہتے ہین وہ گوسفند قربانی ہابیل کا تھا کہ حق تعالی نے اُسکو فردوس اعلی مین تربیت کرکے فدیہ اسمعیل کا گردانا ہے

چو بندہ بہ فرمان داور بود	خدایش نگہبان و یاور بود

اور بعضے علما کے یون لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل کے گلے پر چھری رکھ کر چاہا کہ کاٹین حضرت جبرئیل ع نے حکم الٰہی سے دھار چھری کی پھیر دی ہرچند زور کیا خط تک نہ پڑا غیب سے آواز آئی یا ابراھیم قد صدقت الرویا انا کذلک نجزی المحسنین کہ ای خلیل اللہ برگزیدہ تو نے اپنے خواب کو سچا کیا اور ای بندہ پسندیدہ تو آزمائش مین صادق نکلا اب یہ گوسفند ذبح کر اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دے **کشاف** مین لایا ہو کہ حق تعالے نے تانبے کا حلقہ حلق پر اسمعیل علیہ السلام کے پنہایا یا یہ کہ کہتے ہین حلق کٹتا تھا اور درست ہوتا تھا وقت ذبح کے اسمعیل علیہ السلام نے اس مطلب کا تصور فرمایا ہے

ازین بہتر نباشد در جہانم	کہ قربان خداوندست جانم

اور فرمان باری ہر وقت شیطان پر ہوتا تھا کہ ای ملعون دیکھ طرف ہمارے دوست کے اور دوست کے بچے کے کہ کیونکر راضی ہی شیطان شرمندہ ہوا اور کہا الٰہی مجھے بھی نہایت حیرت ہی غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا دیکھتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گوسفند ہوا پر اُڑائے ہوے لاتے ہین اور کہا کہ یا ابراہیم عوض اسمعیل کا لیجیے اور قربانی کیجیے پس اسکے حضرت جبرئیل نے ہاتھ اُٹھا کر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اسمعیل علیہ السلام نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس دنبہ کو ذبح کیا اُس دن سے ایام تشریق کی تکبیرین واجب ہوئین اصل تکبیر تشریق کی یہی ہی جیسا کہ علامہ چلپی نے لکھا ہی **اور بعض کتب** مین ہی کہ اُس وقت فرشتے متعجب تھے اور اس حال کو دیکھکر حیرت کرتے تھے بعضے کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑا جوانمرد ہی کہ اپنے ایسے بیٹے کو قربان کرتا ہی اور بعضے کہتے تھے کہ اسمعیل بڑا جوانمرد ہی کہ اپنی جان خدا کی رضامندی کے لیے

دیتا ہی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فارغ ہوے جناب الٰہی سے خطاب ہوا کہ اے خلیل خلقت
سب ملت کے لیے تونے یہ قربانی گواہ گذرانی اور اسمعیل نے جو اس امتحان پر صبر کیا اور تسلیم
ورضا پر قائم رہا مین تم دونون سے راضی ہوا اب جو مطلب تم دونون مانگو مین دون دونون
حضرتون نے دعا کی کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی امت کا جو شخص گنہگار ہو اور زیانکار ہو اُسکی
مغفرت ہم دونون کے التماس سے فرمانا اور زبان اُسکی کلمہ شہادت پر جاری کرنا حکم ہوا کہ
تمھاری دعا قبول ہوئی اور تمام امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشی گئی تم خاطرجمع رکھو
اور شاکر رہو **چونکہ** اس حصہ دوم احسن المواعظ مین لیالی فاضلہ جیسے شب قدر شب عیدالفطر
وشب عیدالاضحی وشب عرفہ کی فضیلت مبین ہو اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ شب برأت کی
بھی کچھ فضیلت بیان کی جاوے تاکہ وقت حاجت کام آوے اکثر لوگ شب برارت مین اُسکی
فضیلت سننے کے شائق رہتے ہین اور واعظون کی تلاش کرتے ہین اس لیے یہ بیان پڑھ کے
سنا دین تو کافی ہی **فضیلت شب براءت** خیرالموانس مین ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا
مجھے جبرئیل ع نے خبر دی کہ خداے تعالیٰ اس مہینہ مین رحمت کے تین سو دروازے کھولدیتا ہے
حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ جو شخص شعبان کا ایک روزہ بھی رکھیگا خداے تعالیٰ اُسکے
جسم کو آگ پر حرام کر دیگا وہ جنت مین حضرت یوسف کی رفاقت مین ہوگا **ابوہریرہ** کہتے
ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھوین رات کو میرے پاس جبرئیل آکر
کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا آسمان کی طرف سر اُٹھا کر تو دیکھیے مین نے پوچھا یہ
کونسی رات ہی کہا یہ وہ رات ہی جس مین خداے تعالیٰ نے اپنی رحمت کے تین سو دروازے
کھول رکھے ہین اس رات مین خداے تعالیٰ مشرک کے علاوہ سب کو بخشدیتا ہی ہان جادوگر نجومی
زنا پر ہٹ کرنے والا ہمیشہ شراب مین غرق ہونے والا محروم رہتا ہی اسی طرح ماں باپ کا
نافرمان قاطع رحم اور پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا نرد کھیلنے والا اور صاحب عرطبہ
ڈھولک طنبورہ طبلہ بجانے والا ان سب کو نہین بخشتا ہی اور بھی حدیث مین آیا ہی فیغفر

لکل نفس الا الانسان فی قلبہ شحناء او مشرک باللہ عزوجل یعنی بخشتا ہی ہر ایک
شخص کو مگر جو دل مین بھائی مسلمان سے بیجا عداوت رکھتا ہی اُسکی بخشش نہین ہوتی ۴ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھوین شب ہوا کرے تو قیام کیا کرو اور اسکی صبح کو
روزے رکھا کرو کیونکہ خداے تعالی اس شب کو بار بار یہی فرماتا ہی کہ کیا کوئی بخشش کا طالب
ہی کہ مین اُسکے سر پر بخشش کا تاج رکھون اور کیا کوئی مبتلاے بلا ہی کہ مین اُسے عافیت دون
کیا کوئی رزق کا جویان ہی کہ مین اُسے رزق عطا کرون غرضکہ طلوع فجر تک یونہی فرماتا ہی
۵ اس شب مین آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین اور پہلے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا
پکارتا ہی کہ جو شخص اس رات مین رکوع کرے اُسے مبارکی ہو اور دوسرے دروازے پر یون
کہہ رہا ہی کہ اس رات مین سجدہ کرنے والے کو خوشی ہو تیسرے پر اس رات مین دعا کرنیوالے کو
مرحبا چوتھے پر جو شخص اس شب کو خوف الہی کے سبب روتا ہی اُسکے لیے بشارت ہو پانچوین پر
جو شخص اس رات کو کوئی نیک اور شایستہ عمل بجا لاتا ہی اُسے خوش ہونا چاہیے چھٹے پر کیا کوئی
مانگنے والا ہی کہ وہ اپنی حاجت دیا جاوے ساتوین پر کہہ رہا ہی کوئی مغفرت کا طالب ہی کہ اُسکے
سر پر بخشش انمول کا تاج دھر دیا جاوے ۶ ترمذی مین ہی کہ اللہ تبارک وتعالے اُترتا ہی
پندرھوین شب مین شعبان کی دنیا کے آسمان کیطرف فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم
بنی کلب سو بخشتا ہی اپنے بندون کو قبیلۂ بنی کلب کی بکریون کے بالون کے عدد سے زیادہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ پر ایک سفید پتھر دیکھا پتھر بہت بڑا تھا اُس مین سے
ایک مبارک انفاس شخص نکلا جسکے ہاتھ مین ایک ہری شاخ تھی اور انگور کی بیل اُسکے پاس
پھیلی ہوئی تھی مسیح نے جب اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کہا یہ میری ہر دن کی روزی ہی حضرت
عیسی نے فرمایا بھلا تو بتا سکتا ہی کہ اس پتھر مین کتنی مدت سے عبادت الہی مین مصروف ہی کہا
چار سو برس سے اسپر حضرت عیسی نے جناب الہی مین گذارش کی کہ جناب عالی میرے خیال
مین تو شاید آپ نے اس شخص سے اور کوئی افضل اور اشرف پیدا نہ کیا ہوگا ارشاد ہوا کہ اے

عیسی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے جو شخص شعبان کی پندرھوین شب کو دو رکعت نماز پڑھیگا وہ اسکی چارسو برس کی عبادت سے افضل ہوگا اسپر حضرت عیسی نے فرمایا کاش مین بھی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوتا جو شخص شعبان کی پندرھوین کو بارہ رکعتین اسطرح پڑھیگا کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور دس دفعہ قل ہو اللہ احد تو اسکی تمام سیاہکاریان مٹا دی جائینگی اور اسکی عمرطبعی مین برکت دیجائیگی **لطیفہ** شب برات کو خداے تعالے نے اسواسطے ظاہر کیا کہ وہ فیصلے اور حکم کی رات ہی اُس مین لوگون کی مدتین اور اجلین لکھی جاتی ہین اُسی مین بندون کے اعمال چڑھائے جاتے ہین **حکمت** بیچ تصریح شب برات کے یہ ہی کہ شب برات مین خوف وتردد زیادہ ہوتا ہی تاکہ لوگ عبادت کرین اور خوف سے غافل نہ رہین بخلاف لیلۃ القدر کے کہ وہ رات تقدیر کی نہین صرف رحمت کی ہی اگر وہ ظاہر کردی جاوے تو لوگ سب راتون کو سویا کرتے ہین اس شب قدر مین عبادت کرتے یا یہ کہ اس شب مین بھی معصیت مین گرفتار ہو عذاب شدید کے مستحق ہوتے ۷ جناب رسول علیہ السلام فرماتے ہین خداے تعالی چار راتون مین بھلائی کو پھیلاتا ہی اور وسیع کرتا ہی ایک شعبان کی پندرھوین شب کو ۲ عید الفطر کی رات کو ۳ عید الضحی کی شب کو ۴ عرفے کی رات کو بعد شب قدر کے جو فضیلت شب برات کو ہی وہ کسی اور شب کو نہین ہی عبد القادر جیلانی رح کہتے ہین کہ شعبان کی پندرھوین شب فرشتون کی عید ہی اسی طرح شب قدر بھی فرشتون کی عیدرات مین ہونے کی یہ وجہ ہی کہ وہ کبھی سوتے نہین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ سے مراد پندرھوین رات شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اُس مین سال بھر کے امرکا اور لکھے جاتے ہین زندے مردون مین ۸ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہانتک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہے اُسکے ہان بچہ حالانکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اُسکا موتی مین اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اسکا موتی مین ہوتا ہی ابن عباس رض سے منقول ہی کہ اللہ تعالے حکم فرماتا ہی مقربات کا بیچ

رات نصف کے شعبان سے اور سونپتا ہی اُنکو طرف کرنے والے اُنکے کے لیلۃ القدر مین
شب برات اُسکے چار نام ہین لیلۃ المبارک لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ وہ
خاص ہی ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو اس مین تفریق ہر امر حکیم کی ہی ۲ یہ کہ اس مین عبادت
کرنی فضیلت رکھتی ہی ۳ رحمت نازل ہوتی ہی ۴ حاصل ہونا مغفرت کا ۵ یہ کہ دیے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرتؐ نے سوال کیے شفاعت
کے تیرھوین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر
چودھوین رات پس دیے گئے دو تہائی پھر سوال کیا پندرھوین رات پس دی گئی پوری
شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہوگی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر ۶ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند شعبان کا دیکھتے تھے فرماتے تھے کہ الہی بار خدایا یہ مہینہ
میرا ہی تو زیادہ مغفرت کر میری امت کی اس ماہ شعبان مین حضرتؐ پر درود پڑھنے کا بہت ثواب
ہی کہ حضرتؐ کی شفاعت اُسکے لیے واجب ہوگی ہر روز تین سو بار پڑھے یا کل شعبان مین تین ہزار
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ بی بی نے فرمایا کہ آنحضرت علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے
اور کپڑے اُتارے یعنی سونے کے لیے پھر اچھی طرح نہین ٹھہرے تھے کہ آپ کھڑے ہوے
اور کپڑے پہنکر تشریف لے چلے مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لیجا دین گے
سو مین نکل کے آپ کے پیچھے ہوئی سو آپ کو مین نے جنۃ البقیع مین پایا کہ مومنین اور مومنات
اور شہیدون کے لیے آپ استغفار کرتے تھے مین نے دل مین کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر
فدا ہون آپ تو خدا کے کام مین ہین اور مین دنیا کے کام مین ہون اور مین پھر آئی میرا دم چڑھ گیا
تھا میرے پیچھے آپ تشریف لائے مجھ سے پوچھا کہ کیسا دم ہی مین نے عرض کیا کہ آپ تشریف
لائے پھر اچھی طرح نہین ٹھہرے کہ آپ کھڑے ہوے تشریف لے گئے مجھے خیال ہوا کہ آپ
کسی اور بی بی کے پاس تشریف لیے جاتے ہین سو مین آپ کے ہمراہ ہولی آپ نے فرمایا یا
عَائِشَۃ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ تو ڈرتی تھی کہ خدا تعالی

اور اسکا رسول تجھپر ظلم کرے بلکہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھسے کہا کہ یہ پندرھوین رات
شعبان کی ہو اس رات مین خداے تعالی دوزخ سے آزاد کرتا ہو بشمار بالون بکریان قبیلہ
بنی کلب کے اور پھر فرمایا کہ ای عائشہ تو اجازت دیتی ہو مجھے اس رات کی شب بیداری کی مین نے
کہا کہ ہان مان باپ میرے آپ پر قربان پھر آپ نے نماز پڑھی اور سجدہ نہایت لنبا کیا یہانتک
کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کی روح قبض ہوگئی مین نے اُٹھکر آپ کو ٹٹولا اور آپ کے
تلوون پر ہاتھ رکھا آپ نے جنبش کی مین خوش ہوئی اور مین نے سنا کہ آپ سجدے مین
یہ فرماتے تھے اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ جب صبح
ہوئی مین نے اس دعا کا آپ کے سامنے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ ای عائشہ سیکھ لے تو اس
دعا کو اور سکھا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ سکھلائی ہو اور مجھ سے کہا کہ سجدہ مین اسے بہ تکرار
کہو اس حدیث سے بھی بڑی بزرگی شب برات کی ثابت ہوتی ہو چاہیے کہ اس رات مین
بیدار رہے اور عبادت کرے جیسے نماز نفل پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور درود پڑھے اور
مومنین اور مومنات کے لیے دعا کرے استغفار کرے اور صلوۃ التسبیح پڑھے **تفسیر حسینی**
مین ہو کہ جو کوئی اس شب مین سو رکعت نماز پڑھتا ہو حق تعالی سو فرشتے بھیجتا ہو کہ وہ اُس
نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہین تیس فرشتے اُسے بہشت کی بشارت دیتے ہین اور تیس
فرشتے اُسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہین اور تیس فرشتے اُسے دنیا کی آفت سے بچاتے ہین
اور دس فرشتے اُس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہین اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم
کرتے ہین **ابو امامہ باہلی** سے روایت ہو مَنْ صَامَ يَوْمًا مِّنْ شَعْبَانَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ
الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ عَلَيْهِ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ جو کوئی روزہ رکھے ایک دن شعبان مین تو کھولے
جاتے ہین اُسکے لیے دروازے جنت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور اس
مہینے مین ثواب نیکیون کا زیادہ ہوتا ہو اور ماہ شعبان کی بزرگی دو طرف سے ہو ایک طرف

اُسکے رجب ہی دوسری طرف رمضان اسلیے اسکو کریم الطرفین کہتے ہین سرور عالم نے
مناجات کی کہ الٰہی موسیٰ کو ثعبان دیا مجھکو کیا عنایت فرمایا فرمان ہوا اگر موسیٰ کو ثعبان تو تمکو شعبان
دیا جیسا ثعبان ساحرون کے سحر کو ناچیز کرتا ہی ایسا ہی ماہ شعبان آپ کی امت کے گنا ہون کو
ناچیز کرتا ہی **شب برات** مین موسیٰ علیہ السلام کو بشارت پیغمبری عنایت ہوئی اور خلیل
علیہ السلام کو معرفت الٰہی اس شب مین ملی فلما جن علیہ اللیل راء کو کبا شب برات مین
چند خصلت لازم کرنا چاہیے ۱ جو کچھ کہ میسر ہووے صدقہ دیوے تا کہ روزی مین برکت ہو
۲ لوگون کو برے کامون سے منع کرے آپ بھی برے کامون سے بچے ۳ نماز بہت پڑھین
۴ سورۂ اخلاص جتنا کہ ہو سکے پڑھے سورۂ یٰسین تین دفعہ پڑھے ۵ اپنے گناہون کو
یاد کرکے رووے کیونکہ وعدہ مغفرت کا ہوا ہی ۶ غسل کرے تا کہ گناہون سے پاک ہووے
۷ ماں باپ کو خوش کرے اور اُنکی نافرمانی سے توبہ کرے کیونکہ ماں باپ کا نافرمان اس
شب مین بے نصیب رہتا ہی ۸ دوستون سے سلوک و محبت کرے کیونکہ دوستی کاٹنے والون
کو اس شب مین محروم کرتے ہین ۹ ذکر الٰہی بہت کرے کیونکہ ذاکرون کو آج کی شب خوبی کا
وعدہ ہوا ہی ۱۰ کسی کے ساتھ فساد ہو تو صلح کر لے کیونکہ کینے والون کو نہین بخشتے ہین ۱۱
غیبت و چغل خوری و شراب خواری و زنا سے توبہ کرے ۱۲ اس شب مین بہت دعا کرے اپنے
اور مومنون کے لیے کہ مقبول ہی ۱۳ سرمہ لگائے ۱۴ کھانا زیادہ پکاوے کہ ہر دانے
کے لیے دس نیکیان ملتی ہین **اے بھائیو** غنیمت جانو اس شب کو کتنے لوگون کے درجے
بڑھتے ہین اور کتنی بلائین دفع ہوتی ہین سو اے بھائیو تیار ہو جاؤ واسطے ملاقات اللہ کے
اور عمل کرو اسپر جو چھڑا دے عذاب سے اور بدل دو برائیون کو بسبب حسنات کے اے
بھائیو دعا کرو حق تعالیٰ فرماتا ہی واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اور جب تجھ سے
پوچھین بندے میرے مجھ کو تو مین نزدیک ہون اپنے علم سے پہونچتا ہون پکارنے والے
کی پکار کو جب مجھے پکارتا ہی یعنی اُنکی حاجت بر لاتا ہون تو چاہیے حکم مانے میرا جیسا مین

اُنکی دعا قبول کرتا ہون اور یقین لاوین مجھپر یعنی ایمان پر قائم رہین شاید نیک راہ پر آوین ابراہیم ادہم سے لوگون نے پوچھا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مجھ کو پکارو کہ پہونچون مین تمھاری پکار کو اور ہم پکارتے ہین سو قبول نہین ہوتی ہماری پکار تب کہا مرگئے تمھارے دل دس

دس چیزون کے سبب قبول نہین ہوتی دعا

چیزون سے پہلے یہ کہ تم نے پہچانا اللہ کو اور نہین ادا کیا اُسکا حق ۲ پڑھا تم نے کتاب اللہ کو اور نہین عمل کیا اُسپر ۳ دعوی کیا تم نے دشمنی شیطان کا اور محبت کی تم نے اُس سے ۴ دعوی کیا تم نے محبت رسول کا اور چھوڑا تم نے طریقہ اُنکا اور سنت اُنکی ۵ دعوی کیا تم نے محبت بہشت کا اور عمل نہ کیا تم نے اُسکے لیے ۶ دعوی کیا تم نے خوف دوزخ کا اور باز نہ آئے تم گناہون سے ۷ دعوی کیا تم نے کہ موت حق ہی اور تیار نہ ہوے تم اُسکے لیے ۸ مشغول ہوے تم ساتھ عیبون غیرون کے اور چھوڑے تم نے عیب اپنے نفسون کے ۹ اور کھاتے ہو رزق اللہ کا اور شکر نہین کرتے ۱۰ گاڑتے ہو اپنے مردون کو اور دہشت نہین پکڑتے

ہدیۃ البرکات مین ہی کہ چودھوین شعبان کو وقت ڈوبنے آفتاب کے چالیس بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے تو نجات اکثر بلیات سے سال بھر تک پاوے ابو الحسن بکری نے فرمایا ہی کہ بہتر ہی اس رات مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جو کوئی یہ دعا پڑھے البتہ حق تعالی اُسکو بخشتا ہی جس بندے کو حق تعالی نظر رحمت سے دیکھے اور بخشدیوے اُسکے لیے بھی ایک علامت ہی کہ اُسکا دل نرم ہوگا اور روز بروز عبادت کا شوق بڑھتا جاویگا اور اپنی توبہ پر قائم رہیگا اور جس بندے کو نہین بخشتا ہی اُسکی علامت یہ کہ رات کو جس بات سے کہ توبہ کی ہی اُسکو توڑیگا سو لازم ہی بندے کو کہ مبارک رات مین سب گناہون سے توبہ کرے اور توفیق عبادت کے لیے دعا مانگے اور موت کو یاد کرتا رہے اور کسی وقت غافل نہ ہووے کیونکہ معلوم نہین شاید اسی سال کے دفتر مین ہم کو موتے مین شمار کیا ہو شاید موت یکایک آجاوے تو افسوس کرتا ہوا ایک روز یا ایک ساعت کی

مہلت طلب کریگا تو مہلت نہ ملیگی پچھتاتا ہی قبر مین جائیگا اور اس شب مین کلمہ توحید سو بار اور آیۃ الکرسی تین بار پڑھے اور یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا فَامْحُ عَنِّیْ اِسْمَ الشَّقَاءِ وَاِنْ کُنْتَ قَدَّرْتَ لِیْ بِسُوْءٍ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاعْصِمْنِیْ اِلَی السَّنَۃِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ وَاجْعَلْ لِیْ نَصِیْبًا مِّنْ کُلِّ خَیْرٍ قَسَمْتَہٗ بَیْنَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ حق تعالی اس دعا کی برکت سے سال آیندہ تک ہر طرح کے آفات و بلیات سے محفوظ رکھیگا جو کوئی شب برات مین سو بار کہیگا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ تو وہ شخص منجملہ نیک بختون کے ہوجاویگا اور کبھی بدبختی اور شقاوت اسکو نہ پہونچیگی **ما ثبت بالسنۃ** مین لکھا ہی شب برات مین روشنی کرنا چراغ جلا کے گھرون مین دیوارون پر رکھنا آتش بازی چھوڑنا اور اس بات کے لیے مجتمع ہونا بہت بڑی بدعت ہی مسلمانون کو چاہیے کہ اس سے بہت پرہیز کرین اسلیے کہ اوقات متبرکہ مین گناہ کرنا موجب زیادہ عذاب کا ہوتا ہی اور بہت بُری رسم قریب بہ کفر یہ ہی کہ اکثر جہال ہاتھی مٹی کے رکھتے ہین اور انپر چراغ جلاتے ہین چاہیے کہ عورتون کو اور بے علمون کو ایسی باتون سے منع کرین اور سمجھاکے باز رکھین **صلوۃ التسبیح** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ ای چچا اسکے پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین اگلے پچھلے نئے پرانے اگر تم سے ہوسکے تو ہر روز ایک مرتبہ اسکو پڑھ لیا کرو ورنہ ہفتے مین ایکبار ورنہ مہینے مین ایک دفعہ اور یہ بھی نہوسکے تو تمام عمر مین ایکبار ایسا ہی ہی ترمذی اور ابن ماجہ **علم الفقہ** مین بعض محققین کا قول ہی کہ اسقدر فضیلت معلوم ہوجانیکے بعد پھر بھی اگر کوئی اس نماز کو نہ پڑھے تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ دین کی کچھ عزت نہین کرتا صلوۃ التسبیح چار رکعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین بہتر ہی کہ چارون رکعتین ایک سلام سے پڑھی جائین اگر دو سلام سے پڑھی جائین تب بھی درست ہی ترکیب یہ کہ تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھے اور سبحانک اللھم پڑھکر پندرہ مرتبہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر الحمد اور سورت پڑھے اسکے بعد دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اور رکوع مین بعد تسبیح سبحان ربی العظیم کے دس مرتبہ وہی تسبیح کہے پھر رکوع سے

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

اٹھکر سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کے بعد دس بار وہی تسبیح پڑھے پھر سجدے مین جائے اور دونون سجدون مین سبحان ربی الاعلے کے بعد اور سجدون کے درمیان مین دس دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے پھر دوسری رکعت مین الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بعد الحمد اور دوسری سورت کے دس مرتبہ اور رکوع اور قومے اور دونون سجدون اور اُنکے درمیان مین دس دس مرتبہ اُسی تسبیح کو پڑھے اس طرح تیسری اور چوتھی رکعت مین بھی پڑھے ہر رکعت مین پچھتر مرتبہ تسبیح کہنا چاہیے پوری نماز مین تین سو مرتبہ صلوۃ التسبیح مین بعد فاتحہ کے سورۂ الھٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ھو اللہ احد پڑھے

باب دسوان فضل الرحمن فی فضائل القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی عبادتون مین سب سے بڑے درجہ کی عبادت تلاوت کتاب مجید ہی اور فرمایا کہ دلون مین لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہی وہ زنگ قرآن مجید کے پڑھنے اور موت کے یاد کرنے سے چھوٹتا ہی اور فرمایا کہ مین اب دنیا سے جاتا ہون لیکن تم مین دو واعظ چھوڑے جاتا ہون ایک بولنے والا قرآن کریم ہی اور دوسرا خاموش وہ موت ہی بھائیو غور کرو کیا ہم نے اپنے ہادی کے ارشاد کی بجا آوری مین پوری کوشش کی ہی کیا قرآن کریم کی تلاوت کو سب عبادات سے بڑھ کر سمجھتے ہین کیا قرآن شریف کی تلاوت سے ہماری برائیان زنگ کی طرح چھوٹ رہی ہین قرآن شریف مین اعمال صالحات کا ذکر ستر جگہ سے زیادہ ہی کیا اعمال صالحہ کی بجا آوری مین کوشش کر رہے ہین گناہون سے پرہیز کرنے اور خوف خدا لازم کرنے کے لیے صدہا جگہ حق تعالی کا ارشاد ہی کیا اس ارشاد کی تعمیل ہو رہی ہی اگر ہم ذرا ٹھنڈے دل سے سوچین تو دل ہی جواب دیگا کہ مسلمانون مین ہزارون بلکہ لاکھون ایسے ہین جو قرآن مجید سے بہت دور پڑے ہوئے ہین ہر چند صدہا ختم کرتے ہین لاکن افعال بد ختم نہین ہوتے

معانی قرآن مین غور کرنے کے فوائد اور اعراض کی مذمت مین

جیسے تھے ویسے ہی رہتے ہین دل مین جو زنگ تھا وہ نہین چھوٹتا اب ہم دیکھ رہے ہین قرآن شریف پڑھتے ہین نماز سے غافل ہین تلاوت کرتے ہین شراب پیتے ہین زنا کاری کرتے ہین سود کھاتے ہین نجومیون کی باتون کی تصدیق کرتے ہین غرض اسوقت مین نماز اور تلاوت کو ایک ٹٹی بنا رکھا ہی اور اُسی کی آڑ مین بہت آزادی سے جی بھر کے شکار کھیلا جاتا ہی ایسی نماز عقوبت کا سبب اور ایسی تلاوت کرنے والے پر قرآن شریف کی لعنت ہوتی ہی ابتداے اسلام مین جو مسلمان نیکیون سے مالامال تھے اور دین دنیا مین خوشحال تھے اسکی یہی وجہ تھی کہ وہ قرآن مجید کے معنی سے غافل نہ تھے وہ اسکی ہر روز تلاوت کرتے معانی مین غور کرتے اُس کے احکام کی تعمیل کرتے اب یہ وہ زمانہ ہی کہ اگر ہزار مین سے ایک شخص ترجمہ پڑھنے لگتا ہی تو فی الفور شیاطین الانس مانع ہوتے ہین کہ بغیر صرف و نحو کے ترجمہ پڑھنا مناسب نہین اس سبب سے وہ بیچارہ باز رہتا ہی اللہ رحم کرے اُن علما پر جنھون نے قرآن شریف صاف سمجھنے کے لیے ترجمے کیے ہین جیسے مولانا میرزا حیرت دہلوی سلمہ اللہ تعالی کا ترجمہ پڑھنے سے لذت کلام الٰہی حاصل ہوتی ہی اور دل مین یقین اور روشنی پیدا ہوتی ہی اب کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہی کہ اس اعلے و افضل کلام کریم کے مقابل کوئی اور کلام بھی ہو سکتا ہی کوئی خود ساختہ نصیحت کی کتاب بھی اسکے ہم پلہ ہو سکتی ہی نہین ہرگز نہین جو لوگ قرآن شریف چھوڑ کر اور چیزون مین مشغول ہین اُنپر تہدید فرمائی ہی اولم یکفهم انا انزلنا علیك الکتاب یتلی علیهم ایک شخص نے شبلی رح سے سوال کیا تھا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیك القرآن ودع ماسواه یعنی لازم کر قرآن شریف کو اور چھوڑ دے سوائے اسکے اور ہو جا ہمراہ اُسکے قرآن شریف مین علم اولین و آخرین ہی افضل ذکر قرآن کریم ہی پھر درود شریف ہی پھر اذکار و ادعیہ ماثورہ تذکرۃ القرآن مین ہی س

مسلمانو عجب یہ ماجرا ہی	کہ اعراض اسقدر اس سے ہوا ہی
سمجھنے کے لیے قرآن ہی آیا	عجب نور و بیان ہی ساتھ لایا
ہوا کرتے ہین جو گمراہ و غافل	نصیحت سے چرایا کرتے ہین دل

جو خالص وعظ اس قرآن کو پایا	تبھی معنے سے اُسکے دل چرایا
خدا فرماتا ہے با صد تواتر	کہ قرآن سے غرض ہے بس تذکر
مبارک نور اور کامل شفا ہے	نصیحت کو فقط حق نے دیا ہے
کرو علم و عمل اُسکے مطابق	نہو جاؤ مخالف مثل سابق

اب قوم کے حسب حال یہ اشعار ہین نظم

لاکھ اخبار اور قصہ واہیات	مشغلہ دلچسپ ہین دن اور رات
پر کلام اللہ سے دلچسپی نہین	بھاگ جائین وعظ سے اسکے وہین
سخت دہشت معنی قرآن سے	رغبت و الفت ہے بس شیطان سے
حکم ہے یہ صاف اُس رحمن کا	غافل اس سے دوست ہے شیطان کا
ترک قرآن کے لیے با تین ہزار	ضد معنی پر وجوہا تین ہزار
پھر پڑھین دائم کتابین واہیات	فحش و لغو و افترا و ہزلیات
اسکے سو سو نفع بتلاتے رہین	اٹکلون سے دلکو سمجھاتے رہین
کیا نبی تعلیم کرتے تھے یہی	غور مت قرآن پر کرنا کبھی
اسکو بے معنی پڑھا کرنا مدام	اسکے معنی کچھ نہین آئینگے کام

استعاذہ کے فوائد

تہذیب الایمان مین ہے اللہ تعالی نے شیطان سے بچنے اور پناہ ڈھونڈھنے کے لیے قرآن کے پڑھنے کے وقت مین حکم دیا اسلیے کہ قرآن سینون کے مرضون کی شفا ہے کہ جو کچھ شیطان وسوسے اُن مین ڈالتا ہے قرآن اُنکو دور کردیتا ہے **دوسری** وجہ یہ کہ قرآن کے پڑھنے والے سے فرشتے نزدیک ہوتے ہین اور شیطان فرشتون کی ضد اور خدائے تعالی کا دشمن ہے اسلیے قاری کو حکم ہوا کہ اپنے پاس سے اللہ تعالی کے دشمن کے دور کرنے کی طلب کرے ۳ یہ کہ شیطان قاری پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لاتا ہے تاکہ قاری کو قرآن کے مقصود کے پہچاننے سے باز رکھے تاکہ قاری کو نفع کامل قرآن سے نہو جب قاری پناہ مانگے گا یہ آڑ

دفع ہوجائیگی ۸۸ یہ کہ قاری اپنے رب سے تلاوت مین راز و نیاز کی باتین کرتا ہی قاری کو حکم
ہوا کہ مناجات کے وقت اور پروردگار سے سننے کے وقت شیطان کو دور کرے **حدیث**
مین ہی کہ شیطان آدمی کی راہون مین بیٹھتا ہی یعنی اول اسلام کی راہ بیٹھ کر کہتا ہی کہ تو مسلمان
ہوتا ہی اور اپنا طریق اور اپنے باپ دادے کا دین چھوڑ دیتا ہی آدمی نے اُسکا کہنا نہ مانا اور
مسلمان ہو گیا پھر اُسکے لیے ہجرت کی راہ مین اور جہاد کی راہ مین بیٹھ کر وسوسے دیتا ہی اسواسطے
ہمیشہ استعاذہ پڑھتے رہین **اللہ تعالی نے فرمایا** وَھٰذَا کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ مُبَارَکٌ
فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ الآیہ یہ قرآن کتاب ہی کہ ہم نے اسکو نازل کیا ہی برکت والی ہی
تو اُسکو مانو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ اللہ تمپر رحم کرے اور فرمایا وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ
اُنْزِلَ مَعَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو اُس روشنی کے تابع ہوے جو اُس نبی کے ساتھ
اُتری ہی وہی مراد پانے والے ہین قرآن کو نور اسوجہ سے کہا کہ نور کی صفت یہ ہی کہ خود بھی ظاہر
ہو اور دوسری چیز کو بھی ظاہر کردے یعنی اللہ کے احکام کو بھی ظاہر کرتا ہی اور فرمایا پیروی
کرو اُسکی جو اُتارا گیا ہی تمپر تمھارے رب کی طرف سے اور مت پیروی کرو اپنے رب کے سوا
اور دوستون کی **قرآن مجید** کے مواعظ بھی ہر کس و ناکس کے مخاطبہ مین ہوتے ہین مگر جو
لوگ ازلی سعادت سے بہرہ ور ہین اُنکے دلون پر اسکا اثر ہوتا ہی اور وہ اس سے فیضیاب
ہوتے ہین اور جو لوگ اس سعادت سے بے نصیب ہین اُنکے دلون پر اسکا کچھ اثر نہین ہوتا
فرمایا اللہ نے وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ بِاِذْنِ رَبِّہٖ اور پاکیزہ شہر اپنے پروردگار کے
حکم سے اپنا عمدہ سبزہ اُگاتا ہی اور جو شہر ناپاک ہی وہ خراب ہی سبزہ اُگاتا ہی **ایک شخص** نے
ابن مسعود رض سے نصیحت کی خواہش کی تو اُنھون نے کہا کہ جہان کہین قرآن مین حق سبحانہ کو
یہ فرماتے ہوے سنو کہ یا ایھا الذین امنوا تو خوب اپنے آپ کو اُس طرف متوجہ کردو اسلیے کہ
اسکے بعد یا کوئی فائدے کی چیز بیان کی جائیگی یا کسی بُری چیز سے منع کیا جائیگا **قرآن شریف**
مین سیروا فی الارض جو وارد ہی مطلب اس سے یہ کہ ذرا دنیا کی سیر کرکے دیکھین تو کہ

جو سعادت ازلی ہین وہ قرآن سے نصیحت لیتے ہین

انبیا کی تکذیب کرنیوالون کا انجام کیا ہوا بڑے بڑے آباد شہر ایسے ویران کر دیے گئے کہ وہان آدمی
کا نام بھی نہین رہ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو کہ یہ قیامت کے دن
یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ اپنے اصحاب یعنی پڑھنے والون کا شفاعت کرنے والا
ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَھْلِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا الحدیث یعنی قیامت کے دن قرآن اور جو لوگ دنیا مین قرآن پر عمل
کرتے تھے حاضر کیے جائین گے سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہونگے اپنے پڑھنے والون
کی طرف سے دونون جھگڑا کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
وَعَلَّمَہٗ تم مین سے بہتر وہ شخص ہی جو قرآن پڑھے اور پڑھائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہی وہ ملائکہ لکھنے والے پرہیزگارون کے ساتھ ہوگا
اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہی وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ
اسکو دوگنا اجر ملیگا ماہر کو ثواب زیادہ ہوتا ہی لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو باعتبار مشقت
کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ الحدیث جو مومن قرآن پڑھتا ہی وہ میٹھے نیبو کے
مثل خوشبو اور خوش ذائقہ ہی اور جو مومن قرآن نہین پڑھتا وہ چھوارے کے مثل ہے
کہ اس مین بو نہین اور اسکا مزہ میٹھا ہی اور اس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی وہ
ریحان کے مثل ہی کہ اسکی بو خوش اور ذائقہ تلخ ہی **ف** جو شخص دنیا مین ملازم قرآن کا
علماً و عملاً رہیگا وہ اقصی درجات جنت کو پہونچیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہین
جمع ہوتی کوئی قوم اللہ کے گھرون مین سے کسی گھر مین یعنے کسی مسجد مین مسجدون مین
سے کہ اللہ تعالی کی کتاب تلاوت کرین اور اسکا درس کرین اور معنی بیان کرین مگر حال یہ ہی
کہ ان پر سکینہ نازل ہوتا ہی اور رحمت انکو ڈھانک لیتی ہی اور فرشتے انکے گرد احاطہ
کرتے ہین اور اللہ تعالی انکو یاد کرتا ہی ان لوگون مین جو اسکے پاس ہین یعنی فرشتے

فضائل قرآن شریف

فرشتے

حدیث قرآن کی فضیلت سب کلاموں پر ایسی ہی کہ فضل الله علی سائر خلقہ جیسے الله
کی فضیلت اُسکی سب مخلوق پر **قوم جن** نے جب اس کلام معجز نظام کو سنا بیساختہ یہ اُٹھے
انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا بیشک
ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہی ہم اسپر ایمان لائے اور اپنے پروردگار
کا کسی کو شریک ہرگز نہ سمجھینگے **تمام علماے امت** متفق ہین کہ کوئی ذکر تلاوت
قرآن مجید سے زیادہ ثواب نہین رکھتا احادیث اس باب مین بہت ہین **نبی** صلی الله علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید الله تعالی کے نزدیک زیادہ محبوب ہی تمام آسمانون اور زمینون
اور اُن چیزون سے جو اُس مین ہین **حدیث** مین ہی کہ قرآن مجید پڑھنے والے کو قیامت مین
خوف نہ ہوگا نہ اُن سے حساب لیا جائیگا قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ملائکہ اور رحمت کا
نزول ہوتا ہی ابن عباس سے مروی ہی جسنے سنی ایک آیت کتاب الله سے ہوگا اُسی کے
لیے نور **حدیث** جو شخص اچھی طرح قرآن مجید پڑھے اور اُسکے حلال کو حلال اور حرام کو
حرام جانے الله تعالی اسکو جنت مین داخل فرمائیگا اور اُسکے دس عزیزوں کے حق مین
جو مستحق دوزخ ہونگے اُسکی سفارش قبول فرمائیگا **عبد الله** ابن مسعود سے مروی ہی کہ یہ
قرآن الله کا نعمت خانہ ہی فخذوا منه ما استطعتم اس سے تم جسقدر لے سکو لے لو
میرے نزدیک اُس گھر سے زیادہ کوئی بے برکت مقام نہین جس مین خدا کی کتاب نہ ہو اور
بے شک وہ دل جس مین کچھ بھی قرآن نہ ہو ایک ویران گھر ہی جس مین کوئی رہنے والا نہین
ایک مرتبہ عبد الله بن مسعود رضی الله عنہ سے ارشاد ہوا کہ تم قرآن شریف پڑھ کر مجھ کو
سناؤ اُنھون نے کہا کہ مین آپ کو سناؤن آپ ہی پر تو نازل ہوا ہی ارشاد ہوا کہ مجھے اچھا
معلوم ہوتا ہی کہ کسی دوسرے سے سنون عبد الله بن مسعود نے سورہ نسا پڑھنا شروع کیا یہانتک
کہ اس آیت پر پہونچے فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا
حضرت نے فرمایا کہ بس بس ابن مسعود فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ آپکی چشم مبارک سے آنسو

یہ رہے تھے حضرت شاید اس سبب سے روئے کہ اس آیت مین آپکے گواہ بنانے کا ذکر ہے اور آپکو
اپنی امت کے تمام اچھے اور برے حالات بیان کرنا پڑینگے اور امت کی برائی آپ کو ناگوار ہے
علاوہ اسکے آپ کی عادت بھی تھی کہ قرآن مجید کے پڑھنے مین اکثر رویا کرتے تھے قرآن مجید
پڑھنے کی حالت مین رونا مستحب ہے اگر رونا نہ آسکے تو اپنی سنگدلی پر رنج اور افسوس کرے
حدیث سعد بن وقاص نے فرمایا ہے قرآن پڑھو اور روؤ اگر رو نہ سکو تو رونے کی
صورت بناؤ رونے کی یہ تدبیر ہے کہ اپنے دل پر حزن لائے کہ غم سے رونا آتا ہے اور قرآن کی
تہدید و وعید و زجر و عہد و پیمان کو سوچے پھر اپنی کوتاہی کو اُسکی بجاآوری مین خیال
کرے اگر اسپر بھی حزن نہ ہو تو حزن نہونے پر روئے کہ یہ بڑی سختی ہے **قرآن مجید** کی تلاوت
مصحف مین دیکھکر زیادہ ثواب رکھتی ہے بہ نسبت زبانی پڑھنے کے اسلیے کہ دو عبادتین
ہوتی ہین ایک تلاوت دوسرے مصحف شریف کی زیارت **قرآن مجید** پڑھنے کی حالت
مین دنیاوی کلام کرنا مکروہ ہے اگر کلام کرے تو اسکے بعد اعوذ و تسمیہ کا اعادہ چاہیے ورد
فرمایا کہ میری امت کی عبادتون مین سب سے بڑے درجے کی عبادت تلاوت کتاب مجید ہے
جب تلاوت کا ارادہ کرے تو مسواک کرے اور باوضو مکان پاکیزہ مین روبقبلہ ہو کر لفظ
مین تدبر کرے اور افضل اوقات بعد نماز کے واسطے تلاوت کے شب ہے **لقولہ تعالے**
یتلون آیات اللہ اناء اللیل وھم یسجدون **جزری** نے کہا ہے مؤکد تر ادب حرام سے
بچنا ہے کھانے پینے اور لباس مین **علما** نے کہا ہے کہ تجوید ہر قاری قرآن پر واجب ہے اور
تارک اُسکا آثم **ایک** آیت قرآن کی سیکھنا سو رکعت نماز نفل پڑھنے سے زیادہ تر بہتر ہے
یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ علم کو عبادت پر فضیلت کثیر حاصل ہے **ترتیب** عبادت کی یون ہے
کہ جب تک نفس منشرح ہو تب تک نماز پڑھے اسلیے کہ نماز افضل عبادات ہے پھر جب نماز سے
تھکے تو تلاوت قرآن کرے کیونکہ مجرد تلاوت آسان تر ہے نفس پر نماز سے جب تلاوت سے
تھکے تو اللہ کا ذکر زبان و دل سے کرے پھر جب ذکر سے تھکے تو مراقبہ اختیار کرے عبادات مین

اتنا ہی کافی ہو کہ قرآن کی تلاوت کرے اور سات بار حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم کہہ لیا کرے اسلیے کہ جو عبادت اسکے سوا ہو اُس مین حضور قلب شرط
ہو اور تلاوت قرآن کے بارے مین یون آیا ہو کہ یہ اعظم قربات ہو خواہ سمجھ کے ساتھ ہو یا بے فہم اور
جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہو اُسکی فکر کو دور کر دیتا ہو صادق ہو یا کاذب سنن دارمی مین ہو
کہ جب ختم اول شب مین ہوتا ہو تو صبح تک فرشتے درود بھیجتے ہین اور اگر آخر شب مین ہوتا ہے تو
فرشتے شام تک درود بھیجتے ہین حدیث جسنے ختم قرآن کیا ہمراہ رسول کے داخل ہوتا ہو
جنت مین ہر ختم کے بعد دعا مقبول ہوتی ہو جسنے قرآن کو اپنا امام بنایا وہ اُسکا قائد ہوگا طرف
جنت کے اور جسنے اُسکو پس پشت ڈالا وہ اُسکا سائق ہوگا طرف نار کے قرآن اللہ کا کلام قدیم
متلو محفوظ مکتوب ہی حدیث تلاوت قرآن نور ہو زمین مین اور ذخیرہ ہو آسمان مین اور
رسی ہو اللہ کی اور شفا ہو دلون کی اور دلیل خیر ہو اور مفتاح جنت کی جو کوئی اُسکی پیروی کرے
ہدایت دیگا اُسکو اللہ ضلالت سے دنیا مین اور بچاویگا اُسکو برے حساب سے دن قیامت
کے حافظ قرآن دوست ہین اللہ کے جسنے اُنسے دوستی کی گویا دوستی کی اللہ کی اور جسنے عداوت
کی عداوت کی اللہ سے فضیل بن عیاض نے کہا ہو جو شخص قرآن کا حافظ ہو وہ اسلام
کا نشان بردار ہو اُسکو چاہیے کہ لہو و سہو و لغو والون کے ساتھ اُن امور مین مشغول نہو کہ
تعظیم حق قرآن اسی بات کو چاہتی ہو انس بن مالک نے کہا بہت لوگ قرآن کی تلاوت
کرتے ہین حالانکہ قرآن اُنکو لعنت کرتا ہو اسلیے کہ قرآن مین ہو شرک مت کرو اور رسول اللہ کی
پیروی کرو اور اللہ کی عبادت کرو اور ظلم اور معصیت سے بچو اب آدمی تلاوت کرتا ہو اور کبیرہ
گناہون سے باز نہین آتا ہو اسواسطے قرآن قاری پر لعنت کرتا ہو نہین ہو کوئی آدمی کہ پڑھے
قرآن پھر بھول جاوے اُسکو مگر کہ ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم جو کوئی پڑھے
قرآن کو وسیلہ روزی کا کرے اُسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس
حال مین کہ اُسکے منہ کی ہڈیان نکلی ہونگی نہین ہوگا اُسپر گوشت یہ ذلت ہوگی شہدا دین

اوس کہتے ہین کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے کوئی طاعت و بندگی شیطان پر زیادہ سخت
اور گران نہین ہی جو آدمی کہ قرآن پڑھے گناہون سے بچے اور عبادت مین مشغول ہو لے
اور تمام عمر اُسپر چلا جاوے تو خدائے تعالی بے حساب بزرگی عنایت فرماتا ہی دنیا مین اور
آخرت مین دنیا مین یہ کہ خدائے تعالی اُسکو یاد کرتا ہی اور اُسکی تعریف بیان کرتا ہی اور اُسکو اپنا
دوست جانتا ہی اُسکے کامون کی تدبیر کر دیتا ہی اور اُسکے دشمن کو دفع کرتا ہی سب کے دلون
مین اُسکی محبت پیدا کر دیتا ہی اور آخرت کی بزرگی یہ کہ خدائے تعالی ایمان پر ثابت رکھے
فرشتون کو خوشخبری کے ساتھ بھیجے قبر مین آرام سے رہے حشر اُسکا عزت کے ساتھ ہو روشنی
اُسکے منھ کی مانند چودھوین رات کے چاند کے ہو حساب مین آسانی اور آگ سے نجات پاوی
بہشت مین سلطنت ابدی ملنی اور دیدار رب العالمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی
سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہی تو شیطان جدا ہو جاتا ہی روتا ہوا اور کہتا ہی ہاے خرابی
آدمی کو سجدے کا حکم ہوا اُسنے سجدہ کیا اب وہ جنت مین جاویگا وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ
فَلِیَ النَّارُ اور مجھ کو سجدہ کا حکم ہوا مین نے انکار کیا اب میرے لیے دوزخ ہی شیطان بھی
اپنے حال پر روتا ہی اور اپنے افعال پر پچتاتا ہی لیکن آدمی اپنے حال سے عبرت نہین لیتا ہی
علی مرتضی رض سے روایت ہی آنحضرت علیہ السلام جب سجدہ کرتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ
سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ شَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ
تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **حکایت** امام احمد فرماتے ہین مین نے اللہ پاک کو خواب
مین دیکھا عرض کیا الٰہی جن چیزون سے طالب تقرب تیرا قرب حاصل کرتے ہین اُن مین سے
افضل کونسی چیز ہی فرمایا اے احمد افضل میرا کلام ہی مین نے عرض کیا کہ الٰہی سمجھنے کے ساتھ
یا بے سمجھے فرمایا دونون طرح سے ترمذی مین ہی قاری قرآن جو اپنے عملون مین ریا کرنیوالے
ہین جب حزن مین داخل ہونگے جب حزن ایک نالہ ہی جہنم مین کہ پناہ مانگتی ہی اُس سے جہنم
ہر دن مین سو بار میسرہ نے کہا بدکار آدمی کے پیٹ مین قرآن مسافر و بیکس ہی بعض علمانے

کہا ہی کہ جب آدمی قرآن پڑھتا ہی پھر اور گفتگو اُس مین ملا دیتا ہی پھر پڑھنے لگتا ہی تو اُس سے یہ کہا جاتا ہی کہ تجھکو ہمارے کلام سے کیا علاقہ اہل علم نے کہا ہی آدمی قرآن کی تلاوت کرتا ہی اور نادانستہ اپنے آپ کو لعنت کرتا ہی یعنی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین کہتا ہے حالانکہ خود اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا ہی اور یہ آیت پڑھتا ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور خود جھوٹا ہوتا ہی **ف** اعمال باطنی تلاوت قرآن پاک کے دس ہین **ایک** سمجھنا اصل کلام کا اور اُسکی بزرگی کو جاننا ۲ تعظیم متکلم کی یہ جانے کہ جو کچھ مین پڑھتا ہون وہ آدمی کا کلام نہین ہی عکرمہ جب قرآن عظیم کھولتے تو بیہوش ہو جاتے اور کہتے یہ کلام میرے رب کا ہی ۳ دل کا حاضر ہونا اور حدیث النفس کا نہ ہونا ۴ قرأت مین تامل کرنا ۵ تفہم ہی یعنے ہر آیت سے لائق اُسکے مضمون نکالنا ۶ موانع فہم سے الگ ہونا ۷ خاص کرنا یعنی ہر خطاب قرآن کا مخاطب اپنے آپ ہی کو جانے جب کوئی امر ونہی سنے تو فرض کرے کہ یہ حکم خاص مجھ کو ہوا ہی اور مجھی کو منع کیا ہی ۸ متاثر ہونا یعنی جس طرح مضامین مختلف کے آیات آتے جاوین اُسی طرح دل مین آثار مختلف پیدا ہوتے جاوین ۹ ترقی کرنا یہانتک کہ قرآن کو اللہ پاک سے سنے ۱۰ الگ ہونا ہی اپنی طاقت وقوت سے مثلاً جب آیات مدح صلحا پڑھے تو آپ کو اُن مین نہ گنے بلکہ اُن مدارج کو واسطے موقنین وصدیقین کے خیال کرے اور اس بات کا مشتاق ہو کہ مجھکو بھی اللہ اُن مین شامل کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ واقعہ ہر شب پڑھیگا اُسکو کبھی فاقہ نہوگا تنگی کے دنون مین سورۂ واقعہ کا پڑھنا قناعت کے لیے یا قوت جسکے سبب سے عبادت کرسکین یا علم پڑھ سکین اور یہ منجملہ ارادۂ خیر سے ہی جاننا چاہیے کہ اس صورت کا پڑھنا رزق کی سختی کے لیے پہلے لوگون کی عادت مین سے ہی جب حضرت ابن مسعود رض پر لوگون نے غصہ کیا کہ اولاد کے واسطے تم نے کچھ نہ چھوڑا تو اُنھون نے جواب دیا کہ سورۂ واقعہ اُنکے واسطے چھوڑ چلا ہون سورۃ الملک کے باب مین حضرت نے فرمایا کہ لوددت انھا فی قلب کل انسان من امتی البتہ دوست

رکھتا ہون مین کہ یہ سورۃ میری امت کے ہرآدمی کے دل مین ہووے یہ سورۃ مانع ہو عذاب قبر سے یہ سورۃ تیس آیت کی ہو کہ شفاعت کی اُسنے واسطے ایک شخص کے یہان تک کہ بخشش کی گیئی واسطے اُسکے وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہو جو شخص اکثر بسم اللہ کہا کرتا ہو ہر کام مین اُسکو اللہ رزق دیتا ہو سوتے وقت اُنیس بار پڑھنے سے اُس رات شر جن وانس و شیطان اور چوری اور جلنے سے اور ناگہانی موت سے اور ہر بلا وآفت سے محفوظ رہتا ہو اور حاکم جابر کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اُسکے دل مین رعب آجاتا ہو اگر بسم اللہ کو اکیس بار لکھ کر نیچے پر لٹکا دیا جائے تو وہ نیند مین نہ ڈرے اور ہر آفت سے محفوظ رہے اور مال وکسب مین برکت ہو اور اگر چھتیس بار لکھ کر دوکان پر لٹکا وے تو نفع زیادہ آئے اگر ایک سو ایکبار باغ مین دفن کرے تو زراعت خوب ہو بعض مشائخ نے کہا ہو کہ فاتحہ کو ساتھ وصل بسم اللہ کے اکتالیس بار پڑھ کر مریض پر دم کردے اللہ اُسکو شفا دیگا جو شخص فاتحہ کو مع بسم اللہ درمیان سنت وفرض صبح کے اکتالیس بار ہمیشہ پڑھیگا اگر فقیر ہو غنی ہوجائیگا قرض اُسکا اتر جائیگا اگر بیمار ہو شفا پائیگا جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت آیۃ الکرسی کو پڑھتا ہو تو اُسکی حاجت پوری ہوتی ہو اور ستر ہزار فرشتے اُسکے لیے بخشش کی دعا مانگتے ہین جسوقت تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر لیس صبح تک اللہ تعالی تیری محافظت کریگا اور شیطان تیرے پاس نہ آئیگا جسنے حالت کرب مین آیۃ الکرسی کو پڑھا اللہ اُسکی فریاد کو سنے گا اسی مین اسم اعظم ہو سورہ بقر مین گاؤ کے قصے سے یہ عبرت ہو کہ جب کچھ حکم خدا اور رسول کی جانب سے پہونچے تو قبول کرے اور بیجا سوال نہ کرے اور آیندہ کام پر انشاء اللہ کہے اور وہ جوان جو ماں کا فرمانبردار تھا بسبب خدمت ماں کے بہت سامال حاصل کیا اُس گاے کے ذبح کرنے مین یہ نکتہ تھا کہ گوسالہ پرستون کی سرزنش ہو اُنھین دکھا دیا کہ جسے تم نے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہو عبادت کے لائق نہین بسم اللہ شفا ہو ہر بیماری سے معنی الرحمن کی یہ کہ مہربانی کرنیوالا اہل دنیا کے ساتھ الرحیم مہربانی کرنے والا ساتھ اہل آخرت کے الرحمن بکشف الکروب

مہربانی کرنے والا ساتھ دور کرنے سختیون کے الرحیم بغفران الذنوب رحم کرنے والا ساتھ بخشنے گناہون کے **حکایت** ایک کافر کا گزر ایک عالیشان محل پر ہوا جسکے دروازے پر ایک بوڑھا آدمی اور ایک نوجوان حسین عورت کھڑی تھی یہ عورت کے لینے کے لیے بوڑھے سے کشتی کرنے لگا بوڑھے نے کافر کو پچھاڑ دیا اور بوڑھا آدمی ہونٹھ ہلاتا تھا کافر نے دریافت کیا کہ بھلا یہ تو بتا دے کہ تو کیا پڑھتا ہی کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہون اسی کی برکت سے ہردم تجھپر غالب آتا ہون یہ سنکر کافر مسلمان ہوگیا اور دلی عقیدتمندی کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان پر لایا اسکے بعد بوڑھا مرگیا اور نومسلم اُس عورت اور مکان کا مالک ہوگیا جبکہ ہدہد سلیمان علیہ السلام کا خط جسکے عنوان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا لیے چلا جاتا تھا کہ راستے مین اُسکا گزر ان چار ہزار شکاریون کی جماعت پر ہوا جو غلّے چلا رہے تھے خدا کی قدرت سے سبکے تیر خالی گئے اور اُسنے سلامتی سے خط پہونچا دیا اور اُسی خط کی برکت سے اُسکا وسیع ملک حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے مین دیدیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد قرآن کی تہائی ہی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین قل ھو اللہ احد کو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا اِنَّ حُبَّھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ کہ اُسکی محبت تجھے بہشت مین داخل کریگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آتے دونون کف دست جمع کرتے اور قل ہو اللہ اور معوذتین پڑھ کر دم کرکے جہانتک بدن پر ہاتھ جا سکتا ہی پھیرتے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرنا شروع کرتے سامنے کے بدن پر تین بار یونہی کرتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آمن الرسول رات کو پڑھ لیا کرے تو اُسکو اُس رات کی بلیات کی حفاظت کے لیے کافی ہونگے یا تہجد کی نماز کی جگہ ہو جائیگی **دارمی** نے حضرت عثمان سے روایت کی ہی کہ جو کوئی آخر آل عمران کا رات مین پڑھ لے اُسکو رات بھر کے قیام کا ثواب ملے جبرئیل علیہ السلام حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ تم خوش ہو ساتھ دو نورون کے کہ تمکو دیے گئے ہین

فضیلت قل ہو اللہ احد و معوذتین فضائل آمن الرسول و خاتمہ آل عمران و فاتحہ سورہ کہف

آپ سے پہلے کسی نبی کو نہین دیے گئے سورۂ الحمد اور سورۂ بقر کا خاتمہ تو اُن مین سے ایک حرف
نہ پڑھیگا مگر تجھے ثواب دیا جائیگا یا تیری دعا قبول کی جائیگی **حدیث** مین آیا ہو اگر نہ اترتا میری
امت پر مگر خاتمہ سورۂ کہف کا تو کافی ہوتا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم اپنے گھرون کو
گورستان مت بناؤ کہ شیطان اُس گھر سے نفرت کرتا ہو جس مین سورۂ بقرہ پڑھی جائے اور فرمایا
پڑھو سورۂ بقر کہ اُسکا اخذ کرنا برکت ہو اور ترک کرنا حسرت اہل بطالت اُسکو نہین لے سکتے
حضرتؐ نے جبرئیل علیہ السلام سے اسم اعظم کو پوچھا جواب دیا کہ آخر سورۂ حشر کا دوسری بار
پوچھا وہی جواب سنا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار پڑھ کے آیتین
آخر سورۂ حشر کی پڑھ لیوے ھو اللذی لا الہ الا ھو عالم الغیب سے آخر سورۂ تک تو اللہ تعالی
اُسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعین کرتا ہو تا کہ اُسکی مغفرت کے لیے دعا کرین شام تک اگر شام کو
پڑھے صبح تک اُس دن مرتا ہو شہید مرتا ہو **نبی** صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہو کہ
جکو کوئی قرآن مجید کے پڑھنے مین مشغول ہو اور دعا یا کسی دوسرے ذکر کی اُسکو فرصت نہ ملے
مین اُسکو دعا مانگنے والون سے بھی زیادہ دونگا **حدیث** جو شخص قرآن پڑھے پھر یہ جانے کہ
کسی کو مجھ سے زیادہ ملا ہوگا تو وہ اُس چیز کو چھوٹا جانیگا جسکو خداے تعالی نے بڑا کیا ہو قیامت کے
روز کوئی شفیع خداے تعالی کے نزدیک قرآن سے بڑھکر مرتبہ مین نہین جب فرشتون نے قرآن کو سنا
تو کہا کہ وہ امت خوش نصیب ہو جسپر یہ اتریگا اور خوشحالی ہو اُن لوگون کو جو اُسکو یاد کرینگے اور اُن
زبانون کو جو اُسکو پڑھینگی قیامت کے دن تین شخص بیشک مشک اسود کے ٹیلون پر ہونگے
نہ اُنکو خوف ہوگا اور نہ اُنسے حساب لیا جاویگا یہانتک کہ لوگون کے درمیان کے معاملے سے
فراغت ہو اُن مین سے ایک وہ شخص ہو جسنے قرآن خدا یتعالی کی رضا جوئی کے لیے پڑھا اور
لوگون کا امام ہوا اور سرافراز ان دی اَھْلُ الْقُرْاٰنِ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ ابن مسعود نے فرمایا ہو
کہ جب تم علم کا ارادہ کرو تو قرآن کو تحصیل کرو کہ اُسمین اگلے پچھلون کا علم ہو جو عمل کرے اُس
قرآن پر اُسکے درجے بڑھتے ہین قرآن کی ہر ایک آیت جنت کا ایک درجہ اور تمہارے

حافظان قرآن کے احکام

گھرون کا چراغ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہو اُسکے دونون پہلو مین نبوت مندرج ہو جاتی ہو اتنا فرق ہو کہ اُسپر وحی نہین آتی **محمد کعب قرظی** فرماتے ہین کہ قیامت کے روز جب آدمی قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ سے سنین گے تو یہ معلوم ہوگا کہ گویا پہلے کبھی نہ سنا تھا **فضیل بن عیاض** فرماتے ہین کہ قرآن کے حافظ کو چاہیے کہ بادشاہ سے لیکر ادنیٰ شخص تک کسی کی طرف اُسکو حاجت نہو **سفیان ثوری** فرماتے ہین کہ جب آدمی قرآن پڑھتا ہو تو فرشتہ اُسکی دونون آنکھون کے درمیان بوسہ دیتا ہو اور عمر بن میمون کہتے ہین کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد قرآن کھول کر سو آیتین پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکو تمام دنیا والون کے عمل کے برابر ثواب عنایت فرماتا ہے **ابو سلیمان دارانی** کہتے ہین کہ جب قرآن کے حافظ قرآن پڑھنے کے بعد خدائیتعالیٰ کی نافرمانی کرین تو دوزخ کے فرشتے بت پرستون کی نسبت کر ایسے ہی حافظون کو پکڑینگے **ابن مسعود** فرماتے ہین کہ حافظ قرآن کو بہت باتون سے بچنا چاہیے اوّل رات کو جسوقت آدمی سوتے ہون دوم دن کو جسوقت آدمی قصور کرتے ہون سوم اُسکے غم کرنے سے آدمیون کی خوشی کے وقت ۴ اُس کے رونے سے جبکہ لوگ ہنستے ہون ۵ اُسکے سکوت سے جب لوگ ادھر اُدھر کی باتون مین لگے ہون ۶ اُسکے خشوع سے جسوقت آدمی تکبر کرتے ہون **توریت** مین ہو کہ ای میرے بندے تجھے شرم نہین آتی کہ اگر تو راہ مین ہوتا ہو اور کسی تیرے بھائی کا خط تیرے پاس آتا ہو تو راہ سے چل کر بیٹھ جاتا ہو اور خط کو پڑھکر ایک ایک حرف پڑھتا ہو کہ اُسمین سے کوئی مطلب تجھسے نہین رہتا اور مین نے جو تجھپر یہ اپنی کتاب اُتاری تو دیکھ تیرے لیے کیسا قول کو شرح فرمایا کیا میری قدر اپنے نزدیک کسی بھائی کے برابر بھی نہین کرتا **اللہ نے قرآن** مین فرمایا وَتَفْصِيلُ كُلِّ شَيْءٍ یعنی قرآن ہر شی کی تفصیل ہو اور دوسری جا ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ یعنی قرآن ہر چیز کا بیان واضح ہو پس واضح ہوا کہ مسلمانون کی ہدایت کے لیے قرآن مین سبھی مسائل مندرج ہین **فضیل بن عیاض** رح نے فرمایا کہ کتاب اللہ سے ایک آیت پڑھکر اُسپر عمل کرنا میرے پاس پسندتر ہو سلو ہی عمر کے عبادت سے **حضرت جنید** کی نزع کے وقت ایک مرید دیکھنے کے لیے

آیا دیکھا آپ تکیہ دیکر بیٹھے ہین اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہین مرید نے کہا آپ مین کچھ تاب وطاقت باقی نہین بستر پر آرام لو آپ نے فرمایا کہ زاد راہ مجھ کو کچھ نہین ہو آج جو کچھ عمل کرونگا کل اپنے نامۂ اعمال مین پاؤنگا غرض اسی حالت مین روح حضرت کی پرواز ہوئی **ابوبکر وراق** کو ایک فرزند تھا مکتب کو بھیجتے تھے ایک روز اُسکو دیکھا کہ روتا ہی کہا تیری کیا حالت ہی کہا اُستاد نے ایک آیت سکھلائی اس سبب سے یہ حالت ہوئی کہا وہ کونسی آیت ہی کہا یوم یجعل الولدان شیبا السماء منفطر بہ اُس دن جو کرتا ہی بچون کو بڈھے کمال ہیبت کے سبب سے آسمان پھٹتا ہی غرض وہ لڑکا اس آیت سے بیمار ہوا اور مرگیا باپ برسر گور روتے تھے اور کہتے تھے ای ابوبکر تیرا فرزند ایک آیت کے سبب ایسا باکی ہوا کہ جان دی اور تو اتنے سال سے ختم قرآن کرتا ہی تجھ مین کچھ اثر نہین **مسئلہ** جنب والے اور حائضہ کو کلمۂ شہادت پڑھنا یا سبحان اللہ یا دعا مین پڑھنا جائز ہین فقط قرآن کا پڑھنا منع ہی اگر عورت معلمہ کو حیض آجاوے اور بچون کو تعلیم دینا چاہے تو اُسکو مناسب ہی کہ آدھی آیت بتادے پھر چپکی ہو رہے پھر آدھی آیت بتادے لیکن نزدیک کرخی کے ایک ایک کلمہ پڑھاوے اور بعد ہر کلمہ کے تھوڑا وقت خاموش رہے **مسئلہ** ائمۂ ثلثہ کہتے ہین ثواب قرأت قرآن کا میت کو پہونچتا ہی **حدیث ابن عباس** رض مین قصہ ایک شخص کا آیا ہی کہ وہ مارگزیدہ یا کژدم گزیدہ تھا ایک صحابی نے اُسپر فاتحۃ الکتاب کا دم کیا اور کچھ بکریان ٹھہرالین وہ اچھا ہوگیا اُسکے ہمراہیون نے کہا تو نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی یہ ذکر نبی علیہ السلام سے ہوا فرمایا ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ فرمایا تم نے اچھا کیا مجھے بھی حصہ دو **غایۃ الاوطار** مین ہی قرآن خوان پر سلام کرنا نہ چاہیے اور قاری کو سلام کا جواب دینا یا نہ دینا دونون درست ہی اور جب قاری اذان سنے تو افضل یہ ہی کہ چپ رہے اور اذان سنے اور جب نام نبی کا قرآن مین آوے تو اُسپر صلوۃ واجب نہین **مسئلہ** قاری قیام نہ کرے مگر باپ یا معلم یا عالم کے واسطے بہتر یہ ہی کہ ہر مہینے مین ایکبار ختم کرے اور مستحب ہی اُسکے واسطے تطہر اور تحسین لباس اور خوشبو لگانا اور حروف ادا کرنا اور اُس مکان کو شموع سے روشن کرنا اور اہل وعیال کو ختم کے وقت

جمع کرنا اور اُسکے واسطے برکت اور مغفرت کی دعا کرنا اور ختم کے بعد پھر قرآن کا شروع کرنا اور قرآن کو صحت سے پڑھنا اور مستحب یہ ہی کہ تین دن سے کمتر مدت مین ختم نہ کرے اور مستحب ہی کہ ہر سال ایک بار اُسکو قرآن سناوے جو اُس سے زیادہ تر جانتا ہو اور بہترین اوقات قرآن کے واسطے ماہ مبارک رمضان ہی اور بازار مین اور سوال کے واسطے اور ناپاک مکان مین قرآن پڑھنا مکروہ ہی اور مصحف پر کوئی چیز نہ رکھے اور مصحف کو رکھ نہ چھوڑے پڑھا کرے تاکہ وہ مہجور اور متروک نہ ٹھہرے اور اگر اُمی آدمی مصحف کو اپنے گھر مین برکت کی نیت سے رکھے تو مکروہ نہین اور تفسیر قرآن کی اپنی عقل سے اور عکس ترتیب جائز نہین اور اگر مصحف ایسا کہنہ ہوگیا ہو کہ اُسمین پڑھنا ممکن نہین تو پاک کپڑے مین لپیٹ کر بغلی قبر کے مانند کھود کر دفن کرے یا اُسکو دھو ڈالے یا ایسی پاک جگہ مین رکھدے جہان نجاست اور ملحدون کے ہاتھ نہ پہونچین اور مصحف اور کتب تفسیر اور فقہ اور کعبہ معظمہ کی طرف پاؤن پھیلانا قوم یا غیر قوم مین مکروہ ہی اور جو قرآن غلط پڑھتا ہو تو بتانا افضل ہی جیسے راہ بھولے کو راہ بتانا حدیث مین وارد ہی کہ میری امت کے گناہ میرے سامنے آئے تو مین نے اُس سے زیادہ تر کوئی گناہ نہ دیکھا کہ مرد آیت یا سورۃ سیکھ کر بھول گیا نسیان سے مراد یہ ہی کہ اُسکو مصحف سے پڑھنا ممکن نہو اور لیٹ کر قرآن پڑھنے مین کچھ مضائقہ نہین لیکن پڑھنے کے وقت اپنے دونون پاؤن سمیٹ لے اگر لڑکا گھر مین قرآن پڑھتا ہو اور گھر والے کام مین مشغول ہون تو ترک استماع مین معذور ہین اگر اُنھون نے کام شروع کیا ہو پڑھنے سے پہلے اور اگر قرآن پڑھنا شروع ہوگیا تو معذور نہین اور یہی حکم فقہ خوانی کا ہی قرآن خوانی کے نزدیک واللہ اعلم

بعض نواہی قرآن کے بیان مین قرآن شریف سے عمل مطلوب ہی اسکو ضروری بات سمجھے حق کو باطل سے نہ ملاؤ اور حق کو دیدہ و دانستہ مخفی نہ رکھو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تمھارا دشمن ہی ۳ آپس مین اپنے مال باطل سے نہ کھاؤ اور حکام کو رشوت نہ دو اکل بالباطل مین سرقت خیانت وقمار وغصب ومہر بغی وحلوان کاہن ونحوہا داخل ہین ۴ حد سے آگے نہ بڑھو ۵ اپنے ہاتھ سے آپ ہلاکت مین نہ پڑو ۶ پاس عورتون کے نہ جاؤ یعنی حیض مین یہانتک کہ وہ پاک

بعض اوامر و نواہی قرآنی مین

مچہ جائین ۷ اسد کی آیتون پر ہنسی ٹھٹھا نکرو ۸ صدقات کو منت و اذی سے باطل نہ کرو ۹
برا تا قص خراب مال اسد کی راہ مین خرچ نہ کرو ۱۰ گواہی نہ چھپاؤ کتم شہادت کا دل گنہگار ہو جاتا ہی
۱۱ سود نہ کھاؤ ۱۲ بخل نہ کرو ۱۳ ناپاک مال کو پاک مال سے نہ بدلو اور یتیمون کے مال اپنے
مال مین ملاکر نہ کھاؤ کہ یہ بڑا گناہ ہی ۱۴ جس عورت سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو اُس سے تم
نکاح نکرو کہ یہ بیحیائی و دشمنی کا کام اور بُرا راستہ ہی ۱۵ اور حرام ہی رضاعی مان اور بہن جن جس
سے نکاح نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہی اُس سے رضاعت کیوجہ سے بھی حرام ہو جاتا ہی مگر بہن
بھائی کی رضاعی مان اور بیٹے کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہی اور رضاعی بھائی کی بہن
سے نکاح جائز ہی ۱۶ تم اپنے مال آپس مین ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت ہو رضامندی سے ۱۷
اسکے ساتھ کسی شی کو شریک نکرو ۱۸ غیبت ناپسند ہی مگر مظلوم کا فریاد کرنا درست ہی
۱۹ بد نکرو گناہ اور زیادتی پر ۲۰ جو لوگ تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہرائین تم اُنکو اپنا دوست
نہ بناؤ ۲۱ تم حالت احرام مین شکار مت کرو ۲۲ جس چیز پر اسد کا نام نہین لیا گیا ہی تم اُسکو
نہ کھاؤ کہ یہ فسق ہی مراد ترک تسمیہ ہی عمداً وقت ذبح کے ۲۳ تم اسراف نہ کرو اسد مسرفین کو دوست
نہین رکھتا ہی اسراف کرنے والے ہین بھائی شیطانون کے اسراف وہ صرف ہی جو خلاف شرع
ہو ۲۴ تم اپنے باپ بھائیون کو اپنا دوست نہ ٹھہراؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر دوست رکھین
۲۵ ناپ تول مین کمی نہ کرو ۲۶ زنا کے پاس نہ پھٹکو کہ یہ بیحیائی اور برا راستہ ہی ۲۷ زمین مین
اترا کر نہ چل اسد دوست نہین رکھتا اترانے والے ناز کرنیوالے کو ٥

	از رہ بول دو بار آمدہ		از شکم تا بہ کنار آمدہ	

۲۸ کسی شی کے بارے مین یہ نہ کہہ کر مین یہ کام کل کرونگا مگر یہ کہ اسد چاہیگا ۲۹ مسرفین کے
امر کی اطاعت نہ کرو یہ لوگ تو زمین مین فساد بپا کرتے ہین ۳۰ تو اپنے ہواے نفس کا پیرو
نہ ہو کہ وہ ہوا تجھکو گمراہ کر دے راہ خدا سے ۳۱ کوئی قوم کسی قوم سے مسخراپن نہ کرے شاید
وہ لوگ ان لوگون سے بہتر ہون اور نہ عورتین عورتون سے ٹھٹھا کرین کہ شاید وہ عورتین ان

عورتون سے بہتر ہون اور کسی کو بُرے لقب سے نہ پکارو ۳۲ تم جستجو نہ کرو کسی کے عیب کی اور
کوئی شخص کسی شخص کی غیبت نہ کرے ۳۳ جو چیز فوت ہوگئی اُسپر رنج نہ کرو اور جو کچھ اللہ نے
عطا کیا ہی اُسپر خوش نہو یعنی مت اتراؤ ۳۴ بی بیون کو اُنکے گھرون مین سے مت نکالو
یعنی بعد طلاق کے اور نہ وہ گھر سے نکلین مگر یہ کہ کھلی بیحیائی کا کام کرین ۳۵ تو اطاعت نہ کر
ہر قسم کھانے والے ذلیل وخوار طعن کرنے والے چغلخور مناع خیر ومعتدی واثیم کی اوامر
کتاب اللہ مین ساری عبادات وحسنات وصالحات وطاعات ومبرات وخیرات ما ثورہ داخل
ہین حاصل ہونا بہشت کا اور نجات پانا دوزخ سے موقوف ہی اللہ کی فرمانبرداری اور گناہون
سے پرہیز کرنے مین پھر وہ لوگ جو مخلصین محض ہین اور آلودۂ عصیان نہین وہ بے حساب وکتاب
جنت مین جائینگے اُنھین کو سابقین مقربین کہتے ہین اور جو لوگ ایسے ہین کہ اُنکے حسنات
زیادہ اور سیئات کم ہین وہ بعد حساب وکتاب کے قبل دخول نار کے داخل بہشت ہون گے
اُنکا نام اصحاب الیمین ہی رہے وہ لوگ جو حسنات وسیئات مین برابر ہین اور مخالطِ عمل صالح
ہین اُنکے حق مین عسی اللہ ان یتوب علیھم فرمایا ہی ساری خرابی اُن گنہگارون کی ہے
جنکے سیئات بہت اور حسنات کم ہین اور اُنکی بدی نیکی پر غالب آگئی ہی یہ دوزخ مین جائینگے
پھر اگر اصل ایمان دل مین باقی ہی اور خاتمہ کلمۂ طیبہ کے اعتقاد یا تلفظ پر ہوا ہی تو امید ہی کہ شفاعت
سے شفیع المذنبین کی یا رحمت سے ارحم الراحمین کی نجات پاکر جنت مین جائین مسند احمد مین
ہی حدیث قد انزلت علی عشر آیات من اقامھن دخل الجنۃ پھر یہ آیت پڑھی قد افلح
المومنون آخر تک جو شخص دنیا مین ستھرا رہیگا اور خدائیحالی سے صاف دشستہ ملیگا وہ جنت
مین بدون روک ٹوک کے چلا جاویگا اور جو شخص دنیا مین پاک نہوگا تو اگر اسکی نجاست ذاتی
ہوگی جیسے کافر تو وہ کسی صورت سے جنت مین داخل نہوگا اور اگر اسکی نجاست عارضی اور عمل کے
باعث سے ہوگی تو بعد اس نجاست کے پاک ہوجانے کے جنت مین جاویگا یہان تک کہ
اہل ایمان جب پل صراط سے اُترینگے تو جنت اور دوزخ کے درمیان پل پر روک دیے جاوینگے

کہ جو کچھ اُنسے میل کچیل رہگیا ہو اُس سے پاک و صاف ہو جاوین پھر اُنکو اجازت جنت مین داخل ہونے کی ملیگی فرمایا اللہ نے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہین تجھکو بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی اُس سے پوچھ ہی ابن عباس رض نے کہا لا تقف ای لا تقل دوسرا لفظ یہ ہی تہمت نہ لگا کسی کو اُس بات کی جو تجھ کو معلوم نہین ہی محمد بن حنفیہ نے کہا مراد شہادت زور ہی قتادہ نے کہا لا تقل رایت ولم تر وسمعت ولم تسمع وعلمت ولم تعلم فان اللہ سائلك عن ذلك كله مضمون اسکا یہ ہی کہ اللہ نے منع فرمایا ہی قول بلا علم سے بلکہ اُس ظن سے جو تیرا وہم و خیال ہی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اور دوسری حدیث مین آیا ہی ان افری الفری ان یری الرجل عینہ ما لم تریا بالجملہ ان سب صفات کا سوال ان اعضا سے ہوگا بالجملہ نواہی قرآن سے ہونا فرمانی خدا و رسول کی ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکی کی اور گذر جاوے حدون اُسکی سے داخل کریگا اسکو آگ مین مؤمنون کو چاہیے کہ اس آیت سے عبرت لیوین اور ڈرتے رہین تاکہ دوزخ سے نجات پاوین۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وہ آدمی دانا ہی جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہا کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور وہ شخص عاجز ہی جو نفس کی خواہش کے تابع ہو اور اللہ تعالی پر امید رکھے اللہ جلشانہ نے فرمایا وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اسکو اللہ کے پاس پاؤگے بہتر اور ثواب مین زیادہ علما نے نقل کیا ہی کہ مدینہ کے لوگ جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتے تو عبادت کے لیے فارغ ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے محمد بن جریج سے نقل ہی کہ ایک مرتبہ مقام عبادان حضرت وکیع استاد امام شافعی رح کی خدمت مین گیا چالیس دن وہان رہا ہر روز یہی عالم دیکھا کہ وہ ہر روز ایک قرآن مجید ختم کرتے اور ہزار درہم فقرا کو صدقہ دیتے اور سو حدیث شریف پڑھاتے اور رات دن آرام نہ لیتے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

باب گیارھوان کلمۃ التقوی فی فضیلۃ الذکر والدعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ای ایمان والو کثرت سے خدا کو یاد کرو اور صبح و شام اُسکی تسبیح و تقدیس کرتے رہو بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل آخر روز کو کہا ابن عباسؓ نے کہ نہین فرض کیا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہی اُسکے لیے ایک حد معلوم جب تک کہ نہ معذور ہو اہل اُسکا حال عذر مین سوا ے ذکر کے کہ نہین ٹھہرائی ہی اُسکے لیے ایک حد کہ منتہی ہو طرف اُسکے اور حکم کیا اُنکو ساتھ ذکر کرنے کے تمام احوال مین یعنی رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین صحت مین اور بیماری مین پوشیدہ اور ظاہر ذکر کثیر حقیقی یہ ہی کہ بیچ مراقبے حق کے مستغرق ہو اذکار دار آخرت مین بعینہ ذخیرہ ہو جاتے ہین مانند سبحان اللہ و بحمدہ کے تو یہ ذخیرہ بہت نفیس ہی اور جو اپنے خالص اوقات کو ذاکرون نے ذکر و تسبیح مین صرف کیا تو اُنکا مین مع ثواب کے کامل حاصل ہوا شیخ سہیلؒ نے کہا کہ متقی بندے دنیا مین بھی اللہ تعالی کی رضامندی مین عیش پاتے ہین اور کسی حال مین اپنے رب کی یاد سے غافل نہین ہوتے رات کو بہت کم سوتے ہین یاد الہی مین اُنکو ایسی حلاوت ملی کہ خواب راحت اُنھون نے چھوڑ دیا جان کہ بہترین عبادت یاد خالق کائنات ہی اُسکے تین درجے ہین درجہ اولی ساتھ کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کہ نفع اُسکا بیشمار ہی اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہی اور یہ کلمۂ طیبہ حق تعالی کے پاس اپنے کہنے والے کی سفارش کرتا ہی حق تعالی فرماتا ہی ما اجریتہ علی لسانہ الا وقد غفرت لہ یعنی نہین جاری کرتا ہون مین کہنے والے کی زبان پر مگر یہ کہ بخشتا ہون مین اُسکو درجۂ دوم ذکر سے مراد اُس سبحانہ کی ہی ساتھ پڑھنے کلام مجید اُسکے کے اسمین مصاحبت تمام ہی ساتھ اُس سبحانہ کے اور یہ بڑی نعمت اُس سبحانہ کی ہمارے ہاتھ ہی حدیث مین آیا ہی الا من اشتاق الی اللہ فلیستمع کلام اللہ یعنی

باب گیارھوان کلمۃ التقوی فی فضیلۃ الذکر والدعا

ذکر کے تین درجے ہین

جو مشتاق رہے طرف اللہ کے پس سنا چاہیے کلام الٰہی کو اور افضل ذکر و عبادت تلاوت قرآن ہو اہل قرآن اللہ کے خاص بندے ہین درجۂ سوم جامع ذکر و تلاوت کی نماز ہی اور جامع ہو اقسام عبادت کی اور سجدے کی حالت مین بندہ اللہ سے قریب ہوتا ہی اور جب سجدہ کرتا ہی تو ہر چیز ساتوین زمین تک سجدہ کرتی ہی نماز تمام نیکیون کا مجمع ہونے کے سبب افضل اعمال قرار دی ہی نماز روشنی دل اور ٹھنڈھک آنکھون کی ہی اصفیا و اتقیا اُسکی خوبی کو جانتے ہین اور لذت پاتے ہین نماز معراج مومن ہی ہر ایک کو ان تینون سے وقت اور موسم ہی کہ اس موسم مین حسن اور نفع اُسکا زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت غیر موسم کے اول کلمۂ طیبہ ہی اور بعد تلاوت قرآن مجید اور نماز **حدیث** مین ہی جب آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہی تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہی اور جب اللہ کا ذکر نہین کرتا تو اپنی جگہ آجاتا ہی اور وسوسے ڈالتا ہی **معاذ بن جبل**ؓ نے کہا آدمی نے کوئی عمل ایسا نہین کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اُسکو اللہ کے عذاب سے سوا ذکر الٰہی کے مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ **ایک صحابی** نے آنحضرت علیہ السلام سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوے ہین مجھپر پس خبر دو مجھکو ساتھ ایک چیز کے کہ چنگل مارون مین ساتھ اُسکے فرمایا ہمیشہ رہے تیری زبان تازہ اللہ کے ذکر سے **جنید**رح نے فرمایا ومن کان لسانہ رطبا بذکر اللہ تعالی دخل الجنۃ وھو یضحک جسکی زبان ذکر الٰہی سے تر ہو داخل ہوگا جنت مین ہنستا ہوا **نعمان بن بشیر** روایت کرتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالی کے جلال اور تسبیح اور تہلیل اور تحمید کا ذکر کرتے ہین تو یہ کلمات عرش کے گرد پھرتے ہین اور شہد کی مکھی سا بھنبھناہٹ اُنکا ہوتا ہی کہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر پروردگار کے پاس کرتے ہین کیا تم سے کسی کو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی کہ ہمیشہ اُسکا ذکر اللہ تعالی کے پاس ہوتا رہے **اور مروی ہی** کہ دنیا سے سب نفس پیاسے نکلین گے بجز اللہ کے ذکر کرنے والون کے **حدیث** اہل بہشت کو کوئی ایک حسرت بزرگتر اُس سے نہین کہ ایک لحظہ دنیا مین بے ذکر اُن پر گذرا ہو یا پیغمبر علیہ السلام پر درود نہ پڑھا ہو **ف**

فضیلت ذکر

تو مپر جائے کہ باشی روز و شب	یکنفس غافل مباش از ذکر رب

قولہ تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم یاد کرو تم مجھ کو جس طرح سے ہو سکے تلاوت کرکے یا میرے نام کو یاد کرکے اور حمد اور تسبیح اور تہلیل کہکے اور ہر نیک کام پر بسم اللہ کہکے اور دل سے میرے حضور بے کیف مین کمال توجہ و استغراق کے ساتھ یا میری توحید کی دلیلون مین غور کرکے مجھ کو یاد کرو تو مین بھی تم کو یاد کرون اور میرا یاد کرنا یہ ہے کہ تمھارے حال پر ایک نئی طرح کا التفات اور توجہ کرون اور تمھارے حق مین ایک تازی عنایت خرچ کرون کہ اسکے سبب تمھارے سارے گناہ جھڑ پڑین اور تمھارے درجات قرب کے بلند ہون **رفیق الواعظین** مین ہے اے آدم کے بیٹے یاد کر مجھ کو ساتھ عاجزی کے یاد کرون مین تجھ کو بزرگی کے ساتھ یاد کر مجھ کو تندرستی اور نعمت مین یاد کرون مین تجھ کو تنہائی مین اور سختی مین یاد کر مجھکو ساتھ صدق و صفا کے یاد کرون مین تجھ کو ملاء اعلیٰ مین یاد کر مجھ کو ساتھ احسان کرنے فقیر پر یاد کرون مین تجھ کو بیچ بہشت کے یاد کرو مجھ کو نعمت اور آسانی مین مین تم کو یاد کرونگا سختی اور مصیبت مین تم مجھ کو یاد کرو توبہ سے مین تم کو یاد کرونگا گناہ بخشنے سے یاد کرو یاد فانی سے مین تم کو یاد کرونگا یاد باقی سے اگر یاد کرے مجھ کو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اسکو اس جماعت مین کہ بہتر ہے اس سے یعنی اسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ مین ہمنشین اسکا ہون جو یاد کرتا ہے مجھ کو

اگر خدا طلبی ہمنشین نامش باد	کہ ہمنشین خدا ہمنشین نام خدا

اور فرمایا وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے اعمال صالحہ وغیرہ سے یا یہ کہ خدائے تعالیٰ اپنی رحمت سے جو تم کو یاد کرتا ہے یہ یاد تمھاری نماز وطاعت سے ہزار درجے فائق ہے اور یاد کرنا بندے کا ملا ہوا ہے ساتھ اغراض کے اور ذکر خدا صافی ہے یا ذکر بندہ فانی ہے اسکے دم تک اور ذکر خدا باقی ہے زوال پذیر نہین حضرت عمر فاروق رضی سے منقول ہے کہ بندہ کو اللہ اکبر کہنا دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہے سب سے بہتر ہے حضرت علیہ السلام نے

فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی اپنی گود مین دراہم لیکر تقسیم کرنا شروع کرے اور دوسرا شخص یاد خدا کرنی شروع کرے تو کان الذکر افضل بلا شبہہ ذکر الٰہی اُس سے بہتر ہی کوئی جنید کے پاس ایک بندہ ہدیہ للا آپ نے اسکو قبول فرمایا اور بعد اسکے چھوڑ دیا تو پر وہ نے کہا ہم جب تک ذاکر رہتے ہین تو کسی کے ہاتھ گرفتار نہین ہوتے ہین واما غفلت عن ذکر اللہ مرۃ نعذ سینے بالسجن فکیف بمن یغفل عن ذکر اللہ کثیرًا اور مین ایک مرتبہ کی غفلت سے معذب ہوا پس کیا حال ہوگا اسکا جو اسکی یاد سے بہت غافل ہو ای جنید مجھ سے اقرار لو پھر مین غفلت نہ کرون وہ بندہ جنید کی زیارت کو آتا تھا اور آپ کے ساتھ کھانا کھاتا جبکہ جنید کی وفات ہوئی اپنے نفس کو زمین پر گرایا اور مرگیا امام سبکی سے اس حدیث سے پوچھا اذا رایتم اھل البلاء فاسئلوا اللہ العافیۃ فقال اھل البلاء ھم اھل الغفلۃ عن ذکر اللہ تعالیٰ جبوقت کہ دیکھو تم اہل بلا کو تو اسسے عافیت مانگو پس فرمایا اہل بلا اہل غفلت ہین اسکے ذکر سے اور تفسیر مین آیۃ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم کے کہتے ہین اس سے دوامِ ذکر مراد ہی اسواسطے کہ زبانی ذکر ہمیشہ ممکن نہین اور دلی ذکر مین کچھ فتور اور قصور نہین ہوتا ان لوگون سے صاحب دل مراد ہین کہ دل وجان سے ہمیشہ ذکر مین مشغول رہتے ہین وہ اہل تصوف ہین اسی واسطے کہا من اراد الجلوس مع اللہ فلیجلس مع اھل التصوف لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالیٰ کی محبت کی طرف من احب شیئًا اکثر ذکرہ ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کہ زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے ؎

در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی
در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل

اور ذاکر کو بھی شیطان کبھی وسوسہ دلاتا ہی جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہین کہ ایک شخص ہر شب ذکر الٰہی مین مشغول رہتا تھا ابلیس نے وسوسہ دیا کہ تو اتنے ذکر کرتا ہی پر ایک جواب بھی نہین پاتا ہی اُس شکستہ دل نے خواب مین خضرؑ کو دیکھا اور کہا ؎

گفت لبیکم نمے آید جواب
زان ہمی ترسم کہ باشم ردباب

گفت آن اللہ تو لبیک ماست — آن نیاز و درد و سوزت پیک ماست

او عزیز جب ایک دم غفلت مین گذرتا ہو تو پھر اُس کو قضا نہین ہے

وقت دریاب مشو غافل از انفاس عزیز — نیست زانہا کہ پس از فوت قضا خواہی کرد

جان کہ یہ انفاس تیرے لیے مانند خزانۂ خالی کے ہین تا کہ تو اُس خزانہ مین نقد رکھے سو وہ نقد ذکر الٰہی ہی جس سے بازار حشر میں اہل حشر کی آنکھیں روشن ہو وین اور حور و غلمان جواہر ذکر سے زینت لیوین ہے

ہر نفس چون خزینہ ایست تہی — تا تو نقدی دران خزینہ نہی
گر بیاد خدا زگو ہر دُر — سازی آن مخزن تہی را پُر
چون ببازار حشر بکشانید — کہ دران ہرچہ ہست بنماید
صحن بازار ازان شود گلشن — چشم بازاریان ازان روشن
حور و غلمان برند زان مایہ — حسن خود را کنند پیرایہ

اگر آدمی بدبختی سے ان انفاس کو ضائع کرنے اُسکی آنکھ اشک ندامت سے بھر آئیگی اور بہت پچھتاویگا ہے

در گذاری ز سست اقبالی — ہمچنان آن خزینہ را خالی
پر شود چشم تو ز اشک ندم — وا نشست بر ز ند ز سینہ علم
کہ چرا قدر کم شنا ختمش — گنج و دُر و گہر نساختمش

جب چیونٹیون کے بادشاہ نے کہا یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم ای چیونٹیو اپنے گھرون مین چلی جاؤ تاکہ لشکر سلیمان نادانستہ تم کو پائمال نہ کرے اس بات سے سلیمان علیہ السلام نے تبسم فرمایا اور کہا ای مورچہ کیا نہین جانتا کہ میرا لشکر ظلم نہ کریگا کہا مین جانتا ہون لیکن قوم کا بڑا ہونے سے مجھ کو سوائے نصیحت کے کچھ چارہ نہین مراد میری یہ تھی کہ نظر انکی آپ کے دبدبہ اور دولت پر پڑکر ذکر خدا تعالیٰ سے باز نہ رہین اور غفلت کے میدان مین پائمال نہ ہو وین غرض بیان سے اس قصہ کے یہ ہی کہ چیونٹیون کے سردار کو اپنی قوم کا ایک لحظہ ذکر الٰہی سے باز رہنا گوارا نہ ہوا تو علماے امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ باپ سے زیادہ

شفیق ہین ماں باپ دنیا کی آگ سے بچاتے ہین اور علما آخرت کی آگ سے باوصف اسکے
لوگ اپنی عمر عزیز کو لہو ولعب وحرام وامور بدعت مین کھو کے ذکر آلہی سے غافل رہین تو انکو
کب گوارا ہوگا جب علما خیر خواہی سے بدعات کے مانع ہون اور جاہل انکے دشمن بنین انکا کچھ
نقصان نہوگا **بزرگان دین** سے جب ذکر حق فوت ہوتا تو نہایت غمگین ہوتے اور اسکے
کفارے مین بہت صدقہ دیتے جیسے سلیمان علیہ السلام کہ جب انکے پاس خاصے گھوڑے لائے
گئے تو انکے دیکھنے مین مشغول ہوے اس سبب سے نماز عصر کی قضا ہوئی اُن سب گھوڑونکو
قربان کیا رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ یعنی پھیر و تم آفتاب کو واسطے میرے
اللہ تعالی نے فرمایا تو آفتاب کو پھر پھیرا تو سلیمان نے اُس نماز کو ادا کیا اور ایکبار آفتاب ساتھ
دعا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنگ خیبر کے بعد غروب کے پھر پھیرا تو مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ نے نماز عصر کی ادا کی **حضرت علیہ السلام** نے فرمایا گلاؤ اپنے کھانے کو ساتھ نماز کے
اور ذکر کے اور ادنی درجہ ذکر کا یہ ہی کہ پڑھے دو رکعت نماز یا سبحان اللہ سو بار کہے یا کوئی سورت
پڑھے پیچھے ہر کھانے کے اور سر اسمین یہ ہی کہ جسوقت آدمی کھا کر بغیر ذکر آلہی کے سوتا ہی تو دل
اُسکا سخت ہوتا ہی اس سبب سے اکثر معاصی مین گرفتار ہوتا ہی اور ذکر آلہی مین رفع قساوت ہی
یاد کرنیوالا خدا کا غافلون مین مانند ٹہنی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور مانند چراغ کے بیچ
گھر اندھیرے کے اور حضرت نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اُس گھر کی
جس مین خدا کی یاد نہین ہوتی مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ جیسے زندے اور مردے کی یعنی جس گھر مین خدا
کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جس مین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہے اور یاد
کرنے والا غافلون مین بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح او راعجم کے
مراد فصیح سے آدمی ہین اور اعجم سے جانور **جس جگہ** عورتین جمع ہون یا مرد تو اُس محفل مین
کچھ نہ کچھ ذکر خدا کا بھی کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ نری دنیا ہی کی باتون پر یا شکوہ و شکایت و
غیبت پر محفل ختم ہو کر سب اُٹھ جاوین یہ محفل ایسی ہوئی کہ ایک گدھے مردار پر سب جمع ہوے

پھر بد بودار ہوکر اُٹھ گئے **جو اسد کو بھول جاتے ہین** وہی فاسق ہین جسکو خدا یاد نہین آتا وہ اپنے گناہون مین ایسا سرشار رہتا ہی کہ کبھی اُسکو دھیان نیک کام کا نہین ہوتا ہے یا ہوتا ہی تو کا ہے کا ہے کہ رات دن کا شغل کھیل بازی صحبت فساق و فجار رہتا ہی سو جس طرح یہ خدا کو بھول گئے اسی طرح خدا انکو بھول گیا جسکو خدا نے بھلا دیا بیشک ہلاک ہوا افسوس تو یہ ہی کہ لوگ خدا کی قدر نہین سمجھتے ہمیشہ اُسکو بھولے رہتے ہین آٹھ پہر مین ایک پہر دوپہر بھی اُسکی یاد نہین کرتے کہو پھر خدا انکو اُنپر کسطرح رحم آوے **حقیقی ذکر** وہی ہی جس سے دل چین پاتے ہین الا بذکر الله تطمئن القلوب **جو ذکر** فرائض الٰہی سے باز رکھے وہ بھی مقبول نہین **ترمذی** مین ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اگلے لوگ وہ ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی اُنکے گناہونکے بوجھ کو اتار ڈالیگی نیا لوتن الله خفافا سو وہی لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے **ابوہریرہ** رضہ سے روایت ہی کہ اہل ذکر ملائکہ کو ایسے روشن نظر آتے ہین کہ جیسے تم کو ستارے **کہا حسن** رضہ نے ذکر کرنے والا بازارون مین آویگا قیامت کے دن ہو گی اُسکی روشنی مانند چاند کے اور بازارون مین کلمہ توحید پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہی اور جو شخص بازار مین مغفرت کی درخواست کریگا اسد تعالی اُسکے لیے بازاریون کے شمار کے موافق مغفرت کریگا **نبی صلی اسد علیہ وسلم** نے فرمایا نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ ذکر کرے اسد کا لکن گھیر لیتے ہین اُنکو فرشتے اور چھپا لیتی ہی اُنکو رحمت اور اترتا ہی اُنپر سکینہ اور ذکر کرتا ہی اسد اُنکا اُن لوگون مین جو پاس اُسکے ہین **اور جو ذکر کی مجلس** مین بیٹھتا ہی اُسکو بھی حق تعالی بخشدیتا ہی اور فرماتا ہی ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ انکے پاس کا بیٹھنے والا بھی بدبخت نہین ہوتا ہی ؏

آسمان سجدہ کند بہر زمینی کہ براو	یکدو کس یکدم نفس بہر خدا بنشینند

حدیث قدسی مین ہی جسنے تقرب کیا مجھ سے ایک بالشت مین قریب ہوتا ہون اُس سے ایک گز اور جو نزدیک ہوا مجھ سے ایک گز تو نزدیک ہوتا ہون اُس سے ایک باع اور جو آیا میرے پاس چل کر مین آتا ہون پاس اُسکے دوڑ کر اور جو ملا مجھ سے زمین بھر خطا لیکر اور

وہ شریک کرتا تھا ساتھ میرے کسی شی کو مین ملتا ہون اُس سے زمین بھر مغفرت لیکر ذکر تین طرح پر ہی ایک زبان سے دوسرے دل سے تیسرے زبان اور دل سے **فرمایا** و سبحوہ بکرۃ واصیلا اور پاکی بولو صبح و شام خاص کیے گئے یہ دونون وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین اُن مین اور مراد تسبیح سے سبحان اللہ وبحمدہ ہو اور بعضون کے نزدیک تمام طاعات مراد ہی اور بعضون کے نزدیک نماز پنجگانہ ہی اور بعضون کے نزدیک مراد نماز صبح اور مغرب اور عشا ہی کہ ادا کرنا اُنکا اشد ہی **حضرت علیہ السلام** نے فرمایا کہ جو سو بار سبحان اللہ پڑھے اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اُس سے گرائے جاوین یعنے اگر وہ گنہگار ہی سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوتی ہین کہ ایک تسبیح کا دس گنا ثواب ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا **جبکہ فاطمۃ الزہرا** رضی اللہ عنہا نے چکی پیسنے کی تکلیف سے حضرتؐ کے پاس ایک کنیزک مانگی حضرتؐ تشریف لائے اور فرمایا ہان مین تجھ کو تبلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار یعنی سوتے وقت پڑھ لے اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اُسکی ماندگی نہ رہے اور ثواب بیشمار پاوے **اور حضرت مجددؒ** نے لکھا ہی کہ سوتے وقت تسبیح فاطمہ کہنا قائم مقام محاسبے کے ہو جاتی ہی محاسبہ یہ کہ وقت سونے کے سارے اعمال اپنے اول سے آخر تک خیال کرے اگر نیک پاوے تو شکر الٰہی کرے اگر بد پاوے تو اُسکا تدارک اُسی وقت ساتھ استغفار اور عمل صالح کے کرے ان الحسنات یذھبن السیئات **روایت ہی** کہ جب فرشتون نے عرش مجید کو اُٹھایا گر پڑے زانو کے بل عظمت خدا سے پس سبحان اللہ کہنے کی تعلیم ہوئی بسبب اسکے بوجھ اُنپر آسان ہوا یہانتک کہ آدمؑ نے چھینک پر الحمد للہ کہا سو اُسکو اُسکے ساتھ ختم کیا اور جب نوح علیہ السلام نے دعوت لا الٰہ الا اللہ کی فرمائی سو اُسکو بھی شامل کر لیا یہانتک کہ بعوض اسمٰعیل علیہ السلام کے دنبہ لائے

ابراہیم نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کہا پس کہنے لگے ملائک یہ چوتھا کلمہ شریفہ بھی شامل کر لین
یہانتک کہ سنایا جبرئیل نے اس حدیث کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
پس کہا جبرئیل نے اُن ملائک کو کہ اس کلمہ شریفہ کو بھی شامل کرو **حدیث مین آیا ہی**
بہت پیارے کلام آدمی کے طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر یہ کلمے بہترین کلام کے ہین پیچھے قرآن کے اور یہ کلمے قرآن سے ہین لکن علحدہ
علحدہ مذکور ہین جو کوئی کہے انکو لکھی جاتی ہین اُسکے لیے بدلے ہر حرف کے دس نیکیان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا البتہ کہنا میرا اُنکو بہت پیارا ہی نزدیک میرے اُس چیز
سے کہ نکلا ہی اُسپر آفتاب وہ بہتر ہین اگ سے **حدیث** حضرت علیہ السلام ایک جھاڑ پر
گذرے جسکے پتے سوکھے تھے پھر مارا اُسکی ٹہنیون کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس
فرمایا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا جھاڑتا ہی گناہ
بندون کے جیسے کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے **حضرت علیہ السلام** نے فرمایا کلمتان
خفیفتان علی اللسان الخ یعنی دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین پیارے طرف رحمن
کے یعنی پڑھنے والا اُنکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ
العظیم **روایت ہی** کہ حضرت علیہ السلام حضرت جویریہ کے پاس سے صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وہ بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر آلہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے
اُنکو جانماز پر ذکر مین مشغول پایا پوچھا کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہو اُنھون نے کہا کہ ہان
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مقرر مین نے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اُنکو تولین
تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وہ چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ
عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ **حدیث** کہنا سبحان اللہ
والحمد للہ کا بھر دیتا ہی یعنی ثواب سے اُس چیز کو کہ زمین و آسمان مین ہی اور کہنا نری
الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ترازو عملون کی کو **حضرت علیہ السلام نے فرمایا** جو شخص

کہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر دن مین سو بار ہوگا اسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردون کے اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اُس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اُسکے لیے پناہ شیطان سے اُسدن شام تک اور نہین لایا کوئی عمل قیامت کے دن بہتر اُس چیز سے کہ لایا اُسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اس سے اور بعد فرض نماز صبح وشام کے دس دس بار پڑھنے مین بھی بڑی فضیلت آئی ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ الحدیث لازم کرو اے عورتو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا اور گنو ساتھ انگلیون کے اسلیے کہ وہ پوچھے جاوینگے گویا کردائے جاوینگے اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چھوڑ دو بس بھلائے جاؤگے رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑوگے محروم ہوگے ثواب اُسکے سے ابن صلاح رح سے کسی نے پوچھا کہ اس ذکر کی مقدار کیا ہی جس سے بندہ اُن لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکی بابت خدا تعالیٰ نے والذاکرین اللہ کثیرا فرمایا ہی جواب دیا کہ جب بندہ اس ذکر پر صبح وشام مواظبت کریگا جو جناب رسول صلعم سے مختلف اوقات مین نقل کیا گیا ہی وہ ذاکر اللہ کثیرا مین داخل ہوگا بعد نماز صبح کے کلمہ توحید دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین بار اور کہے اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور پڑھے اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ اور شام کے وقت اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا اِلٰی قَوْلِہٖ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کہتا کوئی بندہ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار پھر ضرر کرے اُسکو کوئی شیٔ ایک شخص نے کہا آج کی رات مجھکو بچھو نے کاٹا فرمایا اگر تو شام کے وقت یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو وہ تجھکو ضرر نہ پہونچاتا روایت ہی عبد اللہ بن خبیب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو شام کے وقت اور صبح کے وقت قل ھو اللہ اور معوذتین

تین تین مرتبہ پڑھا کر ہر شے سے تجھے کفایت کرینگے یعنی دفع کرینگے ہر آفت و بلا کو اور پڑھے
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سات سات بار صبح اور شام کو
اور پڑھے تسبیح معقبات یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر اور ختم کرے کلمۂ توحید
پر بعد فرض پنجگانہ کے یہ تسبیح پڑھے حضرتؐ نے بی بی فاطمہؓ کو صبح شام یہ دعا پڑھنے کی وصیت
کی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کہتا کوئی بندہ صبح و شام تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا لیکن اللہ پر حق ہو کہ اسکو دن قیامت کے راضی کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام کہنا ان کلمات کا ترک نہ کرتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ
وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ بعد نماز صبح اور مغرب کے کلام کرنے
سے پہلے سات بار اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اس دن مین مرجائیگا تیرے لیے دوزخ سے
رہائی لکھی جائیگی اور تین تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ
اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بعد نماز فجر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
الْمُبِيْنُ سو بار بعد نماز ظہر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سو بار
بعد نماز عصر کے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار بعد نماز مغرب کے کلمۂ طیب
سو بار بعد نماز عشا کے درود شریف سو بار اور جو پڑھے سید الاستغفار صبح و شام یقین
دل سے پھر مرجاوے وہ جنتی ہوگا آثار مین ہی اللہ دیتا ہی مال اسکو جسکو دوست رکھتا ہی اور
جسکو دوست نہین رکھتا اور نہین دیتا ایمان مگر اسی شخص کو جسکو دوست رکھتا ہی اب جو کوئی
بخل کرے مال کے خرچ کرنے مین اور ڈرے دشمن سے لڑنے مین اور خوف کرے رات کی مشقت
اٹھانے سے اسکو چاہیے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کثرت سے
کہے یہ کلمات بدل ہین سخا و جہاد و تہجد کے واللہ اعلم حکایت بصیر حمصی نے خلیل بن احمد کو

خواب مین دیکھا کہا تم سے زیادہ کوئی عاقل نہین ملتا کہ اُس سے کچھ پوچھین کہا جس بات مین ہم مصروف تھے اُسکا حال بھی تم نے معلوم کیا ہم کو تو سوائے ان کلمات کے کوئی چیز بھی مفید نہوئی وہ کلمات ء این سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم روایت ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کا بیٹا سالم نام کو مشرکون نے گرفتار کر لیا سو اُسنے نبی علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا پکڑا گیا اور فاقے کی شکایت کی سو نبی علیہ السلام نے اُسکو فرمایا خدا سے ڈرتا رہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھا کر سو اُسنے یہی کیا ایک دن وہ اپنے گھر مین تھا کہ ناگاہ اُسکے بیٹے نے دروازہ کھڑکھڑایا اور اُسکے ساتھ سو اونٹ تھے کہ دشمن اونٹون سے غافل ہو گیا تھا اُنکو یہ لڑکا ہانک لایا رد المحتار مین ہی ہر دن مین تین بار کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ بِمَا لَا اَعْلَمُ تو اس کہنے سے شرک صغیرہ اور کبیرہ سے دور ہوتا ہی مالک دینار کا قول ہی جو شخص خدا کو یاد کرنے اور اُسکی درگاہ مین مناجات کرنے سے باتین کرنی یا لوگون کو زیادہ دوست رکھتا ہی اُسکا علم تھوڑا ہی اور اُسکا دل اندھا ہی اور اُسکی عمر ضائع نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی تابعداری کی اُسنے اللہ کو یاد کیا اگرچہ تھوڑی ہو اُسکی نماز اور اُسکا روزہ اور تلاوت قرآن اور جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی اُسنے اللہ کو بھلا دیا اگرچہ زیادہ ہو نماز اور اُسکا روزہ اور تلاوت قرآن فرمایا اللہ عز وجل نے مجھ کو یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا ذکر و میری طاعت کے ساتھ مین تمھین یاد کرونگا رحمت کے ساتھ کما قال واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون یعنی میری تابعداری کرو اور رسول کی کہ تم رحم کیے جاؤ فضیل بن عیاض نے کہا یاد کرو میری تابعداری سے یاد کرونگا مین تم کو اپنے ثواب سے چنانچہ فرمایا ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات انا لا نضیع اجر من احسن عملا بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ضرور ہم نہین ضائع کرین گے ثواب اُسکا جسنے کام کو سنوارا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی پر وحی بھیجی کہ جب تو مجھے یاد کرے تو ایسی طرح یاد کر کہ تیرے اعضا کانپتے ہون

اور میری یاد کے وقت عاجزی کرنے والا اور جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو یون کھڑا ہو جیسے بندہ
حقیر کھڑا ہوتا ہی اور اپنے نفس کو برا کہ کہ وہ برا کہنے کے لائق تر ہی اور جب تو مجھ سے مناجات کرے
تو دل خوف زدہ اور زبان سچی سے کہ **بہترین ذکر** لا الہ الا اللہ ہی طے در لفظ مبارک اللہ مرشد جو
واقف قرآن و حدیث ہین اُنکی اجازت سے ضرب و شد و مد کے ساتھ ذکر کرنے مین بڑے فوائد
ہین اور پاس انفاس کے شغل سے کوئی ساعت بیکار نہ ہوا اور ہوگا وہ نام مبارک کو اُسکی زبان پر
جاری کرتا ہی تمام باطن اُسکا عظمت و حلاوت سے اُس نام پاک کی بید کی طرح نسیم سحری سے
کانپتا ہی ہر شخص کہ حق تعالی کو یاد کریگا اُس سبحانہ کے نام پاک کی محبت اور تعظیم اُس شخص کے دل مین
بیان سے زیادہ ہوگی اور اُس سبحانہ کی رضا جوئی کا قصد ہوتا ہی اور ذکر کے وقت خیال کرے کہ
ایک نور سینے سے اُسکے نکل کر اُسکے لب پر پہونچکر ٹھہر گیا دوسری بار مین وہان سے نکل کر قوت
اور کثرت کے سبب سے جو دونون اکھٹے ہوے منہ سے اُسکے نکل کر اُسکے سر پر پہونچا سو اُس نور کو
بلند تر بقدر ایک ہاتھ کے تصور کرے اسی ذکر کو حضور دل سے بار بار کرے جو کوئی اول شریعت
مین مستقیم ہو کر متوجہ طریقت کا ہو بیشک مراد کو پہونچیگا ورنہ گمراہ ہوگا اسی سبب سے ہی کہ اکثر
لوگ اس زمانے مین مطلب کو نہین پہونچتے ہین کہ کار شریعت کو سہل جان کر طریقت مین مشغول ہوتے
ہین بالجملہ اعمال طریقت کے یہ ہین کہ پاک کرے اپنے نفس کو بُرے اخلاق سے اور متصف ہو ساتھ
اچھے اخلاق کے اور پاک کرے دل کو وسوسون نفسانی اور شیطانی اور خطرہ ماسواے اللہ سے اور
اختیار کرنا مرشد واقف قرآن و حدیث اور متابعت اُسکے کا اور فکر اور ذکر خدا کا ساتھ ذوق
اور شوق کے ہی اور طلب کرنا مشاہدے کا بغیر مشقت کے دلیل کمال غفلت اور حماقت کی ہی پس
بالیقین معلوم ہوا کہ مدار سب کامون کا اور حصول مقصود کا اوپر کمال متابعت شریعت کے اور
کوشش کرنے کی طریقت مین ہی **فتوح الغیب** مین ہی معنی وصول کے طرف اللہ عز و جل کے نکلنا
تیرا ہی خلق سے اور خواہش اور ارادہ اور آرزو سے اور ساتھ ہونا ہی ساتھ فعل اللہ عز و جل کے
اور ارادہ اُسکے کے بغیر اُسکے کہ ہووے تجھ سے حرکت بیچ تیرے اور نہ بیچ خلقت اُسکے تجھ سے

بنا یہا تہ حکم او ر امراد رفعل اُسکے کے بس یہ حالت فنا کی ہی کہ اُسی کو وصول الی اللہ کہتے ہین **حدیث** جب دعا کرے تو قبول ہونے کا یقین رکھے جس شخص کا دعا مانگنے کے وقت اِدھر اُدھر خیال ہو اُسکی دعا اللہ تعالی قبول نہین کرتا بہت دعا کرنے والے پر اللہ تعالی کی رحمتین نازل ہوتی ہین جب دعا مانگے تو پہلے اپنے لیے دعا مانگے اُسکے بعد اورون کے لیے دعا مانگے جس شخص کا کھانا پینا لباس حرام کے مال سے ہو اُسکی دعا قبول نہین ہوتی نیک آدمی سے دعا کرانی سنت ہی **فائدہ** معنی اجیب دعوۃ الداع یہ کہ قبول کرتا ہون دعا کو دعا کرنے والے کی اگر مین چاہون یا یہ کہ جب قضا کے موافق ہو یا جبکہ بندہ محال چیز نہ مانگے یا جبکہ قبول کرنا بہتر ہو **فیض الکریم** مین ہی دعا کے معنی اس آیت مین طاعت ہین اور اجابت کے معنی یعنی طاعت کرنے والے کو ثواب دونگا یا دعا کرنے کے ارکان اور شروط مقرر ہین اگر ان شرطون کے ساتھ دعا مانگے تو قبول کرتا ہون **حدیث** کوئی دعا کرنیوالا کوئی دعا نہین کرتا مگر خدا تعالی موافق اُسکے سوال کے اُسکو عطا فرماتا ہی یا اُسکے برابر مصیبت کی برائی آدمی سے روک لیتا ہی یا آخرت کے لیے ذخیرہ کر رکھتا ہی **ف** جب اللہ تعالی ثواب دعا کا بندہ کو عنایت کریگا تو بندہ آرزو کریگا کاشکے اللہ تعالی میری کوئی حاجت کبھی روا کرتا نبی **علیہ السلام** نے فرمایا دعا قبول ہوتی ہی بندے کی جب تک کہ دعا نہین کرتا کسی گناہ یا قطع رحم کی اور جلدی نہین کرتا پوچھا جلدی کیا ہی فرمایا یہ کہنا اُسکا کہ مین نے بہت دعا کی قبول نہین ہوتی پھر تھک کر بیٹھ رہتا ہی اور دعا نہین کرتا **حدیث** دعا مرد مسلمان کی واسطے اپنے بھائی کے پس پشت قبول ہوتی ہی اُسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی جب وہ بھائی کے لیے دعاے خیر کرتا ہی تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہی اور کہتا ہی تجھ کو بھی اسی کے برابر اجر ملے۔ دعا مغز عبادت ہی **حدیث** نہین پھیرتی قضا کو کوئی شی مگر دعا اور نہین بڑھاتی عمر کو کوئی چیز مگر نیکی مراد قضا سے اس جگہ قضاے معلق ہی نہ قضاے مبرم **حدیث** دعا دفع کرتی ہی اُس بلا کو جو اتر چکی ہی اور اُس بلا کو جو ابھی نہین اتری ہی سواے بندو خدا کے تم دعا کیا کرو **حدیث** مانگو اللہ سے فضل اُسکا اللہ مانگنے کو دوست رکھتا ہی جو شخص اللہ سے سوال نہین کرتا ہی اللہ اسپر غضبناک

ہوتا ہی سب سے زیادہ اللہ کو سوال عافیت کا محبوب ہی **حدیث** جسکو یہ منظور ہو کہ اُسکی دعا وقت سختی کے قبول ہو تو اُسکو یہ چاہیے کہ وہ حالت کشائش مین بہت دعا کیا کرے اور جان لو کہ اللہ غافل دلی کی دعا قبول نہین کرتا ہی اور نہ اُس شخص کی کہ امر بالمعروف نہ کرے ؎

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج ‖ ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

فائدہ مصیبت کے وقت کھڑے بیٹھے لیٹے اور جھڑی دعائین مانگنا اور بعد ٹل جانے مصیبت کے دعا سے اعراض کرنی اور بروقت پہونچنے نعمتون کے شکر نہ کرنا صفت منکرون اور نادانون کی ہی اسپر اللہ نے جابجا قرآن شریف مین تنبیہ فرمایا ہی **نبی صلے اللہ علیہ وسلم** دعاے جامع کو محبوب رکھتے سب سے زیادہ اجمع دعاے عافیت و عفو دارین ہی جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة کہا حسن نے دنیا مین بھلائی علم و عبادت ہی اور آخرت مین بھلائی جنت ہی سدی نے کہا دنیا مین بھلائی رزق حلال فراخ اور عمل نیک اور آخرت مین بھلائی وہ بخشش اور ثواب ہی ابن عطیہ نے کہا دنیا مین بھلائی علم اور اُسپر عمل کرنا ہی اور آخرت مین بھلائی حساب کی آسانی اور جنت کا داخل ہونا ہی اور کسی نے کہا دنیا مین بھلائی توفیق اور عصمت ہی اولاد نیک - مال اور نعمت - ایمان پر ثابت رہنا عبادت کی حلاوت - اسلام - قرآن ہی اور آخرت مین بھلائی نجات اور رحمت ہی اور پیغمبرون کی موافقت اور آگ سے بچنا اور اللہ کی رضامندی اور دیدار کی لذت **نبی صلی اللہ علیہ وسلم** اکثر اس دعا کو پڑھتے تھے انس بن مالک سے کہا گیا تمھارے بھائی پاس تمھارے بصرہ سے آئے ہین تم اُنکے لیے اللہ سے دعا کرو کہا اللھم اغفر لنا وارحمنا وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار **کہتے ہین** کہ اگلے علما دعا کے اندر سات کلمات سے زیادہ نہین بڑھاتے تھے اور اُسکا گواہ آخر سورہ بقرہ ہی ربنا لا تواخذنا ان نسینا الخ **حدیث** تین شخصون کی دعا رد نہین ہوتی ایک روزہ دار کی وقت افطار کے (۲) امام عادل کی (۳) مظلوم کی اللہ اُنکی دعا کو بالاے ابر اُٹھا لیتا ہی اور دروازے آسمان کے کھول دیے جاتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وعزتی لانصرنك ولو بعد حین ؎

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اور دعا ماں باپ کی اور مسافر کی بھی مقبول ہوتی ہے عائشہ رضی کی کوئی چیز چوری گئی تھی وہ چور کو بددعا دینے لگیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تخفیف نہ کر اُس سے رواہ ابو داؤد یعنے عوض ہو رہی کے تو بددعا دیگی تو تیرا اجر آخرت مین کم اُسکا عذاب ہلکا ہو جاویگا **کہا سلمان فارسی** رض نے جب بندہ دعا کرتا ہے خوشی مین پھر اترتی ہے اُسپر مصیبت تو فرشتے کہتے ہین اے ہمارے پروردگار تیرا بندہ ہے اُسپر مصیبت اتری ہے سو اُسکے لیے شفاعت کرتے ہین تو اللہ تعالی اُن سے قبول کرتا ہے اور جب خوشی مین دعا نہین کی فرشتے کہتے ہین اب دعا کرتا ہے پھر اُسکے لیے شفاعت نہین کرتے اسکا بیان فرعون کا قصہ ہے الآن وقد عصیت قبل الآیۃ اب ایمان لایا اور نافرمانی کرتا رہا پہلے آخر آیت تک **حدیث** جو کوئی اللہ سے کچھ مانگتا ہے تو وہی اللہ اُس کو دیتا ہے یا اُس سے زیادہ مصیبت اُسکی ٹالتا ہے یا اُسکے لیے ثواب جمع کر رکھتا ہے یعنی جو دعا کرنیوالے کے مناسب حال ہو وہ کرتا ہے **اسباب عدم اجابت دعا کے آٹھ ہین** ادا نہ کرنا حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ترک کرنا سنتون کا عمل نہ کرنا قرآن پر شکر نہ کرنا نعمتون پر موافقت ابلیس کی بیچ امر و نہی اُسکے اور عمل نہ کرنا اُس چیز پر جو جنت واجب کرے اور عمل کرنا اُن پر جس سے دوزخ کے مستحق ہو دین ہر آدمی پر واجب ہے کہ ان آٹھ باتون سے ڈرتے رہین تاکہ دعا قبول ہو **منبہات مین** ہے کہ ابراہیم ادہم سے لوگون نے پوچھا کہ حق تعالی فرماتا ہے ادعونی استجب لکم یعنے دعا کرو قبول کرون مین تمھاری دعا کو اور ہم دعا کرتے ہین سو قبول نہین ہوتی ہماری دعا تب کہا مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ عَشَرَةِ اَشْيَاءَ مرگئے تمھارے دل دس چیزون سے پہلے یہ کہ تم نے پہچانا اللہ کو اور نہین ادا کیا اسکا حق اور پڑھا تم نے کتاب اللہ کو اور نہین عمل کیا اُسپر اور دعوی کیا تم نے دشمنی شیطان کا اور محبت کی تم نے اُس سے اور دعوی کیا تمنے محبت رسول کا اور چھوڑا تم نے طریقہ اُنکا اور سنت اُنکی اور دعوی کیا تم نے محبت بہشت کا اور عمل نہ کیا تم نے اُسکے لیے اور دعوی کیا تم نے خوف دوزخ کا اور نہ باز رہے تم گناہوں سے اور

اسباب عدم اجابت دعا

دعوی کیا تم نے کہ موت حق ہی اور تیار نہوے تم اُسکے لیے اور مشغول ہوے تم ساتھ عیبون غیرون کے اور چھوڑے تم نے عیب اپنے نفسون کے اور کھاتے ہو رزق اللہ کا اور شکر نہین کرتے اور گاڑتے ہو اپنے مردون کو اور دہشت نہین پکڑتے اور ثوری سے منقول ہی کہ اُنسے کسی نے کہا کہ دعا کرو اللہ سے پس کہا اُنھون نے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اصول دعا کے تین ہین اکل حلال صدق مقال اجتناب عن المعاصی حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ای سعد حلال کھا تیری دعا قبول ہوگی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و روزہ و صدقہ و درود و تسبیح وغیرہ کے اور بوسیلۂ خالص نیکی اپنی دعا کرے اور ساتھ وسیلۂ اسماے حسنی اور دعاے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور توبہ کرنا گناہ سے اور باز رہنا اُس سے اور آمین کہنا دعا کرنے والے کی اور سننے والے کی پیچھے فارغ ہونیکے چنانچہ **حدیث** روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ہی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اُنکی اور حضور قلب سے دعا کرے کیونکہ غفلت والے کی دعا قبول نہین ہوتی اور قبول ہوتی ہی دعا نصف شب مین اور وقت سحر کے اور اذان کے بعد اور سجدے کی حالت مین اور فرض نمازون کے پیچھے اور جس وقت کہ کھال پر بال کھڑے ہون یا آنسو بہین اور پیاس کے وقت اور مبارک وقتون اور حالتون مین جیسے لیلۃ القدر روز عرفہ ماہ رمضان شب برات شب جمعہ و روز جمعہ اور پیچھے ختم قرآن کے اور نزدیک حاضر ہونے قریب المرگ کے اور نزدیک جمع ہونے مسلمانون کے اور مجلسون ذکر مین اور نزدیک برسنے مینہ کے اور قبول ہوتی ہی دعا حاجی کی یہانتک کہ پھر کر آوے اور دعا مریض کی اور اُس شخص کی کہ اپنے اہل وعیال کے لیے تلاش روزی مین نکلے اور بسبب نہ پانے کوئی چیز کے نامراد لوٹے ان سب حالتون مین دعا بہت مقبول ہوتی ہی اور دعا کو سبحان ربی الاعلی الوھاب سے شروع کرے **استغفار کی فضیلت مین** ہی استغفروا ربکم انہ کان غفارا شہاب نے

اصول دعا

استغفار کی فضیلت مین

کہا مراد استغفار سے نرا کہنا استغفار کا زبان سے نہین ہو بلکہ رجوع ہو گناہون سے اور پاک کرنا ہو زبان و دل کا **استغفار کے سبب رزق کی تیسر کثرت** ہوگی اور اللہ تعالی برکات آسمان سے تم کو پانی دیگا اور برکات زمین واسطے تمھارے اُگائیگا اور کھیتی پیدا کریگا اور دودھ دیگا اور مال واولاد سے مدد فرمائیگا اور باغ عطا کریگا جن مین ہر طرح کے میوے ہونگے اور اُنکے درمیان نہرین بہتی ہونگی **حکایت** ایک شخص نے حسن بصری سے شکایت قحط کی کی کہا اللہ سے استغفار کرو دوسرے نے گلہ فقر کا کیا تیسرے نے کہا اولاد نہین ہوتی چوتھے نے کہا پیداوار زمین کی کم ہو سب کو یہی جواب دیا کہ استغفار کرو ربیع بن صبیح نے کہا لوگ آئے اُنھون نے ہر طرح کا شکوہ تم سے کیا اور مختلف چیزونکے سائل ہوئے تم نے سب کو ایک ہی جواب دیا حسن نے یہ آیت پڑھی استغفروا ربکم انہ کان غفارا الآیۃ **قال علیہ السلام** من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب جو شخص استغفار کو اپنے پر لازم کرے تو اللہ تعالی اُسکے واسطے ہر تنگی سے چھٹکارا اور ہر غم سے کشایش پیدا کردیگا اور اُسکو رزق دیگا جہان سے گمان نہو گا اور ایسے ہی خیرات وصدقہ اور تسبیح بلا کو بند کردیتی ہو مانند تسبیح یونس علیہ السلام کے لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین اور بیشک درود کی کثرت خوفناک چیزون سے امن کے واسطے اور بلند درجون کی ترقی کے لیے ایک بڑا وسیلہ ہو اور تقوے کے سبب سب مشکل آسان ہوتی ہو اور روزی ملتی ہو جہان سے اُسکو خیال نہو وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَل لَّهُ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ **ابن عمر**رض کہتے ہین ہم ایک مجلس مین گنتے تھے کہ حضرتؐ نے سو بار یہ کلمہ کہا رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الۡغَفُوۡرُ اور ایک روایت مین تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ بھی آیا ہو بہر حال مومنون کو چاہیے کہ ہر روز سو بار اسکا ورد رکھین **ابن عباس**رض نے رفعًا کہا ہو اللہ تعالی نے فرمایا ہو جس شخص نے یہ بات جان لی کہ مین قدرت رکھتا ہون مغفرت ذنوب پر تو مین اُسکو بخشدیتا ہون جب تک کہ اُسنے میرے ساتھ کسی کو شریک نہین

کیا ہو **حدیث** اسعز وجل بلند کرتا ہی درجہ بندۂ صالح کا جنت مین بسبب استغفار ولد صالح
کے **حدیث** نہین ہی مردہ قبر مین مگر مانند غریق کے کہ فریاد کرتا ہی اور منتظر ہوتا ہی دعا کا جو
اسکو ملے طرف سے مان باپ یا بھائی یا دوست کے جب وہ دعا اسکو ملتی ہی ساری دنیا و ما
فیہا سے زیادہ دوست ہوتی ہی **حضرت علیہ السلام** نے فرمایا خوشی ہو اسکو جسنے پائے
اپنے **صحیفے** مین بہت سے استغفار **استغفار** کی مثال ایسی ہی جیسے صابون تو وہ اسی شخص کے
لیے بہتر و افضل ہی جسپر گناہ کا میل کچیل بکثرت چڑھ گیا ہو اور لا الہ الا اللہ خوشبو کے مانند
تو یہ اس شخص کے حق مین افضل ہی جسے خدائیتعالی گناہون سے محفوظ رکھے جب بندہ لا الہ
الا اللہ کہتا ہی تو ادھر سے تو ایک فرشتہ اُسے آسمان پر لیکر چڑھتا ہی اور ادھر سے ایک اور
فرشتہ اُسکے استقبال کے لیے اُترتا ہی تاکہ اُسے دوزخ کے عذاب سے خلاصی کی خوشی سناوٗن
جو شخص مؤمن و مؤمنات کے لیے ہر دن پچیس یا ستائیس بار استغفار کریگا وہ اُن لوگون
مین ہوگا جنکی دعا قبول کی جاتی ہی زمین والون کو اُنکے سبب رزق ملتا ہی یعنے یون کہے اللھم
اغفر للمومنین والمومنات **مجلس سے** اُٹھنے کے وقت یہ تسبیح پڑھنے سے حق تعالے
اُسکے سب گناہ بخشدیگا سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْكَ **شرح حزب الاعظم** مین ہی کہ ایک اعرابی مسجد نبوی مین آیا اور نماز سے فارغ ہوکے
اللھم انی استغفرك واتوب الیك کہا تو علی رضہ نے فرمایا یا فلان ان سرعۃ اللسان
بالاستغفار فھو توبۃ الکذابین یعنی ای فلان جلدی زبان کی ساتھ استغفار کرکے توبہ جھوٹون
کا ہی اور تیرا توبہ محتاج ہی طرف دوسری توبہ کے پس اُسنے کہا ای امیر المومنین توبہ کے کیا معنے ہین
آپ نے فرمایا توبہ کے چھ معانی ہین گذرے ہوے گناہون پر پشیمان ہونا اور چھوٹے ہوے
فرضون کو اعادہ کرنا اور لوگون کے حقوق جو تلف کیے ہین اُنکو پھیر دینا جیسا نفس کو گناہون
مین گلایا تھا ایساہی عبادت الہی مین گلاتا اور جیساکہ گناہون کی شیرینی نفس کو چکھائی تھی
اسی طرح عبادت کی تلخی چکھانی اور رونا بدلے ہر ہنسی کے جو ہنستا ہی بعض صحابہ رضہ سے ہے کہ

کہتے تھے کہ ہم کو دو امن تھے ایک ذات سرور کائنات کی سو اس جہان سے تشریف فرما ہوئے
اور دوسرا استغفار جو ہمارے ساتھ ہی پس اگر ہم استغفار چھوڑین تو ہلاک ہو وین فرمایا اللہ تعالی
نے وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون
فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ دل روشن رہتا ہی جب بندہ استغفار کرتا ہی ابلیس بیقرار ہوتا ہی فضیلت استغفار
استغفار کرنا سنت ہی اور اُسکے ماں باپ کو درجہ ابرار اور ثواب بیشمار ملتا ہی جو کوئی استغفر
اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم رات دن مین تین تین بار کہے تو اسد جلشانہ اُسکے
گناہون کو اُس رات دن کے بخشدیتا ہی فضائل ذکر سننے اور دیکھنے سے یہ مقصود ہی کہ اکثر اوقات
افضل ذکر لا الہ الا اللہ کا ورد رکھے خصوصاً صبح و شام **فرمایا حضرت علیہ السلام نے**
کہ دنیا کے لیے تم جب صبح کی نماز پڑھ چکو تین مرتبہ کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ
الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہ جب تم اُنکو کہوگے تو غم اور
جذام اور برص اور فالج سے مامون رہوگے اور اپنی آخرت کے لیے یہ پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ
عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِكَ **پھر**
آپ نے فرمایا کہ جو بندہ انکو برابر پڑھیگا اور ترک نہ کریگا اُسکے لیے جنت کے چار دروازے
کھولے جاوینگے **حدیث** جسنے صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو سو بار پڑھا تو نہین لاویگا
کوئی قیامت کے دن عمل بہتر اُس عمل سے کہ لاویگا یہ اسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اُسکے پڑھے یا زیادہ
اُس سے پڑھے پس وہ افضل اُس سے ہوگا اور اُسے ثواب حج کرنے والے کا ملیگا اور دور رکھے
جاتے ہین گناہ اُسکے اور اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یہ کلمہ بہت پیارا ہی کلام مین سے
طرف اللہ کے جسکو چن لیا اللہ نے اپنے فرشتون کے لیے حضرت علیہ السلام نے ایک محتاج کو
یہ تسبیح سکھلائی کہ پیش از نماز صبح اور بعد اُسکے سو سو بار پڑھا کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو اُسنے پڑھا زیادہ مالدار ہوگیا **حدیث** جس نے یہ دعا
صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانون سے ایک خزانہ ہی اور دوا ہی ننانوے بیماریونکی ادنی اُن مین سے غم ہی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ تفسیر اسکی مرفوعا یون ہی ای لا حول عن المعاصی الا بعصمۃ اللہ ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا باللہ شیخ امام ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہی کہ سفر مین صحبت رکھی مین نے ایک مرد کامل کی بس اُسنے وصیت کی اور کہا کوئی چیز معین تر اور مدد تر اقوال و افعال مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ سے بڑھکر نہین ہی مدارج النبوۃ مین اُسکے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہی تسبیح یونس علیہ السلام لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اللہ جل شانہ کو یہ اقرار پسند آیا اپنی رحمت سے سرفراز فرمایا اور یہ بھی کہتے ہین کہ حق تعالی نے مجھے اس مچھلی کے پیٹ کو آئینہ سا بنا دیا یونس علیہ السلام کو سب دریائی جانور نظر پڑے اُن سب کی یہی تسبیح تھی سو حضرت بھی پڑھنے لگے غرض یہ کہ اس تسبیح کا اثر مچھلی کے پیٹ مین اسقدر تھا کہ اُس قید سے خلاصی پائی فرمایا اللہ جل شانہ نے فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون پھر اگر نہوتا یہ کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اُسکے پیٹ مین قیامت تک **حدیث شریف مین آیا ہی** کہ جو عاجز کسی مصیبت مین پھنسا ہوا اس آیت کو پڑھتا ہی تو حق تعالی اُسکو رنج و مصیبت سے نجات دیتا ہی حزب الاعظم مین ہے کہ یہ اسم اعظم ہی جو دعا اُسکے ساتھ کی جاوے قبول ہو گی اور حق تعالی نے بھی وعدہ فرمایا ہے و کذلک ننجی المومنین اور ایسا ہی نجات دیوینگے ہم مومنون کو اسلیے مومنون کو چاہیے ہر مشکل کے وقت بعد نماز فرضون کے اور بعد نماز تہجد کے اور اکثر اوقات پڑھا کرے اور بارہ دن بارہ ہزار بار پڑھین تو بھی بہتر ہی اور جسکو اشد حاجت ہو تو اس تسبیح کو دو سجدون مین چالیس بار پڑھے تو حق تعالی مقصد اُسکا بر لاویگا یہ تسبیح نہایت سریع التاثیر اور مجرب ہی **رسول خدا ﷺ نے** سنا کہ ایک شخص یون کہتا ہی یا ذا الجلال والاکرام فرمایا تو مانگ تیری دعا قبول ہو گی جو کوئی تین بار یا ارحم الراحمین کہتا ہی فرشتہ جواب دیتا ہی کہ ارحم الراحمین تیری طرف

فضیلت لاحول ولا قوۃ و تسبیح یونس علیہ السلام

متوجہ ہو تو اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ
اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فرمایا
اُسنے اللہ کو اُسکے اسم اعظم کیساتھ پکارا یہ وہ نام ہے کہ جب اُسکے ساتھ مانگو تو ملے جب پکارو تو قبول ہو اور
یہ دعا بھی ویسی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ
بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ دینی برادرونکو چاہیے
کہ جو دعائیں نیچے لکھی جاتی ہیں اُن دعاؤں کو ہر روز سو سو بار پڑھے اور اُسپر مداومت کرے
تو اُسکے فوائد اور ثواب بے شمار ہیں ۱ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَ
لِعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ سو بار اسکا ثواب لکھنے سے فرشتے تھک جاتے ہیں ۲ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ سو بار شیخ الدلائل نے کہا
کہ یہ درود شریف پڑھنا برابر پڑھنے چھ ہزار درود کے ہے ۳ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ صبح وشام
سو سو بار ۴ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ سو بار ۵ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سو بار ۶ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سو بار ۷ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ سو بار ۸ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
سو بار ۹ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار ۱۰ کلمۂ طیب صبح وشام سو سو بار ۱۱ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رِضَا نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ سو بار ۱۲ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ
مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کا وظیفہ ہر کام کی آسانی اور دفع شیطان کے لیے
مجرب ہے ۱۳ جو کوئی کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھنے پر مداومت
کرے افلاس سے دور رہے ۱۴ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَمَبْلَغَ الْعِلْمِ وَمُنْتَھَی الرِّضْوَانِ
وَزِنَۃَ الْعَرْشِ ہر روز صبح شام تین تین بار پڑھے واسطے حسن خاتمہ وزیادت عمر و وسعت

رزق کے لیے عمر بن عطیہ کا قاعدہ تھا کہ آپ ہر دن چار لاکھ دفعہ تسبیح کیا کرتے تھے اور امام احمد چاشت کے وقت تین سو رکعتین پڑھا کرتے حضرت ابوہریرہ رضہ ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح پڑھتے تھے کثرت عدد کے شمار کے لیے تسبیح کی نہایت ضرورت ہی بعض دینی برادرون نے تسبیح رکھنے کو منجملہ بدعات سے شمار کیا ہی حضرت علیہ السلام کے زمانے مین تسبیح اس طرح کی کہ اب متعارف ہی نہ تھی بعض صحابہ گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے جیسے سعد بن ابی وقاص اور ابی درداء اور ابی سعید الخدری اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تھے جیسے ابوہریرہ کہ آپ نہ سوتے تھے یہانتک کہ تسبیح پڑھ لیتے اس سے اور فاطمہ رضہ دختر حسین رضہ بن علی رضہ تسبیح پڑھتی تھین گرہ ڈالے ہوے ڈورے سے غرض یہ تسبیح بھی بسبب تقریری جائز رکھنے حضرت کے جائز ہی اس لیے کہ یہ تسبیح اسی کے حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئے ہوے دانون کے اور بغیر پروئے ہوونکے۔ یہ مقدمہ گنتی کے پس ان اخبار و آثار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ گننا ساتھ انگلیون کے اور گٹھلیون اور سنگریزون کے امر جائز ہی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جائز رکھین اور اختیار کرین اسکو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خدا و رسول کے پیارے ہین اور ہدایت کے ستارے پس جو کوئی اسکی کراہت کا حکم کرے تو قول اسکا لائق اعتماد نہین ہی بسبب پائے جانے دلائل جواز کے اوپر پانچ وجہون کے ۱ یہ کہ احادیث مطلق واسطے گنتی کے وارد ہوئی ہین ۲ واسطے پائے جانے نظیر تسبیح کے ابی ہریرہ رضہ سے ۳ بسبب استعمال حسن بصری کے ۴ واسطے تحسین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ یہ حدیث مرفوع کے جو علی رضہ سے مروی ہی کہ فرمایا نعم المذکر المسبحۃ گو کہ سند اسکی ضعیف ہی پر فضائل اعمال مین معتبر ہی جیسا کہ تصریح کی اسکی علماے اعلام نے ۵ بعض بزرگان دین خواب مین تسبیح کی اشارت پائے ہین مشائخین سے کہا ہی انہا سوط الشیطان یعنی یہ کوڑہ ہی شیطان کے لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید کے ہاتھ مین بیچ حالت منتہی ہونے انکے کے پس پوچھا اس سے کہ یہ ایسی چیز ہی وصلنا بہ الی اللہ کیف نترکہ یعنی پہونچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے پھر کیونکر چھوڑین ہم اسکو اور تسبیح رکھنے مین استعانت ہی

اور پر دوام ذکر کے کیونکہ آدمی جسوقت کہ تسبیح دیکھتا ہی تو حق تعالے کو یاد کرتا ہے اور واقعہ اسی ساتھ جماعت متصوفہ وعلماکے من تشبہ بقوم فھو منھم حسن بصری تسبیح رکھتے تھے حالانکہ وہ زمانہ صحابہ مین تھے اور جنید اور سری سقطی اور معروف کرخی اور بشر حافی یہ سب بزرگان دین کے ہاتھون مین تسبیح رہتی تھی اور حسن بصری کہتے تھے انی احب ان اذکر اللہ بقلبی وبیدی ولسانی یعنی دوست رکھتا ہون مین یہ کہ یاد کرون مین اللہ کو دل سے اور ہاتھ سے اور زبان سے اور فقہا بھی اسکے جواز پر گئے ہین لا باس باتخاذ السبحۃ بغیر ریاء ہان اگر خوف ریا کا ہو تو پرہیز اُس سے لازم کیونکہ نوافل بھی ریا کے خوف سے چھوڑ دیتے ہین یہ سب خلاصہ ہی نزہۃ الفکر کا جو تصنیف سے مولانا ابوالحسنات رح کے ہی اور علامہ نواب صدیق حسن رح بھی تسبیح رکھنے کی خوبی مین خیرۃ الخیرہ اور فتح الخلائق مین لکھتے ہین اور تسبیح رکھنے مین نجات ہی مہالک دنیویہ و اخرویہ سے جیساکہ سیوطی بعض ثقات سے حکایت کرتے ہین کہ وہ بیت المقدس کے راستے مین ایک قافلہ کے ساتھ تھے سو ناگہان ایک لشکر عرب کا آیا اور قافلہ والون کو لوٹا اُنکے ساتھ میرے کپڑے بھی چھین لیے پس جبکہ میری دستار نکلی میرے سر سے تسبیح گر پڑی جبکہ وہ تسبیح دیکھی تو کہنے لگے یہ تسبیح والا ہی سو مجھ سے جو چھین لیے تھے وہ کپڑے واپس دیدے اور مین سلامتی کے ساتھ پہونچا امام سیوطی کہتے ہین دیکھو ای بھائی طرف اُن لوگونکے جو آلہ مبارکہ اور روشن رکھتے ہین اور اُس چیز کو جو ملتی ہی خوبی سے دنیا و آخرت کے کسی شاعر نے کہا ہی ؎

بہ بچونار سبحہ گر ہموار سازی خویش را	می توان دریک دم از صد عقدہ مشکل گذشت

امام شعرانی فرماتے ہین یہ وہ چیز ہی جو استعمال کی تابعین نے اور جو اُنکے بعد اُسکے ہمارے زمانہ تک بدون انکار کے آلیس مین لا ینبغی انکارہ کا نہین سزاوار ہی انکار اُسکا اگر کسیکو شک ہو تو کتب مذکورہ دیکھ لیوین کہتا ہی مؤلف مسکین مین نے بھی اسی خیال باطل سے چند دن تسبیح رکھنا چھوڑ دیا تھا اور قصد رکھتا تھا کہ درود شریف اور تسبیح وغیرہ کثرت سے پڑھون لیکن کچھ نہو سکا تسبیح کی خوبی وہی شخص جانے جو ذکر الٰہی و درود بحضرت رسالت پناہی سے حلاوت پاوے

مذمت مین اُنکی جو نمایش کے لیے تسبیح رکھتے ہین

والله الموفق تنبیہ جو لوگ کہ نمایش کے لیے تسبیح رکھتے ہین اور دل اُنکا غافل ہی اور عمل اُن کا اچھا نہین ایسے لوگون کے حق مین یہ بیت ہی ؎

سبحہ در دست تو سبحے گوید — دل بگردان مرا چہ گردانے
برزبان تسبیح ودر دل گاؤ خر — اینچنین تسبیح کے دارد اثر
سبحہ در کف تو بہ برلب دل پراز ذوق گناہ — معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما

بزرگان دین فرماتے ہین تذ نب ولا تحصے وتسبیح وتحصی گناہ کرتا ہی اور اُسکو گنتا ہی نہین اور تسبیح پڑھتا ہی اور شمار کرتا ہی اور بعض لوگ ہر روز سو بار زبان سے استغفار اور تسبیح وتہلیل پڑھتے ہین پھر غیبت اور آبروریزی اور عیب جوئی مین مسلمانونکے دن بھر مشغول رہتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ اپنے حسنات معدودہ سیئات غیر محصورہ سے زیادہ ہین اور ہوگی ہی نظر اُنکی طرف عدد تسبیح کے اور غافل ہوتے ہین اپنی بیہودہ باتون سے اگر ان سبکو لکھا جاوے تو اُسکی تسبیح سے ہزار درجہ زیادہ ہووے حالانکہ لکھ لیے ہین اُسکو کراماً کاتبین اور وعدہ کیا ہی الله تعالی نے عذاب کا اوپر ہر کلمہ کے جیسا کہ فرمایا ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید پس یہ لوگ فضائل تسبیح وتہلیل مین نظر کرتے ہین اور جو عذاب کہ غیبت وغیرہ پر وارد ہوا ہی اس سے بے خبر ہین قسم ہی الله رب العالمین کی اگر کراماً کاتبین اُس سے اجرت طلب کرتے تو البتہ اپنی زبان کو باز رکھتا ایسے واہیات سے اور جانتا اُسکو ضروریات سے تاکہ اجرت کتابت کی نہ دینی پڑے پس جہت عجب ہی اُس شخص سے کہ دو پیسے جانے کے خوف سے اپنے نفس کا حساب کرے اور احتیاط نظر رکھے اور نہ احتیاط کرے فردوس اعلیٰ اور جنۃ الماویٰ کی آخرت مین ابن مسعود سے ہی کہ اُنھون نے دیکھا کسی شخص کو کہ گنتا تھا تسبیح کو کہا عد ذنوبك لتستغفر منہا شمار کر اپنے گناہون کو تاکہ استغفار کرے اُس سے عمر رض سے ایسا ہی مروی ہی اور اتنی بات زیادہ ہی وَاَنْتَ مُسْتَغْنٍ عَنْ عَدِّ التَّسْبِيْحِ اور تو بے پروا ہی تسبیح کے گننے سے اور سنن دارمی مین ہی کہ ابو عبد الرحمن نے دیکھا کہ مسجد مین لوگ

حلقہ باندھے ہوے اور ہاتھون مین سنگریزے رکھے ہوے تسبیح وتہلیل پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا فعدوا سیاتکم فانا ضامن ان لا یضیع من حسناتکم شئ یعنے شمار کرو اپنے گناہون کو پس مین ضامن ہون اس بات کا کہ ضائع نہوگی کوئی نیکی تمہاری غرض راوی کہتا ہی کہ اکثر نے اُن تسبیح پڑھنے والون سے خوارج کے ساتھ ہوکے نہروان کی جنگ مین ہم پر نیزہ بازی کی ملخص کلام یہ کہ ذکر وتسبیح کے ساتھ استقامت فی الدین چاہیے اور بعض لوگ ایسے ہین کہ صبح سے تا شام تسبیح اُنکے ہاتھون مین رہتی ہی باوجود اسکے کوئی گناہ کا کام بھی اُن سے نہین چھوٹتا ہی پھر جب ایسے تسبیح خوانون کے گھرون مین شادی ہوتی ہی تو ناچ اور راگ کی مجلس مین بھی تسبیح نہین چھوٹتی ہی جب لوگ اُن سے پوچھین کہ فلانا کام حرام اور بدعت ہی تو کہنے لگین کہ معرفت والون کو ایسے جزئیات سے کچھ خلل نہین آپ بھی گمراہ ہوتے ہین اور دوسرونکو گمراہ کرتے ہین **فائدہ** تصفیۂ قلب کے لیے تین مرتبہ صبح وشام کہے اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ ہر روز تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **آنحضرت علیہ السلام** بعد نماز صبح پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اور سورۂ اخلاص دس بار اور معوذتین پڑھے کہ آمین امن ہی ہر برائی سے **مدارج النبوۃ** جو کوئی دس بار پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تو پاک ہوتا ہی گناہون سے اور عافیت دی جاتی ہی ستر بلاؤن سے **جامع التفاسیر** مین ہی کہ حضرت عثمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑھے اُسکو صبح وشام

دس دس بار ای عثمان رض دیتا ہی اسد تعالی چھ چیزین حفاظت ابلیس سے ثواب کثیر نکاح کیا
جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے بخشش گناہون کی اور ہوگا حضرت ابراہیم کے ساتھ بیچ قبے
اُنکے کے اور خوشخبری سنا دینگے فرشتے موت کے وقت اُسکو انتہی بعد نماز فجر یا مغرب
یا عشا کے سو سو بار ہر ایک اسم کو پڑھ لیوے یَا مُغْنِیُ یَا سَلَامُ یَا وَهَّابُ یَا رَزَّاقُ یَا
فَتَّاحُ یَا رَافِعُ یَا مُعِزُّ یَا لَطِیْفُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ جب صبح کے وظیفے سے فارغ
ہو تو دو یا چار رکعت ضحی کی نماز پڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھی
نماز صبح کی جماعت مین پھر بیٹھ کر خدا کا ذکر کیا سورج نکلنے تک پھر دو رکعت نماز پڑھی اُسکو برابر
ایک پورے حج وعمرے کا اجر ملیگا مراد ضحی سے نماز اشراق ہی جو اول نہار مین پڑھی جاتی ہے
نماز چاشت جو زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہی اچھے وہ لوگ ہین جو دونون وقت نماز پڑھتے ہین
حدیث قدسی مین ہی ای بیٹے آدم کے پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع مین
کفایت کرونگا تیرے کامون کو آخر دن تک بعد سنت مغرب چھ رکعت ادابین کی پڑھے
اگر چار پڑھے بھی کفایت ہی حدیث جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت اور انکے بیچ مین بری بات
نہ کرے تو بارہ برس کی عبادت کا ثواب پاویگا وہ لکھا جاویگا ادابین سے اِنَّهٗ کَانَ
لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بخشے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ
ہوویں مانند کف دریا کے حدیث انس مین آیا ہی کہ صحابہ درمیان مغرب وعشا کے نماز
نفل پڑھا کرتے تھے اور حسن اُسکو قیام لیل کہتے تھے اور جو شخص جماعت کی مسجد مین مغرب
وعشا کی نماز کے درمیان بیٹھ کر نماز یا قرآن پڑھتا ہو اور دنیاوی کوئی بات نہ کرے تو خدا پر
حق ہی کہ اُسکے لیے جنت مین ایسے دو محل تیار کرے جن مین طرح طرح کے سر سبز اشجار میوون
سے بھرے ہین گھر سے نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اور آیۃ الکرسی پڑھے شیطان اُس سے الگ ہوتا ہی اور دوسرے شیطان سے کہتا ہی کہ اب
تجھکو اس شخص سے کیا کام گھر مین آتے وقت سلام کرے درود اور قل ہو اللہ احد پڑھے

اس سے خیر و برکت ہوتی ہے اپنے گھر والون پر سلام کرنے کی سنت بالکل مٹ گئی چاہیے کہ اس سنت کو زندہ کرے اسمین کچھ شرم نہ کرے مسجد مین داخل ہونے کے وقت سلام کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ کہے اور تحیۃ المسجد پڑھے اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور بعد اسکے درود شریف پڑھے بازارون مین کلمہ توحید پڑھا تو اسکے لیے لاکھ نیکیان ملتی ہین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جو کوئی کھانا شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْہِ رَحْمَۃً وَّشِفَاءً کہے نقصان نکرے کوئی چیز شبہہ کا کھانا ہو تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اِنْ کَانَ حَلَالًا بعد فراغ طعام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جنکے گھر کھانا کھائے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ نیا کپڑا اپہنے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ اور جب دیکھے اپنے یار پر نیا کپڑا تو اسکے لیے کہے تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ برانا کرے تو اور بدلے اسکے دے اللہ کپڑا آئینہ دیکھے تو کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ خبر مصیبت کی سنے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے خوشی کی خبر سنے تو کلمہ تمجید پڑھے نیا چاند دیکھے تو کہے رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ دعا قبول ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اگر قبول دعا مین دیر ہو تو الحمد للہ علی کل حال کہے اداے دین کے لیے مداومت اس دعا کی کرے اللھم فارج الھم وکاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک کعب الاحبار نے کہا قسم ہے اسکی توریت مین ہے جو کوئی یہ دعا پڑھے ادا کرے اللہ اسکے دین کو اور کافی ہو دے اسکے لیے دشمن سے آنحضرت علیہ السلام

وقت کرب کے یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اس کلمے کو تین بار
کہے رنج و غم کے وقت یوں کہے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اور جب اترے غم
یا سختی یا کار دشوار پس چاہیے کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ پھر دعا کرے
اسکے پیچھے جو چاہے اور حاجت کے وقت بار بار کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ
اَسْتَغِیْثُ اس حال میں کہ وہ سجدے میں ہو امام جعفر رض سے منقول ہے کہ انھوں نے
کہا تعجب کرتا ہوں اس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتوں میں وہ کیونکر غافل ہوتا ہے چار چیزوں
سے تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ مبتلا ہو غم میں پس کیوں نہیں کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے
کیوں نہیں کہتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور تعجب کرتا ہوں میں اس سے کہ ڈرتا ہو مکر و
ایذا رسانی لوگوں کی سے کیوں نہیں کہتا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور تعجب
کرتا ہوں میں اس سے کہ رغبت کرتا ہو جنت میں کیوں نہیں کہتا مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتے یا جاگتے میں کسی چیز سے پس کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ
مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ اور جب
سنے گرجنا تو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ
ذٰلِکَ اور جب آندھی چلے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرَ مَا
فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جو شخص بادل گرجنے
کی آواز سنکر یوں کہے سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ وَهُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو ایسے شخص پر اگر بجلی گر پڑی اس کی دیت اور خون بہا میرے ذمہ ہے اور جب
دیکھے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کہ ہنستا ہے تو کہے اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنی ہنساوے
اللہ دانت تیرے اور ہمیشہ خوش رکھے اگر کوئی کسی پر احسان کرے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہے

اور جب سامنے اسکے لاوے بھائی اسکا مال اپنا تو کہے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ مَالِكَ اور جو کوئی مبتلا کیا جاوے ساتھ وسوسے کے تو کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور پڑھے سورۂ اخلاص اور بائین طرف تین بار تھتکارنا آیا ہے اور بھی پڑھے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور جو کوئی بدزبان ہووے لازم کرے استغفار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت کرتے اسکا ہاتھ پکڑتے اور کہتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو گھر والون کے لیے جانے کے وقت یہ دعا کرے اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ اور جو کوئی دیکھے کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا تو نہ پہونچیگی اسکو یہ بلا کہے یہ دعا اپنے دل مین صدقہ دینے کے وقت یہ کہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور نقصان ہونے کے وقت کہے عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ اور کامون کے شروع کرنے کے وقت کہے رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اور جسکو نظر لگ جاوے یہ کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب کسی قوم سے ڈرے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کسی بلا یا خوفناک امر کا ڈر ہو تو یہ کہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اور مشکل کے وقت یہ دعا بہت مجرب ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا وَّلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا اَنْ اَتَّقِيَ اِلَّا مَا وَقَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِيْ عَافِيَةٍ اور یہ دعا جامع ہے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ

[illegible]

خِزْیِ الدُّنیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **نوشاہ کو یہ دعا دے** بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر **امام شعرانی** رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین ورد شب و روز نہین پڑھ سکتا تو مین ان الفاظ سے اشتغال کرتا ہون بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلٰی اِیْمَانِیْ وَاِسْلَامِیْ وَاَخْبَالِی اَلْفَ مَرَّۃٍ **نماز حاجت** جس کو کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر حمد الٰہی کرے اور درود بھیجے حضرت پر پھر کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا کَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَہٗ وَلَا ضُرًّا اِلَّا کَشَفْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **جب دیکھے** بجلی کا گرنا اور متصل بارش اور سخت ہوا اور دن مین اندھیرا ہولناک زلزلہ اور ہول وخوف تو لوگون کو چاہیے کہ نماز مین مشغول ہو جاوین یہ تمام نشان خوفناک ہین جنسے اللہ تعالی اپنے بندون کو ڈراتا ہی تو بندون کو چاہیے کہ توبہ واستغفار و دعا مین مشغول ہووین **ابوبکرہ** کہتے ہین حضرت کو جب کوئی خوشی کی بات آتی تو آپ سجدہ شکر مین گر پڑتے **شرح حزب الاعظم مین ہی** جسنے کہا اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَہٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا یُرِیْدُ قَائِلُہٗ اِلَّا رِضَاکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَتَنَفُّسِ کُلِّ نَفْسٍ تو اُسنے عبادت کی اللہ کی شب و روز جیسا کہ حق ہی عبادت کا روایت کی اس حدیث کو رافعی اور بیہقی نے اور الفاظ حدیث یہ ہین اذا سرک ان تعبد اللہ تعالی لیلۃ ویوما فقل اللہم لک الحمد الخ چاہیے کہ بعد تلاوت قرآن شریف کے ان اذکار سے جتنا کہ ہوسکے اس مین مشغول رہین کہ سعادت دین و دنیا کی اور محبت خدا و رسول کی اسی سے وابستہ ہی

باب بارھوان النعمۃ العظمی فی الصلوۃ علی المصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا جب حق سبحانہ وتعالی کو اظہار عظمت وتعظیم رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیم منظور ہوا تو ارشاد فرمایا یعنی بیشک اللہ تعالی اور تمامی فرشتے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو انپر اور سلام یعنے کہو اللھم صل علی محمد اور السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صلوۃ منجانب اللہ بمعنے رحمت کے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا مجھ کو جبرئیل نے آیا آپ خوش نہین ہوتے ہین اس بات سے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی تمھاری امت مین سے تمپر ایکبار درود بھیجیگا تو صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا اُسپر دس مرتبہ رحمت بھیجونگا وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا اور جو کوئی تمپر ایکبار سلام بھیجیگا تو مین اُسپر دس مرتبہ سلام بھیجونگا یہ فضل وکرم محض لطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی کا بندونپر ہو اگر ایک نظر رحمت کی کرے تو ہماری نجات ہو جائے کونسی نعمت افضل ہوگی رحمت سے رب العزت کی کیونکہ غایت مطلوب اولین بھی ایک رحمت ہی گر عاقل سے کہا جاوے کہ کونسی چیز تیری طرف محبوب ہی یہ کہ ہو دین تمامی خلائق کے اعمال حسنہ تیرے صحیفے مین یا یہ کہ ایک رحمت اللہ سے تجھپر ہو تو عاقل بجز رحمت الٰہی کے اور کچھ اختیار نہ کریگا فما ظنک بمن یصلی علیہ ربنا سبحانہ وجمیع ملائکتہ علی الدوام والاستمرار پھر کیا گمان ہی تیرا اُس شخص سے جسپر رحمت بھیجی ہمیشہ ہمارے رب نے اور تمامی فرشتون نے کیونکہ خوش نہ لگے مومن کو یہ کہ زیادہ پڑھے درود شریف جو حضور قلب سے درود شریف مین مشغول ہوا تو فلا یعلم ثواب ذلک الا اللہ سو نہین جانتا ہی ثواب اسکا مگر اللہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جسنے کہا صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسہ سبعین بابًا

بارھوان النعمۃ العظمی فی الصلوۃ علی المصطفیٰ فضائل درود شریف

ہین اَلرَّحْمَۃِ پس کھولے اُسنے اپنے نفس پر ستر دروازے رحمت کے اور ڈالتا ہی اللہ تعالی محبت اُسکی لوگون کے دلون مین سو نہین کینہ رکھتا ہی اُس سے مگر جسکے دل مین نفاق ہی **۳** حضرت علیہ السلام نے فرمایا ان اولی الناس بی اکثرھم علی صلوۃ یعنی بہت نزدیک مجھ سے وہ لوگ ہین از روے قرب و شفاعت پانے کے جو مجھپر بکثرت درود بھیجتے ہین آپکی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہی کہ دین و دنیا کے منافع حاصل ہوتے ہین بعد موت کے موجب مغفرت کی اور نجات اہوال آخرت سے ہوتی ہی **۴** اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اُس شخص کے جو مجھپر درود بھیجتا ہی اور جسکی طرف اللہ تعالی نظر کرے تو لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا عذاب نہ کرے اُسکو ہمیشہ

۵ روضۃ العلما مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہی کہ جو مومن حضرت علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے تو حق تعالے اُسکے واسطے ایک فرشتہ مقرر کرتا ہی کہ وہ فرشتہ اُس درود کو طرفۃ العین مین حضرتؐ کے پاس پہونچاتا ہی اور کہتا ہی کہ یا رسول اللہ فلانا بیٹا فلانے کا یا فلانی بیٹی فلانی کی آپ پر ایکبار درود بھیجتی ہی حضرت یہ سنکر کمال خوشی سے اُسکے جواب مین فرماتے ہین اَبْلِغْہُ عَنِّیْ عَشْرًا یعنی تو میری طرف سے دس درود و سلام اُسکو پہونچا اور کہدے کہ اگر اس درود و سلام سے ایک بھی ہوتا اور اُس سے زیادہ نہوتا تو بھی وہ شخص میری شفاعت سے سعادتمند ہوتا پھر وہ فرشتہ جناب الٰہی مین عرض کرتا ہی کہ فلانا بندہ تیرے حبیب کی روح پاک پر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ سبحانہ فرماتا ہی کہ بلغہ عنی عشرا یعنی تو میری طرف سے اُسکو دس رحمت پہونچا اور فرماتا ہے عظموا صلوۃ عبادی علی نبی واجعلوا فی علیین یعنی میرے بندے کے درود کی تعظیم کرو اور اُسکی احتیاج کے روز کے لیے علیین مین ذخیرہ کر رکھو **۶** اور فرمایا جسکے سامنے میرا ذکر ہووے اُسنے درود نہ بھیجا وہ مرگیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اُسکو اپنی رحمت سے دور ڈالا اور دوسری حدیث مین ہی کہ رستہ جنت کا چوک گیا **۷ ریاض الانس** مین ہی جو شخص ایکبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہی تو وہ شخص اڑتالیس عطیات سے مشرف ہوتا ہی **۱** رحمت خدا کی **۲** شفاعت نبی کی **۳** استغفار فرشتون کی **۴** مخالفت منافقون کی **۵** مغفرت گناہون کی **۶** بر آمد حاجات کی

۷ نجات جہنم سے ۸ دخول بہشت ۹ سلام اور رحمت الٰہی درود خوان کو نصیب ہونی ۱۰ مقبول ہونا
دعا کا ۱۱ گواہی دینا آپ کا درود پڑھنے والے کے ایمان پر ۱۲ حاصل ہونا قرب نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کا ۱۳ اور سب سے آگے نصیب ہونا ملازمت اُس جناب سے قیامت کے دن ۱۴
کافی ہونا آنحضرت علیہ السلام کا سارے مہات مین ۱۵ قائم ہونا درود شریف کا محتاج کے لیے
مقام خیرات مین ۱۶ دور ہونا رنج اور بلا کا ۱۷ چنگا ہونا سب امراض ظاہری اور باطنی سے
۱۸ حاصل ہونا رضا اور محبت الٰہی کا ۱۹ فتح پانا اعدا پر ۲۰ نجات ہول قیامت سے ۲۱ آسانی
سکرات موت ۲۲ دور ہونا فاقے کا ۲۳ کثرت نور کی صراط پر ۲۴ عرض ہونا نام درود پڑھنے
والے کا حضور انور مین ۲۵ زیادہ ہونا محبت نبی کا ۲۶ حاصل ہونا مصافحہ کا اُس جناب
اقدس سے روز حشر کو ۲۷ نصیب ہونا جمال باکمال کا حالت خواب مین ۲۸ محبت ملائکہ اور
دعاے ملائکہ ۲۹ حاصل ہونا شرف رد سلام کا چنانچہ فرماتے ہین وعلیہ السلام ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ ۳۰ بھاری ہونا پلۂ اعمال کا اور مٹا دینا برائیون سے ۳۱ امن پیاس سے
روز حشر کی ۳۲ کثرت ازواج کی جنت مین ۳۳ رفع درجات جنت مین ۳۴ خلاصی مہالک
دنیا و تنگی روزگار سے ۳۵ تذکیر منسات یاد کر لینا بھولی ہوئی چیزون کا ۳۶ کلمۂ شہادت
بوقت خاتمہ فراموش نہونا ۳۷ مرنے سے پہلے بشارت جنت کی ملنا ۳۸ درود خوان کے لیے
کراماً کاتبین تین دن تک گناہ کا بانتظار توبہ نہ لکھنا ۳۹ اللہ کے غصے سے امان مین آجانا
۴۰ عرش کے نیچے سایہ پانا ۴۱ ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے رات دن کی عبادت ۴۲ اُسکی
برکت اُسکی اولاد مین اثر کرنا ۴۳ اللہ کی قربت ۴۴ دور ہونا دل کے زنگ کا ۴۵ گھر
مین سلام کر کے جانا پھر درود پڑھنا محتاجی کو دور کرتا ہے ۴۶ حضرت پر جفا کرنے سے بچاؤ
ہوتا ہے ۴۷ درود خوان کی محبت کو اللہ تعالیٰ سارے آسمان و زمین والون کے دل مین ڈالدیتا
ہے اُسکو دل سے چاہنے لگتے ہین ۴۸ اُسکے ہر کام مین عمر مین مال مین ایمان مین بال بچون مین
برکت ہوتی ہے طہارت ذات اور صفائی قلب جنکو منظور ہو کہ ان فوائد سے بہرہ ور ہون تو

کثرت درود خوانی مین صدق دل سے متوجہ ہون بڑے خوش نصیب اُن مومن بھائیون اور بہنون کے جو شرک و بدعت سے دور ہو کے حضور قلب سے بتصور جمال باکمال درود شریف پڑھتے رہین ہر روز پانچسو یا ہزار بار درود پڑھین یا دلائل الخیرات کی ایک منزل یا حزب الاعظم کا خاتمہ یا اس باب کے اخیر مین جو اشرف صیغہ درود ہین صبح و شام پڑھتے رہین تاکہ خیرات و برکات حاصل ہون حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ وصیت کی مجھ کو میرے والد نے ساتھ مداومت درود شریف کے اور فرمایا کہ بسبب درود کے پایا ہم نے جو کچھ پایا **معنی درود شریف** یہ ہین کہ خداوندا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کر دنیا مین اُنکے دین کی بلندی کرنے سے اور اُنکی دعوت کے اظہار سے اور اُنکے ذکر کے بزرگ کرنے سے اور اُنکی شریعت باقی رکھنے سے اور آخرت مین ساتھ قبول کرنے شفاعت اُنکی بیچ حق امت گنہگار اُنکی کے اور دونا کرنے ثواب اُنکے کے اور ظاہر کرنے فضل و بزرگی اُنکی کے اولین و آخرین پر اور پیشوا کرنے اُنکے کے شفاعت اور دخول جنت مین تمامی انبیا و مرسلین اور سب ملائکہ اور مومنین پر شیخ الدہلوی فرماتے ہین کہ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ وقت پڑھنے درود کے اپنے دل مین غور کرنا چاہیے کہ ہم کن کن دریاؤن فضل و رحمت مین غواصی اور غوطہ زنی کر رہے ہین پس جب اللھم کہے اپنے دل مین سمجھے کہ اب ہم دریاے رحمت الٰہی مین غوطہ زن ہوے اور جسوقت صل علی محمد پڑھے جانے کہ اب ہم نے دریاے فضل رسالت پناہی مین غوطہ مارا اور جب وعلی اٰلہ واصحابہ کہے تب غور کرے کہ دریاے فضل و کرامات مین ڈبکی لگائی غرضکہ جب بحور نامتناہی مین غواصی اور غوطہ زنی کی پھر اُن دریاؤن سے بیدستیابی گوہر مراد کے خالی ہاتھ نکلنا غیر ممکن ہی سو مومن بھائیون کو لازم ہی کہ حضور قلب سے ہمیشہ درود پڑھتے رہین ٨ جان کہ حق تعالے نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو خلق پر فرض کیا ہی اور اُسکا کوئی وقت مقرر نہین فرمایا پس واجب ہی کہ آدمی کثرت سے درود و سلام بھیجا کرے خصوصًا جبکہ نام مبارک سنے تو فی الفور درود پڑھ لے ٥

	اگر فرض ست بہر حق سجودے	بود واجب با حمد ہم درودے	

جسوقت آیۂ درود نازل ہوئی تو حضرت علیہ السلام کے دونوں رخسارے نہایت خوشی سے سرخ ہوگئے اور فرمایا تم لوگ مجھ کو خوشخبری دو کہ ایسی آیت مجھ پر نازل ہوئی ہو کہ دنیا و ما فیہا سے میرے نزدیک دوست تر ہی صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی حقیقت سے اطلاع فرمائیے آپ نے فرمایا یہ علم پوشیدہ ہی اگر تم اسکا سوال نکرتے تو مین تمکو اس سے مطلع نکرتا جانو تم کہ حق تعالی نے میرے درود پر دو فرشتے مقرر کیے ہین ہین جسوقت کسی بندہ مسلمان کے نزدیک میرا ذکر ہوتا ہی اور وہ مجھپر درود بھیجتا ہی تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہین غفر اللہ لك بخشے اللہ تجھ کو پھر اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے ان دونوں فرشتونکے جواب مین فرماتے ہین امین اور اگر وہ درود نہین بھیجتا ہی تو وہ دونوں فرشتے اُسپر نفرین کہتے ہین اور کہتے ہین لا غفر اللہ لك نہ بخشے اللہ تجھ کو پھر اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے ان دونوں فرشتون کے جواب مین کہتے ہین امین اس آیت سے کمال تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہی اور اسمین آپ پر درود بھیجنے کی بڑی تاکید ہی اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نے واسطے اظہار شرف آپ کے اور رغبت دلانے اپنے بندگان مؤمنین کے پہلے بذات خاص اپنا درود بھیجنا ثابت کیا جب حق تعالی باوجود اپنی بے پروائی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہی تو بندگان مومنین کو بطریق اولی آپ پر درود بھیجنا چاہیے کیونکہ آپ کی شفاعت کے محتاج ہین اور درود بھیجنا ملائکونکا اسواسطے ہی کہ یہ بھی مثل بنی آدم کے آفات و بلیات اور نوازل قضا سے ڈرتے ہین اور مثل واقعۂ ابلیس اور حادثۂ ہاروت و ماروت کے حق تعالی سے پناہ مانگا کرتے ہین پس یہ درود بھیجنے کی طرف محتاج ہوے اسکو اپنی قبولیت دعا کے واسطے وسیلہ گردانا تا بہ برکت اسکے آفات و بلیات سے محفوظ رہین بعدہ سارے ایمان والون کو خواہ جن ہو خواہ انس خطاب کرکے درود و سلام بھیجنے کو بلکلۂ تسلیما مؤکد کرکے فرمایا کبیر مین ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ای حبیب اگر یہود السام علیك کہتے ہین ہین سراپردۂ جلال سے تمکو

السلام علیک کہتا ہون **سوال** جب ہم مامور ہوئے درود شریف پڑھنے پس حق تعالی سے سوال کرنا کیا ہی
جواب یہ کہ رسول علیہ السلام طاہر ہین اور ہم عیب و نقصان سے بھرے ہین اس لیے سوال
کرتے ہین کہ اے پروردگار تو ہی درود بھیج تا درود بے طاہر او پر نبی طاہر کے نازل ہووے
۹ **حدیث** جو کوئی دس مرتبہ مجھپر درود بھیجتا ہی تو حق تعالے اُس پر سو بار رحمت
نازل فرماتا ہی اور جو سو مرتبہ درود بھیجتا ہی تو حق تعالے اُسپر ہزار بار رحمت نازل فرماتا ہی اور
جو ہزار بار درود بھیجتا ہی حق تعالی اُسکے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہی اور اقرار توحید و
نبوت پر دنیا و آخرت مین ثابت رکھتا ہی اور اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور جو درود کہ
اُسنے بھیجا ہی قیامت کے دن پل صراط پر پانچ سو برس کی مسافت تک وہ درود اُس شخص کے
واسطے ایک نور ہوگا ۱۰ فرمایا حضرت علیہ السلام نے کثرت سے مجھپر درود بھیجو بیشک وہ تمھارے
واسطے پاکیزگی ہے یعنے بسبب درود کے گناہون سے پاکی حاصل ہوتی ہی اور پاکیزگی
ہر طرح کی ظاہر اور باطن کی جان و مال کی حاصل ہوتی ہی ۱۱ حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق
اللہ تعالی کے کچھ فرشتے زمین پر سیر کرنے والے ہین کہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہونچاتے
ہین ۱۲ فرمایا حضرت علیہ السلام نے درود بھیجو تم مجھپر پس بیشک درود تمھارا مجھکو پہونچتا ہی جہان
کہین رہو تم ۱۳ اور فرمایا حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ
صلصائیل نام کو میری قبر پر بصورت مرغ موکل کیا ہی کہ سر اُسکا نیچے عرش کے ہی اور پانون اُسکے
تحت الثری مین اور ایک بازو اُسکا مغرب مین اور دوسرا مشرق مین پس جو کوئی مجھپر درود بھیجتا
ہی تو وہ مرغ مجھ تک اُسکو پہونچاتا ہی ایک روایت مین ہی کہ وہ مرغ اُس درود کو چنتا ہی جیسا کہ
مرغ دانہ چنتا ہی بعد اُسکے مجھ سے کہتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلان بن فلان نے فلان مقام
پر سے آپ پر درود بھیجا ہی اور اُسکو فرشتے بیاض نور مین مشک سفید خالص سے لکھتے ہین اور
نزدیک میرے سر کے رکھتے ہین تا مین بسبب اُسکے روز قیامت مین درود خوان کی شفاعت
کرون سبحان اللہ درود خوان کا کیا بخت بیدار ہی کہ نام اُسکا جناب محبوب مین لیا جاوے اور وہان سے

بسلام جواب یا وے کون سعادت اس سے بڑھکر ہوگی کہ آپ بنفس نفیس جواب سلام سے مشرف فرماوین ؎

بہر سلام کمن رنجہ در جواب آن لب		کہ صد سلام مرا بس یکی جواب از تو

۱۴ دلائل الخیرات مین ہی کہ ایک دن میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امتی آپکا درود بھیجتا ہی آپ پر الا صلی علیہ سبعون الف ملک یعنی ستر ہزار فرشتے اُسپر درود بھیجتے ہین اور جسپر فرشتے درود بھیجین وہ بہشتیون سے ہوگا۔ ۱۵ نزہتہ المجالس مین ہی علی رض نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے جنت مین ایک درخت پیدا کیا پھل اسکا سیب سے بڑا ہی اور انار سے چھوٹا ہی اور مسکہ سے نرم اور مشک سے خوشبو اور ڈالیان اُسکی موتی کی اور پتے اُسکے زبرجد کے نہ کھاویگا اُس سے مگر وہ شخص جسنے زیادہ پڑھا درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شیخ محمد ابو المواہب شاذلی فرماتے تھے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مجھ سے فرمایا تو ایک لاکھ نفر کی شفاعت کریگا مین نے کہا مین لائق کس طرح ہوا فرمایا تو نے ثواب اپنے درود کا مجھے دیا ہی احسن یہ ہی کہ جب درود شریف پڑھنے مین مشغول ہو تو ابتدا اور ختم درود ابراہیم سے کرے اگرچہ ایک ہی بار ہو ۱۶ حضرت علیہ السلام نے فرمایا مجھپر زیادہ درود پڑھو فان اول ما تسئلون فی القبر عنی کیونکہ پہلے قبر مین مجھ سے سوال کیے جاؤگے ۱۷ جو مجھپر سو بار درود پڑھتا ہی تو لکھتا ہی اللہ تعالی درمیان دونون آنکھین اُسکی کی برات نفاق سے و برات آتش دوزخ سے ۱۸ ان اللہ جعل لامتی فی الصلوۃ علی افضل الدرجات تحقیق کہ اللہ نے میری امت کے لیے درود شریف پڑھنے مین افضل درجات ٹھہرایا ہی ایک قوم حوض کوثر پر وارد ہوگی ما اعرفھم الا بکثرۃ الصلوۃ علی نہ پہچانونگا مین ان کو مگر بسبب کثرت درود خوانی اُنکے کے ۱۹ دلائل الخیرات مین ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی از روے میری تعظیم اور برعایت میرے مرتبہ اور حق کے مجھپر درود بھیجتا ہی تو حق تعالی اُس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ ایک بازو اُسکا مشرق مین ہوتا ہی اور دوسرا مغرب مین اور دونون پاؤن اُسکے ساتوین زمین اور گردن اُسکی سقف عرش سے ملی ہوئی پس حق تعالی اُس سے

کہتا ہو کہ اے فرشتے میرے اس بندہ پر تو درود بھیجتا رہ جیسا کہ اُسنے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہی پس وہ فرشتہ اُس بندہ پر قیامت تک درود بھیجتا رہتا ہی ۲۰ **مفتاح الجنان** مین ہی کہ آپ نے فرمایا اے علی جو کوئی رات دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجتا ہی تو شفاعت اُس کی مجھپر واجب ہو جاتی ہی اگرچہ وہ اہل کبائر سے ہو ۲۱ امام احمد نے روایت کی ہی کہ ابی بن کعب نے کہا کہ مین نے حضرت علیہ السلام کی جناب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہون پس فرمایئے کہ مین اپنی اوقات مقررہ اوعیہ مین سے درود کے واسطے کسقدر وقت مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تم مین نے عرض کیا جو تھائی اسوقت سے صرف کرون فرمایا جسقدر چاہے تو اگر زیادہ کریگا تو تیرے لیے بہتر ہوگا پھر مین نے عرض کیا کہ آدھا وقت مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر اسپر بھی زیادہ کریگا تو تیرے لیے بہتر ہوگا پھر مین نے عرض کیا دو تہائی اپنے وقت سے درود کے واسطے صرف کرون اور ایک تہائی دوسرے اذکار کے لیے فرمایا جسقدر چاہے تو اور اگر اسپر بھی زیادہ کریگا تو تیرے واسطے بہتر ہوگا مین نے عرض کیا جعلت لك صلاتی کلها یعنی آپ کے درود کے واسطے سارا وقت اپنے اوراد کا مین نے مقرر کیا پس آپ نے فرمایا اذا یکفی همك ولیغفرلك ذنبك یعنی اب سارے مہمات دینی اور دنیوی تیری کفایت کیے جاوینگے اور تیری حاجتین سب بر آئینگی اور تمامی گناہ تیرے بخشے جاوینگے **حسن بصری** رض سے منقول ہی کہ جس شخص نے اللہ تعالی کو ساتھ کلمۂ اللهم کے یاد کیا گویا اُسنے ساتھ جمیع اسماے حسنی کے یاد کیا سبحان اللہ درود پڑھنے والا رتبۂ تکمیل ذکر الہی اور مرتبۂ تعمیل سنت حضرت رسالت پناہ ہی کو پہونچ جاتا ہی ۲۲ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھتے آمین کہتے جب دوسرے درجے پر منبر کے قدم دھرتے پھر آمین کہتے جب تیسرے درجہ پر چڑھتے پھر آمین کہتے پھر بیٹھتے سو معاذ بن جبل نے پوچھا یا رسول اللہ تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہی فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا یا محمد من ادرك رمضان فلم یغفرله فمات فدخل النار

فابعده الله تعالیٰ فقلت آمین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص پاوے رمضان کو اور نہ بخشے جاوین گناہ اُسکے پھر ہوا داخل ہوا دوزخ مین سو دور ہوا اللہ کی رحمت سے بس کہا مین نے آمین اور جس نے پایا مان باپ کو یا ایک کو پس نہ نیکی کی اُنسے اور نہ پہچانا اُنکے حق کو سو وہ بھی دور ہوا اللہ کی رحمت سے اور داخل ہوا دوزخ مین سو مین نے کہا آمین اور کہا جسکے پاس آپکا ذکر کیا جاوے پس نہ درود پڑھے آپ پر سو وہ بھی رحمت الٰہی سے دور ہوا اور دوزخ مین پڑا پھر مین نے کہا آمین معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بعد و سحق و نار کا ہوتا ہے ۲۳ اور فرمایا ظلم سے یہ بات ہے ان اذکر عند رجل فلم یصل علی کہ میرا نام کسی کے پاس نکلے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے ۲۴ البخیل کل البخیل الحدیث پورا بخیل وہ شخص ہے جو میرا نام سنے پر مجھپر درود نہ بھیجے شرف النبوۃ مین مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چراغ روشن کرکے کپڑا سی رہی تھین کہ سوئی ہاتھ سے گر پڑی اور چراغ بھی گل ہوگیا اس اثنا مین آفتاب رسالت وہان تشریف لائے تو آپکے چہرۂ نورانی کی روشنی سے وہ سوئی مل گئی حضرت عائشہ متعجب ہوئین اور کہا کہ مان باپ میرے آپ پر سے فدا ہون کیا روشن چہرہ ہے پس آپ نے فرمایا وائے ہے اُس شخص پر کہ مجھ کو قیامت مین نہ دیکھے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہوگا جو آپکو نہ دیکھیگا فرمایا بخیل عرض کیا وہ کسطرح کا بخیل ہے فرمایا جو شخص کہ اُسکے نزدیک میرا نام لیا جاوے وہ مجھپر درود نہ بھیجے ۲۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ قیامت مین ایک گروہ کو بہشت مین جانے کا حکم ہوگا وہ لوگ راہ بہشت کی بھول جاینگے اور متحیر کھڑے رہجاینگے لوگون نے عرض کیا وہ کون گروہ ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے کہ میرا نام اُنکی مجلس مین لیا جاوے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجین پھر فرمایا من نسی الصلوٰۃ علیّ فقد اخطأ طریق الجنۃ جو کوئی بھول گیا درود بھیجنا اوپر میرے بیشک بہک گیا وہ راہ جنت سے ۲۶ اور روایت ہے بعض صحابہ سے کہ نہین ہے کوئی ایسی جگہ جس مین ذکر کیے جاوین نبی علیہ السلام یا درود پڑھا جاوے آپ پر اُس جگہ مگر یہ کہ اُڑتی ہے اُس مجلس سے ایک ایسی

خوشبو کہ ساتون آسمانون کو پھاڑ کر عرش الٰہی تک پہونچ جاتی ہی اور اس درود کی خوشبو ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی جو زمین پر ہی پاتی ہی مگر آدمی اور جن نہین اور جس فرشتے اور جس مخلوق کو یہ خوشبو پہونچتی ہی تو وہ استغفار کرتے ہین اہل اُس مجلس کے واسطے اور لکھی جاتی ہین بیشمار نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین درجے **۲۷** **سیرت محمدیہ** مین ہی کہ ہر آدمی کے دونون لب پر دو فرشتے ہین اُنکا اور کچھ کام نہین فقط آدمی کے درود کے نگہبان ہین **۲۸** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی مجلسون کو زینت دو مجھپر درود بھیجکر اسواسطے کہ درود تمھارا تمھارے لیے قیامت کے دن ایک نور ہوگا **درود شریف** کی کثرت روز جمعہ اور شب جمعہ خصوصًا بعد نماز جمعہ کے افضل ہی اور دوشنبہ کے دن کیونکہ اس دن مین ولادت باسعادت ہوئی ہی اور پنجشنبہ کے دن درود پڑھنے سے مفلسی جاتی ہی چاہیے کہ اول و آخر دعا کے اور وقت تہجد اور بعد ختم قرآن اور مسجد مین داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت اور بعد نماز اور بعد اذان درود پڑھے اور صبح و شام اور وقت مصیبت و بلا کے اور وقت فکر و سختی کے اور بعد ہو جانے کسی گناہ کے اور وقت فقر و فاقہ و حاجت و خوف کے اور بعد وضو کے اور وقت سونے کے اور واسطے مشاہدۂ لقاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف مین مشغول رہے اور درود پڑھنے کے وقت گویا اُس جناب کو حاضر دیکھے اگر یہ مرتبہ حاصل نہو تو اتنا سمجھے کہ میرا درود و سلام آپ کے حضور مین پیش کیا جاتا ہی اور وہان سے مجھپر جواب سلام کا آتا ہی اور جو اتنا بھی نہ سمجھے تو وہ شخص محض غافل ہی **روایت** ہی کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے شب معراج مین حضرت علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ ہمارا سلام اپنی امتون کو پہونچا دو واسطے آپ نے اُنکو درود و سلام مین شریک کر لیا واسطے متاکد ہونے حق اُنکے کے اور واسطے موافق ہونے اکثر مذہب کی باتون مین **غرض فضائل** درود کی کچھ حد نہین جسقدر کہ خدا توفیق دے غنیمت جانے جو ہزار درود حضرت[صلعم] پر بھیجیگا سو جنت کے دروازے مین اُسکا بازو حضرت[صلعم] کے بازو سے لگیگا یعنی حضرت[صلعم] کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور سایۂ عرش مین

رہیگا اور اجر اُسکا مضاعف ہووے اور جو ہر روز پچاس درود پڑھے قیامت مین حضرت
اُس سے مصافحہ کرین اور جو اہل مجلس اپنی مجلس مین ذکر خدا و درود نہین پڑھتے ہین قیامت
مین اُنپر حسرت و ندامت ہوگی نسیم الریاض مین ہی کہ ادنی مرتبہ درود کی کثرت کا تین سو
تیرہ ہی اور سر اسکا یہ ہی کہ حق تعالی نے اس عدد مین ایک اثر رکھا ہی کہ موجب ظفر و رشد کا ہے
جیسے مرسل بھی تین سو تیرہ تھے اور عدد اصحاب جنگ بدر عجیب ہی ہماری محبت سے کہ آشناؤن
کے ساتھ اکثر اوقات لایعنی باتون مین اوقات عزیز کھوتے ہین ہمارے پر سردار محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنے مین کوتاہی کرتے ہین اور بہتان کے وقت بھی آدمی درود
پڑھنے کے باعث اس بہتان سے نجات پاتا ہی **حکایت** شیخ ابن حجر رح اور سخاوی رح نے
لکھا ہی کہ محمد بن سعد بن مطرف نے مقرر کیا تھا کہ ہر شب سونے سے پہلے بعد د معین درود پڑھ
لیا کرتا تھا ایک رات خواب مین دیکھا کہ جناب سرور عالم اُسکے پاس تشریف لائے ہین اور آپنے
اُس شخص سے فرمایا کہ جس منہ سے تو درود پڑھا کرتا ہی اس منہ کو میرے نزدیک لا کہ مین اسکا
بوسہ لونگا اُس شخص کو شرم آئی کہ اپنا گندہ دہن اُس لب اطہر سے کیونکر ملاؤن لیکن بمقتضاے
الامر فوق الادب معذور تھا ناچار اپنا رخسارہ اس دہن پاک کے سامنے لایا آپ نے
کمال پیار سے بشرف بوسہ اُسکو مشرف کیا بعد اُسکے وہ شخص بیدار ہوا سارے گھر کو خوشبو سے
معطر پایا آٹھ دن تک اُسکے رخسارے اور مکان سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوے مشک و
عنبر بھی اُسکے آگے لگا نہین کھاتی تھی **حکایت** جذب القلوب مین ہی کہ ایک مرد صالح پر
تین ہزار درم قرض آتے تھے قرضخواہ نے محکمۂ قضا مین اُسکی نالش کی قاضی نے اُس صالح کو
ایک مہینے کی مہلت دی کہ اس عرصے مین قرض اپنا ادا کر دے وہ بیچارہ بصد عجز و انکسار
درود پڑھنے مین مشغول ہوا اُس مہینے کی ستائیسوین شب کو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہ رہا ہی
کہ حق تعالی تیرا قرض ادا کرتا ہی تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اُس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ تین ہزار دینار میرے قرض کے ادا کرنے کو دیدے مرد صالح خوشحال

اُٹھا بردل مین کہا کہ اگر وزیر استفسار کرے کہ علامت صدق اس واقعہ کی کیا ہی تو کیا
کہونگا اُس روز جانا اپنا وزیر کے پاس ملتوی رکھا دوسری شب حضرتؐ خواب مین فرماتے ہین کہ
پہلی شب کے کہنے پر عمل کر مین خوش ہو کر جاگا لیکن بمقتضائے بشریت کے اُس روز بھی نگیا تیسری
شب حضرتؐ نے خواب مین فرمایا کہ اگر وزیر علامت صدق کی پوچھے تو کہدے کہ تو ہر روز بعد نماز
فجر کے طلوع آفتاب تک قبل اسکے کہ کسی سے بولے پانچ ہزار مرتبہ درود پڑھتا ہی اور اس راز کے
خداوند کریم اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی واقف نہین اُسوقت مین بہت خوش ہو کر وزیر کے پاس
گیا اور قصہ خواب کا مع علامت بیان کیا وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا برسول اللہ حقا بعد اسکے
نو ہزار دینار مجھ کو عطا کیے تین ہزار قرضخواہ کو دیا اور تین ہزار سے نان ونفقہ اپنی اہل وعیال کا
کرنا اور تین ہزار سے سرمایہ تجارت کرنا اور مجھ کو قسم دی کہ رابطہ اتحاد کا مجھسے قطع نہ کرنا اور جو
حاجت ہو بلا تکلف مجھسے بیان کرنا **حکایت** ترغیب مین ہی کہ جب خالد بن کثیر کا وقت
رحلت قریب آیا لوگون نے اسکے سرہانے ایک پرچہ کاغذ کا بایں مضمون لکھا پایا براءۃ من
النار لخالد بن کثیر یعنی خالد بن کثیر کو دوزخ سے نجات ہی اس کاغذ کے دیکھتے ہی لوگونکو بڑا تعجب
ہوا اہل خانہ سے اُسکے عمل کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ حضرت علیہ السلام
پر درود اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم بھیجا کرتا تھا کہتے ہین کہ ایک
شخص کا ورد شب وروز مین درود خمسہ تھا اور کبھی ناغہ نہین کرتا تھا اسواسطے ایک مجلس مین
جب وہ جوان آیا حضرت علیہ السلام نے اُسکو فرمایا کہ تو صدیق سے بڑھکر درجہ اعلی پر بیٹھے
درود خمسہ یہ ہی اللھم صل علی محمد ن النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد ن النبی
کما ینبغی ان یصلی علیہ وصل علی محمد ن النبی بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد ن النبی
بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد ن النبی کما تحب ان نصلی علیہ **حکایت**
ایک رئیس جو حضرت قطب الدین بختیار کا مرید تھا آنحضرتؐ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت
ایک قبہ کے اندر ہین اور عبداللہ بن مسعود کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ میرا سلام بختیار کاکی کو پہونچاؤ

اور کہوکہ ہر شب تحفہ جو بھیجتے ہین پہونچتا ہی لیکن تین روز سے تحفہ نہین پہونچا ہی جب اُس
رئیس نے حضرتؐ کا سلام پہونچایا تعظیم کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوے اور پوچھا حضرت علیہ السلام
نے کیا فرمایا ہو اُسنے وہی بات عرض کی تو آپ نے اُسی وقت اپنی زوجہ کو طلب کیا اور مہر دیکے
رخصت فرمایا اسلیے کہ شیخ نے نیا نکاح کیا تھا اور تین رات کا وظیفہ درود ناغہ ہوا تھا
فضائل آداب درود وسلام مین ہی کہ ایک صالح کو خواب مین دیکھا اُس سے حال
پوچھا اُسنے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھپر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت مین داخل کیا سبب پوچھا اُسنے
کہا کہ فرشتون نے میرے گناہون اور درودون کو شمار کیا تو گناہون سے درود شمار مین زیادہ
ٹھہرے حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا کافی ہی اس شخص کا حساب مت کرو اسکو جنت مین لیجاؤ اس قسم
کے حکایات اور فضائل درود وسلام مین رسالہ فضائل آداب درود وسلام عمدہ ہی اللہ جلشانہ
اُسکے مصنف کو جزاے خیر دیوے **صحابۂ کرام** بعد ختم قرآن مجید کے ہمیشہ یہ درود پڑھا کرتے
تھے اللھم صل علی محمد وآلہ وصحبہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا وبعدد
کل حرف الفا الفا **تنبیہ** درودخوان کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے عقیدے اور عمل کو
شرک و بدعت اور کبیرہ گناہون سے پاک کرے شرک سے اعمال مٹ جاتے ہین اور بدعت
سئیہ سے فرض ونفل قبول نہین ہوتے اور خدا اور رسول ناخوش ہوتے ہین یہ بات نہ کہے
کہ کون ان باتون سے خالی ہوسکتا ہی بلکہ ہمت کو بلند کرے بموجب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
کے فرائض مین اللہ کی اطاعت کرے اور سنتون مین رسول اللہ کی پیروی کرے اور رواجی
کامون مین جو خلاف شریعت ہی دخل نہ دیوے اور بدن اور کپڑون کو صاف رکھے اور مال حرام کھانے
سے اور پینے سے اور پہننے سے پرہیز کرے اور پنجگانہ نماز کو تعدیل ارکان کے ساتھ قائم کرے
بعد اُسکے تا بقدور کثرت سے درود پڑھا کرے اور جو صیغہ درود کا ذکر سلام سے خالی ہو تو چاہیے
کہ بعد اُسکے السلام علیک ایھا النبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ضم کرلین اور حضور دل
سے پڑھے اور نیت خالص امتثال فرمان الٰہی و خوشنودی و شفاعت حضرت رسالت پناہی کی

رکھے شومیت معاصی سے آدمی خیرات وبرکات سے محروم رہتا ہی ہرچند لوگ درود خوانی کے ثواب کے اعتماد پر گناہون پر جرأت کرتے ہین اور مال حرام کی پروا نہین اور احکام الٰہی وسنت رسالت پناہی کو پس پشت ڈالتے ہین یہ سراپا جہالت ہی انصاف یہ کہ وظیفہ درود سے کثرت ثواب کا متوقع ہو اتو البتہ وہ نبی کریم کا دوست ہو اسو دوست کو چاہیے کہ محبوب جہان کی خوشنودی کا جویان رہے اور رویت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لزوم دوام محبت وکثرت درود شریف مع طہارت ظاہری وباطنی کے مشغول رہے **حضرت علیہ السلام نے فرمایا** بیشک میری امت مین سے بہت زیادہ محبت والے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے بعض ایسے ہونگے کہ میری زیارت کی تمنا مین اہل وعیال اور جان ومال فدا کرنیکو طیار ہونگے جو شخص حضرت کو خواب مین دیکھیگا حق تعالی اُسکے سارے گناہ اُنکو بخشدیگا **شیخ محمد ابو المواہب شاذلی** رح فرماتے تھے مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا مجھ سے فرمایا تو وقت خواب کے یون کہا کر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پانچ بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پانچ بار پھر یہ کہو اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَمَالًا جب تو یون کہیگا تو مین تیرے پاس آیا کرونگا

یا سید الانام درد جناب تو	درور زبان ماست مہ وسال وصبح وشام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دور	در دست ما ہمین صلوات است والسلام

جو شخص شب جمعہ مین دورکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام کے سوبار یہ صیغہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھے اگر نصیب ہو اُسکا ہو تین جمعہ سے تجاوز نہ کرے **ایضاً** جو شخص شب جمعہ مین دورکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے ہزار بار درود پڑھے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اُسکو بھی خواب مین آپ کی زیارت نصیب ہوگی **جان ای عزیز** کہ فضائل کثیرہ درود شریف کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہی کہ ہر ایک دینی بھائی و دینی بہن ایک عدد معین درود پڑھنے کے لیے مقرر کرلے

وہ تین سو سے کم نہو کہ ہر روز پڑھنا اُسکا آسان ہو اور فعل دامی پسندیدہ حضور انور ہو اور جو چیز کہ تھوڑی ہو اور ہمیشہ ہو سکتی ہو بہتر اُس بہت سے ہو جو چھوٹ جائے اور ہمیشہ کے وظیفے کے لیے یہ درود افضل ہو اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم بعدد کل معلوم لک یا ایک منزل دلائل الخیرات سے پڑھ لے یا جسکے پاس یہ کتاب ہو جس مین افضل و اشرف صیغے درود کے جو زبان مبارک سے حضور انور کی اور بزرگان دین سے منقول ہین جمع ہین چاہیے کہ ہر روز صبح وشام ایک ایک بار پڑھ لیوے نہو سکے تو ایک ہی بار پڑھے تو بھی یقین ہو کہ دس ہزار درود شریف کا ثواب پاوے اور اللہ جل شانہ پڑھنے والے کو ثواب حج مقبول کا عنایت فرماوے اور ہر حرف درود شریف کے عوض مین ایک محل جنت مین پائیگا اور قیامت مین لواء الحمد کے نیچے رہیگا اور نور اُسکے منھ کا چودھوین رات کے چاند کے مانند رہیگا اور ہاتھ اُسکا ہاتھ مین حبیب رب العالمین کے رہیگا واللہ ذو الفضل العظیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ ۔ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُہٗ فِیْہِ الْاَوَّلُوْنَ

وَالْاٰخِرُوْنَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ +
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ
كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ + اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ
بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ
عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ الْاٰخِرَةِ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْاَ الدُّنْيَا مِلْاَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا
مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ الْاٰخِرَةِ + اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ
الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا
ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى
يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِيْ
سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَخَفِيْقُ الشَّجَرِ
وَدَوِيُّ الْمَاءِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ وَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِيْ لَا تَنْفَدُ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی
مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ
بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَایَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوةً دَائِمَةً
بِدَوَامِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی اَنْبِیَائِكَ الْمُطَهَّرِیْنَ وَعَلٰی رُسُلِكَ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی حَمَلَةِ عَرْشِكَ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ
وَرِضْوَانَ وَمَالِكٍ وَصَلِّ عَلَی الْكِرَامِ الْكَاتِبِیْنَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مَا اَثَبْتَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بُیُوْتِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاجْزِ اَصْحَابَ نَبِیِّكَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ الْمُرْسَلِیْنَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ + وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ
مَعْلُوْمَاتِكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی كُلِّ نَبِیٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِیٍّ عَدَدَ
كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
دَائِمَةً بِدَوَامِكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَزِدْهُ تَشْرِیْفًا وَتَكْرِیْمًا وَاَنْزِلْهُ
الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ
فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ

كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ
الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ صَلٰوةً
تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً
بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوةً مَّقْبُوْلَةً لَّدَيْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ
وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ فِيْ يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا
اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ
الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ
وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّكَ + اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ اَنْ

تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِيَنِيْ حَاجَتِيْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ مَعَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ
عَلَى الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ اِلٰى يَوْمٍ يَنْظُرُوْنَ لِوَجْهِ اللّٰهِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ وَارْضَ
عَنْ اَصْحَابِهٖ وَارْحَمْ اُمَّتَهٗ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
كَثِيْرًا تَسْلِيْمًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جَزِيْلًا جَمِيْلًا دَائِمًا بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّسَبِّحُكَ وَيُهَلِّلُكَ وَيُكَبِّرُكَ وَيُعَظِّمُكَ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَبْلَغَ رِضَاكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَمُنْتَهٰى رَحْمَتِكَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْهَنَا
عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا اِلَيْكَ طَرِيْقًا سَهْلًا مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ
وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الَّذِيْ اٰمَنَ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَاٰتِهٖ اَفْضَلَ رَحْمَتِكَ وَاٰتِهِ الشَّرَفَ عَلٰى خَلْقِكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاجْزِهٖ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ + اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يَحْمَدْكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا
تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ لَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ

وَاسْتَقْبِلِ الْفِرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ + اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا فِى الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ
اَلْفًا اَلْفًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَخَاتَمِ اَنْبِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ
وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ +
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ وَحَرَّكَتْهُ مِنَ الْاَغْصَانِ وَ
الْاَشْجَارِ + وَالْاَوْرَاقِ وَالثِّمَارِ + اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِىْ اُمَّتِهٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ
وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَائِهٖ وَاَوْرِدْنَا
حَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ + اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الَّتِىْ
دَعَوْتُكَ بِهَا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَصَفْتَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ عِلْمَهٗ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْ
تَرْحَمَنِىْ وَتَتُوْبَ عَلَيَّ وَتُعَافِيَنِىْ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ
وَتَرْحَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ
تَغْفِرَ لِعَبْدِكَ الضَّعِيْفِ غُلَامِ مُحَمَّدٍ غَوْثَ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِاُسْتَاذِهٖ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيْهِ
اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ + اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تُرِيَنِىْ فِىْ مَنَامِىْ
وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنِىْ وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِىْ
وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِىْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كَرْبِىْ وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ اَبَدًا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

باب تیرھوان کنوز الجنۃ فی قیام اللیل و اتباع السنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فرض المحبۃ والاطاعۃ علی عبادہ المومنین وجعل قیام اللیل داب الصالحین ووعد الجنۃ والمغفرۃ لمن اتبع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **قال اللہ تبارک وتعالی** تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ دور رہتے ہین اُنکے پہلو سونے کی جگہون سے پکارتے ہین اپنے رب کو خوف سے غضہ کے اور امید پر اُسکی خوشنودی کی ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ یہ آیت اُنکی شان مین ہی جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین یا رات کو اُٹھنے والون کی شان مین ہی چنانچہ معاذ کی حدیث مین ہی **بلال نے کہا** یہ اُن اصحاب کی شان مین اُتری جو مغرب سے عشا تک نماز مین مشغول رہتے تھے یہ نماز اوابین ہی حدیثون مین چھ رکعت سے بیس رکعت تک آئی ہین اسکی بڑی فضیلت ہی تا آنکہ نفل روزون سے بھی اس مین زیادہ ثواب ہی انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار مین اتری ہی کہ ہم مغرب پڑھکر مسجد مین رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہان تک کہ عشا پڑھ لیتے آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ اوابین وہ ہے جو نماز پڑھتا ہی درمیان مغرب و عشا کے اور ابن عباس سے مروی ہی کہ ملائکہ گھیر لیتے ہین اُنکو جو یہ نماز پڑھتے ہین یا اوابین وہ ہین جو صلوۃ ضحی پڑھتے ہین جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعتین پڑھے تو یہ رکعتین ایک برس کامل کی عبادت کے برابر ہونگی اور جو دس رکعتین پڑھے اُسکے لیے ایک محل جنت مین بنا دے اور اُسکے گناہون کو بخشے اور اللہ فخر کرتا ہی ایسے لوگون سے جو اپنے نفس کو بند رکھے درمیان مغرب و عشا کے ساتھ نماز اور تلاوت قرآن کے تو اللہ پر حق ہوتا ہی کہ بنا کرے اُسکے لیے دو محل جنت مین **نبی صلی اللہ**

فضیلت نماز نفل بعد مغرب

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑھے مغرب کے بعد الم تنزیل سجدہ اور تبارک تو آوے گا
قیامت کے دن اور اسکا منھ ہوگا چودھوین رات کے چاند کی طرح اور تحقیق اُسنے ادا
کیا حق اُس رات کا **حدیث** جو شخص نماز پڑھے چار رکعت عشا کے بعد تو وہ ہوگا اُس
شخص کی طرح جسنے پائی لیلۃ القدر مکہ مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سویا کرتے تھے جبتک
نہ پڑھ لیتے سورۂ سجدہ اور ملک اور بنی اسرائیل وزمر اور ایک حدیث مین ہی کہ پڑھتے تھے
مسبحات[1] سونے سے پہلے کہتے تھے کہ ان مین ایک آیت ہی کہ وہ بہتر ہی ہزار آیت سے ہر آئنہ
علما و حفاظ ان سورتون کو پڑھا کرتے تھے اور اُنکی برکات کی امید رکھتے تھے لیکن
دوسرے لوگون کو بچاس بار قل ھو اللہ اور سو بار درود شریف پڑھنے سے بڑی فضیلت
حاصل ہوتی ہی فائدہ جب آدمی بچھونے پر سونے کو جاتا ہی تو ایک فرشتہ اور
ایک شیطان اُسکے آگے ہوتا ہی فرشتہ کہتا ہی اختم بخیر شیطان کہتا ہی اختم بشر سو اُسنے
اگر کچھ ذکر خدا کا کیا پھر سو رہا تو وہ فرشتہ اُسکی نگاہبانی کرتا ہی اگر چارپائی سے گر کر
مر جاویگا تو جنت مین داخل ہوگا **عبداللہ ابن مسعود** سے روایت ہی کہ آنحضرت[2] کے
پاس ذکر آیا ایک شخص کا جو ساری رات سوتا رہا یہان تک کہ صبح ہوگئی آپ نے فرمایا
ذَاكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ شیطان نے اُسکے کانون مین پیشاب کر دیا ہے کہا
بعضون نے کہ وہ شیطان کا مطیع بن گیا تین باتون پر اللہ غصہ فرماتا ہی اول ہنسنا
بدون تعجب کے ۲۔ کھانا بدون بھوک کے ۳۔ دن کو سونا بدون شب بیداری کے
ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جسنے نماز پڑھی بیس رکعت
درمیان مغرب اور عشا کے حفاظت کرے اللہ جلشانہ اُسکے لیے اہل و مال کو اُس کے اور
دین و دنیا و آخرت کو اُسکی اگر کسی کو چھ رکعت کی حدیث ضعیف ہی اور قابل عمل نہین
کرکے خیال ہو تو لو یہ حدیث بیس رکعت کی کہ یہ صحیح ہی عمل کرو لیکن سستی آدمی کو ہلاک
کرتی ہی احمد بن الحواری کہتے ہین کہ مین نے ابو سلیمان دارانی سے پوچھا کہ آپکے

[1] سورۂ حدید سورۂ حشر سورۂ صف سورۂ جمعہ سورۂ تغابن سورۂ اعلیٰ بنی اسرائیل ۱۲

نزدیک یہ بہتر ہو کہ مین دن کو روزہ رکھون اور مغرب اور عشا کے درمیان کھانا کھاؤن یا یہ بہتر ہو کہ دن کو افطار کرون اور اسوقت مین نماز پڑھون آپ نے فرمایا کہ روزہ بھی رکھو اور نماز بھی پڑھو مین نے کہا کہ اگر دونون نہو سکین فرمایا کہ دن کو افطار کرو اور اسوقت مین نماز پڑھو سو اس مبارک وقت کو غنیمت جان کہ یہ بھی قائم مقام تہجد کے ہو اور بعد فراغت کھانے اور نماز عشا کے بیہودہ بات چیت مین وقت کو ضائع نہ کرے احیاء العلوم مین ہو سونے کے آداب دس مین امر وی ہو کہ بندہ جب طہارت پر سووے اور اللہ تعالی کو یاد کرے تو اپنے بیدار ہونے تک نماز پڑھنے والا لکھا جاویگا یا اسکے لباس بدن مین فرشتہ آجاویگا کہ اگر سونے مین حرکت کرکے خدا ے تعالی کا ذکر کریگا تو فرشتہ اسکے لیے دعاے خیر کریگا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ سوتا ہو تو اسکی روح عرش تک اٹھائی جاتی ہو اسوجہ سے اسکا خواب سچا ہوتا ہو اس حدیث مین طہارت سے مراد ظاہر و باطن کی طہارت ہو ۲ مسواک اور وضو کا پانی اپنے سرہانے رکھ لے اور رات کو اٹھنے کی نیت کرے اگر وضو کے لیے پانی نہ ملے تو قبلہ رخ بیٹھکر ذکر مین مشغول ہو جانا چاہیے کہ یہ قائم مقام تہجد کے ہو جاویگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر آوے اور اسکی نیت یہ ہو کہ رات سے اٹھکر نماز پڑھونگا پھر صبح تک اسکی آنکھ نہ کھلی تو جو کچھ اسنے نیت کی تھی وہ اسکے لیے لکھی جاویگی یعنی تہجد پڑھنے کا ثواب ملیگا اور اسکا سوجانا خداے تعالی کا صدقہ اسکے حق مین ہوگا ۳ وصیت لکھکر سرہانے رکھ لے اور جو کوئی بدون وصیت مرجاتا ہو اسکو عالم برزخ مین بولنے کی اجازت نہین ہوتی ۴ یہ کہ ہر ایک گناہ سے توبہ کرکے سب مسلمانون سے صاف دل ہوکر سووے اٹھنے کے بعد کسی گناہ کا ارادہ نہ کرے ۵ عمدہ بچھونے سے آرام طلب نہو ۶ جب تک نیند کا غلبہ نہو تب تک نہ سووے ۷ یہ کہ قبلہ رخ ہو کر سووے اسوقت قبر مین سونے کا دھیان کرے ۸ سونے کے وقت آیۃ الکرسی آمن الرسول اور سورہ فاتحہ و اخلاص اور معوذتین کو پڑھکر اپنے دونون ہاتھون پر دم کرے اور ہاتھون کو اپنے منہ اور تمام

بدن پر پھیر لے کہ آنحضرت کا فعل اسی طرح مروی ہے اور آخر سورۂ آل عمران پڑھنے بھی نماز تہجد کا ثواب ملتا ہے اور تسبیح فاطمہ رضہ پڑھے اور تین بار استغفار پڑھے اور آنحضرت علیہ السلام پر درود پڑھے تا آنکہ سو جاوے ۹ یہ کہ سونے کے وقت یہ دھیان کرے کہ سونا ایک طرح کی وفات ہے اور خیال کرے کہ اسی رات مین وفات پائیگا ۱۰ جاگنے کے وقت الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور پڑھے اسباب بیداری کے یہ ہین زیادہ کھانا نہ کھاوے وہ زیادہ پانی پینے کا سبب ہے اور یہ بہت سونے کا باعث ہے

جبکہ بسطامی نے اکدن سر بسر	پایا سستی کا عبادت مین اثر
دل پہ آئی کاہلی وقت نماز	ہوگئی کم لذت راز و نیاز
فکر کر دیکھا تو پانی بیشتر	پی لیا تھا جس سے یہ ہو نکلا ضرر
پھر پیا پانی نہ مطلق سال بھر	حق نے صبر انکو دیا اس عہد پر
صبر تھا ادنی یہ انکا بہر دین	ہوگئے آخر وہ قطب العارفین

اور دن مین ایسے کامون کی مشقت نہ اٹھاوے کہ اعضا پر تعب ہو اور قیلولہ ترک نکرے قیلولہ اسی کے حق مین سنت ہے جو شب بیداری کرتا ہے اور جو شخص بدون شب بیداری کے دن کو سووے تو حق تعالی اسپر غصہ کرتا ہے اور گناہ کے کام نہ کرے دن مین کیونکہ وہ عبادت شبینہ سے بے نصیب کرنیکا سبب ہوگا اور خالی کر دے دل کو فکر و غم سے دنیا کے اور لازم کر لیوے خوف خدا کا اور اسکے عذاب سخت کا اور کوتاہ کرے دنیا کے رشتہ امید کو اور سلامت رکھے دل کو مسلمانون کے حقد سے اور بدعت سے اور تامل اور غور کرے ان آیات و احادیث مین کہ فضیلت قیام شب مین وارد ہین اور اصل بیداری کی الله تعالے کی محبت اور مضبوطی ایمان کی ہے تا سالک اس سے غذا پانے والا ہو اور جب اٹھے واسطے نماز رات کے الله اکبر کہے دس بار اور الحمد لله کہے دس بار اور سبحان الله پڑھے دس بار اور استغفار پڑھے دس بار اور پڑھے اعوذ بالله من ضیق المقام یوم القیمۃ پناہ مانگتا ہون مین

ساتھ اسکے تنگی مکان کے سے دن قیامت کے لکھا ہی کہ میدان محشر کا لوگون پر ایسا تنگ
ہوگا کہ اُسکی سختی اور ہول سے آرزو کرینگے دوزخ مین داخل ہونے کی اور بھی پڑھتے
نبی علیہ السلام آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اکثر شب
کی تاریکی مین کپڑے وغیرہ کی تلاش مین دیر لگتی ہی اُسوقت درود شریف یا کلمۂ تمجید پڑھتا ہے
اور وقت کو ضائع نہ کرے کہ ایک ایک لحظہ ایک گوہر بے بہا ہی **حدیث** جو شخص کہ جاگے
نیند سے ملت کو پھر کلمۂ توحید اور کلمۂ تمجید پڑھے پھر کہے رب اغفرلی یا دعا چاہے سو
کرے قبول کیجاوے دعا اُسکی پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کی جاوے نماز اُسکی پھر نماز
شروع کرے اور دو رکعتین چھوٹی چھوٹی پڑھے پھر دو رکعتین جتنی بن پڑین پڑھ لے اور
تہجد مین بارہ یا دس یا چھ رکعت پڑھنا بھی حضرتؐ سے ثابت ہی ام المؤمنین عائشہ رضہ کی
روایت کے مطابق آٹھ رکعت ہین اسی قول پر فتوی ہی دو دو رکعت کرکے پڑھنا چاہیے
شرح ہدایہ مین ابن ہمام نے لکھا ہی کہ شعبی نے کہا پوچھا مین نے عبد اللہ ابن عمر رضہ اور
عبد اللہ ابن عباس رضہ سے نماز تہجد سے آنحضرتؐ کی پس دونون نے کہا کہ تیرہ رکعت پڑھتے تھے
آٹھ اُن مین سے تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی اور مستحب ہی کہ جب دو رکعتون کے
بعد سلام پھیرے تو ہر سلام کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ کہلے تا کہ آرام ملتا جاوے اور نماز کا
سرور زیادہ ہو **حدیث صحیح** مین ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کیا تم سے نہین ہوسکتا ہی کہ ہر شب تہائی قرآن پڑھا کرو اصحاب نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ بہت دشوار ہی کس سے ہوسکتا ہی آپ نے فرمایا سورۂ قل ہو اللہ احد
برابر تہائی قرآن کے ہی ثواب مین اسی واسطے اکثر مشائخ نے نماز تہجد مین پڑھنا اس سورہ
کا معمول کیا ہی **اول** یہ کہ بعد سورۂ فاتحہ کے ہر رکعت مین تین بار یہ سورہ پڑھے **دوسرے**
یہ کہ بعد فاتحہ کے پہلی رکعت مین بارہ بار پھر ہر رکعت مین ایک ایک بار کم کرتا جاوے اور **بعضے**
مشائخ ہر رکعت مین سورۂ مزمل ساتھ قل ہو اللہ کے ملا کے پڑھتے ہین **خواجہ نقشبند**

نفل نمازون اور اُنکے ثواب کے بیان مین

قدس سرہ اپنے مریدون کو لیس کا حکم فرماتے تھے **ایک جماعت** ہر دوگانہ مین آیۃ الکرسی
و آمن الرسول پڑھتے ہین **اور بعضے** سورۂ یٰس اور انا فتحنا **اور بعض نے** دس دس
آیت یٰس کی آٹھ رکعت پر تقسیم کی ہین اور دوسری رکعت مین اخلاص **اِن سب** صورتون
مین تین بار اخلاص پڑھنا آسان طریقہ ہی ابتداے وقت تہجد مین اختلاف ہے لکن مذہب
ابن عباس وعکرمہ کا یہ ہی کہ وقت تہجد بعد عشا کے ہی بدلیل اس قول اللہ تعالی کے ومن اللیل
فتہجد بہ نافلۃ لک لیکن مختار بیشتر اصحاب اور مجتہدین کا بعد نصف شب کے ہی **صاحب
ہدیۃ الرواح** قوۃ القلوب سے نقل کرتے ہین ان التہجد لا یکون **الا** بعد النوم یعنی
نہین ہوتی ہی نماز تہجد مگر بعد نیند کے اور **ناشئۃ اللیل** کی تفسیر مین بھی القیام بعد النوم
کر کے آئی ہی **ملا علی قاری** نے کہا ہی کچھ سو کے اُٹھنا شرط نہین ہی پر افضل ہی جیسا کہ عادت
شریف نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تھی **جسکو اُٹھنے کی** طاقت نہ ہو وہ آگے سونے کے
پڑھ لیوے اور جسکو قوت ہو ما بین فجر وظہر کے یعنی بعد زوال کے بارہ رکعت پڑھ لیوے
تاکہ ثواب تہجد کا پاوے **نماز** تہجد محققین کے پاس سنت مؤکدہ ہی اور اونگھتے ہوے نیند کی
حالت مین تہجد پڑھنا مکروہ ہی **ہدیۃ الرواح** مین شرعۃ الاسلام سے منقول ہی کہ سنت سے
نیک لوگون کے ہی کہ آدھی رات مین اُٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے **شیخ شہاب الدین
سہروردی** روایت کرتے ہین کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی نماز تہجد گذارے مین
اُسکو بہشت مین لاؤن اور ساتھ وسطی اور سبابہ کے اشارہ فرمایا کہ مین اور تہجد گذار ایسا ملا رہون
جان اے عزیز کہ نماز تہجد مفتاح ہی محبت کی اور نزدیکی اللہ تعالی کی روشنی صدیقون کی آنکھ
کی روشنی قبر اور پل صراط کی آسانی سکرات کی اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ طول القنوت
یخفف سکرات الموت اور جبر نقصان فرائض ہی **سرور انبیا** کے حق مین زیادتی درجات
اور علو مراتب ہی اور سواے حضرتؐ کے مکفر سیئات **اور زیادہ تر** نفع دینے والی قیامت
کے دن نماز تہجد ہی اور بہترین تحفہ نزدیک جناب باری جل شانہ کے **مثنوی**

فضیلت نماز تہجد

مثنوی

حق تعالی خلق را گوید بہ حشر ارمغان کو از براے روز نشر
اندکے صرفہ بکن از خواب و خور ارمغان بہر ملاقاتش بہ بر
شو قلیل النوم و مما یہجعون باز در اسحار از لیستغفرون
حشر مین پوچھیگا بندون سے خدا پیشکش میرے لیے لائے ہو کیا
کیا تمہارے پاس دستاویز ہے ارمغان کیا روز رستاخیز ہی
واسطے حق کے تو کم کر خورد و خواب ہی یہ از بس ارمغان پر صواب
ہو قلیل النوم مما یہجعون صبح کے دم ہو تو از لیستغفرون
خواب و خور ہی راحت جان رہان عشق ہی تو پھر تجھے راحت کہان

اور تعریف فرمائی حق تعالی نے تہجد گذارون کی بسبب قلت نوم اور کثرت استغفار کے کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون و بالاسحار ھم یستغفرون وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے یعنی رات کو اکثر عبادت مین مشغول ہوتے اور فجر کو وہ استغفار کرتے تھے اس طور پر کہ گویا تمام شب گناہ کیے رہتے اور اس نماز کو حساب مین نہ لاتے تھے جسکو محبت الٰہی ہی اور جو ازل مین سعید ہی وہی طاعت مین چالاک ہوگا ؎

جسنے دیکھا خواب خوش ، و نازل وہ نہین لاتا ہی طاعت مین خلل
بار محنت کو اُٹھاتا ہی یہان سبے قصور و بے فتور و بے تکان

حضرت میرزا مظہر جان جانان طالبان خدا کو اس نماز کی رغبت دلاتے اور فرماتے کہ بعد فرض کے کوئی نماز اعلے و اشرف تہجد سے نہین کیونکہ ایک رکعت تہجد کی بہتر ہی ہزار رکعت سے پس طالب کو چاہیے کہ اُسکی ادا مین سستی نہ کرے حسن بصری رح نے فرمایا قیام اللیل حیوۃ البدن و نور القلب و ضیاء البصر اور بھی بہت سے فوائد ہین از انجملہ خوشنودی حق تعالی کی اور نزول رحمت ہی اور سبب ہی باز رہنے گناہون سے اور شیطان دور ہوتا ہی اور فرشتے دعا دیتے ہین اور دعا مقبول ہوتی ہی اور حق مین عاشق کے ہر شب شب قدر ہو ؎

ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ۔ ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی

قیام شب کی قدر وہی جانے جو زندہ دل ہو غافلین و مردہ دلونکو جو پنجگانہ و جماعت سے محروم رہتے ہین کب اسکی توفیق ہوتی ہے حضرت شاہ عبد القدوس قدس سرہ فرماتے ہین عزیز من از دولت بیداری شب عاشقان دست بدامان معشوق زدند و بمقصود مطلق رسیدند و ہر چہ یافتند و ہر جمال و کمال کہ داشتند از دولت بیداری شب داشتہ انبیا و اولیا را معراج در شب و از دولت بیداری شب ست دولت بیداری شب بیداران شب دانند کہ ایشان زندہ دلانند تتجافی جنوبہم مدح ایشان ست مردہ دلان کہ غافل اند از دولت بیداری شب چہ دانند کہ شب چیست و چہ نور دارد کہ غافلان حرہ خذلان و حرمان روی ندا رند ؎

دولت جاوید خواہی خیز شبہا زندہ دار ۔ خفتہ نابینا بود دولت بہ بیداران رسد

جامی رح فرماتے ہین نظم

ای ہمہ بدن چو طفل صغیر ۔ ماندہ در دست خواب غفلت اسیر
پیش ازین کت اجل کند بیدار ۔ گر نہ ای ز خواب سر بردار
چونکہ در مدح عاشقان گفتند ۔ تتجافی جنوبہم گفتند
چہ نہی تن بہ بستر و بالشت ۔ سر برآور کہ زشت باشد زشت
دوست بیدار و مرد عشق آئین ۔ سر راحت نہادہ بر بالین
یار ہشیار و مرد عشق پرست ۔ خفتہ در خوابگاہ عشرت مست
زندۂ جاودان ترا برسر ۔ مردگان را چہ میکشی در بر
حی و قیوم پیش تو قائم ۔ تو گرفتار مردگان دائم
چند باشی درین معاملہ گرم ۔ شرم بادت درین معاملہ شرم
چون حیا شعبۂ ز ایمان ست ۔ بے حیائی دلیل طغیان ست
ہر کہ مومن بود بآنکہ خدائے ۔ حاضر و ناظر است در ہمہ جائے

در و دیوار حاجب و بواب		نیست بر دیدن خدای حجاب		

فرمایا اللہ جلشانہ نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا و مما رزقنا ھم ینفقون ۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون ترجمہ الگ رہتی ہین اُنکی کروٹین سونے کی جگہ سے یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو بسترون سے سرک جاتے ہین پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے عقاب و عتاب الٰہی کے اور لالچ سے یعنی اللہ کی رحمت کی آرزو سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپ دھرا ہی اُنکے واسطے جو ٹھنڈک ہی آنکھون کی یعنی جنت کی ایسی چیزین ہین جنکے دیکھنے سے آنکھون کو سکھ ہو حدیث قدسی مین ہی کہ مین نے نیکبخت بندون کے لیے ایسی نعمتین مہیا رکھی ہین کہ نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کے کان نے سنا اور کسی بشر کے دل پر اُسکا خیال بھی نہ گذرا ہو سوای بھائیو تم بھی نیک بختون سے ہو جاؤ اور نماز تہجد پر مواظبت کرو تا کہ اُن نعمتون سے سرفراز ہو بزرگون نے کہا ہی چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اُسکی جزا بھی پوشیدہ ہی علما نے کہا ہی کہ یہ آیت تہجد پڑھنے والون کی شان مین ہی کہ جب شب کا پردہ پڑجاتا ہی اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیے پر سر رکھتے ہین تو وہ تہجد گذار بستر گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کر کے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہین اور شب دراز مین راز حضرت بے نیاز سے کہتے ہین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہی تمام شب رکوع مین رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہی پس ایک ہی سجدے مین صبح کر دیتے لوگون نے اُنسے کہا کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال مین گذار دیتے ہو پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہی کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ مین اُسے تمام کر دیتا اور اُس سجدے مین نالہ و زاری کرتا اور وہ محبوب الٰہی سوتے نہ تھے شب کو اور کہتے تھے ملائکہ عبادت سے نہین تھکتے ہین اور ہم تھک جاتے ہین کسی نے حسن بصری رض سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہی

کہ تہجد گذاروں کے چہرے اور لوگوں سے اچھے ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ اللہ تعالے کے ساتھ تنہا ہوتے ہیں اسی لیے اللہ تعالی انکو اپنے نور میں سے کسی قدر پہنا دیتا ہے **جان اے عزیز** کہ نماز تہجد داؤد علیہ السلام کے وقت سے مشروع ہوکے ابتک وہ نماز اپنے حکم پر باقی ہے اور قیام شب حضرت علیہ السلام پر فرض تھا ہمیشہ اور مؤمنوں پر ابتدائے اسلام میں یہانتک اس قیام میں کمر باندھی کہ رنگ زرد ہوگئے اور پیاسے سی ہمیل آپ کے یاروں کے چہرے پر ظاہر ہوئی یہانتک کہ بخشا پروردگار نے اُنھوں کو اور سبک گردانا اس گرانی کو اُنھوں سے اور بر پنجگانہ فرض ہونے کے سبب فرضیت قیام لیل کی منسوخ ہوئی اب امت پر نفل ہے لیکن ایسی نفل ہے کہ افضل الصلوۃ بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل یعنی بہترین نماز ثواب میں بعد فرض کے نماز درمیان رات کے ہے فرمایا اللہ جلشانہ نے یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا اے ریاضت کا کپڑا اپنے اوپر لپیٹے ہوئے اس کپڑے کا حق ادا کر اور رات کا سونا جو سب چیزوں سے عزیز ہے اسکو چھوڑ اور عبادت میں مشغول ہوکر تھوڑی راتوں میں کہ یہ حکم معاف ہے جیسے بیماری کی یا سفر کی راتیں **مولانا روم** اس آیت کی تفسیر اس طرح ارشاد فرماتے ہیں ؏

باہر آ کملی سے اے سرور داں ‏ ‏ یہ جہاں ہے جسم تو جان جہان
ہاں قم اللیل اے زہے شمع منیر ‏ ‏ شمع کو تو جاگتا ہے ناگریز
دیکھ اُٹھ یہ کاروان حیران ہے ‏ ‏ ہر طرف اک غول کشتیبان ہے
ہے تو خضر وقت اے فریادرس ‏ ‏ ہر کسی مظلوم کا ہے دادرس
مثل روح اللہ کے تنہائی نہ کر ‏ ‏ جبکہ تو اسوقت کا ہے دادگر
روبرو اس جمع کے اے شمع دین ‏ ‏ چھوڑ خلوت آ دکھا راہ یقین
لیچلے اندھے کو جو چالیس گام ‏ ‏ حق کرے ہے اسپہ دوزخ کو حرام
لیچل اس دنیا سے تو اے شہسوار ‏ ‏ ہوئی نابینا قطار اندر قطار
گام ہادی ہی ہے اے رہنما ‏ ‏ ماتم آخر زمان تجھ سے مٹا

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم تہجد کی نماز اتنی کثرت سے پڑھتے تھے کہ آپکے قدم ورم
کر گئے اللہ کا فرون نے بھی طعن کیا کہ قرآن شریف نازل نہ ہوا مگر واسطے رنج ومشقت کے تب یہ
آیت نازل ہوئی طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ یعنے ای ہادی نہین
اُتارا ہم نے تجہپر قرآن کو کہ تو محنت مین پڑے لیکن ہم نے قرآن کو اُتارا ہی نصیحت کے واسطے
جسکو ڈر ہی اور اصحاب نے عرض کی کہ آپ کسواسطے اتنی مشقت اُٹھاتے ہین آپکی بھول
چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے فرمایا افلا اکون عبدا
شکورا کیا مین شکرگزار بندہ نہ بنون یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہین ہی
اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی
مجھکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہوسکتا اگر مغفرت
ہوئی تو اسکی شکرگذاری واجب ہی حضرت علیہ السلام اس نماز کو اگر کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکتے
تو بیٹھ کر پڑھا کرتے چنانچہ اخیر عمر شریف مین اکثر بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے مومنون کو لازم ہی کہ عذر
کی حالت مین ایسا ہی پڑھا کرین اور معلق نہ چھوڑ دین فرمایا اللہ جلشانہ نے اِنَّ نَاشِئَۃَ
اللَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِیْلاً یعنے اُٹھنا رات کا سخت ہی بیچ پامال کرنے نفس کے اور
درست تر ہی بیچ تلفظ الفاظ کے یعنی رات کا اُٹھنا اور قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا اور وضو کرنا اور
وضو کے اسباب کو تلاش کرنا جیسے لوٹا پانی مسواک پھر نماز مین کھڑا ہونا اور سجدے مین جانا یہ
چیزین نفس پر سخت اور بھاری ہین اسلیے کہ رات چین وآرام کا وقت ہی خصوصاً جسوقت جبکہ
بچھونے پر ہو نرم فرش ہو اور لحاف گرم ہو ایسے وقت مین ان سب لذتون کو چھوڑنا نفس پر
کیا قیامت برپا ہوتی ہی جس کام مین نفس پر زیادہ محنت پڑتی ہی اسکا ثواب بھی زیادہ
ہوتا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی جسوقت کہ بندہ نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو کہتا ہی
پروردگار دیکھو میرے بندے کی طرف نکلا اپنی چادر سے اور چھوڑ دیا اپنی خوبصورت عورت
کو مناجات کرتا ہی مجھ سے گواہ رہو اے فرشتو تحقیق کہ مین نے بخشا اسکو اور بھی مروی ہی کہ

اسد تعالی کا تین شخصون سے فخر کرنے کا بیان

اسد تعالی فرماتا ہو کیا نہین کیا مین نے رات کو لباس اور نیند کو آرام پس بندہ جو اُٹھا اور نماز پڑھی تو جانتا ہو کہ اُسکے لیے رب ہو دیکھو کیا مانگتا ہو بندہ پس کہتے ہین تیری خوشنودی طلب کرتا ہو اور بخشش حق تعالی فرماتا ہو گواہ رہو تحقیق کہ مین نے بخشا اسکو اور فرماتے ہین کہ اسد تعالے بہت خوش ہوتا ہو ایسے کہ قیام کرین رات کو نماز کے لیے اور اُس قوم سے کہ صف باندھین جماعت مین **فقیہ ابو اللیث کی تنبیہ الغافلین** مین ہو کہ حق تعالی تین شخصون سے فخر کرتا ہو ایک وہ کہ صحرا مین اذان اور اقامت کہے پھر تنہا نماز پڑھے سو فرماتا ہو اسد تعالی اے فرشتو دیکھو طرف اس بندے کے نماز پڑھتا ہو اور میرے سوا اسکو کوئی نہین دیکھتا ہو سو اترین ستر ہزار فرشتے اور پیچھے اُسکے نماز پڑھین جو لوگ کھیتی کرتے ہین یا باغبان ہین یا جانور چراتے ہین یا سفر مین رہتے ہین اُنکو اکثر اتفاق نماز پڑھنے کا جنگل جھاڑی مین ہوتا ہو اُنکو اُس نماز کا ثواب پچاس درجہ پڑھکر ملتا ہو یعنی تنہا نماز پر **سعید بن مسیب** فرماتے کہ جو شخص جنگل مین نماز پڑھے تو ایک فرشتہ اُسکے داہنے سے نماز پڑھتا ہو اور ایک بائین جانب پس اگر اذان اور تکبیر کہتا ہو تو اُسکے پیچھے پہاڑ کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہین بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہو کہ اگر کسی شخص نے اکیلے نماز جنگل مین پڑھی پھر قسم کھائی اس بات کی کہ مین نے جماعت سے نماز پڑھی تو وہ اپنی قسم مین سچا ہوگا اسلیے کہ فرشتون کی جماعت سے اُسنے نماز پڑھی **دوسرا وہ** جو اُٹھا رات کو اور نماز پڑھی اور سجدے مین سو گیا پس فرماتا ہو اسد تعالی دیکھو طرف میرے بندے کے کہ روح اسکی میرے پاس ہو اور بدن اُسکا سجدہ کرتا ہو مجھکو **تیسرا وہ** جو ثابت رہا جنگ مین اور شہید ہوا اور **ایک حدیث** مین ارشاد فرمایا کہ اسد تعالی رحم کرے اُس مرد پر کہ رات سے اُٹھکر نماز پڑھتے پھر اپنی بی بی کو جگا دے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اُسکے منہ پر پانی چھڑکدے ایسا ہی فرمایا عورت کے حق مین اور فرمایا **حضرت** علیہ السلام نے کہ جو شخص رات کو جاگے اور اپنی بی بی کو جگا دے اور دونون دو دو گانا نا ادا کرین تو خدا تعالی کے زیادہ تر ذاکرین اور ذاکرات مین لکھے جادینگے اور جنت مین سونے کے تختون پر بیٹھے رہینگے اور خطاب اُنکا سادات الناس یعنی لوگون کے سردار کہکے ہوگا

نیکبخت بیبیان وہ ہین کہ اپنے مردون کو تہجد کے وقت چراغ اور پانی مہیا کر دیتی ہین اور نماز بھی پڑھتی ہین اور تلاوت قرآن کرتی ہین اور ذکر ودعا مین مشغول رہتی ہین ایسے گھرون مین بڑی برکت ہوتی ہی **فرمایا حضرت علیہ السلام نے** کہ داؤد علیہ السلام نصف آخر شب مین اپنی اہل کو جگاتے اور کہتے یَاآلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا اے آل داؤد کی اُٹھو اور نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اس مین دعا کو مگر واسطے جادوگر اور چوکیدار ظالم کے کہ لوگون سے مال اُنکے ازراہ ظلم کے لیتے ہین قبول نہین فرماتا ہی **ثنائی** رح فرماتے ہین کہ آل داؤد رات دن کی ساعتون کو تقسیم کیے تھے یعنی ہر ساعت مین ایک اُن مین سے واسطے عبادت الٰہی کے قائم ہوتی **محمد بن المنکدر** رح نے تقسیم کیا تمام رات کو اپنے پر اور اپنی ماں بہن پر تین حصہ کرکے پھر جب بہن مری تقسیم کیا درمیان اپنے اور والدہ کے اور جب ماں مری تمامی شب آپ عبادت کیلیے مستعد ہوے **حسن بصری** رح فرماتے ہین کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قیام شب مین اتنا قیام فرماتین کہ پاے مبارک سوج جاتے تھے اور **بی بی رابعہ بصری** رح نے پچاس سال گذر گئے نہ زمین کو پیٹھ لگائی نہ تکیے پر سر رکھا **حسن بن صالح** رح کی ایک کنیزک تھی کسی کے گھر بیچی جب رات ہوئی کنیزک اُٹھی اور نماز پڑھی اور کہا اے گھر والو نماز پڑھو کہنے لگے ابھی تو صبح نہین ہوئی پوچھا آیا نہین پڑھتے ہو نماز سواے فرض کے کہنے لگے ان پس پلٹ آئی طرف حسن کے اور کہا اے آقا سے من تم نے مجھکو ایسے لوگون کے ہاتھ بیچدیا جو تہجد نہین پڑھتے ہین مجھکو واپس کرلو چنانچہ اُنھون نے اُسکو پھیر لیا اور دام پھیر دیے **اور بزرگان** دین سے ایک جماعت سلف کی عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے حکایت کی ابو طالب مکی نے ان مین چالیس بزرگون کی جیسے سعید بن المسیب وصفوان وفضیل بن عیاض ووہب بن الورد وطاؤس وربیع بن خثیم وغیرہم اور انھین مین سے ہین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہ آپ کا دستور تھا کہ نصف شب عبادت کیا کرتے تھے لیکن ایکبار کچھ لوگون کے پاس گذر ہوا تو اُنھون نے آپس مین ذکر کیا کہ یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہی آپ نے اپنے دل مین کہا کہ الٰہی اصف بمالا

افضل میری صفت وہ بیان کرتے ہین جو مین کرتا نہین اسی لیے آیندہ کو تمام رات عبادت کرنے لگے کہتے ہین کہ ایک رات سفیان ثوری نے کھانا پیٹ بھر کے کھایا پھر فرمایا گدھے کو جب گھانس زیادہ دی جاتی ہی تو کام بھی زیادہ لیا جاتا ہی پس صبح تک عبادت کرتے رہے اور بعض کتب پیشین مین خدا تعالی کا ارشاد مذکور ہی کہ فرماتا ہی کہ میرا بندہ جو حقیقت مین میرا بندہ ہی وہ ہی کہ اپنے اُٹھنے کے لیے مرغ کی آواز کا انتظار نہ کرے اور حضرت ابو ذر رضہ کو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سفر کا ارادہ کرتے ہو تو اُسکے لیے کچھ سامان کرتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ پھر سفر طریق قیامت بے سامان کیسے ہوگا ای ابو ذر مین تجھ کو وہ بات بتا دون جو اُس روز تیرے کام آوے اُنھون نے عرض کیا کہ فرمائیے قربان ہون آپ پر میرے ماں باپ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کی شدت حرارت کے لیے ایک روزہ رکھ اور رات کی تاریکی مین قبر کی وحشت کے واسطے دو رکعتین ادا کر اور بڑے بڑے امور کے لیے حج کر اور کچھ صدقہ کسی مسکین کو دے یا کوئی حق بات ہی کہدے یا کسی بُری بات سے سکوت کر حضرت امام زین العابدین ؓ سے مروی ہی کہ حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام نے ایک روز جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھائی اُس روز جو ورد معمولی پڑھا کرتے تھے اُس سے سو گئے یہانتک کہ صبح ہوگئی اللہ تعالی نے اُنپر وحی بھیجی کہ ای یحیی کیا تم نے کوئی گھر میرے گھر سے اچھا پا لیا یا کوئی ہمسایہ میرے ہمسایہ سے بہتر تم کو مل گیا ای یحیی قسم ہی اپنی عزت کی اگر تو جنت کو ایک دفعہ بھی جھانک لے تو مارے اشتیاق کے تیری چربی پگھل جاوے اور تیری جان نکل جاوے اور اگر دوزخ کی طرف ایک مرتبہ جھانکے تیری چربی پگھلے اور آنسوون کی جگہ پیپ سے رووے اور ٹاٹ کے عوض لوہا پہنے کوئی نیکبخت اپنے کسی سفر سے پھر کر آئے اُنکے لیے بستر بچھایا گیا اُسپر سو رہے یہانتک کہ اُنکا ورد شب کا فوت ہوگیا اُنھون نے قسم کھائی کہ آیندہ کو کبھی بستر پر نہ سوونگا اور حضرت حسن فرماتے ہین کہ جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہی تو اُسکے سبب سے راتکے اُٹھنے سے محروم رہتا ہی اور مالک بن دینار کہتے ہین کہ ایک رات مین اپنا

ورد بھول گیا اور سورہا خواب مین دیکھا کہ ایک عورت نہایت خوبصورت ہاتھ مین رقعہ لیے ہی اور مجھسے کہتی ہی کہ تمکو اچھی طرح پڑھنا آتا ہی مین نے کہا ہان اُسنے وہ رقعہ مجھے دیا دیکھا تو اُسمین اس مضمون کا ایک قطعہ تھا قطعہ

تمھین کیا ہو مین ڈالا الذ اندا ورامانی نے — کہ دھویا نقش حور جنتی دل کے سفینے سے
اٹھو اب خواب غفلت سے کہ اس سونے سے بہتر ہی — تہجد مین ہو قرآن کی تلاوت گر قرینے سے

کہا فضیل نے اذا لم تقدر علی قیام اللیل وصیام النہار فاعلم انک محروم وقد کثرت خطیئتک یعنی جب تم سے رات کا جاگنا اور دن کو روزہ رکھنا نہ ہو سکے تو جان لو کہ تم محروم ہو اور تمھارے گناہ بہت ہو گئے ہین کسی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ مین عاجز رہتا ہون اُٹھنے سے رات کے اُسنے فرمایا یا اخی لا تعص اللہ بالنہار ولا تقم باللیل ای بھائی گناہ نہ کر دن مین اور نہ اُٹھ رات مین ایک شخص نے حسن بصری سے پوچھا یا ابا سعید انی ابیت معافی واحب قیام اللیل واعد طھوری فما بالی لا اقوم فقال ذنوبک قیدتک یعنی مین رات عافیت کے ساتھ رہتا ہون اور دوست رکھتا ہون قیام شب کو اور تیار رکھتا ہون مین آب وضو کو پس کیا حال ہی میرا کہ اُٹھ نہین سکتا ہون فرمایا تیرے گناہون نے تجھ کو اُٹھنے سے قید مین رکھا ہی اور سفیان ثوری فرماتے ہین کہ مین ایک گناہ کے عوض مین پانچ مہینے تک تہجد سے محروم رہا لوگون نے پوچھا کہ وہ کونسا گناہ تھا فرمایا کہ مین نے ایک شخص کو روتے دیکھ کر اپنے جی مین کہا کہ یہ ریا کار ہی اور بعض بزرگ بہ سبب فوت ہونے تہجد کے بہت روتے تھے اور کہتے تھے اسکی وجہ بجز اسکے نہین کہ مین نے کوئی گناہ کیا ہی اور یہ اسلیے کہ خیر نیکی کی طرف بلاتی ہی اور بدی شر کی طرف داعی ہی ابو سلیمان دارانی رحمہ کہتے ہین کہ کسی شخص کی جماعت کی نماز بدون کسی گناہ کے فوت نہین ہوتی اور بعض بزرگون سے جب ورد شب فوت ہوتا تو ملاء اعلیٰ مین اُنکی وفات کا آوازہ ہوتا ایک بزرگ نے ہاتف سے سنا کہ فلانے دوست کی وفات ہوئی ہی یہ بزرگ وہان پہونچے تو اُسکو زندہ پایا حیران ہو کر پوچھا کہ مجھکو ایسی ندا ہوئی کہ آپ نے وفات پائی اُنھون نے فرمایا سچ ہی کہ میرا ورد فوت ہوا غرض ناشی

یہ ہو کہ مردے سے کوئی عمل نہین ہوتا اور زندہ البتہ عامل ہو پھر جو مردے کے مانند بیکار ہو حقیقت مین وہ مردہ ہو خواص پر ایسے جزئیات پر آناً فاناً تنبیہ ہوتی ہو بسبب اُنکے توفیق عبادت کے اور عام جنکا دل مردہ ہو ہزارہا فرض چھوڑین تو اُنکو خبر نہین ہوتی ہو غرضکہ سب گناہ موجب سختی دل کے ہوتے ہین اور تہجد سے مانع ہین خصوص حرام کی غذا کی تاثیر اس مین بہت ہو اور دل کی صفائی اور اُسکو خیرات کی طرف جنبش دینے مین جسقدر حلال کا لقمہ اثر کرتا ہو اُسقدر دوسری چیز نہین کرتی جس طرح کہ نماز فحش اور برائی سے روکتی ہو اسی طرح فحش اور برائی بھی نماز سے اور تمام خیر کے کامون سے روکتی ہو اور ایک محبس کے داروغہ نے ذکر کیا ہو کہ مین دینور کے بندیخانہ کا کچھ اوپر تیس برس داروغہ رہا جو کوئی رات کو گرفتار ہو کر آتا مین اُسکا حال یہ پوچھتا کہ اُس نے نماز عشا بجماعت پڑھی ہو یا نہین لوگون نے یہی کہا کہ نہین پڑھی مین نے جان لیا کہ یہی وجہ اُسکی گرفتاری کی ہوئی اس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ جماعت کی برکت فحش اور برائی کے ارتکاب کی مانع ایسا ہی تہجد کی برکت سے بُرے عملون سے باز رہتا ہو کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ فلان شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور صبح کو اُٹھکر چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا کہ رات کی نماز اُسکو اُسکے عمل سے روکدیگی جب یہ نماز ایسی برکت والی ہو تو شیطان اُس سے غفلت مین ڈالنے کے لیے بہت کوشش کرتا ہو جیسا کہ آنحضرت علیہ السلام فرماتے ہین کہ شیطان تم مین سے ایک شخص کی گدی پر جب وہ سوتا ہو تین گرہین لگا دیتا ہو اور ہر گرہ پر یہی پھونک دیتا ہو کہ ابھی رات بہت ہو سو رہو پس اگر وہ شخص جاگے اور خدا تعالی کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہو اور اگر وضو کرے تو دوسری گرہ ڈھیلی ہو جاتی ہو اور اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہو اور صبحکو سرور کے ساتھ طیب النفس اُٹھتا ہو ورنہ نفس کا خبیث اور سست اُٹھتا ہے اور ایک حدیث مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا مذکور ہوا کہ وہ تمام رات سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی آپ نے فرمایا کہ اُس شخص کے کان مین شیطان نے پیشاب کر دیا اور شیطان کا پیشاب کا کرنا بعضون نے تو کہا ہو کہ حقیقۃً ہوتا ہو چنانچہ بعض صالحین سے

منقول ہی کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنی تہجد یا فرض اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک
شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اُٹھایا اُسنے پانون اپنا پھر پیشاب کیا اُنکے کان مین اور بعضے کہتے ہین
کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اُسکو حقیر جانتا ہی اسلیے کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی
کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اُسپر تو **ہم جو لوگ** کہ تہجد گذار ہین شیطان پر غالب ہین اور اللہ
کے پاس ذی عزت حق تعالیٰ اُنکی تعریف فرماتا ہی والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما وہ
جو رات کاٹتے ہین اپنے رب کے آگے سجدے مین اور قیام مین ثواب اُنکا یہ کہ جنت مین درجات
عالیہ پائینگے **جنید بغدادی** رح کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کہو اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا
معاملہ کیا آپنے فرمایا طاحت العبادات وفنیت الاشارات وما نفعنا الا رکیعات
رکعنا ھا فی جوف اللیل بیکار ہو گئین عبادتین اور نیست ہو گئین اشارتین اور کام نہ آیا کچھ مگر
دو رکعتین جو آدھی رات کو پڑھی تھین **حدیث** جسنے پڑھی دو رکعت اندھیرے گھر مین ساتھ رکوع و
سجود پورے پورے کے واجب ہوتی ہی اُسکے لیے جنت بغیر حساب اور عذاب کے **اور فرماتے ہین**
نماز پڑھو رات مین اگرچہ بکری کا دودھ نچوڑے اتنا وقت ہو **سنن دارمی** مین ابن عباس سے
مروی ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام اللیل حتی قال ولو برکعۃ
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دیتے تھے نماز تہجد کی یہانتک کہ فرمایا اگرچہ ایک ہی
رکعت ہو **از زہرۃ مغیث** کہ ایک عابدان شب سے تھا خواب مین دیکھا ایک عورت کو کہ وہ
مانند دنیا کی عورتون کے نہ تھی فَقَالَ مَنْ اَنْتِ قَالَتْ حَوْرَاءُ پس کہا تو کون ہی کہا مین جنت
کی حور ہون کہا اُسنے کہ تو مجھسے نکاح کر لے کہا کہ تو میرے مالک سے منگنی کا پیام کر اور میرا مہر
دیدے پوچھا تیرا مہر کیا ہی اُسنے کہا بہت سا تہجد پڑھنا **ناشئۃ اللیل** مین ہی کہ ابراہیم وہم نے
بیت المقدس مین یہ سنا کہ اُٹھنا رات کا بچاتا ہی شعلۂ دوزخ سے اور ثابت رکھتا ہی قدم کو صراط
پر فلا تساھل فی قیام اللیل پس قیام شب مین سستی نکر کہا **سلیمان** علیہ السلام کی مان نے
١٠ یا بنی لا تنم اللیل فمن نام اللیل جاء یوم القیمۃ وھو مفلس من الحسنات اے بیٹے

نہ سوتو رات مین بس جو کوئی سو یا رات بھر آئیگا قیامت میں اس حال مین کہ مفلس ہو گا نیکیون سے
ثابت بنانی نے کہا قوموا فصلوا فان قیام اللیل اهون من مکابدة الاهوال یوم القیمة
اُٹھو نماز پڑھو کیونکہ اُٹھنا رات کا آسان ہر سختی سے قیامت کے دن کی عبد الواحد کہتے تھے
ہشیار رہو کہ یہ گھر سونے کا نہین قریب ہو کہ کھا جائینگے تم کو کیڑے حدیث اقرب ما یکون العبد
الی اللہ فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعة
فکن یعنی نزدیک ترین ہونا بندے کا طرف اللہ کے درمیان پچھلی رات کے ہے پس اگر ہو سکے تجھ سے
یہ کہ ہو تو اُن لوگون مین جو اللہ کو یاد کرتے ہین تو بس ہو جا اُنسے طاؤس رح نے کہا ہے ان
خوف جهنم قد طیر نوم العابدین تحقیق کہ ڈر نے دوزخ کے عابدون کی نیند کو اُڑا دیا
حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت مین بالاخانے ہین کہ دیکھا جاتا ہے باہر کا رخ انکا اندر
سے اور اندر کا باہر سے یعنی ایسے صاف ولطیف ہین تیار کیا ہے انکو اللہ نے اُن لوگون کے لیے
کہ نرم کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین طعام اور پے در پے رکھتے ہین صیام یعنی روزے اور نماز
پڑھتے ہین رات کو اُس حال مین کہ لوگ سوتے ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ دو
رکعتین اگر بندہ پچھلی رات کے درمیان مین پڑھے تو اُسکے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہین اور
اگر مین اپنی امت پر انکو مشکل نہ جانتا تو اُن دونون رکعتون کو فرض کر دیتا اور بھی حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل ہمیشہ وصیت کرتے تھے تہجد کی یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ نہین جاگا
ہو گا سونا رات مین روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نعم الرجل
ابن عمر لو کان یصلی باللیل بہترین لوگون سے ہین ابن عمر اگر پڑھین رات کی نماز سو یہ خبر دی حضرت
نے ابن عمر کو فکان یدام بعدہ سو بعد اُسکے ہمیشگی کرتے تھے تہجد پر اور حضرت ابو ہریرہ
کو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اگر یہ چاہتے ہو کہ خدا تعالی کی رحمت تمپر جیتے جی سے اور قبر مین اور
مرنے کے بعد بھی اُٹھنے کے حال مین رہے تو رات کے اُٹھ کر نماز پڑھو اور اس نماز سے اپنے
پروردگار کی رضا چاہو اے ابو ہریرہ اپنے گھر کے کونون [illegible]

ایسا ہوگا جیسے چھوٹے اور بڑے ستارون کی روشنی زمین کے باشندون کے پاس ہی حضرت علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما سفر وحضر مین قیام ترک نہ کرتے کہتے اللہ دوست رکھتا ہی مومن مذنب تواب کو خلفائے ثلثہ پر شناد ترحم کرتے رات دن مین ہزار رکعت پڑھتے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ یعنی لازم کرو تم نماز تہجد کیونکہ وہ طریقہ نیک لوگون کا ہی کہ پہلے تمہارے تھے اور قیام سبب نزدیکی تمہارے کا ہی طرف پروردگار تمہارے کے اور سبب دور رکھنے گناہون کا اور باز رکھنے والا ہی گناہون سے اس حدیث مین تنبیہ ہی اسپر کہ تمھین یہ نماز بطور اولی پڑھنی چاہیے اسلیے کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہی اسپر جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سے نہین ہر چند کہ تہجد کی نماز ہر ایک پہ دشوار ہی لیکن اُسکے آسان طریقے بھی ہین اپنی طاقت کے موافق کوئی ایک طریق کو اختیار کرے تاکہ قیامت کے دن حسرت وندامت نہ اُٹھاوے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ قیام شب سات طور پر بیان فرماتے ہین اول یہ کہ تمام شب جاگے جیسا کہ ایک جماعت سلف کی جاگتی تھی دوسرا نصف شب جاگے تیسرا یہ کہ تہائی شب جاگے چوتھا یہ کہ رات کا چھٹا حصہ یا پانچوان جاگے یا پانچوان یہ کہ جاگنے کا کچھ اندازہ ہی نہو چھٹا ہو کمتر مقدار جاگنے کی ہی یہ ہی کہ بقدر چار رکعتون کے جاگے یا یہ کہ وضو کرنا دشوار ہو تو قبلہ رخ ایک ساعت ذکر ودعا مین مشغول ہو کر بیٹھے تو یہ شخص خدا تعالی کی رحمت وفضل سے تہجد گزارون کے زمرہ مین لکھا جاویگا ساتوان جس صورت مین رات کے ٹھیک درمیان مین اُٹھنا دشوار ہو تو چاہیے کہ مغرب اور عشا کے درمیان کے وقت اور عشا کے بعد کے وقت کو عبادت سے خالی نچھوڑے یعنی نوافل پڑھا کرے پھر صبح صادق سے پیشتر سحر کے وقت اُٹھ کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ صبح صادق سونے کی حالت مین ہو جاوے تو اس صورت مین رات کے دونون طرفون مین جاگنا اور عبادت ہو جاویگی اگر ساتون صورتون مین سے ایک بھی میسر نہ ہو تو بالضرور نماز عشا وفجر مع تکبیر تحریمہ جماعت سے

گذارے کہ اسپر بھی ثواب قیام لیل کا وارد ہوا اگر یہ بھی نہو سکے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے غضب مین وہ شخص گرفتار ہوتا ہے اور آثار منافقون کے ظاہر ہوتے ہین اللہ تعالے توفیق
دیوے قرآن شریف کے حافظون کے باب مین اشد تاکید اور قریب وجوب کے ہونے سے
تھوڑا بیان تہجد کا اور بزرگان دین کے حکایات جو تلاوت کے وقت روتے تھے رسالۂ
فیض الرحمن مین مذکور ہے سو حافظون کو بہ نسبت اور لوگون کے قدر دانی شب کی اور تلاوت
قرآن کی کرنی لازم اور اہم ہے چاہیے کہ جہر سے پڑھے اور حق تعالے کے روبرو
کھڑا ہون ایسا ہی قیامت کے دن کھڑا رہونگا اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا غور کر کے یقین کرے
اور اپنے تقصیرات اور برے افعال اور عظمت ذو الجلال کا دھیان کرے خصوصًا وہ
بات یاد کرے کہ جو جو سوال انبیا سے ہونگے قرآن کے حافظون سے بھی ہونگے کیونکہ یہ بھی
حامل وحی ہے اور نشان اسلام مگر فرق وحی اور نبوت کا ہے سو اس کرامت کی قدر دانی کرے البتہ
جنکے دل مین محبت و ذوق وشوق وخوف الٰہی ہے ہر شب اس نعمت سے فیضیاب ہوتے
ہین مگر حال مختلف رہتا ہے بعض احیان مین زیادہ تقرب وآہ وبکا وشوق وذوق رہتا ہے
اور بعض اوقات مین کم چاہیے کہ رقت دل کو ہر روز نگاہ رکھے اور ترقی مین کوشش کرے اور
خواہش نفسانی کہ اس راہ کی سد ہے سو اسکو موافق طریقۂ شریعت کے دفع کرے واللہ الموفق
احیاء العلوم مین ہے کہ اللہ تعالی نے کسی صدیق کو وحی بھیجی کہ میرے بندون مین سے کچھ لوگ
ایسے ہین کہ وہ مجھسے محبت رکھتے ہین اور مین اُن سے اور وہ میرے مشتاق ہین اور مین
اُنکا اور وہ میرا ذکر کرتے ہین اور مین اُنکا اور وہ میری طرف دیکھتے ہین اور مین اُنکی طرف
پس اگر تو اُنکے طریقہ کے مطابق عمل کریگا تو مین تجھ کو دوست رکھونگا اور اگر تو اُن سے
منحرف ہوگا تو مین تجھپر نہایت درجہ خفا ہونگا اُس صدیق نے عرض کی کہ الٰہی اُن بندون
کی پہچان کیا ہے فرمایا کہ دن کو تو سایہ کی تاک ایسی رکھتے ہین جیسے چرواہا بھیڑی کی تاک
رکھتا ہے اور دن ڈوبنے پر ایسے لوٹتے ہین جیسے پرند اپنے گھونسلے پر لوٹتا ہے جب اُنپر رات

اللہ کے دوستون کے حکایات ولذت مناجات مین

آجاتی ہی اور اندھیرا کھل جاتا ہی اور ہر ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ تنہا ہوتا ہی تو وہ لوگ اپنے پانون میرے لیے کھڑے کرتے ہین اور چہرون کو میرے سامنے زمین پر رکھتے ہین اور میرے کلام سے میرے ساتھ مناجات کرتے ہین اور میرے انعام کے واسطے میرے سامنے خوشامد کرتے ہین اسوقت کوئی چیختا ہی کوئی روتا ہی کوئی آہ کرتا ہی کوئی دم شکایت بھرتا ہی جو کچھ وہ میرے لیے مشقتین اُٹھاتے ہین وہ میری آنکھون مین ہی اور جو کچھ میری محبت مین محنت کے شاکی ہین وہ مین سب سنتا ہون میری اول عطا اُنکو یہ ہی کہ اپنا کچھ نور اُن کے دل مین ڈالدیتا ہون **شیخ احمد بن حواری** رح فرماتے ہین کہ مین نے ابو سلیمان دارانی کو دیکھا کہ چشم تر ہین اور تفتہ جگر اسکا سبب پوچھا فرمایا ویحک یا احمد ہرگاہ شب آتی ہی اہل محبت جامۂ خواب کو پھاڑتے ہین اور بستر راحت کو جھاڑتے ہین دوست کی خدمت مین اہتمام کرتے ہین تمام شب کو آہ و نالے سے تمام کرتے ہین حضرت جلال احدیت سے ندا آتی ہی کہ ای فرشتو اس جماعت شب خیز اعنی اس طائفۂ اشکریز نے میرے دامان کرم مین چنگل مارا مین نے اُنکے آہ و نالہ کو قبول فرمایا جبرئیل جا اُنکی جراحت پر میری عنایت کا مرہم لگا اور اُنکو یہ مژدہ سُنا کہ اگر تمھاری فریاد و فغان عذاب کے ڈر سے ہی تو تم میرے دوست ہو دوست کو دوست عذاب نہین کرتا ہی شایان کرم نہین کہ مشتاق زار اور عشاق بیقرار کو اپنے شہود جمال اور نمود وصال سے محروم کرون پس ای احمد مشتاقون کے یہ مقام ہین کہ تمنائے شوق مین دیدے گریان ہین اور استدعاے ذوق مین دل بریان اور یہ بیت اُنکے حسب حال ہی

بیت

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید

حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَعْیُنٍ تین آنکھون پر آتش دوزخ حرام ہوئی ہی **پہلی** وہ آنکھ جو روئے خوف الٰہی سے **دوسری** وہ جو بیدار رہے راہ خدا مین **تیسری** وہ جو بند ہوئی اللہ کے حرام سے اور فرماتے ہین جو کوئی یاد کرے حق تعالی کو تاریکی مین رات کی روشن کرے اللہ تعالی دل کو اُسکے اور قبر کو اُسکی پس **طالب کو چاہیے** کہ ادا کرنے مین اس نماز کے سستی نکرے

بلکہ مسکہ پنٹرلہ پنجگانہ کے جانین واگر قضا ہو تو دل مین بعد زوال پڑھ لے کہ ثواب تہجد کا پاوے اگر طاقت کھڑے رہنے کی نہو تو بیٹھکر پڑھے اور تضرع وزاری و دعا و استغفار جسقدر ہو سکے ادا کرے عجب ہی طالبون سے اس زمانے کے کہ بپست حوصلگی خدا طلبی مین کرتے ہین اور کچھ قدر اس نماز کی نہین جانتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ دعا اسوقت کی نہایت مقبول ہی جامۂ آلودۂ لوث معصیت و غفلت بغیر آب تضرع و زاری اسوقت کے دھویا نہین جاتا ہی اور بیچ دریاے رحمت و مغفرت کے بدون تکرار استغفار کے پاک نہین ہوتا ہی

شفیعم روز حشر این دیدۂ نمناک میگردد		از ین آب روان آخر حسابم پاک میگردد	

جان ای عزیز جیسا کہ طہارت ظاہری آب چاہ سے ہی طہارت باطن آب چشم سے ہی جیسا کہ قعر چاہ سے بدون ڈول رسی کے پانی نہین ملتا ہی اسی طرح آب چشم بدون ڈول توبہ اور رسی محبت کے قعر دل سے نہین آتا ہی اگر دو قطرے بھی وقت شب تیری آنکھ سے نکلین تو بھی غنیمت ہی کہ اُسکی صفائی سے سارا دن گناہون سے باز رہے **اور اکابر سلف** جو نرمی اور حلاوت اور انوار اپنے دلون مین پاتے تھے اُسکی وجہ یہی جانتے تھے کہ دل کو نزدیکی پروردگار کی ہوتی ہی **اور ابو سلیمان دارانی** فرماتے ہین کہ شب بیدارون کو رات مین زیادہ مزا ہی بہ نسبت اہل لہو کے اپنے لہو مین رہنے کے اور اگر رات نہوتی تو مین ہرگز دنیا مین رہنا پسند نہ کرتا **اور بعض علما نے** فرمایا ہی کہ دنیا مین کوئی ایسا وقت نہین جو اہل جنت کے مزے کے مشابہ ہو مگر ہان جو مناجات کی حلاوت کہ رات کو عاجزی والون کے دلون مین ہوتی ہی وہ البتہ جنت کی نعمت کے مشابہ ہی **اور ابن منکدر** فرماتے ہین کہ دنیا کی لذتون مین سے تین باقی ہین **اول** رات کا جاگنا **دوم** بھائیون سے ملنا **سوم** جماعت مین نماز پڑھنا **اور ایک عارف** فرماتے ہین کہ اللہ تعالی سحر کے وقت مین شب بیدار ون کے دلون کی طرف نظر کرتا ہی اور اُنکو نور سے بھر دیتا ہی تو فوائد اُنکے دلون پر اُترکر روشن ہوتے ہین اسلیے ایک لحظہ بھی اس سے غافل نہونا چاہیے

یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشی		تا شاید کہ نگاہی کند آگاہ نباشی	

اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے بلا شبہہ آخر رات تہجد کے لیے محبوب تر ہی طرف میرے اول اُسکے سے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ **مشارق الانوار** مین ہی کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اُترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تا کہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ مین اُسکو دون کون مجھسے گناہ بخشوانا چاہتا ہی تاکہ مین اُسکے گناہ بخشون **ف** خدا کے نزول سے مراد اُسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اسوقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی **مثنوی**

ہر شبی از بہر تو ای بو الفضول		میکند از اوج جباری نزول
تو ز جای خود بجو مردی ادب		بر نگیری کام بی روزنہ شب

حق تعالی جب بندے پر اتنے احسان فرماوے کہ بندون کو یاد کرے اور دعا کرنے والونکی دعا مقبول کرے اور بخشش مانگنے والون کو بخشدے اور مناجات کرنے والون کو حلاوت بخشے پھر باوجود ان باتون کے خواب غفلت مین سو رہنا اور اُسکی یاد سے غافل رہنا بڑی بیوفائی ہی جسکے حسب حال یہ بیت ہی

نجانی تو نے اے غافل ہماری قدر نعمت کی	یہی عہد مروت ہی وفا اسکو ہی کہتے ہین

مظہر العجائب مین ہی کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے حضور مین ایک شخص سے حساب کا معاملہ ہوگا بدی غالب آئیگی فرشتے عرض کرینگے الٰہی ایک نیکی بھی اُسکے نامے مین نام کو نہین ہی اللہ رحیم اپنے کرم سے فرماویگا کہ ہان ایک نیکی ہی کہ فلانی شب کو یہ سوتا سوتا بیدار ہوا چاہا کہ میرے ذکر مین مشغول ہووے نیند کے جھونک مین سوگیا مین نے اُسکے ارادے کے بموجب ایک نیکی لکھی پس اُسکی یہ ایک نیکی میزان اعمال مین ساری بدیون پر غالب آئیگی بھائیو بڑی امید کا مقام ہی کہ ایک نیکی پر یہ انعام ہی **اوراد احسانی** مین نصیحت المؤمنین سے منقول ہی جو شخص اس نماز کو پڑھے ہرگز فقیر نہووے اور قبر مین گندہ نہووے اور قیامت کو ستر ہزار آدمی کی شفاعت کرے اور جب قبر سے اُٹھے چہرہ آفتاب سے زیادہ روشن ہووے سوای بھائیو اس

کراست کو غنیمت جانو اور تا بمقدور نماز تہجد پڑھا کرو فی الحقیقت دنیا مین ہر کوئی آخرت کے
عذابون سے مخلصی چاہتا ہی اور اُسی کو بڑی دولت جانتا ہی کیا نہ مرتبہ ہوگا اُس شخص کا جو اتنے
لوگون کی شفاعت کرے اور کیون نہ تہجد عمدہ عبادت ہو جسکے سبب یہ مرتبہ ملے **حدیث**
شریف مین ہی کہ جمع کریگا اللہ تعالی لوگون کو قیامت کے دن ایک میدان مین پس ندا کرے گا
این الذین تتجافی جنوبھم کہان ہین وے لوگ جنکی کروٹین الگ تھین اپنے بچھونون سے
اور براقون پر سوار ہونگے جنکا رنگ مانند یاقوت سرخ کے ہوگا اہل عرصات پوچھینگے کہ آئی کیون
ہین فرمان ہوگا یہ وہ ہین جو دنیا مین تم سوتے تھے اور یہ ہشیار رہتے تھے ساتھ خشوع کے
تہجد پڑھنے والون کو چار چیزین حاصل ہوتی ہین **اول** حسد اور غیبت سے مسلمانونکے
اور دنیا کے غم سے دل اُسکا پاک اور سلامت رہتا ہی **دوسری** یہ کہ اُسکو اپنے عمل سے ہمیشہ
خوف خدائے کریم کا ہوتا ہی کہ یہ بڑے کمال کی بات ہی **تیسری** فضیلت تہجد کے واقف ہونے
سے بڑے ذوق وشوق سے وہ تہجد کو ادا کرتا ہی **چوتھی** محبت خدا اور نور ایمان اُسکا دن بدن
بڑھتا جاتا ہی **اے عزیز** جب تو نے نماز تہجد کی توفیق پائی تو تجھکو سزاوار نہین کہ گناہون پر اصرار
کرے کہ علاوہ اسکے اُسکی محروم رہیگا اور لذت مناجات کا دروازہ بند رہیگا اصل شب بیداری
مین تو تضرع وزاری اور لذت مناجات بحضرت باری ہی پھر جب یہ بھی تجھ کو حاصل ہو تو تجھ کو لائق
نہین کہ خود پسندی اختیار کرے کہ یہ بری بات ہی اور دوزخ مین لیجانیوالی چیز ہی بلکہ تجھ کو شکر
توفیق واجب ہی اور مداومت عمل پر اب جان لو کہ اللہ کا محض فضل ہی جو تھوڑی سی رات
کی عبادت پر یہ کچھ انعام فرماتا ہی جو مذکور ہوا **غرض** بندے کے عمل کو قدر ومنزلت اسی سے
ہی کہ حق تعالی اُسکو قبول کرے ورنہ اس عمل کی کچھ قدر نہین اسلیے عامل پر زہد وتقوے کا اثر
نہین قبولیت عمل کے لیے خوف الٰہی اور اخلاص چاہیے اور خود پسندی نہ کرے آدمی واسطے دو
چار روپیون کے ساری رات بیدار رہتا ہی تو اب سمجھ گویا وہ ہی شب پاسبانی کی ہی تو اُس پر
خود پسندی لائق نہین دوسری بات معلوم کر کہ حق تعالی بادشاہ آسمان وزمین ہی اور سب مخلوق

اور ذرات کائنات اُسکی عبادت اور تسبیح کرتے ہین جیسے ملائکہ مقربین وحاملان عرش اور تمامی فرشتے اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اسی سے اُنکے درجے بلند ہوے اور ذلیل ترین خدام اُس کی درگاہ کے سلاطین دنیا اور بادشاہان گردن کش ہین بس وہ خداوند تعالی تجھ کو فرماتا ہی کہ اُسکی عبادت تو بجالاوے اور اس دو رکعت پر جو عیب وخلل سے بہترین ہو ثواب بیحساب کا وعدہ فرماتا ہی باوجود اسکے تو ان دو رکعت پر غرور جو کرتا ہی تیری خرابی اور حماقت کی نشانی ہو گی خیال کر کہ ہر شب کتنے خدا کے بندے دریا مین جنگل مین تری مین خشکی مین غربی مین دولت مین صحت مین بیماری مین حق تعالی کی عبادت کرتے ہین باوجود اتنی عبادت کے اپنی شب بیداری و نماز پر مغرور ہونا بہت تعجب کی بات ہی ؎

کوے جانان مین بہوجکر کیا دلا کرتا ہی ناز	اس گلی مین تجھ سے بہتر سیکڑون افتادہ ہین

مرشد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ای غافل کبھی تو نے حق تعالی کی درگاہ مین ایسا دوگانہ بھیجا ہی جیسا طعام کا خوانچہ کسی امیر کی خدمت مین بھیجا ہوگا مطلب یہ کہ جیسا امیر کے پاس احتیاط وپاکیزگی کے ساتھ تحفہ بھیجتا ہی اور اُسکے قبول کو احسان اور عزت سمجھتا ہی ایسا ہی عبادت مین بہت احتیاط کر اور اللہ کا احسان مان **فرمایا حضرت** علیہ السلام نے اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ تحقیق کہ شب مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اُسکو مرد مسلمان اس حال مین کہ مانگے اُس مین اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہی اُسکو سو ایسے مقبول وقت مین حق مین اپنے اور ماں باپ اُستاد خویش واقارب اور آشناؤن کے دعا کرے یہ دعا کرنا آدمی کا گویا اپنے نفس پر دعا کرنا ہی اسلیے کہ جب کوئی مومن اپنے برادر دینی کے حق مین دعا کرتا ہی تو ایک فرشتہ کہتا ہی اُسکو بھی ایسا ہی کرو ے ما من عبد مسلم یدعو لاخیہ بظہر الغیب الا قال الملك ولك بمثلہ ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ مین ہر شب ستر آدمیون کے نام لیکر دعا کرتا ہون اگر فقط اپنی ہی نفی ابتدا کے لیے دعا کرین اور دوسرون کو شامل نہ کرین تو یہ جفا ہی **فرمایا سفیان ثوری** رحمہ نے

کہ دس چیزین جفا سے ہین ۱ دعا کرے اپنی ذات کو اور نہ دعا کرے ماں باپ اور مؤمنین کو ۲ جو آدمی قرآن سیکھے اور نہ پڑھے ہر روز سو آیت ۳ وہ آدمی کہ داخل ہووے مسجد مین اور نماز نہ پڑھے اُس مین مقدار دو رکعت کے ۴ جو کہ قبرون پر گذرے اور سلام نہ کرے اور نہ دعا کرے رحمت کی ۵ جو کہ شہر مین روز جمعہ کو اُترے اور بغیر پڑھے نماز جمعہ کے نکلے ۶ جو کہ عالم کے محلہ مین رہے اور اُس سے کچھ نہ سیکھے ۷ دو آدمی جب آپس مین ملین اور نہ پوچھے ہر ایک دوسرے کا نام ۸ وہ آدمی جب ضیافت کو بلائے تو نہ جائے ۹ جوان آدمی ضائع کرے اپنی جوانی کو اور نہ طلب کرے علم و ادب کو ۱۰ ایک آدمی آسودہ ہے اور اُسکے ہمسایگان بھوکے ہین غرض دعا مغز عبادت ہونے سے مقبول وقت مین دعا کرے کہ حق تعالی اپنے فضل سے قبول فرما وے اور حاجتون کو بر لاوے بسا لوگ بر آمد حاجات کے لیے بہت کوششین کرتے ہین لیکن اسوقت کی قدر نہین جانتے ہین حق تعالی اپنے فضل و کرم سے مجھ کو اور تمامی احباب اور مومنون کو اپنے حبیب کی محبت اور اتباع سنت اور عبادت و مناجات کی لذت خصوصًا قیام شب کی حلاوت نصیب کرے آمین یا رب العالمین مقصود طوالت سے بیان تہجد کے کئی امور ہین ۱ تنبیہ نفس ہے ۲ ترغیب و تشویق مؤمنین ۳ اکثر چھوٹی کتابون مین اسکے فضائل مختصر ہین اسلیے کوئی چندان اسکی خوبی سے واقف نہین ہوتا ہے ۴ واعظ اگر جلسہ واحدہ یا متعدد جلسون مین بیان کرنا چاہے تو بخوبی بیان کر سکے ۵ چونکہ یہ امر خلق پر نہایت دشوار ہے اسواسطے اُسکی اہتمامی اور تفہیم و ترغیب پر ضرور ہے اگر کوئی اسکو اختیار کرے فوز عظیم پاوے اور الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق مؤلف مسکین کو اجر ملے اور اگر اختیار نہ کرے تو اپنے کو تقصیروار جانے اور شرمندہ رہے اور شب بیدارون کو اُنکی کرامت کے سبب دوست رکھے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین ابوالعالیہ کہتے تھے اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھ کر سو رہے نماز تہجد مین اُسکو نہ پڑھے عطا بن رباح قیام شب مین دو سو آیت سے زیادہ پڑھتے چونکہ قیام اللیل کے بیان سے فراغت ہوئی تو اتباع السنۃ اور محبت کا کچھ بیان

دس چیزین جفا سے ہین

ہوتا ہے قال الله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله یغفر لکم ذنوبکم
والله غفور رحیم تو کہہ اے حبیب اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو دوست
رکھے اور بخشے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف کوئی کسی کی محبت کا دعوی
کرے تو اصلاح محبت کرے جسطرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اور بندے کی محبت بھی کہ شوق
سے رسول خدا کی پیروی کرے جامی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۃ الذہب مین فرماتے ہین

نظم

با نبی گفت ایزد متعال — کہ باست رسان بلطف مقال
ان تحبوا الا لہ فاتبعون — نیست کار از متابعت بیرون
مایۂ قرب حق متابعت ست — پیروان راسبق متابعت ست
ہر کہ در اتباع من شد گم — سر زد آخر ز جیب یحببکم
پیروی سنت کی ہم کو خوب ہے — فعل بدعت سخت نامرغوب ہے
جلوۂ سنت ہے اک خورشید نور — تیرگی ہو دل مین بدعت سے ضرور
کر رعایت حفظ آداب سنن — چاہتا ہے تو جو قرب ذوالمنن
رنج ہو شادی ہو غم ہو موت ہو — چاہیے سنت نہ ہرگز فوت ہو

محبت اللہ و رسول کی فرض ہے اور عام لوگون کی مباح اور اہل و اولاد کی نافلہ اور دنیا کی مکروہ خدا تعالی کی محبت کی حقیقت وہ ہے کہ باوجود کمال ایمان اور علم و عمل اور عقائد کے ہر باب مین اور باوجود کمال اجتناب اور پرہیز کے ہر گناہ سے اگر اسکو مصیبتین اور بلائین ایسی پہونچین کہ جان و مال و آبرو و حرمت اسکی برباد ہو اور برے مرضون مین مبتلا ہو اور اسی بلیات مین جان دیکے آخرت کے سخت عذاب مین گرفتار رہے تب بھی ذرہ بھر شکایت کا حرف اسکے دل مین خطور نہ کرے ہان جب برداشت ان مصیبتون کو نہ کر سکے تب بسبب اعتقاد عموم رحمت کے خداوند تعالی کے حضور مین التجا اور زاری جتنی کہ کرے بہتر اور بجا ہے بلکہ مقتضا ہے کمال ایمان کا غرض جو کوئی سمجھا کہ حق تعالی کی محبت اور خوشنودی اسمین ہے

کہ آدمی اُسکے حکم پر راضی رہے تو وہ محنت عبادت اور درویشی اور بیماری اور مصیبت مین راضی رہیگا روایت ہی کہ جس بندے کو حق تعالی دوست رکھتا ہی تو دنیا سے اُسکو بیزاری دیتا ہی ایک شخص نے آنحضرت علیہ السلام سے کہا کہ مین آپکو دوست رکھتا ہون فرمایا آفت وبلا کا مستعد رہ ؎

زان بلاہا کانبیا برداشتند — سر بچرخ ہفتمین افراختند
ہرکہ در راہ محبت بیشتر — بردل او بار محنت بیشتر

مظہر العجائب مین ہی کہ بشر نے کہا کہ ابتداے سلوک مین شہر عبادان کو جاتا تھا ایک شخص کو دیکھا مجذوم اور دیوانہ زمین پر پڑا تھا چیونٹیان اُسکا گوشت کھاتی تھین سر اُسکا گود مین لیکے اُسپر ترحم کیا جب وہ بزرگ ہوش مین آیا فرمایا یہ کون فضولی تھا جسنے میرے اور میرے خداوند کے درمیان اپنا دخل دیا ہی نقل ہی کہ عیسی علیہ السلام کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو اندھا اور کوڑھی اور جذامی تھا اور اُسکے بدن کے دونون جانب فالج زدہ تھے اور اُسکے ہاتھ پاؤن نہ تھے وہ کہتا تھا الحمد للہ الذی عافانی من البلایا شکر ہی خدا کا جسنے مجھے ایسی بلا سے جس مین بہت لوگ مبتلا ہین نجات دی ہی عیسی علیہ السلام نے پوچھا کونسی بلا باقی ہی جس سے تو بچا ہی بولا مجھکو اُس شخص سے زیادہ صحت حاصل ہی جسکے دل مین معرفت نہو جو میرے دل مین ہی اور یہ بھی کہا کہ آلات معصیت مجھسے چھین لیے ہین اگر آنکھ ہوتی تو نظر بد کرتا اگر کان ہوتے بری بات سنتا علی ہذا القیاس اور بدترین بلا کفر وجحود ہی پس کفر کے مقابل ہر بلا عافیت ہی عیسی علیہ السلام نے فرمایا تو سچ بولا پھر اُسکا ہاتھ پکڑکے اپنا ہاتھ اُسپر پھیرا فی الفور درست ہوکے اُٹھا اور خوبصورت اور بینا ہوگیا وہ شخص عیسے علیہ السلام کی صحبت مین رہتا اور عبادت کرتا تھا نوادر قلیوبی مین ہی کہ موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی مجھکو اپنے دوستون سے کسی کو بتلا حکم ہوا ای موسی علیہ السلام اس پہاڑ پر چڑھو اور اُس مین ایک وادی ہی وہان ہمارا ایک دوست ہی اُس سے ملو حسب الارشاد جب وہان پہونچے تو ایک انسان کو دیکھا جذامی شل ایک مضغہ گوشت کے پڑا تھا اُسپر موسی عم نے

السلام علیک یا ولی اللہ کہا اُسنے وعلیک السلام یا کلیم اللہ کہا پوچھا میرا نام تجھکو کیونکر معلوم
ہوا اُسنے کہا مین نے اللہ سے دعا کی آپکی ملاقات کی سو اللہ نے قبول کیا موسی علیہ السلام نے کہا
اس حالت مین کون تیری خدمت کرتا ہی کہا میرا ایک لڑکا ہی موسی علیہ السلام نے اُس کے دیکھنے
کی آرزو کی تو اُسنے اُسکا راستہ بتلایا پھر موسیٰ لڑکے سے ملے کہ وہ گویا ایک چاند ہی نہایت تعجب
کیا اور فرمایا تبارک اللہ احسن الخالقین ایسے مین ایک شیر آیا اور اُس لڑکے کو پھاڑ ڈالا
موسیٰ تنگ ہوے اور عرض کیا کہ یا آلہی تیرے دوستون مین سے ایک دوست اس حالت مین پڑا
ہی اور لڑکے کے سوا اور خادم نہین پس حکم ہوا کہ اُسکے باپ کے پاس جاؤ اور اُسکے صبر کو دیکھو سو
موسیٰ نے اُسکو خبر دی وہ ہنسا اور آسمان کی طرف دیکھ کے کہا الٰہی وسیدی قدر زقتنی
ھذا الغلام تو نے مجھکو یہ لڑکا عطا کیا اور مین سمجھتا تھا کہ میرے بعد زندگانی کریگا سو اُسکو تو نے
رخصت دی سو میری روح کو قبض کر پھر سجدے مین گیا اور جان بحق تسلیم ہوگیا موسی علیہ السلام
نے عرض کی کہ الٰہی دوست تیرا اس حالت مین اور لڑکا اس حالت مین تب نازل ہوے جبرئیل علیہ السلام
اُن دونون کی تجہیز وتکفین کی فرمایا اللہ تعالی نے جسکو مین نہایت دوست رکھتا ہون تو اُسسے
ایسا معاملہ کرتا ہون **ذوالنون مصری** رح ایک بیمار کی عیادت کو گئے اور فرمایا جو دوست
کی مار پر صبر نہ کرے اُسکی دوستی مین سچا نہین بیمار نے کہا جو دوست کی مار پر لذت نہ لے وہ اُسکی
دوستی مین سچا نہین **غرض خدا کے دوستون کا حال** ایسا ہوتا ہی اے بھائیو اگر یہ مقام ہمکو
حاصل نہ ہو تو اسقدر محبت بس ہی کہ اُسکی نافرمانی نکرین شعر

تعصی الالہ وانت تظہر حبہ	ھذا لعمری فی الفعال بدیع	ان کان حبک صادقا لاطعتہ	ان المحب لمن یحب مطیع

یعنے نافرمانی کرتا ہی خدا کی اور کہتا ہی کہ ہم اُسکے دوست ہین قسم مجھ کو اپنی زندگانی کی یہ بات
اُن کامون کی نسبت نہایت نادر نظر آتی ہی اگر ہوتی تیری دوستی خدا کے ساتھ سچی تو بیشک تو
فرمانبرداری کرتا کیونکہ تحقیق دوست جسکو دوست رکھتا ہی اُسکا فرمانبردار ہوتا ہی **جان اے**
عزیز کہ حق تعالی پہلے اپنی محبت سے خبر دیتا ہی پھر ایمانداروں کی محبت بیان فرماتا ہی یحبہم

تیرہوان بیان محبت کے علامات سات ہین

ویحبونہ اسد دوست رکھتا ہو انکو اور وہ اُسکو دوست رکھتے ہین والذین اٰمنوا اشد حبا
للہ اور ایان والون کو زیادہ محبت ہو اسد کی **مواہب علیہ** مین ہو اہل شریعت کہتے ہین کہ
محبت حق تعالی کے ساتھ ارادت توفیق الہدایت ہو اور محبت بندے کی ساتھ خدا کے عبادت
ہو اور دور رہنا معصیت سے **خلاصۃ النصائح** مین ہو اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبۡدًا جَعَلَ لَہٗ
نَاجِرًا مِّنۡ قَلۡبِہٖ جب دوست رکھتا ہو اسد تعالی کسی بندے کو کرتا ہو اسکے لیے منع کرنے والا
اُسکے دل کو یعنی اُسکے دل مین برائی بُری بات کی ڈالدیتا ہو کہ وہ اُسکو بُرا جانتا ہو اور سبب
محبت کا کمال ہو اور احسان اور حقیقت مین کسی چیز کو کمال نہین مگر خدا ے عزوجل کو اور کسی کا
کچھ احسان نہین مگر اسد کا کیمیا ے سعادت مین ہو **جان ای عزیز** کہ خدا کی محبت ایک گوہر عزیز
ہو اور محبت کا دعوی کرنا آسان نہین پس آدمی کو اپنے تئین محبوبون مین شمار کرنا بجا نہین کیونکہ
علامات محبت کے سات ہین ۱ یہ کہ موت سے بیزار نہ رہے حدیث مین ہو جو کوئی اسد کی ملاقات
دوست رکھے تو اسد تعالی اُسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہو اگر کوئی اعمال صالحہ کی تیاری کے لیے
موت کو دوست نہ رکھتا ہو تو اُسکی علامت یہ کہ مدام زاد آخرت کی فکر مین لگا رہیگا ۲ یہ کہ اپنے
محبوب کو خدا کے محبوب پر نثار کر دے اور جس چیز کو کہ محبوب کی نزدیکی کا سبب جانتا ہو اُسکو
ترک نکرے اور جو چیز اُسکی دوری کا سبب ہو اُس سے حذر کرے یہ کام ایسے سے ہوگا جو خدا کو
تہ دل سے دوست رکھتا ہو اور آدمی کے پاس سب سے زیادہ محبوب جان ومال ہو جب تک
اس جان ومال کو راہ خدا مین صرف نہ کرے محبوبیت کے درجے کو نہ پہونچے ۳ یہ کہ ذکر الٰہی
مدام اُسکے دل پر گذرے اور بے تکلف اس بات کا شائق رہے من احب شیئا اکثر ذکرہ جو کوئی
کسی چیز کو دوست رکھتا ہو تو اُسکو بہت یاد کرتا ہو ۴ یہ کہ قرآن کو جو اُسکا کلام ہو اور اُسکے
رسول کو اور ہر ایک چیز کو جو اُس سے نسبت رکھتی ہو دوست رکھے ۵ خلوت ومناجات
پر حریص رہے اور شب کا منتظر ۶ یہ کہ عبادت کرنی اُسپر آسان ہو اور اُسکا بھاری پن جاتا رہے
پیارے دل ہین کہ اسد کی یاد سے چین پائے ہوے ہین الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

محبت رسول اللہ صلعم کے بیان مین

کسی عابد نے کہا ہے مین بیس برس تک تکلیف اور محنت سے رات کی نماز ادا کرتا تھا پھر بیس برس آرام کے ساتھ ہے خدا کے سب فرمانبردار بندون کو دوست رکھے اور مہربان رہے کافرون اور گنہگارون سے عداوت رکھے سہل تستری رح نے فرمایا ہے علامت خدا کی محبت کی محبت قرآن کی ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور علامت محبت پیغمبر کی محبت سنت ہے اور علامت محبت سنت کی محبت آخرت کی ہے اور علامت محبت آخرت کی بغض رکھنا دنیا سے مگر بقدر حاجت مائۃ المسائل مین ہے علامت حق تعالی کی محبت کی اتباع پیغمبر کی ہے تمامی اقوال و احوال و اوضاع و اخلاق اور افعال مین سوا ے خصوصیات آنحضرت صلعم کے پس جو کوئی دعوی محبت الٰہی کا کرے اور عمل اسکا خلاف سنت رسول اللہ کا ہو وہ شخص جھوٹا ہے مدارج النبوۃ مین ہے جان اے عزیز کہ محبت زندگی دلون کی اور غذا جانون کی اور روح ایمان کی ہے اور سبب محبت کا کمال وحسن ہے یا احسان اور یہ سب اسباب ثابت ہین بیچ حق حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن احسان وانعام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا امت پر رافت ورحمت وشفقت ہے اور سکھلانا قرآن شریف کا اور حکمت اور ہدایت ساتھ صراط مستقیم کے اور بچانا نار جحیم سے اور کون سا احسان وانعام اس سے زیادہ ہووے احسان وانعام کے اس رسول کریم کے تمامی مومنون کے ساتھ کہ وسیلہ انھون کا ہے طرف ہدایت کے اور بچانے والے دشوارین سے دنیا و آخرت کی اور داعی طرف فلاح وکرامت کے اور شفیع وشاہد ہین نزدیک پروردگار کے پس ثابت ہوئی یہ بات کہ آنحضرت لائق محبت حقیقیہ کے ہین شرعًا اور جبلۃً اور لوگون مین عادت ہے کہ جو کوئی ایکبار اپنے پر احسان کرے تو اسکو دوست رکھتے ہین ایسی نعمت کے سبب کہ فانی ہے یا خلاص کرے اسکو ہلاکی سے کہ ٹلنے والی ہے پس کیونکر دوست نہ رکھے ایسے جناب کو کہ انسے نعمات ہمیشگی کے پائے ہین اور بلیات سے ہمیشگی کی نگاہ رکھا ہے جس شخص کا ایمان کامل ہو وہ اس بات کو یقین کریگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اسپر زیادہ ہے

۱۲۵

اسکے باپ اور بیٹے کے حق سے کیونکہ رسول اللہ کے طفیل سے ہم کو جہنم سے نجات ملی اور ہم نے گمراہی سے نکل کر ہدایت پائی آپکی محبت مین سے یہ بات بھی ہو کہ آل و اصحاب کی محبت اور علما اور مسکینون کی محبت ہو مظاہر حق اور دلائل الخیرات مین ہو حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اسکے باپ اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیون سے جب حضرت کی محبت سب محبتون پر غالب ہوگی تو مومن کامل ہوگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری اولاد اور میرے مان باپ اور میرے مال سے اور اُس ٹھنڈھے پانی سے جو پیاس کے وقت ملے محبوب زیادہ ہین

جان و دل و دین من فدایت بادا		عمرم ہمہ صرف درو فایت بادا	
ہر چیز من خستہ برایت بادا		محبوب من از جان و دل و عمر توئی	

حضرت عمر رضہ سے منقول ہو کہ جب اُنھون نے حدیث لا یومن احدکم کی سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہون سوا اپنی جان کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونے کا تو قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہو جب تک ہون مین محبوب تیری طرف تیری جان سے پس حضرت کی برکت توجہ سے اُسی وقت اُنکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت صلعم کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہو اللہ کی آپ اب محبوب تر ہین طرف میرے میری جان سے فرمایا حضرت صلعم نے اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ فَقَدْ تَمَّ اِیْمَانُکَ کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر اور کہا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مَتٰی اَکُوْنُ مُؤْمِنًا کب ہون مین مسلمان سچا فرمایا کہ جسوقت دوست رکھے تو اللہ کو پس کہا گیا کب دوست رکھا جاؤن مین اللہ کو فرمایا جسوقت دوست رکھے تو اُسکے رسول کو پس کہا گیا کب دوست رکھا جاؤن مین اُسکے رسول کو فرمایا جسوقت کہ پیروی کرے تو اُسکے راستے کی اور عمل کرے ساتھ سنت اُسکی کے اور دوستی رکھے تو ساتھ دوست اُسکے اور دشمنی رکھے تو ساتھ دشمن اُسکے اور یاری کہے

ساتھ یار اُسکے اور عداوت کرے تو ساتھ عداوت اُسکے اور تفاوت رکھتے ہین آدمی بیچ ایمان کے اوپر اندازے تفاوت اُنکے بیچ دوستی میری اور تفاوت رکھتے ہین بیچ کفر کے اوپر اندازے تفاوت اُنکے بیچ دشمنی میری خبردار ہو کہ نہین ہی ایمان اُسکو کہ جسکو نہین ہی محبت میری تین بار فرمایا اسکو حقیقت مین اللہ و رسول کی خوشنودی ڈھونڈھنی بڑی محبت ہی **مطالع المسرات** مین ہی کہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوتا ہی اثر اُسکا اتباع سنت سے آپکی اور بعد ذکر الٰہی کے دل سے ذکر کرے آپکا دل لگائے رہے آپ سے اور کثرت سے درود پڑھا کرے آپ پر اور دوست رکھے دیدار مبارک آپکے بعوض کل مملوکات اپنی یا بعوض زمین بھر سونے کے اگر ہووے اُسکے پاس اور متخلق ہونا ساتھ اخلاق آپکے اور متادب رہنا ساتھ آداب آپکے اور شمائل آپکے جسطرح جود ایثار حلم صبر تواضع زہد اور اعراض ابنائے دنیا سے اور غفلت اور لہو سے اور محبت رکھنی فقرا و مساکین سے اور علما و صلحا و متبعان سنت سے اور بغض رکھنا جہال فساق و اہل بدعت سے اور لذت پانی ساتھ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **بلال** رضی اللہ عنہ کو نزع کا وقت ہوا اُنکی عورت بہت افسوس سے رونے لگی اور فریاد کی وا حزناہ دا کربا ہ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے خوشی اس بات کی ہی کہ انشاء اللہ تعالی مین کل فجر کو اپنے دوستون سے یعنی حضرت علیہ السلام اور اُن کے اصحابون سے ملاقات کرونگا

در غربت مرگ بیم تنہائے نیست	یاران عزیز آن طرف بیشتر اند

اس حکایت کو مولانا روم اسطرح فرماتے ہین

چون بلال از ضعف شد ہمچو ہلال	رنگ مرگ افتاد بر روے بلال
جفت او دیدش بگفتا وا حرب	پس بلالش گفت نی نی وا طرب
گفت جفتش الفراق ای خوشخصال	گفت نی نی الوصالت الوصال
گفت جفت امشب غریبی میروی	از تبار و خویش غائب می شوی
گفت نی نی بلکہ امشب جان من	میرسد خوش از غریبی در وطن

حضرت بلال علیہ السلام کے بعض محبون کی حکایات

	گفت ای جان ودلم واحسرتا		گفت نی نی جان من وا دولتا	

اور روایت ہی کہ آئی ایک عورت بی بی عائشہ کے پاس اور کہا کہ کھولدو دروازہ حجرۂ قبر شریف
کا پس رونا شروع کیا یہان تک کہ جان دی مذکور ہی کہ جب زید بن عبد اللہ کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کی خبر پہونچی تب زید نے بہت زاری ودعا کی کہ ای پروردگار میری آنکھ کی بینائی
کو لے تاکہ مین بعد اس محبوب کے دوسرے کو نہ دیکھون روایت ہی کہ جنگ احد مین آن سرور
کے وفات فرمانے کا غل ہوا تو بہت عورتین مدینہ مین جمع ہوئین اور فریاد کرنے لگین ایک عورت
انصاری باہر نکلی اور لاش اسکے بھائی کی اور بیٹے اور خاوند کی جو جنگ احد مین شہید ہوے تھے
آگے اس عورت کے آئین اُسنے اُن لاشون پر کچھ التفات نہ کیا کہ وہ کون ہین اگرچہ لوگون نے اُسکو
کہا کہ یہ لاش تیرے بھائی کی اور تیرے بیٹے کی اور خاوند کی ہو بلکہ وہ عورت پوچھتی تھی کہ حضرتؐ کو دکھاؤ
حضرتؐ کہان ہین تاکہ مجھے آپ کے دیکھنے سے تسلی ہو لوگون نے کہا کہ آگے ہین بے اختیار ہوکر
حضرتؐ کے پاس دوڑی گئی اور دامن آن سرور کی چادر کا پکڑ کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماں باپ
میرے آپ پر سے فدا ہون جب آپ سلامت ہون تو مجھ کو میرے دوستون کے مرنے کا اندیشہ نہین ہی
اور یہ بھی کہا کل مصیبۃ بعدک جلل یعنی ہر مصیبت آپکی سلامتی کے بعد آسان ہو اور روایت
ہی کہ ثوبان جو حضرتؐ کا غلام تھا حضرت علیہ السلام کے ساتھ بہت محبت تھی اور اُسکو بدون
حضرتؐ کے دیکھنے کے صبر نہ تھا چنانچہ ایک روز وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اُسکے
چہرہ کا رنگ متغیر تھا اور آثار غم کے ظاہر تھے آن سرور نے اُسکو فرمایا ای ثوبان تیرا کیا حال ہے
اور رنگ تیرا کیون متغیر ہو اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو کچھ بیماری اور درد نہین لیکن جس وقت
آپ کو نہین دیکھتا ہون تو ایسی ہی حالت میری ہوتی ہی

بی تو ای آرام جانم زندگانی مشکل ست		بی تماشای جمالت کامرانی مشکل است	

تب حضور مین آتا ہون اور آپ کو دیکھتا ہون مجھ کو کمال راحت اور مسرت ہوتی ہی بعد اُسکے
آخرت کو یاد کرتا ہون تو ڈرتا ہون شاید وہان آپ کو نہ دیکھ سکون کیونکہ آپ جنت مین

پیغمبرون کے ساتھ مقام اعلیٰ مین تشریف رکھین گے اور مین ادنیٰ مقام مین بہشت کے پڑا رہونگا اب اس سوچ مین ہون کہ جب موت آئیگی اور ضرور مفارقت ہوجائیگی تو مین کیا کرونگا اور کس حیلہ سے دل کو تسکین دونگا ع

از مرگ غمی نیست ازان مے ترسم	کز بہر تو دیدار تو می مانم دور
تلخ تر از فرقت تو ہیچ نیست	بے نہایت غیر بیچا ہیچ نیست

اور بڑی فکر اور تردد یہ ہے کہ اگر اُس جہان مین دوزخیون مین سے ہونگا تو آپکو کیونکر دیکھونگا حق تعالیٰ نے شکستہ دلان فراق کو ساتھ خوشخبری وصال کے خوش فرمایا اور آیت نازل کی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ الاٰیۃ اور جو لوگ چلتے ہین حکم مین اللہ کے اور رسول کے سو وے اُنکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت اور خوب ہے اُنکی رفاقت **صدیق** بہترین اصحاب انبیا کو کہتے ہین **صالحین** وے جو ساری عمر خدا کی بندگی مین رہے اور اُسکی خوشی کے کامون مین اپنا مال صرف کرے **خلاصہ کلام** یہ کہ جو کوئی آج جسکو دوست رکھتا ہے قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا ع

رہمچو بلبل دوستی گل گزین	تا شوی با خرمن گل ہم نشین

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰی اَتَاہُ فَالْتَزَمَہٗ فَسَکَنَ یعنے مسجد نبوی مین ستون خرمے کی لکڑی کے تھے جب تک کہ منبر نہین بنا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون سے لگ کے کھڑے ہوتے تھے جب منبر بنا تو آپ منبر پر چڑھ کے خطبہ پڑھنے لگے حضرتؐ کی جدائی سے وہ ستون ایسا رویا کہ وہ مسجد اُسکی آواز سے کانپی اور بہت ہوا رونا لوگونکا بسبب مشاہدہ کرنے حال غریب اُسکے حضرت رسالت پناہ اُسکے پاس آئے اور اپنا ہاتھ اُسپر رکھا تب وہ چپ ہوا اور فرمایا کہ اگر اُسپر ہاتھ نہ رکھتا تو قیامت تک یون ہی رویا کرتا مولانا روم اس باب مین فرماتے ہین **مثنوی**

اُستن حنانہ از ہجر رسول	نالہ میکرد ی چو ارباب عقول
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون	گفت جانم در فراقت گشت خون

مسندت من بودم از من تافتی	بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت اے خواہی کہ ترا نخلے کنند	شرقی و غربی ز تو میوہ چشند
یادران عالم حقیقت سروی کنند	کہ تر و تازہ بمانی تا ابد
گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش	بشنو ای غافل کم از چوبی مباش

حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ حدیث پڑھتے تو کہتے ای بندگان خدا ایک لکڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق سے روتی ہے اور ہم سزاوار تر ہین کہ مشتاق رہین ساتھ لقاء اُس سرور کے جسکو ذوق محبت نہ ہو زندگی اُسکی اکارت ہوگی **اشعار**

جو نہین ذوق محبت کچھ حصول	زندگی ایسی ہے بیکار و فضول
گوش جو واقف نہین اس راز سے	ایسے گوش آواز سے بہرے بھلے
چشم جو دیدار سے محروم ہے	خاک ڈال اُس مین کہ وہ معدوم ہے
جو نہون ہاتھ اُسکے دامن سے بہم	خوب تر ہے اُنکا ہونا کالعدم
پانون جو پہونچے نہ اُسکی راہ پر	ایسے پا ہونا نہین ہے خوب تر

اور محبت کی علامتون سے یہ ہے کہ آپکا ذکر بہت سا کرے اور جب آن سرور کا ذکر آوے تو بہت آپکی تعظیم کرے اور نام مبارک سنے تو بہت عجز و انکسار اپنا ظاہر کرے جب سرور عالم تکلم فرماتے صحابہ سر نیچے ڈال دیتے اسطرح گویا اُنکے سرون پر پرندے بیٹھے ہوے ہین کہ اگر سر ہلائین تو جھٹ اڑ جائین **اب** ہم کو چاہیے کہ احادیث سُننے کے وقت ادب سے بیٹھین اور سنین کہ کلام محبوب خدا کا ہے اور بعد وفات آن سرور کے جب اصحاب آپس مین حضرت کا ذکر کرتے تھے اُسوقت روتے تھے اور بعضون کا رنگ زرد ہوجاتا تھا اور اُن کے بدن پر بال کھڑے ہوتے تھے تابعین اور تبع تابعین کا یہی حال تھا **اور علامات** سے محبت کے زہد دنیا اور ایثار فقر اور متصف ہونا اُسکے ساتھ **اور محبت** کی علامتون سے ہے امت پر شفقت اور نصیحت کرنی اور اُنکو نفع پہونچانا اور اُنکے کامون مین سعی کرنا اور اصحاب و اہلبیت کی

تعظیم کرنا حضرت مولانا شاہ عبدالحق دہلوی شیخ عبدالوہاب متقی سے نقل کرتے ہین کہ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے دل اور روح اور جان اور ہر قطرہ اور بال بال مین اسطرح پاتا ہون جیسے کہ پانی سرد کا سریان اُسکے پیتے وقت تشنگی اور گرمی مین پاتا ہون اور حضرت علیہ السلام کی محبت ہر ایک پر فرض عین ہی اسلیے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو آپکے احسان ہم پر ایسے ہین اگر وجود باجود آنکے سے ہم راہ حق نہ پاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے سوا اسکے احسان فرمایا اور اپنے حبیب کی محبت اور تابعداری کو اپنی محبت کا وسیلہ ٹھرایا اور فرمایا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ پس جسکو ایسی محبت نہو اور اپنے مین نپائے جان لے کہ وہ ناقص الایمان ہی پس استغفار کرو اور اپنے گناہون سے توبہ کرو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ ذکر کرنے مین طلب زیادہ کرو اور آپکا ادب امور منہی کے اجتناب مین اس امید سے کرو کہ تم حضرتؐ کو پاؤ اور آپ کے ساتھ تمہارا حشر کیا جاوے **حضرت علیہ السلام** نے فرمایا المرء مع من احب انس رضؓ سے **روایت** ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اُس نے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اُسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہون تب حضرتؐ نے فرمایا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا **معلوم ہوا** کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور **علامات محبت پیغمبر علیہ السلام** سے بہت چیزین ہین لیکن اصل اور عمدہ اقتدا آپ کی ساتھ سنت آپ کے اور آپ کے حکمون کو بجالاوے اور نواہی اور بدعات سے پرہیز کرے پس جو کوئی مواظبت کرے اُس فعل پر جو شارع نے نہ کیے ہون مبتدع ہوتے اور کوئی چیز اشرف متابعت سے حضرتؐ کی نہین تبع سنت محبت مین حضرتؐ کی کامل اور مرتبہ اُسکا بلند ہی جسکو متابعت آپکی نہین محبت اُسکی ناقص اور مرتبہ اُسکا پست ہی اس باب مین جامع ترین آیات یہ ہی وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا

بیان عزت سنت کے بیان مین

اور جو دیوے تم کو رسول سو لے لو اُسکو اور جس سے منع کرے سو اُس سے باز رہو سہل تستری رح سے کسی نے پوچھا کہ شرائع اسلام کیا ہے اُنھون نے پڑھا اس آیت کو اور فرمایا اصول ہمارے مذہب کے تین ہین ایک تو اقتدا کرنا حضرت پیغمبر ص کا افعال اور اخلاق مین دوسرا اکل حلال تیسرا اعمال مین نیت خالص رکھنا تفسیر مین والعمل الصالح یرفعہ کے آیا ہے کہ عمل صالح اقتدا کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تفسیر مین آیۃ وسابقوا الی مغفرۃ من ربکم کے یعنی بڑھ جاؤ اور جلدی کرو اُن کامون کی طرف جو موجب مغفرت ہین تمھارے رب کی طرف سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت متابعت حضرت ص کی ہے تو متابعت مین جلدی کرو یہی سبب مغفرت ہے اور یہ آیت بھی اتباع نبوی مین ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ سو قسم ہے تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانین جو جھگڑا اُٹھے آپس مین پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکھین مان کر لیس پیروی رسول اکرم کی فرض اور لازم ہے کسی حال مین ترک نہ کرے اور مخالفت آنحضرت علیہ السلام کی زوال نعمت اسلام کو پیش لاتی ہے جاننا چاہیے کہ صراط مستقیم اتباع سنت خیر الانام ہے جیسا کہ فرمایا ویھدیک صراطا مستقیما اور حضرت ص سے مروی ہے ھو سنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی اور صراط جحیم راہ بدعت و ضلالت ہے امام شافعی رح فرماتے ہین کہ مجھکو عالم رویا مین ارشاد ہوا تمن علی ابن ادریس قال اماتنی علی الاسلام قل وعلی السنۃ یعنی آرزو کر ہمارے پاس ای بیٹے ادریس کے کہا موت دے مجھکو اسلام پر فرمایا کہہ اور اوپر سنت کے خبر مین ہے کہ عرصات قیامت مین تمام عالم افتان و خیزان تشنہ و گرسنہ حاضر آئیگا ناگاہ ایک تجلی پیدا ہوگی کہ اہل عرصات کو اُسکے سبب طرب حاصل ہو ویگا عرض کرینگے بار آلٰہا یہ کسکا جمال ہے خطاب آئیگا کہ یہ سنت احمدی کا حسن و جمال ہے جسنے دنیا مین اس سنت کی متابعت کی وہ آج سرا پردۂ عزت مین جلوہ فرمائیگا اور جسنے اس سنت کی مخالفت کی وہ مجلس ذلت مین جائیگا ۵

محال ست سعدی کہ راہ صفا		تو ان رفت جز در پے مصطفے	

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدد ما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون اور فرمایا نبی علیہ السلام نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ مومن نہین ہوتا تم مین کا کوئی یہانتک کہ ہووے خواہش اسکی تابع اس چیز کے جو لایا ہون مین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے مَنْ ضَيَّعَ سُنَّتِيْ حُرِمَتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ وَمَنْ تَرَكَ سُنَّتِيْ لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِيْ جسنے میری سنت کو ضائع کیا حرام ہووے اسپر میری شفاعت اور جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پاویگا میری شفاعت اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جسنے زندہ کیا میری سنت کو پس اسنے مجھکو زندہ کیا اور جسنے مجھکو زندہ کیا سو مجھکو دوست رکھا اور جسنے مجھکو دوست رکھا سو میرے ساتھ بہشت مین رہیگا روح البیان مین ہے جس نے حفاظت کی میری سنت کی تو اکرام کریگا اسکو حق تعالی چہار خصلتون سے محبت دلون مین نیکون کے اور خوف دلون مین بدکارون کے اور وسعت رزق مین اور فقاہت دین مین امام احمد بن حنبل نے کہا کہ ایک دن ایک جماعت برہنہ ہوئی اور پانی مین اتری مین برہنہ نہ ہوا اور حدیث پر عمل کیا اسی شب مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے یَا اَحْمَدُ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ بِاسْتِعْمَالِكَ السُّنَّةَ الخ یعنی ای احمد خوش ہو کہ اسد نے تجھکو بہ سبب حدیث پر عمل کرنے کے بخشا اور امام کیا تاکہ لوگ تیری اقتدا کرین مین نے کہا کہ تو کون ہے جو یہ بات کہتا ہے وہ بولا مین جبرئیل ہون اور فرمایا حضرت نے جو کوئی میرے بعد جیتا رہیگا دیکھیگا بہت اختلاف پس چاہیے کہ لازم کرے اپنے پر میری سنت کو اور میرے خلفاے راشدین کی سنت کو جو ہدایت پا چکے ہین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ یعنی چنگل مارو اسپر اور دانتون سے پکڑو اسکو اور الگ رہو نئے کامون سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروی خلفاے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہے تفسیر روح البیان مین ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آوے گا

برائی ہوگی سنت نئی ہوگی بدعت جو شخص سنت کی اتباع کریگا وہ اُس دن غریب کے طور پر رہیگا اکیلا رہیگا اور جو شخص لوگون کی بدعتون پر چلیگا اُسکے پچاس مصاحب ہوینگے یا اس سے بھی زیادہ پس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ علیک السلام آیا کوئی افضل ہوگا ہمارے سے فرمایا ہان لوگون نے کہا پس وہ آپکو دیکھین گے یا رسول اللہ فرمایا نہین پس کیونکر رہین گے اُس زمانے مین فرمایا جس طرح نمک پانی مین رہتا ہے پگھل جاوینگے دل اُنکے جسطرح نمک پانی مین پگھل جاتا ہے پھر کس طرح زندہ رہینگے اُس زمانے مین فرمایا جسطرح کیڑا سرکے مین کہا پس اپنے دین کی حفاظت کسطرح کرینگے فرمایا جس طرح انگارا ہاتھ مین کہ اگر رکھین تو گل ہو جاوے اور اگر ہاتھ مین دبائین تو جلے اور اسی تفسیر مین ہے کہ اللہ تعالی دوست نہین رکھتا ہے اُسکو جو خلاف کرے نبی علیہ السلام کی شریعت کا سنتون اور فرضون سے اور حلال وحرام اُسکے سے اور دوست رکھتا ہے اُسکو جسنے اطاعت کی اپنے رب کی اور نہین فرق ہے درمیان لوگون کے من حیث صورت بشریہ کے مگر فرق ہے علم وعمل اور تقرب مین ہے

رہِ راست باید نہ بالای راست	کہ کافر ہم از روی صورت چو ماست	

حدیث مین ہے کہ نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر اُٹھ گئی مثل اُسکے ایک سنت سو تمسک کرنا سنت سے بہتر ہے نکالنے بدعت سے رواہ احمد اور احادیث مین آیا ہے کہ بدترین آدمی اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ دین اسلام مین طریقہ جاہلیت کا ڈھونڈھے اور سب جسنے نافرمانی کی حضرت کی سو بہشت مین داخل نہوگا اور حضرت نے فرمایا جسنے دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اُسکے ثواب ہے سو شہیدون کا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے لعنت کی مین نے اور اللہ تعالی نے اور ہر ایک نبی نے جسکی دعا قبول ہوئی چھ شخصون پر از انجملہ وہ شخص ہے کہ جسنے میری چال چھوڑی اور بری چال اختیار کی اگر کوئی رسول اللہ کی چال کو سبک جان کر ترک کریگا کافر ہوگا اور سستی سے نکریگا تو گنہگار رہے ہے

مزن بے رضاے محمد نفس	رہِ رستگاری ہمین است وبس	

اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما
کتٰب اللہ وسنۃ رسولہ چھوڑی ہین مین نے بیچ تمھارے دو چیزین ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب
پکڑے رہوگے اُن دونون کو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو جسنے پیروی کی اللہ کی کتاب
کی ثابت رکھیگا اللہ اسکو ہدایت پر اور بچا دیگا گمراہی سے جب تک زندہ ہو دنیا مین اور بچا دیگا
اُسکو دن قیامت کے بُرے حساب سے جامع التفاسیر مین ہی کہ جنگل مارنا ساتھ سنت کے
اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے
پیدا ہوتا ہی نور اور بسبب گرفتاری بدعت کے در آتی ہی ظلمت جو بدعت سنت کو تغیر دیتی ہی وہ
بد ہی جو ایسی نہین بلکہ سنت کو تقویت دیتی ہی وہ نیک ہی احیاء العلوم مین ہی کہ اللہ تعالی
قیامت کے دن بدعتیون سے سنت کا حال اور مسلمانون سے اعمال کا سوال کریگا فرمایا
اللہ جلشانہ نے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و رسولہ اور فرمایا ومن یطع الرسول
فقد اطاع اللہ جس شخص نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اُسنے اللہ تعالے کی اطاعت کی جب
ایمان لانا پیغمبر پر فرض ہوا تو فرمانبرداری اُنکی بھی لازم ہوئی اور بعضون نے کہا اطیعوا اللہ فی
فرائضہ والرسول فی سنتہ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اُسکے فرائض مین اور رسول کی اسکی سنتون
مین منقول ہی کہ ایک قوم خدا کی محبت کا دعوی کرتی تھی تب یہ آیت نازل ہوئی قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ غرض خدا کی محبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
کرنے پر موقوف ہی اور فرمایا اللہ جلشانہ نے فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی فاتبعوہ
لعلکم تھتدون یعنی ایمان لاؤ تم خدا پر اور اُسکے رسول پر اور متابعت کرو تم رسول کی یقین ہی
کہ تم طرف صراط مستقیم کے ہدایت پاؤگے بھائیو جس ہدایت کے لیے عمر بھر اھدنا الصراط کرکے
دعا کرتے ہین وہ ہدایت حضرت علیہ السلام کی متابعت مین ہی اسکو غنیمت جانو اور ہدایت پانے کو
دو جز شرط ہین ایمان برسول اور متابعت اگر ہوئی ایمان لایا اور اُنکی متابعت شریعت مین نہ کی تو
وہ ضلالت مین ہی اگرچہ اصل ایمان رکھتا ہی سنت پر عمل کرنے والا برکت سے اُسکی مقام قرب

اور رضای الہی کو پہونچتا ہی **حدیث** کو کَانَ مُوْسٰی حَیًّا ثُمَّ اَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَا تَبَعَنِیْ یعنے
موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے پھر پاتے میری نبوت کو تو البتہ میری متابعت کرتے پھر ایسے پیغمبر
جلیل القدر کو سوائے پیروی حضرتؐ کے چارہ نہ ہو تو امت ہو کر آپ کی پیروی سے منہ پھیرنا اور شادی
اور غمی مین لوگون کے رواج پر خواہ حرام ہو یا بدعت یا مکروہ اپنے حظ نفس کے لیے یا کسی کی خاطر سے
گناہون مین پھنسنا اور سنتون کے موافق چلنے مین ننگ کرنا یا اُس مین اپنی ہلکی جاننا سبب ہی غضب
رحمان کا اور باعث ہی زوال ایمان کا **نصاب الاحتساب** مین ہی کہ ایک شخص نے دوسرے
سے کہا کہ مونڈ ڈال سر میرا یا لیلے ناخن میرے اسواسطے کہ یہ سنت ہین رسول خدا کی دوسرے شخص
نے کہا نہین کرتا اگرچہ سنت ہی پس کفر ہی اسواسطے کہ کہا اُسنے بطور رد و انکار کے اور اسی طرح
باقی سنتون مین **ای عزیز** تمامی اولیا جو کرامت و ولایت کو پہونچتے ہین سو بہ برکت طریقہ حضرت
علیہ السلام کے پہونچتے ہین **سہ**

محال ست سعدی کہ راہ صفا		توان رفت جز در پئے مصطفٰی	

شیخ اکبر کہتے ہین کہ عامل ہوا مین تمامی سنتون کا سوا ایک بات کے وہ یہ کہ حضرت علیہ السلام
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین بلا تکلف آرام فرماتے اور مجھکو بیٹی نہ تھی تاکہ اُسکے گھر مین
استراحت کرون کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اُٹھ دیکھین ہم طرف اُس شخص کے کہ
مشہور کیا تھا اُسنے اپنے تئین ساتھ ولایت کے جب اُسکے پاس آئے تو اُسنے تھوکا قبلہ کی طرف
پس پھر آئے ابو یزید اور سلام نہ کیا اُسپر اور کہا ھذا لیس بمامون علی ادب من آداب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ شخص امن مین نہین ہی ساتھ ادب کے رسول علیہ السلام کے آداب
سے کیونکر ہوگا امن مین اپنے دعوے مین **عمر** رضؓ نے حجر اسود کو دیکھا اور کہا واللہ مین جانتا ہون
کہ تو پتھر ہی اور تجھ سے کچھ نفع و نقصان نہین اگر مین رسول علیہ السلام کو تجھے بوسہ دیتے ہوے
نہ دیکھتا تو تجھ کو بوسہ ندیتا **اور کہتے ہین** عبداللہ بن عمر ناقے کو اپنے ایک جگہ پھراتا تھا لوگون نے
اُس سے پوچھا کیا سبب تھا اُسنے کہا کہ مین اور کچھ نہین جانتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسی طرح سے پھراتے تھے مین بھی پھراتا ہون حدیث مین ہی کہ جسنے کسی قوم کی شباہت کی تو وہ
اسی قوم سے ہوتا ہی پھر جسنے خدا اور رسول کی فرمانبرداری کی تو وہ ہمراہ نبیون اور صدیقون اور شہدا
اور صالحون کے رہیگا جامی علیہ الرحمہ ایک مسخرے کی حکایت بیان کرتے ہین کہ فرعون والون سے
ایک شخص ہمیشہ موسی علیہ السلام کی تشبہ کرتا تھا اور اُنکی وضع و آئین دلباس کے موافق اختیار
کرکے فرعونیون مین مسخرہ پن کرتا تھا سو موسیٰ علیہ السلام کو نہایت رنج ہوتا تھا جب عذاب پہونچا
تو سب غرق ہوے حق تعالی نے بہ سبب پاس کلیم اللہ کی شباہت کے گو کہ مسخرہ پن کی راہ سے
کرتا تھا اُسکو نجات دی اور موسی علیہ السلام نے جب اُسکے حال سے التجا کی تو فرمان آیا کہ تم میرے
برگزیدہ ہو جب تمھاری وضع اختیار کی تو عذاب مخالفون کے مانند اُسکو مناسب نہین غور کرو
ای بھائیو کہ کلیم اللہ کی تشبہ مین گو کہ عداوت سے کرتا تھا یہ نتیجہ ملا کہ عذاب آلہی سے بچا حبیب اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشبہ از راہ محبت کے کرے اور اُنکی سنتون کی اقتدا کرے
تو کیا کچھ انعام نہ فرمادیگا تفاسیر مین ہی کہ ایک دن حضرت علیہ السلام نے قیامت کی سختیونکا
ایک شمہ بیان فرمایا کچھ صحابی کہ اُن مین صدیق و علی رضو ابن مسعود و غیرہم رضی اللہ عنہم اس بات
پر متفق ہوگئے کہ جتنی عمر باقی ہی اُس مین دن کو روزہ رکھین اور رات کو عبادت مین بسر کرین اور
بچھونے پر نہ سوئین اور گوشت اور چربی نہ کھائین اور عورتون کے پاس نہ جائین اور دنیا کو چھوڑ
اور کملی اوڑھ سیاحی کرین اور اسپر سب نے قسم کھائی یہ خبر حضرت علیہ السلام کو پہونچی آپنے اُن
صحابہ سے فرمایا کہ تم لوگون نے جو فکر کی ہی مین اُس بات پر مامور نہین ہون بیشک تمپر تمھارے
نفس کا حق ہی تم روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو رات کو عبادت بھی کرو اور سوؤ کہ مین عبادت
کے واسطے اُٹھتا بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور روزہ رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور
گوشت اور چربی کھاتا ہون اور عورتون کے پاس بھی جاتا ہون پھر جو کوئی میری سنت سے باز
رہیگا وہ مجھ سے نہین ہی اور یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل
اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ای گروہ مومنون کے نہ حرام کرو چیزین پاکیزہ

جو خدا نے تمپر حلال کر دی ہین اور تجاوز نہ کرو خدا کی باندھی ہوئی حدون سے تحقیق کہ اللہ دوست نہین رکھتا اُن لوگون کو جو حد سے گذر جاتے ہین **جامی** رح فرماتے ہین ؎

بپسند آنچہ شرع نپسندد	گشتہ آن در کلہ او بپسندد
ہرچہ جز شرع و دین ہم برزن	دست در دامن پیمبر زن

روایت ہی جابر رض سے کہا اُسنے کہ آئی ایک جماعت فرشتون کی نبی علیہ السلام کے پاس اور حضرت اُسوقت سوتے تھے کہا فرشتون نے آپس مین تمھارے صاحب یعنی ذات پاک کے لیے نادر قصہ ہی سو بیان کرو اُسکے لیے ایک مثال تا اُس سے اپنی امت کے حال سے واقف ہو جائے کہا بعضون نے وہ سوتے ہین اور کہا بعضون نے آنکھ اُنکی سوتی ہی اور دل بیدار ہی پھر کہا فرشتون نے نادر قصہ حضرت کا مانند اُس قصہ کے ہی کہ ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور تیار کیا اُس گھر مین کھانا اور بھیجا اُسنے بلوانے والے کو جو کوئی قبول کیا بلانے والے کو آیا گھر مین اور کھایا وہ کھانا اور جسنے اجابت نہ کی بلوانے ہادی کو نہ آیا گھر مین اور نہ کھایا وہ کھانا پھر کہا اُن فرشتون نے بیان کیجو حقیقت اس قصہ کی اُنکے لیے تا معلوم کرین کہ اُس سے مراد کیا ہی کہا بعضون نے وہ سوتے ہین کہا بعضون نے بیشک آنکھ سوتی ہی اور دل بیدار ہی تب کہا فرشتون نے الدار الجنۃ والداعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے حضرت ہین فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ پھر جسنے فرمانبرداری کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشک اُسنے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی حضرت علیہ السلام کی اُسنے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی ومحمد فرق بین الناس اور محمد علیہ السلام فرق کرنے والے ہین درمیان لوگونکے ؎

درین بحر جز مرد داعی نرفت	گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت

فرمایا اللہ جلشانہ نے ای لوگو مانو اللہ کے بلانے والے کو اور جو کوئی نہ مانے وہ لوگ گمراہی مین ہین صریح اور حضرت **علیہ السلام** نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اُس مین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین

پکڑنے والا ہون تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑاتے بھاگتے ہو یعنی تم شہوات و گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار حکمت سے تم کو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسی کا پٹکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت ؐ کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہے اسی مطلب کو مولانا روم فرماتے ہین ؎

راست می فرمود آن بحر کرم ... بر شما من از شما مشفق ترم
من نشستہ در کنار آتشی ... با فروغ شعلہ بس ناخوشی
کہ شما پروانہ وار از جہل خویش ... پیش آتش می کشید این جملہ کیش
من ہمی رانم شما را ہمچو مست ... از در افتادن در آتش باد و دست
ہمچو پروانہ شما آنسو دوان ... ہر دو دست من شدہ پروانہ ران

غرض جو سنت پر آپ کی عمل کریگا اللہ کا دوست ہوگا اور درجات عالیہ پائیگا سنت کے رواج دینے مین اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہے اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کرنا سنت ہے اور اسکو عار جاننا بدعت و کفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذات خود سنت ہے اور ایسے ہی سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین مٹ رہی ہین اور شادیون مین بہت بدعت اور گناہ پھیل رہے ہین جیسے ناچ اور باجہ اور آتش بازی اور آرائش وغیرہ اور رسمین جیسے مقنع اور جلوہ اور چوک پورنا اور برہمن سے تاریخ نکاح کی پوچھنا اور سہرا کنگنا بدھی بیڑی یا چوٹی کسی کے نام کی رکھنی یہ سب بدعات شنیعہ ہین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہے اور اسکا ترک کرنا علامت منافقون کی ہے اور صحیحین مین آیا ہے کہ مخالفت کرو مشرکون کی اور بڑھاؤ داڑھیون کے تئین اور پست کرو اور مبالغہ کرو لینے مین سبلتون کے کسی حال مین دراز کرنا شارب کا درست نہین وہ جو غزا کرنے والون کو مستحب کہتے ہین تاکہ دشمنون کی آنکھون مین مہیب نظر آدین سو وہ دراز کرنا اتنا نہین کہ لبون کے اطراف کو ڈھانپ دے کذا فی مطالب المؤمنین اور سب سے بڑی سنت نماز باجماعت ہے

[illegible]

محبت الٰہی کی فضیلت کا بیان

کسی کو اُسکی پروا نہین حال یہ کہ قرطبی نے کہا ہی واجب ہی عقوبت اُس شخص کی جو مداومت کرے ترک جماعت پر بدون عذر کے الحاصل حضرت علیہ السلام کی محبت کا دعوی کرنیوالونکو لازم ہی کہ ڈاڑھی نہ مونڈین اور نہ قبضے کے اندر کترین نہ مونچھون کو بانند آتش پرستون کے بڑھاوین نہ ریشمی لباس اور نہ زیور سونے روپے کے آپ پہنین نہ بچون کو پہنائین نہ باجون شہنائی نقارون کی طرف رغبت کرین اور نہ ناچ نچائین کہ اس سبب سے دروازے معصیت کے کھلتے ہین اور خدا ورسول بہت ناخوش ہوتے ہین اور ازار ٹخنے کے نیچے نہ لٹکائین نہ شادی وغمی مین اسراف کرین اور بدعت وحرام کامون مین نہ پھنسین بلکہ یہ ضرور ہی کہ اپنا اعتقاد موافق اہل سنت وجماعت کے پاک کرین اور حلال روزی تلاش کرین اور حرام معاملے رشوت وسود وزنا سے پرہیز کرین اور جمعہ وجماعت پنجگانہ پر مداومت کرین اور ادا ے صوم وزکوۃ وحج وسائر حقوق اہل قرابت ووالدین وحقوق عیال واطفال وہمسایہ وحقوق مؤمنین اداکرے اور ذکر خدا و رسول مین اپنی اوقات معمور رکھین اور نیکون کو بسبب نیک اعمال اُنکے کے دوست رکھین اور بدون سے ناخوش رہین لیکن ہمیشہ طریق خیرخواہی یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ہاتھ سے نہ دیوین غرض جسکو اقتدا سرور انبیا کی ہی اُسی کو محبت الٰہی حاصل ہی اور وہی خدا کے دوست ہین یحیی بن معاذ نے کہا ہی کہ رائی برابر اسکی محبت محبوب تر ہی میرے نزدیک عبادت سے ستر سال کی سری سقطی نے کہا ہی کہ فردا ہر ایک امت کو اُسکے نبی کے ساتھ بلائینگے جیسا یا امت موسی یا امت عیسی یا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر جو لوگ خدا کے دوست ہین اُنکو کہینگے یا اولیاء اللہ ھلموا الی اللہ ای دوستان خدا کے خدا کے پاس آؤ تب اُنکا دل خوشی سے بھر جائیگا چونکہ حضرت علیہ السلام نے مدت عمر قیام شب مین بسر فرمائی اسلیے متبعین سنت کو لازم ہی کہ ایسی عمدہ عبادت پر مواظبت کرین اور یہ عبادت عین محبت الٰہی کی علامت ہی وحی بھیجی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو یا داؤد کذب من ادعی محبتی فاذا جاءہ اللیل نام یعنی ای داؤد جو شخص کہ میری محبت کا دعوی کرے اور رات بھر سووے وہ جھوٹا ہی

اور یہ بھی مروی ہی یا داؤد من نام جمیع اللیل لا یصلح جنتی ای داؤد علیہ السلام جو رات بھر سووے وہ میری جنت کے لائق نہین **فضیل بن عیاض** کہتے ہین کہ مجھ کو یہ بات پہونچی ہی کہ ہر شب حق تعالی فرماتا ہی این المدعون لمحبتی فی النہار کہان ہین دعوے کرنے والے میری محبت کے دن مین آیا نہین دوست رکھتا ہی ہر ایک خلوت کو اپنے دوست کی سواے مین اپنے دوستون پر مطلع ہون وَغَدًا اَقَرُّ اَعْیُنَهُمْ فِی جَنَّتِی اور فردا ے قیامت مین اُنکی آنکھ جنت مین ٹھنڈھی رکھونگا

شعر

عجب للمحب کیف ینام — بل نوم علی المحب حرام

عجب از دوستی کہ خواب کند — خواب از دوستان شد مستحرام

قطعه

آن را کہ غم یار بود چون خسپد — چشمی کہ درد خانہ بود چون خسپد

ای دل تو گنہ می کنی و می خسپی — آن کس کہ گنہگار بود چون خسپد

صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ انبیاے بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نکرے تو ایک جوان اُس قوم مین سے اُٹھا اور بولا کہ انا اتکفل لك بهذا اُن پیغمبر علیہ السلام نے ملک اُس جوان کو سپرد کر دیا اور اُسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالے نے اس لیے ذو الکفل کہا **اس سے** یہ بات معلوم ہوئی کہ تہجد گذار اللہ جلشانہ کے پاس لائق خلافت و امامت کے ہی **نقل ہی** سلیمان دارانی سے کہ مین ایک مرتبہ حسب معمول نماز تہجد مین مشغول تھا بعد فراغ کے غلبۂ نیند سے ذرا آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ حور سراپا نور کہ اُسکے چہرہ کی چمک سے در و دیوار مانند آفتاب کے چمکتے ہین مین دیکھ کر متحیر ہو گیا کہا الٰہی یہ نور ظہور کس سراپا نور کا ہی پھر مجھ کو پیر سے ٹھوکر مار کر جگا یا سبحان اللہ آپ خواب غفلت مین پڑے ہین اور ہم انتظار محبت مین کھڑے ہین پھر مین فوراً کھڑا ہوا اور اُس وقت کے سونے سے تائب ہوا

امام ابو حنیفہ کی عبادت اور ایک حاسد کی حکایت مین

حضرت امام ابو حنیفہ کا زہد و تقوی و عبادت شب سنکر کسی حاسد کو اعتماد نہ ہوا چھپکے سے رات کو مسجد مین جا بیٹھا کہ دیکھون امام ابو حنیفہ کب تک عبادت کرتے ہین دیکھا تو امام نے نماز عشا سے فراغت کر کے نوافل پڑھنا شروع کیا اور ذوق و شوق محبت الٰہی مین سب بے خود ہو گئے آخر کو وہ حاسد نیند کے غلبہ سے وہین ایک طرف پڑ رہا جب چونکتا تھا امام کو عبادت مین مصروف پاتا تھا یہانتک کہ صبح کو بعد نماز آپ کے قدمون پر گر پڑا اور بہت معذرت کرنے لگا کہ یا حضرت مین آپ کو ایسا نہ جانتا تھا اور مین بہت بدگمان تھا اسد مجہ کو معاف کیجیے آپ نے معاف کر دیا عبد اللہ بن زبیر بڑے عابد تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے ایک ستون بن جاتے نہایت خاشع تھے سجدہ بہت لنبا کرتے کبھی ساری رات قیام مین اور کبھی رکوع مین اور کبھی سجدے مین بسر کر دیتے انکا نام لوگون نے حمامۃ المسجد رکھا تھا

تتمہ اتباع السنۃ جو شامل ہے بعض سنت نبویہ و عادت شریفہ و شمائل حمیدہ پر

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وضو مین پانی کم خرچ کرنے مین مبالغہ فرماتے اور زیادہ پانی گرانے سے لوگون کو منع فرماتے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوست رکھتے تھے شروع کرنا داہنی طرف سے جب تک کہ ہو سکتا بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنی کے اور پاپوشون اپنی کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب وضو کرتے ملتے انگلیان پانون اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو یعنی تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک لیتے دفع وسواس کے لیے تا قطرے کا وہم باقی نہ رہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اُتارتے انگوٹھی اپنی اور تھی انگوٹھی آپ کی چاندی کی اور تھا نگینہ اُسکا حبشی یعنی نگینہ سیاہ تھا یا یہ کہ اُس سنگ کی کان حبش مین تھی اور انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین اور نہ اُٹھاتے کپڑا اپنا یہانتک کہ نزدیک ہوتے زمین سے اور اتنی دور جاتے یہانتک کہ نہ دیکھتا اُنکو کوئی

اور نکلنے کے وقت غفرانک کہتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد غسل کے وضو نہ فرماتے وحکم
فرماتے جمعہ کے غسل کے لیے۔ بال اور ناخن کے دفن کرنے کے لیے فرماتے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جواب سلام کے لیے تیمم فرماتے۔ ہر نماز کے وقت وضو فرماتے اکثر غائط و بول
کو دھوتے تھے جنب کی حالت مین سونے کا ارادہ فرماتے تو شرمگاہ کو دھوتے اور وضو
فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بہت روتے فرماتے کفایت نہین کرتی وہ نماز کہ نہ سیدھی
کرے مرد اُس مین پیٹھ اپنے رکوع وسجود مین۔ کبھی سجدے مین اتنی دیر کرتے کہ صحابہ
کو گمان ہوتا کہ کچھ بھول گئے جب سجدہ کرتے شروع کرتے رکھنا دو گھٹنونکا پہلے ہاتھون
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو سجدون کے بیٹھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ای الٰہی بخش مجھے اور رحم کر مجھپر اور صلاحیت دے
مجھے اور روزی دے مجھے فرماتے پرہیز کرو ادھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین اور بعد تشہد
فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ بعض تابعین اس دعا کو واجب جانتے
ہین یہان تک کہ بسبب ترک اس دعا کے نماز کو اعادہ کیا ہے جیسا کہ مفتاح الصلوۃ مین
ہے صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا سکھاتے جیسے کہ سورۃ قرآن کی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز مین سورۂ تبارک والصافات اور قٓ والقرآن پڑھتے نماز
ظہر مین واللیل اذا یغشی سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور نماز عصر مین ایسا ہی پڑھتے
اور عشا مین والتین پڑھتے اور معاذ کو عشا کی نماز مین والشمس وضحٰها اور سبح اسم
پڑھنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار
پڑھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر مین سورہ الم تنزیل سجدہ پہلی رکعت
مین اور سورۂ دہر دوسری مین پڑھتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکید فرماتے زیادہ
کوشش کی دعا مین سجدہ کے وقت اور فرماتے کہ لائق ہے دعا سجدہ کرنیوالون کی مقبول ہو

جمعہ کے روز نصیحت کو طول نہین کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی منبر پر آیت سجدے کی
آتی تو منبر پر سے اُترتے اور زمین پر سجدہ کرتے اور پھر جاتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عقبہ بن عامر کو فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بعد ہر نماز کے پڑھے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جسنے محافظت کی چار رکعت پر ظہر سے پہلے اور چار رکعت
بعد اُسکے حرام کریگا اللہ اُسکو آگ پر اور رحمت کرتا ہے اللہ اُس مرد پر کہ نماز پڑھے پہلے عصر کے
چار رکعت عشا کے بعد چار رکعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد وتر دو رکعتین پڑھتے
تھے بیٹھکر اور دونون مین اذا زلزلت و قل یا ایہا الکافرون پڑھتے نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جمعہ کے دن کی تعظیم کرتے اور ساتھ طرح طرح کی بزرگی کے خاص کرتے اور ہر طرح کی
عبادت بجالاتے جب خطبہ پڑھتے آواز بلند کرتے اتنی کہ آنکھین آپ کی سرخ ہو جاتین سورۂ
قٓ بہت منبر پر پڑھتے خطبہ چھوٹا پڑھتے نماز دراز کرتے جب منبر پر آتے منھ لوگون کی طرف
کرتے اور دوسری بار سلام کرتے تب بیٹھ جاتے فرماتے جب مؤذن جمعہ کی اذان دیوے تو
حرام ہوتا ہے کام جب جمعہ و شب جمعہ ہو تو مجھپر زیادہ درود پڑھاکرو جب مؤذن اقامت کہے
تو نہین ہے نماز سوا فرض کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی زکوۃ لاتا اُسکو دعا
کرتے اور کبھی کہتے اللھم صل علیہ ای اللہ رحمت بھیج اسپر اور ضرورت کے وقت زکوۃ کو
دو برس کی پہلے سے طلب فرماتے صدقہ فطر کو نماز عید سے پہلے دیتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر رمضان مین سفر کرتے کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے دوسرون کو بھی اختیار دیتے
کوئی چیز رمضان مین فوت ہوتی تو عشرۂ ذیحجہ مین قضا فرماتے نہین چھوڑتے تھے صوم ایام
بیض کو۔ روزے کی حالت مین مسواک کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی نعمت نئی
حاصل ہوتی یا کوئی بلا اور رنج دفع ہوتا اُسکے لیے سجدہ شکر کا کرتے ایک شخص کو دیکھا قد
بہت چھوٹا نہایت حقیر بدن ناقص تو سجدہ شکر کا کیا جب کوئی خوشخبری آتی تو اُسکے لیے سجدہ کرتے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے جمعرات کے سفر کو اور دعا فرماتے کہ امت کو میری برکت بخش

صبح کو جمعرات کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جب شریف وکریم قوم کا آوے تو اسکی تکریم و
تعظیم کرو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جب سفر کرین تین شخص تو ایک اُن مین سے امیر
ہو وے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلون کی رسم وعادت سے منع اور زجر فرماتے۔
آنسو گرانے اور دل سے غم کرنے کو منع نہ فرماتے میت کی تجہیز وتکفین مین جلدی کرتے۔ مردون
کی دعا کے واسطے زیارت کرتے تعزیت کرتے اور صبر کی وصیت فرماتے اور کہتے یرحمہ اللہ
ویوجرکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو سب حالت مین پڑھتے سوا ناپاکی کے جیسے جنابت
سات دن مین ختم قرآن کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجلس سے اُٹھتے تو استغفار پڑھتے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب تہنیت فرماتے تو کہتے بارک اللہ لکم وبارک علیکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت رحم کرنیوالے
تھے لڑکون پر اور عیال پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس آتے تو فرماتے لا باس طہور ان شاء
اللہ کچھ ڈر نہین اچھا ہوگا اگر اللہ چاہیگا اور فرماتے جی کیسا ہے اور بہت پوچھتے تو کیا چاہتا ہے اگر
کوئی چیز مانگتا اور مضر نہ ہوتی تو دینے کو فرماتے اور جب سعد کی بیمار پرسی پر فرمایا اللہم اشف
سعدا اے اللہ شفا کر سعد کو یہ تین بار فرمایا آنکھون کے درد مین بھی عیادت کرتے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب بچھونے پر تشریف لیجاتے سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھ کے دونون ہاتھون
پر دم کر کے بدن مین اپنے ملتے جہانتک ہاتھ پہونچتا اسی طرح تین بار کرتے اور نہ سوتے تھے
جب تک کہ سورۂ زمر وبنی اسرائیل ورحمن اور وہ سورتین جنکے سرے پر سبح یا یسبح ہے پڑھ لیتے
اور فرماتے تھے اُن مین ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتون سے جب بیدار ہوتے تو مسواک کرتے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر زبان مبارک سے کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَ
التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی اے اللہ مین تجھسے ہدایت اور تقوے اور عفاف اور غنی کا سوال
کرتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچون اور عورتون پر گذرتے تو اُنپر سلام کہتے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر حال مین اللہ کا ذکر کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت دیکھتے متبسم فرماتے

اللهم صيبًا نافعًا یا الٰہی برسا خوب مینھ نفع دینے والا جب دعا کرے تم مین سے ایک پس آمین کہے اُسکی دعا پر جب دیکھو تم آگ کو کہ لگی ہو تو تکبیر کہو کہ وہ بجھا ئیگی آگ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جب فاسق تعریف کیا جاتا ہو تو اللہ غضب مین آتا ہو اور عرش جنبش کرتا ہو جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اُسکا فضل مانگو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مجلس مین سو سو بار فرماتے رب اغفر لی وتب علی انك انت التواب الغفور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کو آخرت یاد دلاتے اور وصیت اور توبہ کی ترغیب فرماتے حاضرین کو حکم فرماتے کہ تلقین کلمۂ شہادت کی کرین تا آخر کلام اُسکا کلمۂ توحید ہو جس وقت کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے بسم اللہ وبالله وعلی ملة رسول الله جب نماز جنازہ پڑھو تو اخلاص کے ساتھ اُسکے لیے دعا کرو جبکہ جنازہ کے پیچھے چلو تو مت بیٹھو یہانتک کہ نیچے رکھین جنازہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب تاریک مین ایسا دیکھتے جیسا روز روشن مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی مین سنگریزے تسبیح کہتے کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے درمیان مغرب وعشا کے اول شب سوتے اور آخر شب بیدار رہتے آنکھ آپکی سوتی اور نہین سوتا دل آپکا جب سونے کا ارادہ کرتے داہنے پہلو پر سوتے اور برابر ذکر مین مشغول رہتے یہانتک کہ آنکھ لگ جاتی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کی حالت مین بیمار پرسی کرتے بیمار کی عیادت نہین کرتے مگر بعد تین دن کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کی دعوت کو قبول فرماتے آپ سے کوئی سوال نہین کرتا مگر دیتے یا خاموش رہتے بیعت لینے مین عورتون سے مصافحہ نہین کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیوی امور کے لیے غصہ نہین فرماتے کوئی آپ کو نہین پکارتا مگر لبیک کہتے نہین گذرتے آپ حجر وشجر پر مگر وہ سلام کرتا آپکو۔ اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھاتے جب کوئی آپکے پاس آتا اور اسکے چہرے پر آثار خوشی کے ہوتے تو ابن کا ہاتھ پکڑ لیتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین نماز مغرب وعشا کو جمع فرماتے نماز کسوف مین قرأت کو جہر فرماتے اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے ترغیب دیتے تھے صدقہ کی اور منع کرتے

سوال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے پینے مین اسی دُرّے لگاتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے سلام کہتے اور جانے لگتے سلام کہتے جو کھانا سامنے آتا اُسکو رد نہ کرتے اور جو موجود نہ ہوتا اُسکی بہت تلاش نہ کرتے اور اگر جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے شہد کو پانی مین ملا کر پیتے پیٹ نہ بھرا حضرت علیہ السلام نے روٹی سے ہرگز اور نہ گوشت سے مگر ساتھ مہمان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ترا شو لب کے بال اور چھوڑ دو اپنی ڈاڑھیون کو مخالفت کرو مجوس کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو اللھم خر لی واختر لی پڑھتے یہ استخارہ مختصر ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی آتا اور نام اُسکا اچھا نہ ہوتا تو بدل ڈالتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر پڑھ کے اعتکاف مین بیٹھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا کپڑا پاتے تو جمعہ کے دن زیب تن فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنے نفس سے شروع کرتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب کوئی کام مشکل کا ہوتا تو نماز کی طرف متوجہ ہوتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرآن شریف ختم کرتے تو اپنے لوگون کو جمع کرتے اور دعا مانگتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد تھے آپ کا بدن مبارک نہایت لطیف نہ اسقدر فربہ نہ اسقدر نحیف رنگ آپ کا سفید ملاحت آمیز جسکو عرف مین گندمی رنگ بولتے ہین جس راہ سے ہو کر گذر فرماتے وہ راہ خوشبودار ہو جاتی منھ آپکا جیسے چاند چودھوین رات کا اور گول تھا پیشانی کشادہ تھی آنکھین سرگین تھین ناک آپکی طول وارتفاع مین معتدل رخسارے آپکے نہایت نرم نرم نازک برابر سفید رنگ سرخی آمیز چاند سے زیادہ منور دندان مبارک کشادہ اور مثل موتی کے براق اور نہایت روشن و چمکتے تھے ڈاڑھی نہایت گھنی انبوہ کے ساتھ تھی گردن مبارک جیسے صراحی ڈھلی ہوئی چاندی کی سخی سب آدمی سے زیادہ اور نرم زیادہ سب سے طبیعت مین آگے آگے چلنے کا حکم دیتے اپنے اصحاب کو جس مومن کو دیکھتے پہلے کہتے سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے گویا کہ بنائے گئے تھے چاندی سے فتح مکہ کے دن آپ کے سر مبارک پر پگڑی تھی سیاہ بریدہ

روایت ہی اُسنے کہا کہ نکالی ہمارے دکھانے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر
پیوند لگی اور ایک تہبند موٹا اور کہا کہ قبض کی گئی روح پاک آپکی ان دو کپڑون مین تھے عثمانؓ
تہبند باندھتے اپنی آدھی پنڈلیون تک اور کہتے تھے ایسا ہی تہبند میرے صاحب یعنی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھتے تھے مسجد مین گوٹ مارتے اپنے دونون
ہاتھون سے عائشہ رضؓ سے روایت ہی بیشک وہ بولین کہ بھر پیٹ نہ کھایا اہل بیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کی روٹی دو دن برابر یہانتک کہ قبض کی گئی روح آپ کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہین کھایا جو کی پر اور نہ کھائی روٹی پتلی یہانتک کہ وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوست رکھتے تھے کدو کو اور دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خوش لگتا دست بکری کا اور زہر دیے گئے حضرتؐ بکری کے دست مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے برکت کھانے کی ہی ہاتھ دھونا پہلے کھانے کے اور ہاتھ دھونا بعد کھانے کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے اس طرح پر کہ لفظ تھوڑے اور معنی بہت بات اُنکی جدا کرنے والی
تھی نہ تھا ہنسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر مُسکرانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے
طرف اپنے بچھونے کے کہتے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا یا الٰہی تیرے نام کے ساتھ مرتا ہون
اور جیتا ہون تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے نماز پڑھتے یہانتک کہ سوج جاتے
قدمین اُنکے اور نماز پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز نہ پڑھتے
تہجد کی بسبب غلبۂ نوم کے یا اور کوئی سبب سے تو نماز پڑھتے دن کو بارہ رکعت اور کہتے
تھے دونون سجدون کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ای رب میرے بخش مجھکو ای رب
میرے بخش مجھ کو حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہ فرمائی
یہانتک کہ ہوئی اکثر نماز اُنکی بیٹھے ہوے اور فرماتے نماز پڑھنا میرا اپنے گھر مین دوست
زیادہ ہی مجھ کو اس سے کہ پڑھون مین مسجد مین مگر یہ کہ ہو وے نماز فرض نبی صلے اللہ علیہ وسلم
روزہ رکھتے تھے دوشنبہ اور پنجشنبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر کیے جاتے ہین اعمال

بندون کے دوشنبہ کے دن اور جمعرات کے دن پس دوست رکھتا ہون مین کہ حاضر کیا جاوے
میرا عمل اور مین ہون روزہ دار اور تھا دوست زیادہ عمل نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایسا کہ ہمیشہ قائم رہے اُسپر اُسکا کرنے والا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جو سوتے تھے
اُسپر چمڑے کا اندر بھرا اُسکے لیف یعنی خرماکی چھال فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہو یہ بھیجا جاوے میرے پاس ایک دست بکری کا بیشک قبول کرون مین اور اگر دعوت
کیا جاؤ نمین اُسکے کھانے پر بیشک قبول کرون مین انس بن مالک سے روایت ہو کہ اُسنے
کہا کہ خدمت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس پھر نہ کہا اُف کبھی اور نہ فرمایا
کسی چیز کے واسطے جو مین نے کیا کہ کیون کیا تو نے اُسکو اور نہ فرمایا کسی چیز کے واسطے کہ چھوڑا
مین نے اُسکو کہ کیون چھوڑ دی تو نے اُسکو اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہنستے
نرم چلن جلد مہربانی کرنے والے۔ کسی نے نہ مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز کبھی اور
حضرتؐ نے کہا ہو کہ نہین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخی زیادہ مال دینے مین ہوا بھیجی ہوئی
سے واسطے نفع خلق کے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ جمع کر رکھتے کوئی چیز اگلے دن کیواسطے
یعنی اپنی ذات پاک کے واسطے حضرت عائشہ سے ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت موت مین اور پاس اُنکے ایک پیالہ تھا اُس مین پانی تھا اور وہ
ڈالتے تھے ہاتھ اپنا پانی مین پھر ملتے تھے اپنا منہ پانی سے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى
سَكَرَاتِ الْمَوْتِ یا الٰہی مدد کر میری سکرات موت پر آپ کی وفات کے دن تاریک ہوئی مدینہ
مین سب چیز فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجھ کو خواب
مین بیشک مجھ کو دیکھا بیشک شیطان نہین صورت بن سکتا میری پھر فرمایا حضرت نے خواب
مومن کا ایک حصہ ہے چھیالیسوین حصہ نبوت سے جو حضرتؐ کو خواب مین دیکھے دین و دنیا
مین نیک بخت ہووے درود شریف پڑھنے کے وقت آپ کی شمائل کا تصور کرے شاید یہ
دولت بہ فضل الٰہی نصیب ہو

اُف [illegible] ۱۲

باب چودھوان فتح الوہاب فی بیان الآداب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد آداب جمع ہی ادب کی اور ادب بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور یہان مراد ہی نگہداشت حدود شرعیہ اور محافظت سنت سنیہ نشست و برخاست و عادات وغیرہا مین کہ تفصیل اُسکی ضمن ابواب مین مذکور ہی ایسا ہی ہی جائزۃ الشعوذی شرح ترمذی مین حدیث مسلمان شریک ہین تین چیزون مین پانی گھاس آگ مین حدیث عائشہ مین ذکر نمک کا فرمایا ہی حدیث جسپر ریحان عرض کرے وہ اُسکو واپس نہ کرے کہ یہ ایک چیز سبکبار خوشبودار ہی حدیث سائل کا حق ہی اگرچہ گھوڑے پر آوے حدیث جسکو کچھ دیا جاوے تو وہ اُسکا بدلہ کرے اگر پائے اگر نہ پائے تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اُسنے شکر ادا کیا جسنے چھپایا اُسنے کفر کیا اور جسنے ظاہر کی وہ چیز جو اُسکو نہین دی گئی ہی وہ مثل اُس شخص کے ہی جسنے دو کپڑے فریب کے پہنے حدیث جسکے ساتھ احسان کیا گیا پھر اُسنے محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا تو مبالغہ کیا ثنا مین جسنے شکر نہ کیا لوگون کا نہین شکر کیا اللہ کا ملعون ہی وہ شخص جو مانگتا ہی اللہ کے نام سے پھر نہ دیا گیا جس نے مانگا لوگون سے مال بڑھانے کو وہ آگ کی چنگاری مانگتا ہی اب چاہے کم مانگے یا زیادہ سوال تین حالتون مین جائز ہی ۱ فاقے کے وقت ۲ کسی کا ضامن ہو کر نقصان مین آگیا ۳ امر ضروری کا سوال کرے یا جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہو گیا ہو حدیث ہدیہ بھیجو آپس مین کہ اُس سے سینہ کا کینہ دور ہوتا ہی اور حقیر نہ جانے کوئی زن ہمسایہ کو اگرچہ ایک کھر بکری کا بھیجے دس خصلتین ہین جو بندے کو اخیار کے درجے مین پہونچا دیتی ہین ۱ زیادہ صدقہ دینا ۲ کثرت تلاوت قرآن ۳ صحبت اُس شخص کی جو آخرت کو یاد کرتا ہی ۴ صلۂ رحم ۵ عیادت مریض ۶ کمتر ملنا اغنیا سے جو آخرت سے بے فکر ہین ۷ زیادہ فکر کرنا آخرت کے کامون مین ۸ کوتاہ کرنا آرزو کا

باب چودھوان فتح الوہاب فی بیان الآداب

افضل ہی دس خصلتین

اور یاد کرنا موت کا ۹ لازم کرنا خموشی کا اور کم کرنا کلام کا ۱۰ تواضع اور محبت فقیرون کی اور رحم کرنا یتیم پر اور ہاتھ پھیرنا اُسکے سر پر رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کسی مسافر سے خندہ پیشانی ہو کر ملیگا اللہ تعالے قیامت کے دن اُس سے خوش ہو کر ملاقات کریگا پھر جس نے مسافر کی خدمت کی گویا حق تعالی کی خدمت کی سزاوار ہی کہ دوست رکھے اہل فضل کو اور نہین پہچانتے ہین بزرگی کو اہل فضل کی مگر اہل فضل صدقہ کرنا عالم فقیر پر افضل ہی کیونکہ اعانت اُس کی مطلوب ہی مومن کو سزاوار ہی کہ اللہ کی قسمت پر راضی رہے کیونکہ خوش رہنا اُس چیز سے جو اللہ نے مقدر کی ہی اخلاق سے صالحین کے ہی ای عزیز تیرے لیے چار دشمن ہین پس محتاج ہی کہ ہر ایک سے جنگ کرے ا دنیا وہ مکارہ ہی ۲ شیطان ہی ۳ شیطان انس ہی شیطان جن وسوسہ ڈالتا ہی اور شیطان انس رفیق بد ہی جو بالمواجہہ اذیت دیتا ہی ۴ نفس وہ سب سے بڑا دشمن ہی ابو طلحہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص ننگے بدن ہو کر گرم بالو اور پتھر پر لوٹتا تھا اور اپنے نفس سے کہتا تھا کہ ای رات کے مردار دن کے کاہل تیرا ظلم کب تک سہون رسول مقبول وہان پہونچے فرمایا ای شخص تو یہ امر کیون کرتا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا نفس مجھپر غلبہ کرتا ہی فرمایا کہ اس ساعت مین آسمانون کے دروازے تیرے واسطے کھلے ہین اور تیرے سبب سے حق تعالی فرشتون پر فخر کرتا ہی پھر صحابہ سے فرمایا کہ اپنا توشہ اس شخص سے لیلو سب صحابہ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ای شخص ہمارے واسطے دعا کر وہ ایک ایک کے واسطے دعا کرتا تھا اور حضرت علیہ السلام آمین کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا اسکی زبان پر اچھی دعا جاری کر کہتے ہین کہ نفس مثل دغا باز شریک کے ہی اگر اُس سے حساب نہ لو تو وہ تمھارا مال خورد برد کریگا علی رض کہتے تھے جس شخص نے اپنی قدر پہچانی وہ برباد نہ ہوگا اور فرمایا مرنا انسان کا بڑا ہو کر رب کو پہچان کر بہتر ہی طفلی مین مرنے سے اگرچہ بے حساب جنت مین کیون نہ جائے عاقل پر واجب ہی کہ چار ساعتون سے غافل نہو ایک وہ ساعت جس مین اپنے پروردگار سے مناجات کرے تو نماز بھی مناجات ہی حضور قلب

اور عاجزی سے نماز پڑھے دوسری دو ساعت کہ اس مین اپنے نفس سے حساب لے ایک
وقت اہل علم کی خدمت مین جائے تا دین کے امور مین اُسکو رہنمائی کرین تیسری وہ ساعت کہ
اُس مین اپنے بھائیون کے ساتھ الگ بیٹھے جو اُسکے عیب بتادین اور چوتھی وہ ساعت کہ
اُس مین اپنے نفس کو حلال چیز کے ساتھ لذت حاصل کرنے دے احنف بن قیس کا دستور تھا کہ
چراغ کے پاس آتے اور اپنی اُنگلی اُسکی لَو پر رکھتے پھر کہتے اے احنف تجھکو کس چیز نے جرأت دی
کہ فلان روز تو مرتکب اس فعل کا ہوا اور فلان روز اس فعل کا اور حساب لینے کا قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ
اول نفس کا حساب فرائض پر لے پس اس مین کچھ کمی آوے تو اُسکا تدارک کرے پھر منع کی ہوئی چیزونکا
حساب لے اور اگر معلوم ہو کہ کسی ممنوع چیز کا مرتکب ہوا ہی تو توبہ اور استغفار اور اُن نیکیون سے
جو بُرائی مٹا دین اُسکا تدارک کرے پھر غفلت کا حساب لیوے اور اُسکا تدارک ذکر کرنے اور خدا
تعالی کی طرف متوجہ ہونے سے کرے پھر جو کچھ زبان سے بولا ہو یا پاؤن سے چلا ہو یا ہاتھون سے
اُسکو پکڑا ہو یا کانون سے اُسکو سنا ہو اُسکا حساب نفس سے لیوے کونسی وجہ سے تونے اُسکو کیا
کیا تجھے معلوم نہین کہ ہر حرکت اور کلمے کے لیے دو دفتر کھلینگے ایک یہ کہ کیون کیا دوسرے یہ کہ
کیونکر کیا اول سوال اخلاص سے ہوگا اور دوسرا متابعت سے اللہ تعالے فرماتا ہی فوربك
لنسئلنهم اجمعين **نقل** ہی کہ ایک مرتبہ عثمان رضہ نے ادب دینے کے واسطے غلام کے
کان ملے کہ کوئی قصور ہوگیا تھا غلام نے درد سے آہ کی فوراً چھوڑ دیا فرمایا تیری آہ تیرے سی
جی مین جا لگی تو بھی اسی طرح میرے کان مل تا بدلہ ہو جائے اُسنے عرض کیا کہ غلام سے ایسی بے ادبی
نہ ہوگی مجھکو معاف کیجیے فرمایا تابعدار کو تابعداری حکم آقا کی واجب ہی غلام نے مجبور ہوکر کمال
تعظیم سے گوش سراپا ہوش کو ہاتھ لگایا فرمایا زور سے مل عرض کیا اے آقا جیسے آپ زیادتی سے
خوف کرتے ہین مین بھی بہت ڈرتا ہون کہ مبادا روز قیامت اس مواخذہ مین گرفتار
ہو جاؤن یہ سنکر حضرت بہت روئے اور اُسکو آزاد کر دیا **مسک الختام** مین ہے کہ شیخ
امام اجل علی متقی نے مراتب اعمال کے لیے ایک جدول مرتب کی ہی اس ترتیب کے ساتھ فوری

مباح مکروہ حرام کفر اسطرح بیان کیا ہو کہ جب بندہ بقدر ضرورت پر کفایت کرے جس سے بقا
اُسکی ہوتی ہو سلامت رہے اور جب حد ضرورت سے گذرے اور بیچ مباح کے پڑے اور اُسمین
توسع کرے تو مکروہات مین پڑتا ہو اور مکروہات سے محرمات کی طرف اور محرمات سے کفر کی طرف
نعوذ باللہ من ذلک اور حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے ترقی کے باب مین ایک جدول اس ترتیب
سے مقرر کی ہو فرض واجب سنت مستحب آداب جب فرائض ادا کرے اور باوجود اس کے
واجبون کو ادا کرے اور بعد واجبات سنتون کی حفاظت کرے اور سنن سے مستحبات بجالاوے
اور بعد مستحب آداب بجالاوے تو کمال کے مرتبہ کو پہونچے بلکہ اخص الخواص سے بندگان خدا کے
ہووے **عوارف المعارف مین** ہو کہ عبداللہ بن المبارک نے کہا کہ جس نے ادب کو
حقیر جانا اسے حرمان سنت کی عقوبت ملی اور جسنے سنتون کو حقیر جانا وہ فرائض کے حرمان سے
شکنجہ مین ڈالا گیا اور جس نے فرائض مین تہاون کیا اور حقیر سمجھا حرمان معرفت کا عذاب
ہوا **سری سقطی** فرماتے ہین اگر کوئی کسی باغ مین جاوے اور پرند درختون پر سے کہین اے
خدا کے ولی سلام ہو تجہپر اور اُسکا دل اس بات پر مطمئن ہو تو وہ اُنکے ہاتھون مین گرفتار ہوگا
ف جب اللہ تعالی کسی بندے کی بہتری چاہتا ہو تو اُسکو امراض مصائب سے متنبہ
کردینے سے خالی نہین چھوڑتا اسی جہت سے مشہور ہو کہ ایماندار علت یا قلت یا ذلت سے
خالی نہین ہوتا **ف** بندے کو سونا لائق نہین جب تک چار چیزون کی اصلاح نہ کرے اول
یہ کہ نہ سووے مدعی کی زمین پر کیونکہ جب وہ آوے تو اُس سے معافی مانگنی ضرور ہو اسیطرح
جب تک اپنے معاملات کی صفائی نہ کرے نہ سووے اسلیے کہ ملک الموت آوینگے اور لیجاوینگے
اُسکو اُسکے رب کی طرف اور کچھ حجت نہ ہو اُسکے لیے دوسرا یہ کہ نہ سووے جب تک کہ باقی
رہے اُسپر کوئی فرض فرائض سے اللہ کے ۳ نہ سووے جب تک کہ توبہ نہ کرے کیونکہ اکثر
اوقات آدمی مرتا ہو رات مین اور وہ مقرر ہتا ہو گناہون پر ۴ نہین سزاوار ہو کہ سووے
یہانتک کہ لکھے وصیت صحیحہ اور جب اُٹھے تو لائق ہو چار باتون کی نیت کرے ۱- ادا کرنا اُس

بیان سونا لائق نہین جب تک چار چیزون کی اصلاح نکرے

چیز کا جو اللہ نے فرض کی ہی ۲ پرہیز کرنا اُس چیز سے جو اللہ نے منع کی ہی ۳ التفات معاملہ مین
۴ اصلاح کرنا درمیان اپنے اور رعیون کے پس جو کوئی صحیح کرے ان نیتون پر امید ہی کہ
صالحین اور مفلحین سے ہو ابو عبیدہ عامر یہ کہتے تھے بہت سے لوگ سفید لباس مین جنکا
دین میلا ہی بہت سے مکرم نفس ہین جو نفس کو ذلیل کرتے ہین مسئلہ مستحب ہی کھڑا ہونا ماں باپ
اور پرہیزگار اور بزرگترین مردم کے لیے اور اصل اُسکی وہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے سعد کے
حق مین قوموا الی سیدکم تم اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فاطمہؓ پر داخل
ہوتے تھے وہ کھڑی ہو جاتین اور جب وہ داخل ہوتین نبی علیہ السلام پر آپ اُنکی طرف کھڑے
ہو جاتے اور آپ نے فرمایا اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ
آئے تو اُسکی عزت کرو پس مستحب ہی خیر اور صلاح والون کے لیے مثل تحفہ دینے کے اُنکو اور
مکروہ ہی کھڑا ہونا گنہگارون کے لیے حدیث اللہ تعالی دوست رکھتا ہی چھینک کو اور
ناخوش رکھتا ہی جمائی کو پس جب کوئی تم مین سے جمائی لے پس چاہیے اُسکو بند کرے
جہانتک ہو سکے حدیث کتاؤ مونچھون کو اور چھوڑو داڑھی کو اور تھے عمرؓ قصر کرتے اُس
چیز کو جو مٹھی سے نیچے ہی مونچھون کو اتنا پست کرے کہ کنارہ لب نظر آوے امام احمد اپنی مونچھین
خوب ہی پست کرتے تھے حضرت نے فرمایا جو نہ لے اپنی مونچھین وہ ہم مین سے نہین تو اسمین
بڑی وعید ہی اُنپر جو مونچھون کو پست نہین کرتے ہین سوا سیاہی کے خضاب مین حنا اور وسمہ
و زعفران و صفرت کا درست ہی مسئلہ زیرناف کے بال منڈانے مین اور بغلون کے اُکھاڑنے
مین اور ناخنون کے کاٹنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر کر دیا چالیس راتین
علما نے کہا یہ مسافر کے حق مین ہی اور لیکن مقیم پس مستحب ہی اُسکو کہ بیس دن پر زیادہ
نکرے منع کیا نبی علیہ السلام نے سفید بال اُکھاڑنے سے اور فرمایا یہ اسلام کا نور ہی اور فرمایا
مسلمان کا بوڑھاپا قیامت کے دن اُسکے لیے نور و فروغ ہوگا اور جب کاٹے اپنے ناخن تو
اُسکو مستحب ہی دھونا براجم کا اور دفن کرنا ناخنون کا زمین مین اور اسی طرح دفن کرنا بال سر اور

برن کا مسئلہ نہین جائز ہی کھانا اور پینا سونے اور چاندی کے برتنون مین اور نہ اُن سے گلٹ
والون مین جبکہ وہ زیادہ ہو اور سنت ہی قبول کرنا دعوت ولیمہ کی اگر کھانے کو دوست
رکھے تو کھالے ورنہ دعا کرے اور لوٹے یہ جب ہی کہ ولیمہ بُری باتون سے خالی ہو تو اگر کھانے
پر غیر شرع کام حاضر ہو شل باجون کے تو وہان نہ بیٹھے اور لیکن دف تو جائز ہی استعمال اُسکا
نکاح مین حدیث آپ نے فرمایا ہمیشہ رہ وضو پر اپنی عمر مین اور نماز پڑھا کر رات اور
دن مین جتنی تو طاقت رکھے تو دوست رکھینگے تجھ کو نگہبان فرشتے اور نماز پڑھ چاشت
کی کیونکہ یہ نماز رجوع کرنے والون کی ہی اور سلام کہا کر اپنے گھر والون پر جب داخل ہو اپنے
گھر مین تو زیادہ ہو تیرے گھر کی بھلائی اور عزت کیا کر مسلمانون کے بڑون کی اور رحم کیا کر اُنکے
چھوٹون پر میرا رفیق ہوگا بہشت مین گھر والون پر سلام کرنے مین بڑی برکت ہی لاکن یہ سنت
ایک قلم مفقود ہی سنت کے باب مین شرم کرنا بُری بات ہی حدیث ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے
بری ہی کبر سے معنی السلام علیکم کے یہ ہین اسم اللہ علیکم یعنی تم ہیچ حفظ کے ہو جیسا کہ کہا
جاتا ہی اللہ معک اور کہتے ہین سلام بمعنے سلامت کے ہی یعنی سلامۃ اللہ ملازمۃ لک
یا مین تمہاری سلامتی چاہتا ہون یا تمہارے سے سلامتی کی امید رکھتا ہون یا تم سلامت رہو
میرے شر سے باوجود سننے اور جاننے ان معنون کے لوگ یہی اختیار کیے ہین آداب حضرت یا بندگی
عمر بھر اسی مین گذرتی ہی اس مین عزت سمجھتے ہین اور سلام مسنون مین سبکی کتنا سمجھائیے نہین سمجھتے
ہین سلام اسلام کا پہلا سبق ہی اس مین اسقدر غلطی ہو تو دوسرے احکام مین کیا ہوگا سو خوب
سمجھ سکتے ہین مسئلہ اگر جھاڑ یا دیوار حائل ہووے درمیان دو مسلمانون کے پس ملین تو پھر
سلام کرین اور سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوے پر اور تھوڑے جماعت پر
اور سوار پیادہ پر جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہین تو جدا ہونے سے پہلے بخشدیے جاتے
ہین مصافحہ ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہی دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا ایک اثر صحابی مین آیا ہے بعض اہل علم
واسطے اہل علم و شرف کے واسطے دفع رنجیدگی کے قیام تعظیمی کو تجویز کرتے ہین البتہ

ترجیح کرنا جائز ہی یعنی اپنی جگہ سے ذرا سرک کر بیٹھے حضرت نے فرمایا مسلمان کا حق ہی کہ جب اُسکا
بھائی اُسکو دیکھے تو اسکے لیے ترجیح کرے مراد اس سے فسحت مجلس ہی اور یہ جائز بلکہ مستحب ہی
حضرت علیہ السلام نے ایک شخص کو پیٹ کے بھل لیٹا ہوا دیکھکر فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہی جسکو
اللہ دوست نہین رکھتا یا یہ ایسا لیٹنا ہی کہ اللہ اُسکو دشمن رکھتا ہی **حدیث مین ہی** کہ جو شخص
چھینک آنے پر الحمد للہ نہ کہے اُسکو جواب بھی نہ دے جب حمد کی تو حق ہی مسلم پر یہ کہ کہے یرحمک
اللہ **ف** بلال بن سعد نے کہا مین نے صحابہ کو دیکھا کہ طرف ہدف کے دوڑتے ہین اور بعض بعض سے
ہنستے ہین جب رات ہوجاتی ہی رہبان ہوجاتے ہین **بزرگان دین** فرماتے ہین کہ خوشخو خویش
بیگانگان ہی اور بدخو بیگانہ خویشان فضیل بن عیاض سے منقول ہی کہ اگر فاجر خوش خلق میری
صحبت مین رہے دوست تر ہی میرے نزدیک عابد بدخلق سے حسن خلق کا بیان عمدۃ البیان
اور محاسن الاخلاق مین مؤلف کے بخوبی مذکور ہی **حدیث مین آیا ہی** کہ دو آدمی وقت غائط
کے بات نہ کرین نہ ایک دوسرے کے ستر کو دیکھین اللہ اس کام پر دشمن رکھتا ہی **آداب طعام**
کہتے ہین کہ چار باتین کھانے مین فرض ہین ۱ حلال کھانا کھاوے ۲ یہ کہ اُسکو اللہ کے رزق مین سے
جانے ۳ یہ کہ جو اللہ نے قسمت مین دیا اُسپر راضی رہے ۴ اللہ کی نافرمانی نہ کرے جب تک کہ
اُسکی قوت رہے اور چار سنت ہین ۱ یہ کہ بسم اللہ کہے ابتدا مین ۲ جب کھا چکے الحمد للہ کہے
۳ کھانے سے پہلے اور پیچھلے دونون ہاتھ دھووے اور نمک کے ساتھ ابتدا اور اُسکے ساتھ
ختم کرے اسواسطے کہ نمک ستر بیماری کی شفا ہی ۴ بایان پانون موڑلے اور داہنا کھڑا کر کے
بیٹھے اور چار ادب ہین ۱ یہ کہ آگے سے کھاوے ۲ یہ کہ لقمہ چھوٹا لے ۳ اُسکو اچھی طرح چباوے
۴ دوسرے کے لقمہ کی طرف نہ دیکھے اور وہ دو جو دوا ہین پہلا اُن مین سے یہ ہی کہ دسترخوان
مین سے جو لقمہ یا ریزہ گرے تو اُٹھا کر کھالے دوسرا یہ کہ انگلیان اور رکابی چاٹ لے یہان تک
کہ صاف کردے اور وہ دو جو منع ہین یعنی مکروہ ہین پہلا اُن مین سے یہ ہی کہ سونگھے نہین اور
نہ اُس مین پھونکے دوسرا یہ کہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو نہ کھائے کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہی

دعوت کے گھر مین کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہی جب داعی آدمی کئی ایک ہون
تو جسکا دروازہ قریب ہو اُسکی دعوت قبول کرے یا جسکی دعوت پہلے پہونچی ہو تقدیم فواکہ کی غیرود
لحم پر مستحب ہی **ف** بہت کھانے مین چھ خصلتین بری ہین ۱ یہ کہ اُسکے دل سے خوف اللہ کا جاتا
ہی ۲ یہ کہ اُسکے دل سے رحم جاتا رہتا ہی کیونکہ وہ بھی گمان کرتا ہی کہ سب میری طرح پیٹ بھرے
ہین ۳ یہ عبادت مین کاہل رہتا ہی ۴ یہ کہ جب کلام حکمت کے سنے تو اُسے رقت نہین ہوتی ۵
یہ کہ دانائی اور نصیحت کے کلام کرے تو لوگون کو اُسکی تاثیر نہین ہوتی ۶ یہ کہ اُس سے مرض
پیدا ہوتے ہین **ابو سلیمان دارانی** نے کہا ہی جو آدمی پیٹ بھر کھاتا ہی عبادت مین حلاوت
نہین پاتا ہی ۲ حکمت مین اُسکا حافظہ کم ہو جاتا ہی ۳ لوگون پر شفقت کرنے سے محروم رہتا ہے ۴
اُسپر عبادت کرنی گران ہو جاتی ہی ۵ شہوتین اُس مین بڑھ جاتی ہین ۶ یہ کہ سب مومن آدمی تو
مسجدون مین آتے ہین اور وہ پاخانہ کے گرد پھرتا ہی **ف** زبان عربی کو سب زبانون پر فضیلت
ہی جسنے سیکھی یا سکھائی تو اُسکو ثواب ملیگا اسلیے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو عربی زبان مین
نازل کیا اور گفتگو جنتیون کی عربی زبان مین ہوگی **ف** کہا ابو امامہ باہلی نے چل ایک میل اور
مریض کی عیادت کر اور چل دو میل اور بھائی سے ملاقات کر اور چل تین میل اور صلح کر دشمنون مین
ف اور کہا گیا ہی آٹھ آدمی اگر ذلیل ہون تو اپنے آپ کو ملامت کرین ایک تو وہ شخص جو
بے بلائے دعوت مین چلا جائے ۲ وہ جو گھر والے پر حکومت کرے ۳ وہ جو طالب بھلائی کا ہو
دشمنون سے ۴ وہ جو طالب فضل کا ہو بخیل سے ۵ وہ جو دو آدمیون کے باب مین خواہ نخواہ
دخل دے ۶ وہ جو حاکم کی اہانت کرے ۷ وہ جو ایسی مجلس مین بیٹھے جو اُسکے لائق نہ ہو ۸ وہ
جو متوجہ ہو کر باتین کرے اُس سے جو متوجہ ہو کر نہ سنے **عاقل** کو سزاوار ہی کہ اپنے حال
کو اور اہل زمانہ کے حال کو دیکھے پہچانے اور اپنی شرمگاہ اور زبان کو حرام سے بچا دے **تین طرح**
کے آدمی ایسے ہین کہ مخلوق اُنکو برا جانتی ہی حالانکہ اُنکو اُن سے کچھ تکلیف نہین پہونچتی ایک بخیل
۲ متکبر مغرور ۳ بہت کھانے والا **حدیث** مین ہی جب تین آدمی ایک جگہ ہون تو دو آدمی بدون

تیسرے کے چپکے کان مین بات نہ کرین یہ کام اُس تیسرے کو رنج مین ڈالتا ہے آدمی کو لائق
نہین کہ اپنے آپ کو محل تہمت بنائے اور جو لوگ متہم ہون اُنکی صحبت مین نہ بیٹھے اگر ایسا کریگا تو
یہ بھی متہم ہوگا فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ جب سنو تم کسی مجلس مین
کہ اللہ کی آیتون سے انکار اور ہنسی کی جاتی ہے تو تم وہان نہ بیٹھو **ف** سلف کا سونا غلبۂ
نوم مین ہوتا تھا اور کھانا فاقے کی صورت مین اور بولنا ضرورت کے وقت **ف** کہتے ہین کہ سات

نیکیونکے خزانے سات ہین

چیزین خزانے نیکیونکے ہین ہر ایک اُن سے واجب ہے از روے کتاب اللہ کے پہلا اُن سے
اخلاص عبادت مین وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین ٢ نیکی کرنا مان باپ سے
لقوله عزوجل ان اشکر لی ولوالدیك الی المصیر ٣ صلۂ رحم لقوله عزوجل واتقوا الله الذی
تساءلون به والارحام ٤ اداے امانت لقوله تعالیٰ ان الله یامرکم ان تودوا الامانات
الی اهلها ٥ معصیت مین کسی کی اطاعت نہ کرے ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
٦ یہ کہ نہ عمل کرے ساتھ خواہش نفس کے لقوله عزوجل ونهی النفس عن الهوی ٧ یہ کہ کوشش
کرے طاعت الٰہی مین اور ڈرے اللہ سے اور امید رکھے ثواب کی لقوله تعالیٰ یدعون ربهم

حق تعالی سے ادب کرنے کے بیان مین

خوفا وطمعا ومما رزقنهم ینفقون پس واجب ہے ہر انسان پر یہ کہ ڈرتا رہے اور روتا رہے
پس تحقیق کام آخرت کا بہت دشوار ہے **ابو علی دقاق** نے کہا کہ ایوب علیہ السلام نے یہ دعا
کی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اے رب میرے مجھے نقصان نے چھو لیا اور
تو رحم کرنے والا رحم کرنے والون سے زیادہ ہے ارحمنی نہین کہا اسواسطے کہ ادب خطاب کا اُسنے
کیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ان کنت قلته فقد علمته یعنی اگر مین اُسکو کہتا تو البتہ تو اُسکو جان
لیتا اور نہ کہا مین نے نہین کہا اسواسطے کہ بارگاہ الٰہی کے ادب کی رعایت کی صراط المستقیم
مین ہے کہ حق کے طالب کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب مین بے ادبی کی باتین سننے سے پرہیز کرے
اور آپ ایسی بات ہرگز نہ کہے اگرچہ جس شخص نے یہ باتین بے ادبی کی ہین اُسپر نیکی کا گمان ہو
کیونکہ یہ عمل بے ادبی کا ہرگز نیک نہین اگر کسی سے ویسی بات نکل گئی ہو تو وہ شخص اُس بات مین

پیروی کے قابل نہین ہے بیت

حافظا علم و ادب ورز که در مجلس شاه	هر کرا نیست ادب لائق صحبت نبود

مثلاً کسی شخص نے کہا ہے کہ خدا کو مین نے ایک کوڑی پر خریدا یہ بات کہنے کا یہ سبب ہوا کہ کسی وقت مین اُس شخص سے ایک کوڑی کا پانی مقبول ہوگیا اور موجب فتحیابی کا اُسکے ہوا تب اُسنے اس مدعا کو اس لفظ سے بیان کیا ہر چند مدعا درست ہو لیکن ایسا لفظ بولنا بیجا ہے اگر یون بولتا کہ ایک کوڑی دے کے خدا کے غلامون مین داخل ہوا تو خوب ہوتا اور بے ادبی سے بہت دور ہے اور اپنے تئین بادشاہ عالیجاہ کے غلامون سے بہت ادنی غلام جانتا اور ہردم ہر ساعت ترسان رہے **ف** وجود یہ ملحدون کی بدعتون سے ملحد بنا ہے کہ وہی لوگ یہ گمان کر کے کہ ہم اور اللہ ایک ہی ہین لذت نفسانی اُٹھاتے ہین اور شیطان کے قریب ہین گرفتار ہو کے اس گفتگو کو معرفت کی باتین جانتے ہین **ف** علم تصوف کے بعض کلمات طور عقل سے خارج ہین اور ظاہر اُسکا مخالف متبادر لعقل ہے اسی وجہ سے درمیان لوگون کے فتنہ برپا ہوا اور بعض نے اس مسئلہ مین ایک دوسرے کی تکفیر کی سلف خوض کرنے سے ایسے مسائل مین محترز تھے حدوث اُسکا بعد زمانہ مشہود لہا بالخیر کے ہوا اور متاخرین صوفیہ متوجہ اُسکی تدوین کے ہوے کوئی قائل وحدت وجود ہے اور کوئی مائل طرف وحدت شہود کے نزدیک محققین کے سکوت افضل ہے امام شافعی رح کہتے ہین کہ ایک مدت صوفیہ کے پیچھے پھرا دو باتین اُنسے مجکو بہت پسند آئین پہلی الوقت سیف قاطع

وقت را گفته اند تیغ بران	گر بود بے توقف گذران
قاطع از بهر دشمنست این سیف	تو کشتی دوست حیف باشد حیف
نفس تو دشمن درونی تو	ما بقی دشمن برونی تو
گر شود دشمن درونی نیست	باکی از دشمن برونی نیست

دوسری بات یہ کہ العصمۃ ان لا تقدر ۵

عصمت آمد نصیب تو زازل	بود آن کز خدائے عزوجل
کانچہ خواہد دلت نہ خود رائی	نہ ہندت بر آن توانائی
عصمت است آنکہ نیست سیم و زرت	کہ شود آن ذی شور و شرت
مطرب آری بخانہ مے نوشی	شاہدان را کنی ہم آغوشی
عصمت است اینکہ نیست دسترست	کہ بر آزار کس شود ہوست

اصل باب سلوک مین مراقبہ کرنا ہے اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ کا

ازپی آن گفت حق خود را بصیر	کہ بود دید دیت ہر دم نذیر
ازپی آن گفت حق خود را سمیع	تا بہ بندی لب بگفتار شنیع
ازپی آن گفت حق خود را علیم	تا نیندیشی فساد تو زبیم

جب محبت اپنے کمال کو پہونچتی ہے اور توحید افعالی کہ ایمان بالقدر کا خلاصہ ہے دل مین اسکے مستقر ہوتی ہے اور اللہ کی ربوبیت پر سینہ اُسکا کھل جاتا ہے چنانچہ اس مقام کا اشارہ ہے رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا یعنے راضی ہوا مین اللہ کے رب ہونے پر اور تکلیف شرعی کے اُٹھانے پر سینہ اسکا کشادہ ہوتا ہے چنانچہ اسی بات کا اشارہ ہے وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا یعنے راضی ہوا مین اسلام پر دین ہونے مین اور سنت پر چلنے مین لذت پاتا ہے چنانچہ اسکا بیان ہے وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اور راضی ہوا مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبی ہونے مین اور بموجب آیۂ کریمہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ کے خدا کی رضامندی کے انوار اور روشنی اُس شخص کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے محبت ایمانی از بسکہ عجیب و غریب میوہ دیتی ہے کیونکہ تخم اُس محبت کا عنایات ربانی ہے یعنی یہ مقام خدا کی عنایت سے حاصل ہوتا ہے کسب کو کچھ دخل نہین جب نیکبخت جاتے رہے اور نادان لوگ پیدا ہوے اور مضمون اس آیۂ کریمہ کا فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ الآیہ کہ پھر پیچھے آئے بعد اُنکے ناخلف برباد کیے نماز اور پیچھے لگے خواہشون کے حال بد مآل پر اُنکے صادق آیا جبکہ خدا تعالی کسی بندے کو قبول فرماوے تو برے راستے کو

چھوٹا کر دیتا ہی اور اُسکی سختی کو ایسا اُنپر آسان کر دیتا ہی بعضے لوگون کو خدایتعالی کی خاص توفیق سے ایک لحظہ سے زیادہ نہین گذرتا چنانچہ اصحاب کہف اور ساحران فرعون پس حاصل ہو گئی معرفت اور راضی ہوے حکم پر اور شکر کی نعمتون پر اور مشتاق ہوے اللہ جل جلالہ کی ملاقات کے اور ایک ہی دفعہ آواز کی لا ضیر انا الی ربنا منقلبون یعنی کچھ نقصان نہین گذر جو کچھ کر تو چاہتا ہی ہم اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہین ؎

ساحران ہم شکر موسی داشتند | دار را دلدار می پنداشتند

صحابہ اور تابعین کے سلوک کا طریقہ۔ صحابہ اور تابعین جماعت کی نماز کے سوا نفل نمازون اور تسبیحات مین اکیلے مکان مین ہمیشہ مشغول رہتے تھے حضوری کی شرط اُن سے خوب ادا ہوتی تھی موت کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور اللہ تعالی نے جو اپنے فرمانبردارون کے واسطے ثواب اور نافرمانون کے واسطے عذاب مقرر کیا ہی اُسکو ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور ہمیشہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے تھے اور اُس مین غور کرتے تھے اور جس حدیث سے دل نرم ہوتا ہی اُسکو سنا کرتے تھے اُن چیزون کی مداومت سے اللہ سے ایک علاقہ خاص کا ملکہ مضبوط اور نسبت اور بصیرت اور سکینہ اور نور حاصل ہوتا تھا تب اپنی باقی عمر بھر اُسکی محافظت کیا کرتے تھے **ف** اگر کوئی صادق آدمی سو سال تک خدا کی جانب منھ کرے اور پھر ایک لحظہ خدا کی طرف سے روگردانی کرے جو کچھ اس ایک لحظہ مین اُس سے فوت ہو جاتا ہی وہ اُس سے زیادہ ہوتا ہی جو کچھ اُس نے ہزار سال مین کیا ہی معنی یہ ہین کہ جس لحظہ مین خدا سے روگردانی کی گئی ہو اُسکے حضور کے ضائع ہونے کی جو مضرت یعنی ضرر ہی اُس بے ادبی کا معاوضہ ہزار سال کی طاعت اور اُسکا حضور نہین کر سکتا **حکایت** جعفر صادق رضی اللہ عنہ ایک دن اپنے غلامون سے کہنے لگے قیامت کے دن ہم مین سے جسکو رستگاری نصیب ہو وہ باقی سب کی شفاعت کرے اُنھون نے کہا اے جگر گوشۂ رسول ؐ ہم آپ سے امید رکھتے ہین کہ ہماری شفاعت کرینگے آپ نے کہا مجھ کو شرم آتی ہی کہ جد امجد کو کیونکر منھ دکھلاؤن **قلب سلیم** وہ ہی جو شرک سے

صحابہ اور تابعین کے سلوک کا طریقہ

حکایت حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ

صفت قلب سلیم

بچا ہوا ہو ابن سیرین نے کہا ہو قلب سلیم وہ ہو جو جانے اللہ وہی ہو تحقیق اور یہ کہ قیامت آنی ہو قلب سلیم سے قلب صحیح مراد ہو کیونکہ کافر اور منافق کا دل بیمار ہوتا ہو ابو عثمان نیشاپوری رح نے کہا قلب سلیم وہ جو بدعت سے سالم ہو اور سنت کی طرف مطمئن تفسیر حسینی مین ہو قلب سلیم وہ ہو کہ خالی ہووے معصیت اور کفر سے اور خالی ہووے حب دنیا سے اور حسد اور خیانت سے یا خالی ہووے بدعت سے اور مطمئن ساتھ سنت کے اور خالی ہووے رذائل سے اور بھر جاوے فضائل سے **روایت ہو** عبد اللہ انطاکی رح سے پانچ چیزین دوائین ہین دل کی ہمنشینی نیکون کی اور پڑھنا قرآن کا اور خالی رکھنا پیٹ کو اور عبادت رات کی اور عاجزی کرنی صبح کو **ابو بکر وراق سے** ہو دل کے سلیے چھ چیزین ہین حیات وہ ہدایت ہو موت وہ ضلالت ہو صحت وہ صفائی ہو بیماری وہ علاقۂ دنیا ہو ہوشیاری وہ ذکر ہو نوم وہ غفلت ہو اور لوگ اس سے غافل ہین **قیامت کے** روز کسی شخص کو نجات ملیگی جو خدائے تعالے کے سامنے قلب سلیم لادیگا قلب سلیم وہ کہ اللہ تعالے کے امر و نہی کے مخالف شہوتون سے سلامت ہو کر غیر اللہ کی بندگی سے محفوظ رہے دوسرا دل جو قلب سلیم کی ضد ہو وہ دل مردہ ہو جس مین جان نہین وہ اپنے رب کو نہین پہچانتا وہ اپنی شہوتون پر اڑا رہتا ہو **حدیث مین ہو** قرض ایک نشان ہو اللہ کا زمین مین جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہو تو اسکی گردن پر رکھدیتا ہو اگر قرض ادا کرنے کی نیت ہو تو اللہ اسکے ساتھ رہتا ہو اور اگر ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو وہ اللہ سے چوری کرلیگا اور اگر مرا ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو وہ جسدن مریگا زانی مریگا **راستے مین بیٹھنے** کے ادب ہین چشم پوشی کرنا یعنی محارم خدا سے اور باز رہنا ایذا دہی سے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا معروف کا اور منع کرنا منکر سے ارشاد سبیل اغاثہ ملہوف ہدایت ضال یہ آٹھ حقوق ہین نشست طریق کے **حدیث** ہر درد کی دوا ہو جب وہ دوا اس درد کو پہونچ جاتی ہے اللہ کے حکم سے صحت پاتا ہو تاثیر دوا کی موقوف ہو اذن خدا پر دوا فی نفسہ شافی نہین حضرت

علیہ السلام نے منع فرمایا ہی دوا سے خبیث سے مراد خبیث سے نجس یا حرام ہی جیسے شراب
حدیث باقی نہ رہا نبوت سے کچھ مگر مبشرات کہا وہ کیا ہین فرمایا رویاے صالحہ **حدیث**
جسنے دیکھا مجھکو خواب مین اُسنے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہی **حضرت**ؐ
سونے سے پہلے تین تین سلائیان سرمہ کی ہر آنکھ مین لگاتے اور فرماتے بہتر سرمہ تمھارا اثمد ہی
یہ نظر کو جلا دیتا ہی اور بال اُگاتا ہی حضور انور نے فرمایا صاف رکھو اپنے گھر کے صحن کو جب کوئی
جوتا پہنے تو پاے راست سے شروع کرے اور جب اُتارے تو پاے چپ سے اُتارے
حدیث مین ہی لوگون پر ایک زمانہ آویگا پروانہ کریگا آدمی کہ کہان سے لیا حلال سے یا
حرام سے **ابراہیم ادہم** سے لوگون نے پوچھا کہ آپ اسم اعظم جانتے ہین بتلاؤ کہ وہ کونسا ہی
آپ نے فرمایا کہ معدہ کو لقمۂ حرام سے پاک رکھو اور دل کو دنیا کی محبت سے دور رکھو بعد اسکے
جو اسم اسماے حسنیٰ سے پڑھو گے وہی اسم اعظم ہی **بخاری** مین ہی اگر ایک شخص ایک گٹھا لکڑی
کا اپنی پیٹھ پر لادے تو یہ بہتر ہی اُس سے کہ کسی سے وہ سوال کرے پھر وہ شخص اُسکو دے
یا نہ دے یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ حرفے مین آبرو رہتی ہی اور سوال سے ذلت نصیب ہوتی
ہی حرفے مین اگر عیب ہوتا تو اللہ اپنے نبیون کو اس سے بچاتا نوح علیہ السلام نجار
تھے ابراہیم علیہ السلام بزاز تھے اسمٰعیل علیہ السلام صیاد تھے ہمارے حضرتؐ نے عیبا نی کو سفتہ
کی کی تھی اور موسی علیہ السلام نے بھی صحابہ اکثر تجار و مزارع تھے سب سے پہلے ذرہ داؤد
علیہ السلام نے بنائی ہی اور سب سے پہلے زنبیل سلیمان علیہ السلام نے بنائی سب سے پہلے جسنے
کپڑا سیا اور درزی گری کو پیشہ ٹھہرایا لقمان حکیم ہین روایت مین آیا ہی عمل رجال ابرار خیاطت ہی
حدیث مین ہی اللہ دوست رکھتا ہی ایماندار پیشہ ور کو حدیث مین ہی جو کوئی شام تک اپنے ہاتھ
سے کمائی کرتا ہی وہ بخشا جاتا ہی **شرائط تحصیل علم** کے بہت ہین منجملہ اُنکے یہ ہی کہ طالب العلم
جوان فارغ القلب ہو محب علم ہو کسی شی کو علم پر اختیار نہ کرے ۲ آپ سے کم رتبہ شخص پر رحم
کرے موت سے نہ ڈرے مال جمع نہ کرے مگر بقدر حاجت ۳ تعلم علم مین نیت خالص واسطے

اسد کے ہو ہم سستی نہ کرے راتون کو جاگے ۵ عزم وثبات رہے تعلم پر آخر عمر تک کما قیل
الطلب من المھد الی اللحد ۶ معلم ناصح نقی الحسب کبیر السن اختیار کرے جس شخص سے
استاد کو ایذا پہونچتی ہی وہ برکت سے محروم رہتا ہی پھر جو استاد کا مخالف بنے وہ کبھی سرسبز
نہین ہوتا ہی ۷ کتاب پوری ہی پڑھے ناتمام نہ چھوڑے ۸ طالب علم صاحب ہمت ہو آج کا
شغل کل پر نہ ڈالے علم مکتوب کو سینہ مین محفوظ رکھے علم در سینہ باید نہ در سفینہ عالم پرہیزگار
ہونا ضرور ہی تا اسکا علم انفع اور اُسکے فوائد اکثر ہون **علم سے** ذکر و فکر مولی و نجات آخرت
مقصود ہی ورنہ فضول ہان مدار نیت پر ہی فکر کم ان کان من غیر الحبیب + ما لکم من
نشأۃ الاخری نصیب + فاغسلوا یا قوم عن لوح الفواد + کل علم لیس ینجی فی المعاد +
علم آداب نبوت حاصل کرنا واسطے اقتدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ضرور ہی بیان
فضائل علم و اقسام علوم داعی الرشاد و ناصح العباد مین مؤلف کے بخوبی مذکور ہے وہب بن
منبہ کہتے تھے شریف جب علم پڑھتا ہی تو متواضع ہو جاتا ہی وضیع جب علم پڑھتا ہی متکبر
بن جاتا ہی **حدیث** قیامت کے دن سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جو عالم تو کہلایا مگر لوگ
اُس کے علم سے فائدہ نہ اُٹھائین علما کی فضیلت کو کچھ حد نہین دنیا و آخرت مین یہ لوگ اعلی
درجات رکھتے ہین ایک انکا شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہی خشیت کے سبب پھر جو
عالم لہو ولعب و بدعت مین مشغول ہو ہزار شیطان اُسکے رفیق ہوتے ہین علم کا رتبہ نبوت
کے بعد اور شہادت کے اوپر ہی افضل صدقہ یہ ہی کہ آدمی علم کو سیکھ کر اور ون کو سکھائے
خوف خدا و اتباع سنن ہدی کا طریق بتلائے ایسا علم راہ جنت دکھلاتا ہی حضور مجلس علم بہتر
ہی ہزار رکعت نفل سے اور ہزار بیمارون کی عیادت سے اور ہزار جنازون پر جانے سے
اور علم کی افزونی عبادت کی افزونی سے بہتر ہی وملاک الدین الورع اور دین کی اصل
پرہیزگاری ہی جسنے علم سیکھا پھر اُس علم کو پھیلایا آئیگا وہ دن قیامت کو ایک امیر ہوکر
سب سے زیادہ نشر تالیف سے ہوتا ہی تعلیم لسانی تاحیات فانی باقی رہتی ہی اور بقا

تعلیم تالیفی کا ایک عمر دراز مسبب ہوتا ہی حق تعالیٰ قرآن شریف مین ستر جگہہ سے زیادہ
عمل صالح کی تاکید اور مدح فرماتا ہی تو مسلمان کو ضرور ہی کہ عمل صالح کی طرف متوجہ ہو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہی تو توفیق دیتا ہی
عمل صالح کی قبل موت کے معاذ نے کہا عمل صالح وہ ہی جس مین چار باتین ہون علم صبر نیت خلوص
اور ادائے فرائض وحقوق عباد ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی شخص فضل
نزدیک اللہ کے جو کہ معمر ہوا اسلام مین بسبب تسبیح وتکبیر وتہلیل کے اور فرمایا وہ آدمی سب سے
بہتر ہی جسکی عمر دراز ہوا اور عمل نیک ہون ف صلاحیت مومنون کی صفتون مین سے ایک
عمدہ صفت ہی اسی کی انبیا علیہم السلام نے آرزو کی ہی سلیمان علیہ السلام نے فرمایا وادخلنی
برحمتک فی عبادک الصالحین اور یوسف علیہ السلام نے فرمایا توفنی مسلما والحقنی
بالصالحین اعمال صالحہ بہت ہین از انجملہ طلب علم قرآن وحدیث ومسائل میراث بیٹھنا پاس
اہل علم کے اکرام اہل علم کا داخل تعظیم خدا ہی پھیلانا علم کا خلق مین اور سکھانا طریق خیر کا زبان سے
یا تالیف کتب سے ترک کرنا جھگڑے کا خواہ محق ہو یا مبطل پیشاب وپاخانہ کی طہارت بطریق
مسنون کرنا پورا وضو کرنا بعد وضو کے کلمات ماثورہ کا پڑھنا تحیۃ الوضو پڑھنا اذان اور جواب
اذان کا دینا اور دعائے وسیلہ مانگنا مسجد بنانا مسجد کا صاف پاک رکھنا ملازم مسجد رہنا نماز پنجگانہ
کی محافظت کرنا اور نمازون کا جماعت سے ادا کرنا سنت مؤکدہ اور نفل نمازون کا ادا کرنا
بیٹھا رہنا مصلے پر بعد نماز صبح وعصر تا طلوع وغروب آفتاب اور اذکار ماثورہ پڑھنا
نماز پڑھنا درمیان مغرب وعشا کے نماز تہجد اور نماز چاشت کا پڑھنا اور صلوۃ التسبیح پڑھنا
غسل جمعہ کرنا اور اول وقت جمعہ کو جانا سورۂ کہف کا روز جمعہ کو پڑھنا درود شریف کثرت
سے پڑھنا خصوصًا روز جمعہ مین زکوۃ وصدقہ فطر وقربانی کا ادا کرنا قناعت کرنا اور ہاتھ
کی کمائی سے کھانا صدقہ دینا اور صدقے پر آمادہ کرنا اور پوشیدہ صدقہ دینا کھانا کھلانا
بھوکے کو پانی پلانا پیاسے کو کپڑا پہنانا ننگے کو یہ افضل اعمال ہین احسان کا شکر ادا کرنا

اعمال صالحہ کے بیان مین

محسن کا بدلا کرنا یا اُسکو دعا دینا روزہ فرض ونفل رکھنا قیام شب رمضان واعتکاف تلاش
لیلۃ القدر اور زندہ رکھنا ہر دو شب عیدین کا کھانا کھلانا صائم کا۔ پڑھنا قرآن شریف
کا نماز مین اور غیر نماز مین بہت سا ذکر کرنا اللہ کا سراً وجہراً اور مداومت کرنا اُسپر کلمات کفارہ
مجلس کا کہنا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا کہنا استغفار کرنا کثرت سے دعا مانگنا بازار وغفلت
کی جگہ مین ذکر اللہ کرنا اکل حلال کا طالب ہونا تجارت مین سچ بولنا مدیون ومہموم ومکروب کا کلمات
ماثورہ کہنا آنکھ کا بند رکھنا نامحرم سے وفا کرنا شوہر کا حق زوجہ کو اور زوجہ کا حق زوج کو
اور اطاعت کرنا شوہر کی خرچ کرنا زوجہ وعیال پر اولاد کو ادب سکھانا پیروی کرنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پر بسم اللہ کہنا اور بعد اکل اللہ کی حمد کرنا امر بالمعروف نہی عن المنکر
بجالانا مسلمان کا عیب پوشیدہ رکھنا خدا تعالی کے حدود پر قائم رہنا حفظ شرمگاہ کرنا اور
مان باپ کے ساتھ نیکی وصلہ وطاعت واحسان وخدمت بجالانا اور اُنکے دوستون کے
ساتھ بعد اُنکے سلوک کرنا صلۂ رحم کرنا اگرچہ دوسرا اُسکو قطع کردے یتیم پر شفقت کرنا اور
اُسکا کفیل ہونا اور زنان بیوہ ومساکین ویتامی پر خرچ کرنا اخوان الصالحین وزائرین اور
مہمان کا اکرام کرنا اور اُنکی ملاقات کو جانا مسلمانون کا کام کاج کر دینا اُنپر سرور کا داخل کرنا
شرم وحیا کرنا خوش اخلاق نیکخو ہونا سلام کا پھیلانا مصافحہ کرنا غصہ کا پی جانا باہم لوگون
مین اصلاح کرنا خاموش رہنا اچھی بات کہنا سچ بولنا ایذا کی چیز راہ سے دور کرنا وعدہ و
امانت کا پورا کرنا اللہ کے لیے محبت رکھنا غائبانہ برادر مسلمان کے لیے دعا کرنا جلدی کرنا توبہ
مین اور بجالانے مین حسنہ کے بعد سئیہ کے مداومت کرنا عمل صالح پر اگرچہ قلیل ہو خوف سے
اللہ تعالی کے رونا موت کا یاد کرنا امید کا کوتاہ کرنا عمل صالح کی طرف شتابی کرنا اللہ سے
خائف رہنا اللہ سے امیدوار رہنا اللہ سے سوال عفو وعافیت کرنا بلائے نفس ومال ومرض
ونحوہا پر صابر رہنا بیمار کی عیادت کرنا اور بیمار کے لیے دعا کرنا ہمراہ جنازے کے
جانا مردہ کے لیے دعا کرنا اُسپر ثنا کہنا زیارت قبور کرنا آل واصحاب سے محبت رکھنا

اعمال سئیہ کے بیان مین جن سے پرہیز کرنا واجب ہی

۱ ریا سے بچنا ۲ ترک کرنا سنت کا اور مرتکب ہونا بدعت وہوی کا ۳ جھوٹ باندھنا نبی علیہ السلام پر ۴ علما کو ضائع کرنا اور اُن سے بے پروا ہونا ۵ علم کا چھپانا ۶ علم پر عمل نہ کرنا ۷ راستہ مین یا سایہ مین یا اُترنے کی جگہہ مین پاخانہ پھرنا ۸ پیشاب کا کپڑے مین لگ جانا اور اُس سے پرہیز نہ کرنا ۹ ترک کرنا بسم اللہ کا وضو پر ۱۰ نکلنا مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے ۱۱ حاضر نہ ہونا جماعت مین بغیر عذر کے ۱۲ ترک کرنا نماز عصر کا جماعت سے بلا عذر ۱۳ تمام نہ کرنا رکوع وسجود کا اور سیدھا نہ کرنا پشت کا اور تارک خشوع ہونا ۱۴ گذرنا سامنے سے نمازی کے ۱۵ ترک کرنا نماز کا عمداً اور بیوقت پڑھنا براہ اسنے وسیکی ۱۶ زکوۃ نہ دینا مال کی ۱۸ بھیک مانگنا باوجود غنا کے ۱۹ دینے والے کی ناخوشی کے ساتھ مال کا لینا ۲۰ سائل کا سوال رد کرنا لوجہ اللہ ۲۱ روک رکھنا مال کا اور جمع کرنا براہ بخل شدید ۲۲ منع کرنا آب وطعام سے اور نہ دینا کسی کو ۲۳ رمضان مین بلا عذر روزہ نہ رکھنا ۲۴ روزہ دار کا غیبت کرنا اور فحش ودروغ بکنا ۲۵ صدقہ فطر نہ دینا ۲۶ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۲۷ قرآن سیکھ کر بھول جانا ۲۸ مجلس کو بے ذکر خدا ورسول رکھنا ۲۹ درود نہ بھیجنا حضرت پر وقت ذکر حضرت کے ۳۰ حرام کمائی کرنا اور کھانا اور پہننا ۳۱ ناپ تول مین کمی کرنا دھوکا دینا بیع مین احتکار کرنا بیع وشری مین کذب وحلف کرنا ۳۲ ایک شریک کو دوسرے شریک کی خیانت کرنا ۳۳ قرض سے نہ بچنا ۳۴ ادائے قرض مین بلاوجہ وغنا دیر لگانا ۳۵ جھوٹی قسم کھانا لین دین مین ۳۶ سود کھانا ۳۷ غصب کرنا زمین وغیرہ کا ۳۸ مزدور کو مزدوری نہ دینا ۳۹ نظربازی کرنا ۴۰ اجنبیہ سے خلوت کرنا اُسکو ہاتھ لگانا ۴۱ ترک عدل کرنا درمیان بی بیون کے ۴۲ ازواج وعیال کا بترک نفقہ ضائع کرنا ۴۳ عورت کو شوہر پر بھڑکا دینا ۴۴ راز باہمی زن و مرد کا افشا کرنا ۴۵ رشوت لینا یا دینا یا دلوانا ۴۶ مظلوم کو بے مدد چھوڑ دینا اور اُسکی نصرت نکرنا ۴۷ جھوٹی گواہی دینا ۴۸ مداہنت کرنا امر ونہی مین ۴۹ غیر کو امر ونہی کرنا اور خود قول وفعل مین برخلاف اُسکے عمل کرنا ۵۰ مسلمان کا ہتک ستر کرنا اُسکا عیب تلاش کرنا ۵۱ شراب پینا بیچنا

خرید نا بیچنا ۵۱ زنا کرنا خصوصًا ساتھ زن ہمسایہ کے اور اُس عورت سے جسکا خاوند غائب ہو
۵۳ لواطت کرنا بہیمہ سے صحبت کرنا دبر زن مین یا حیض کی حالت مین ۵۴ جان سے ارنا خود کشی
کرنا ۵۵ ارتکاب صغائر و محقرات ذنوب اصرار گناہ پر کرنا ۵۶ ماں باپ کا نافرمان ہونا ۵۷ قطع رحم
کرنا ۵۸ ہمسایہ کو ستانا اُسکا حق نگاہ نہ رکھنا ۵۹ بخل کرنا ۶۰ گالی گلوج بدزبان ہونا ۶۱
کسی کے گھر مین جھانکنا ۶۲ کسی کی بات پر کان لگا کر سننا اور وہ لوگ اُسکا سننا ناخوش رکھتے
ہون ۶۳ غصہ کرنا خفا ہونا غضب مین آنا ۶۴ برادر مسلمان کا عذر قبول نہ کرنا ۶۵ چغلخوری کرنا
۶۶ غیبت و بہتان باندھنا ۶۷ حسد کرنا کبر و عجب و فخر کرنا ۶۸ جھوٹ بولنا دوزبان ہونا ۶۹ مسلمان
کو حقیر جاننا ۷۰ خلاف وعدگی کرنا خیانت کرنا غدر کرنا ظلم کرنا ۷۱ شرار و اہل بدع کو دوست
رکھنا ۷۲ جادو کرنا کاہن کے پاس جانا نجومی کی تصدیق کرنا ۷۳ صحبت بد مین بیٹھنا ۷۴ عورت
کا تنہا سفر کرنا ۷۵ یتیم کا مال ناحق ناروا کھانا ۷۶ بالائے قبور نشست کرنا **ف** فسق کہتے ہین گناہ
کو وہ دو قسم ہے صغیرہ و کبیرہ اُن مین چار گناہ دل سے علاقہ رکھتے ہین شرک کرنا اور گناہ ہون پر
اصرار اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اللہ کے مکر سے بے پروا رہنا اور چار زبان سے جادو کرنا
جھوٹی گواہی دینی جھوٹی قسم کھانی کسی نیک مرد یا نیک زن کو زنا کی تہمت لگانی اور تین پیٹ سے
شراب پینا یتیم کا مال کھانا سود لینا اور دو آگے پیچھے سے زنا اور لواطت اور دو ہاتھ سے
چوری کرنی کسی کو ناحق مار ڈالنا اور ایک پانون سے کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور ایک
تمام بدن سے ماں باپ کی نافرمانی کرنی اُنکو ستانا اُنکے سوا اور بھی کبائر ثابت ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ جب سفر سے آوین تو رات کو اپنی عورتون پاس داخل ہون
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھ حق ہین عیادت کرے
اُسکی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اُسکی تجہیز و تکفین مین جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے
اُسکو اور سلام کرے اُسپر جب وہ ملے اور جواب مین اُسکے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور
خیر خواہی کرے اُسکی جب غائب ہو یا حاضر حضرت علیہ السلام نے فرمایا نہ اُٹھاوے

کوئی شخص اپنے بھائی کو اُسکی جگہ سے اٹھادیا اور پھر بیٹھ جاوے اُسکی جگہ مین آدمی مستحق ہی اپنی جگہ کا اگر
اُٹھ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہی اپنی جگہ کا **ف** زیست چار قسم پر ہی ملائکہ کی
زیست طاعت مین ہی انبیا کی زیست علم و انتظار وحی مین صدیقین کی زیست اعتقادی باقی
لوگون کی زیست اکل و شرب مین ہی۔

باب پندرھوان دلائل الناصحین فی ارشاد الغافلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای عزیز جان تو کہ اکثر خلق جناب احدیت سے غفلت کے سبب سے اُڑ مین ہی سنو مین سے ننانوے
آدمیون کا یہی حال ہی امام غزالی رح نے آٹھ سو برس سے پہلے فرمایا اب نوسو نود یہ لوگ غافل ہین اور
ایک ہوشیار غفلت کے معنی یہ ہین کہ کار آخرت کے خطر کی آدمی خبر نہ رکھے لوگ اگر خبردار ہوتے تو
تقصیر نہ کرتے نفس و شیطان آدمی کو آخرت کے کام کرنے سے روکتے ہین اذان ہو رہی ہے
بازار کو چلے ہین نماز کی پروا نہین دنیا کو نقد سمجھتے ہین اور آخرت کے کامون مین شک کرتے
ہین اور وہان کی دشواریون کو غفور رحیم کے لفظ سے بہلا دیتے ہین حالانکہ حق تعالے نے فرمایا
ولا یغرنکم باللہ الغرور اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا اور حق سبحانہ و
تعالی نے سب انبیا کو اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسواسطے بھیجا ہی کہ خلق کو خواب
غفلت سے بیدار کرے اور سبھون کو سنا دے کہ ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا
الصالحات یعنی سب دوزخ کے کنارے ہین مگر ایماندار پرہیزگار فاما من طغی و آثر الحیوۃ الدنیا
یعنی جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہوا اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے لگا وہ دوزخ مین پڑا کیونکہ
اُسکی خواہش کی مثل اُس پرانی چٹائی کی ایسی ہی جو دوزخ کے غار پر بچھی ہی جو شخص چٹائی پر
چلیگا خواہ نخواہ غار مین پڑیگا اور جسنے اپنی خواہش کے خلاف کیا وہ جنت مین داخل ہوا ونہی
النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفت الجنۃ

باب پندرھوان دلائل الناصحین فی ارشاد الغافلین
غفلت کے بیان مین

بِالْمَكَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ گھیری گئی ہو جنت کردہات مین اور گھیری گئی ہے دوزخ خواہشون مین جو اللہ کے بندے جنگل مین رہتے ہین اور پہاڑون مین کہ انمین عالم نہین ہوتے یہ لوگ خواب غفلت مین پڑے ہین کہ انھین کوئی بیدار نہین کرتا اب وہ وقت آیا ہو کہ لوگ شہرون مین رہتے ہین جب اُنکو تو حیدو نماز کے احکام سنائے جاتے ہین تو اپنی مصیبتین سناتے ہین اور گویا فرصت عبادت اُنکے حق مین ساعت نفخ صور ہوگئی کہ دم بھر مہلت نہ ملی اُنکا یہ اعتقاد ہوگیا ہو کہ نماز پڑھین تو روزی تنگ ہوگی ایسی حالت مین اگر عالم شہر منبر پر بیٹھا ہو اور نکتے بیان کرتا ہو اور رحمت الٰہی کے وعدے سے لوگون کو فریب دیتا ہو تو اُن لوگون کا حال غافلون سے بدتر ہو اُسکی مثال ایسی ہو کہ سونے والے کو جگا کر ایسی شراب پلاوے کہ اُس سے متوالا ہوکر گر پڑے تو یہ کمبخت پہلے تو ایسا تھا کہ ہر ایک کی آواز سنتا اور آسانی سے جاگ اُٹھتا اب ایسا ہوگیا کہ پچاس لاتین اُسکے سر پر ماری جائین تو بھی خبر تک نہ ہو اس تمام گفتگو سے معلوم ہوا کہ ہزار مین نو سو ننانوے آدمیون پر غفلت کا پردہ پڑا ہو اور غفلت کے طوق و زنجیر مین مقید ہین بعضون کو مال کی اور کسی کو باغون اور کھیتون کے سرسبز کرنے اور نئی عمارتین بنانے کی اور بعضون کو عورت اور اولاد کی محبت اور بعضون پر رسم و رواج و بدعت کی محبت کے طوق پڑے ہین اسی سلسلہ مین گرفتار ہین یہی سلسلہ قیامت کے دن آگ کی زنجیرون کی شکل ہوکے ان غافلون کے تمام بدن مین لپٹینگی غرض یہ لوگ کار آخرت سے بے خبر ہین یہ لوگ قدر نہین پہچانتے اللہ کی یعنی تعظیم اور تعریف نہین کرتے خدا تعالیٰ کی جیسی کہ تعریف اُسکے لائق ہو اسی طرح قدر نہ پہچانی رسول علیہ السلام کی اور دین اسلام کی جیسا کہ حق رسول ؐ اور دین اسلام ہو **امام غزالی** رہ فرماتے ہین نفس پرور بے بہرہ لوگ جو اس زمانے مین نکلے ہین صوفیون کی بنی ہوئی واہیات باتین کچھ سیکھے ہین علم اور علما کی مذمت کرتے ہین یہ لوگ مار ڈالنے کے قابل ہین کہتا ہو **مؤلف مسکین** کہ یہ جاہل کہتے ہین کہ قرآن و حدیث مین کچھ نہین جو کچھ عرفان ہو ہمارے سینون مین ہو ایسی باتون سے آپ بھی گمراہ ہوتے ہین اور لوگون کو گمراہ

کرتے ہین جو لوگ معصیت مین گرفتار ہوتے ہین اور حق تعالی کی حدون اور حکمون سے
دست بردار ہوگئے اُنکی نادانی سات وجہ سے ہوتی ہی پہلی وجہ اس فرقے کے نادانی کی یہ ہی کہ
پیچون کو چگونگی کے ساتھ ڈھونڈا جب نہ پایا تو اُسکی خدائی سے انکار کیا اُنکی مثل ایسی ہی جیسے
کوئی شخص اپنا خط دیکھے اور سمجھے کہ یہ آپ سے آپ پیدا ہوا ہی یا یہ خط ہمیشہ سے لکھا ہوا تھا
دوسری وجہ وہ گروہ جو آخرت کا معتقد نہ ہوا کیونکہ وہ لوگ یہ سمجھے کہ آدمی گھاس پات کے مانند
ہی جب مرجائیگا نیست ہو جائیگا اُسپر نہ عتاب ہی نہ حساب نہ اُسپر عذاب تیسری وجہ جو جناب حضرت
الہ قیامت کا ایمان تو رکھتے ہین مگر ضعیف اور کہتے ہین کہ حق تعالے کو ہماری عبادت کی
کیا حاجت ہی اُسکے نزدیک عبادت اور گناہ برابر یہ جاہل قرآن شریف مین نہین دیکھتے کہ
حق تعالی ارشاد فرماتا ہی ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ ومن جاھد فانما یجاھد
لنفسہ ومن عمل صالحا فلنفسہ جسنے اپنے تئین پاک کیا اُسنے اپنے تئین پاک نہین کیا
مگر اپنی ذات کے واسطے جسنے کوشش کی اُسنے کوشش نہین کی مگر اپنی ذات کے واسطے جسنے نیک
کام کیے تو اپنی ذات کے واسطے اسکی مثال اُس شخص کی سی ہی جو کہے طبیب کو اس سے کیا کہ مین اُسکا
حکم مانون یا نہ مانون اُسکا یہ کہنا تو سچ ہی لیکن وہ ہلاک ہو جاویگا بسبب پرہیز نہ کرنے کے
چوتھی وجہ یہ کہ شریعت سے بے خبر ہو کر کہتے ہین کہ شرع حکم فرماتی ہی کہ خواہش غصہ ریا سے
دل کو پاک کرو اور یہ امر ممکن نہین یہ غافل نہین سمجھتے کہ شرع نے یہ حکم نہین فرمایا ہی کہ غصہ وغیرہ
کو دور کرے بلکہ یہ حکم کیا ہی کہ اُنھین ادب سکھاؤ کہ شرع کی حدین نگاہ رکھین اور گناہ کبیرہ سے
دور رہین تاکہ غفور رحیم اُنکے گناہ صغیرہ بخشدے پانچوین وجہ یہ کہ کہتے ہین کہ خدا تعالی
کریم اور رحیم ہی ہمپر رحم ہی فرماویگا اور یہ نہین جانتے کہ جس طرح وہ کریم ہی شدید العقاب بھی ہو

	سچ ہی لیکن پھر بھی اُسکے مقابل ساتھ ہی ہوگا غفلت ہی ثانی زعم باطل ساتھ ہی		غافلان کہتے ہین نادانی سے اللہ ہی رحیم اہل دنیا کو نہین جہل مرکب سے نجات	

اور یہ نہین دیکھتے کہ جب تک لوگ کھیتی اور سوداگری نہین کرتے مال ہاتھ نہین آتا اور جبتک

انسان کی نادانی کے سات اسباب کا بیان

محنت نہین کرتے علم نہین سیکھتے اور یہ نہین کہتے کہ خدا کریم و رحیم ہر بے کھیتی اور سوداگری کیے
آپ روزی دیتا ہر **چھٹی وجہ** یہ کہ کہتے ہین کہ ہم ایسے درجے پر پہونچے ہین کہ گناہ ہمارا کچھ نقصان
نہین کرسکتا اور اکثر یہ احمق ایسے ہین کہ اگر کوئی شخص بے ادبی کی بات اُنسے کریگا اور اُنکا غرض
در یا توڑے تو تمام عمر یہ اُسکی دشمنی مین رہتے ہین اور ایک نوالہ نہ ملے تو تمام جہان اُنکی آنکھو نمین
تاریک ہو جاتا ہر صد یقین توبہ کرتے ہین اور یہ سمجھتا ہر مجھ کو توبہ کی حاجت نہین **سا تو ین**
وجہ غفلت کی بدولت پیدا ہوتی ہر کسی گروہ کو دیکھا کہ اباحت کی راہ چلتے ہین اور صوفیون کا
لباس پہنکر تصوف اور ولایت کا دعوی کرتے ہین اُس فرقہ کو یہ طریقہ خوش آتا ہر ایسا آدمی سمجھانے
سے درست نہین ہوتا اور یہ گروہ اکثر اُن لوگون مین سے ہر جنکے دلون پر پردہ پڑا ہر فلن یھتدوا
اذا ابدًا اور اگر تو بلاوے اُنکو طرف ہدایت کے پس ہرگز نہ راہ پاوینگے اُسوقت کبھی **بعض**
لوگ آخرت سے غافل تو نہین لیکن اعتقاد باطل کرکے راہ حق سے بھٹک گئے ہین اُنکی پانچ
خالین ہین **پہلی مثال** یہ کہ کچھ لوگون نے آخرت سے منکر ہوکر یہ اعتقاد کیا ہر کہ آدمی جب
مرجاتا ہر تو نیست و نابود ہو جاتا ہر جیسے گھاس کہ خشک ہو جاتی ہر اور چراغ گل ہو جاتا ہر
یہ سمجھ کر عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے ہین اُنکی عقل کا یہ حال ہر کہ دنیا مین جو رنج پیش
آنے والا ہر اُسکے خوف سے سرِدست بہت رنج کھینچتے ہین تو اگر عاقبت مین کسی خطر کا اعتقاد
رکھتے ہوتے تو اُسے آسان نہ جانتے اسکا علاج یہ ہر کہ بہشت اور دوزخ اور پرہیزگار اور
گنہگار مردون کا حال مطالعہ کرے یا سنے پیر کامل اور عالم پرہیزگار کی صحبت جس کسی کی مدد
نہین کرتی وہ شقاوت مین رہتا ہر **دوسری مثال** بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ دنیا تو یقینی ہر
اور آخرت مین شک ہر اور یقینی چیز کو مشکوک چیز کے بدلے ہاتھ سے نہ کھونا چاہیے اس تحیر
کا علاج یہ ہر کہ دوا کی تلخی تو یقینی ہر اور شفا وہمی اور مشکوک ہر اور سفر دریا کا خطرہ تو یقینی
ہر اور تجارت کا نفع مشکوک مگر پیاس کی حالت مین کوئی شخص تجھ سے یہ بات کہتا ہے کہ
پانی نہ پینا اس مین سانپ نے سر ڈالا تھا تو پانی پینے کی لذت تو یقینی ہر اور سانپ کا زہر مشکوک

غفلت والون کے [illegible]

پھر تو پانی کیون ہاتھ سے رکھدیتا ہی اسی واسطے ہم کہتے ہین کہ دنیا کی لذت بھی سو برس سے
زیادہ نہین ہی جب گذر گئی تو خواب وخیال تھی اور آخرت تو ہمیشہ ہی اور ہمیشہ کی تکلیف ومصیبت
نہین اُٹھ سکتی **تیسری مثال** بعض لوگ کہتے ہین کہ آخرت قرض ہی اور دنیا نقد اور نقد مال
قرض سے بہتر ہوتا ہی اتنا نہین جانتے کہ نقد قرض سے جب بہتر ہوتا ہی کہ قرض کے برابر ہو اور
اگر قرض ہزار ہو نقد ایک تو قرض ہی بہتر ہی **چوتھی مثال** بعض لوگ کہتے ہین کہ جس طرح یہان
ہم ناز ونعمت مین ہین اسی طرح وہان بھی رہین گے اسکا علاج یہ ہی کہ یہ سمجھ لے کہ جو کوئی فرزند
کو عزیز رکھتا ہی اور غلام کو ذلیل وہ فرزند کو تمام دن مکتب مین معلم کی قمچی کے نیچے رکھتا ہی اور
غلام کو اُسکے حال پر چھوڑ دیتا ہی کیونکہ وہ اُسکی بدبختی کی کچھ پرواہ نہین رکھتا **پانچوین مثال**
کچھ لوگ کہتے ہین کہ خدا رحیم وکریم ہی بہشت دینے مین کسی سے دریغ نہ رکھیگا اگر کرم اور رحم
کے یہی معنی ہین تو بغیر بوئے کاٹ لے تو زراعت اور تجارت اور طلب معاش کیون کرتا ہی صبر کر
اور بیکار رہ کہ خدا کریم اور قادر ہی کہ بے جوتے بوئے گھاس پیدا کرتا ہی رزق کے معاملے مین
وہ خود ارشاد فرماتا ہی وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها باوصف اسکے تو اُسکے
اس کرم اور رحم کا جب ایمان نہین رکھتا اور آخرت کے باب مین کہ وہ خود فرماتا ہی وان لیس
للانسان الا ما سعی باوصف اسکے خواہش نفس کی پیروی کرکے جنت کی آرزو رکھنی حماقت ہی
سبب اسکا ضلالت وغفلت ہی **نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا** لوگ ایسے ہین جیسے
سو اونٹ تو اُن مین کوئی راحلہ یعنی لائق سواری کے نہین پاتا حدیث مین ہی کہ جو کچھ بنی اسرائیل
پر گذرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونیوالا ہی جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے
ہوتی ہی یعنی بلا تفاوت یہانتک کہ اگر اُن مین کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس
امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھ فقط اُنکے
بدعیات وتحریفات ہی مین نہین کریگی بلکہ کبائر ذنوب مین بھی اُنکی مقلد بنے گی **حدیث
مرفوع مین ہی** نزدیک ہی کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اسلام کا فقط نام اور قرآن

کا فقط نقش باقی رہیگا مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت ہونگے لیکن ہدایت سے ویران ہونگی کوئی اُن مین دین کی راہ پر نہ ہوگا مطلب یہ کہ اسلام کا نام فقط رہجاوے گا لوگ گمراہی کے راستے پر جمع ہوجاتے ہین اور ہدایت کے راستے سے نفرت و ضد ہے جو کام خدا ورسول کے حکم کے موافق ہے تو اُس مین لوگون کو شرارت و فساد کرنا ضرور ہوتا ہے جہان کہین گناہ کبیرہ و حرام و لہو و لعب ہو اُسپر خوش ہوتے ہین اور اُسپر فخر کرتے ہین وزین لہم الشیطان اعمالہم اور شیطان اُنکے کامون کو بھلے دکھاتا ہے پس اُس مین مشغول رہتے ہین ظاہر دنیا مین جسکا غلبہ دیکھین کہین اسی سے خوش ہے وہم عن الآخرۃ ہم غفلون اور وہ آخرت سے وہی ہین غافل جو شخص ایک لحظہ بھی خدا سے غافل ہوگا اُسکا جلیس سوائے شیطان کے کچھ نہوگا

غفلت کرا رہی ہے یہ ساری شرارتیں	بنوا رہی ہے رہنے کو بھی عمارتیں
اللہ ری دلیریاں بل بے جسارتیں	دنیا کمائیں دین کی کر کے خسارتیں
غفلت کا کر علاج کہ اصلی مرض ہے یہ	تیرا ہی کچھ بھلا ہے ہماری غرض ہے یہ
غفلت نہو تو کینہ نہ بغض و حسد نہو	جھگڑا نہ ہو لڑائی نہ ہو رد و کد نہو
بھائی کے پیٹھ پیچھے کبھی ذکر بد نہو	انسان شکار کن صفت دام و دانہ ہو
غفلت سے اس جہان مین سارا فساد ہے	غفلت کو آ کے مار ہٹائین جہاد ہے

جب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی مگر یہ غم اُنکا لگا رہا کہ اب مین اور میری اولاد کسطرح جنت مین جاینگی اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے آدم اور بنی آدم کی تسلی کے لیے یہ حکم بھیجا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس جو آوے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پس جو کوئی پیروی کرے ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر اُنکے اور نہ وہ غم کھاوینگے ابن عباس نے کہا کہ اللہ جلشانہ کفیل ہوتا ہے اُس شخص کے لیے جو قرآن پڑھتا ہے اور اُسپر عمل کرتا ہے تو وہ گمراہ نہین ہوتا ہے دنیا مین اور نہین بدبخت ہوتا ہے عقبے مین پھر پڑھا اس آیت کو فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ جانتے ہو کہ وہ کون سی

ہدایت ہو وہ یہی قرآن مجید ہی تو بغیر اس ہدایت کی پیروی کے کوئی شخص جنت مین نہین جا سکتا
نجات نہین پا سکتا قیامت کے خوف اور غم سے نہین چھوٹ سکتا اور خاص کرکے اہل علم کے
حق مین فرمایا لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ البتہ بیان کروگے تم اُسکو واسطے لوگون کے
اور نہ چھپاؤگے اُسکو تو علم والون نے اس قرار وعہد کو توڑا اور انکیا مطلب کو چھپایا قرآن سمجھانے
کی کوشش نہ کی دنیا طلبی اور بے پروائی مین عمر گذاری نہ عبادت وخوف خدا کی ترغیب دی
نہ دوزخ کے عذابون سے اور قہر الٰہی سے ترہیب آپ رہے ان پڑھے سوا نیز بھی قرآن مجید
معنا تفسیر اور ترجمے کے ساتھ اور اُسکا سمجھنا ضروری ہی مومنون کو یہ خطاب ہو الم یان للذین اٰمنوا
ان تخشع قلوبھم لذکر الله وما نزل من الحق کیا نہین نزدیک آیا واسطے اُن لوگون کے کہ
ایمان لائے ہین یہ کہ عاجزی کرین دل اُنکے وقت یاد خدا کے اور جو کچھ اُتارا گیا ہو حق سے قرآن
ایسی چیز ہو کہ جسقدر کوئی ایماندار اُسکو پڑھیگا جتنا اُسکے معانی مین غور کریگا مطلب کو سوچے گا
سمجھیگا اُسی قدر ایمان تازہ اور قوی ہوگا عمل کی قبولیت روح کو تازگی دل کو فرحت ہوگی قلب
کے امراض دلون کی بیماریان دفعہ ہونگی فرمایا اللہ جلشانہ نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ
لَهٗ قَلْبٌ تحقیق بیچ اس قرآن کے البتہ نصیحت ہو واسطے اُس شخص کے کہ ہو واسطے اُسکے
دل آگاہ نہ اپنے دل جن مین شرک وبدعت ہو اور نہ اُنکا دین لہو ولعب ہو مطلب یہ کہ لوگ
ماہ محرم کے بدعات اور تماشون کو اور عرس میلون مین جو لہو ولعب واسراف وحرام کام ہوتے
ہین اور لوگ جس طرح سے چاہتے ہین دین اسلام کے مخالف عمل کرکے دعوے اسلام
کرتے ہین چوری ہو تو عراف وکاہن کے پاس جاتے ہین میت کی تجہیز وتکفین مین اور
شادیون مین جس طرح سے رواج ہو عمل کرکے تکیۂ کلام یہ کہدیتے ہین کہ اس عمل سے ایمان نہین
جاتا ہو جسکو ایمان حاصل نہین اُسکے جانے سے کیا غم ایمان عطائی چاہیے نہ کہ عاریتی جسکو اس
بات کی تحقیق منظور ہو وہ مجالس الابرار کا مطالعہ کرے صحابہ رضی اللہ عنہم کامل الایمان تھے اُنہین
کی اقتدا چاہیے نہ رواج ورسم وشرک وبدعت کی وہ امر بالمعروف کرتے تھے اور بُری باتون سے

صحابہ و آل رسول کی صفت میں

منع کرتے تھے اور بات بات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی منظور تھی صحابہ کی صفت یہ تھی سے

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جھکا دینے والے
خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

ابوبکر صدیق رضہ نے اپنا سارا مال دوبار راہ خدا میں موافق خوشنودی رسول خدا کے صرف کردیا اور بلال رض اور دوسرے غلام اور لونڈیوں کو کہ اسلام لائے تھے اور اس اسلام لانے کے سبب سے اُنکے مالک اُنکو ایذا دیتے تھے ان سب کو کافروں سے مول لیکر آزاد کردیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں اور ہجرت کے سفر کے سامان میں اور مسجد نبوی کی زمین کے خریدنے میں اپنے مال کو خرچ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض کے مال کو اس طرح سے صرف کرتے تھے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہی اور حضرت نے فرمایا کہ کسی کے مال سے مجھ کو اسقدر نفع نہیں ہوا جسقدر ابوبکر رض کے مال سے مجھ کو نفع ہوا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں پر حاضر تھے گریہ وزاری کرکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بھی آپکا ہوں اور میرا مال بھی آپکا ہی امیر المؤمنین علی رضہ سے روایت ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت علیہ السلام سے سنا ہی کہ آفتاب نے طلوع وغروب نہیں کیا ہی کسی پر بعد رسولوں کے کہ بہتر ہو ابوبکر رض سے اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے شب ہجرت میں اپنی جان رسول خدا پر قربان کردی جس سے خدا و رسول بہت خوش ہوے اور امام حسین رضی اللہ عنہ دین کی حفاظت او اہل بدعت و فاسقوں و فاجروں سے اجتناب کرنے میں گوے سبقت لے گئے راہ خدا میں جان و مال و خاندان اپنے کو نثار کیا پچیس حج پاپیادہ کیے یوم الجمعہ روز عاشورا ماہ محرم سنہ ۶۱ھ میں شہید ہوے اور حسن بن علی علیہما السلام بڑے حلیم کریم ورع تھے اسی ورع کے سبب سے دنیا ترک کردی خلافت چھوڑ دی بیس بار مدینہ سے مکہ کو واسطے حج کے پاپیادہ گئے تین بار سارا مال اپنا راہ خدا میں دیدیا شفا میں ہی کہ حق آل محمد کا پہچاننا دوزخ سے نجات دیتا ہی اور آل محمد کی محبت پل صراط پر گذار ہی اور آگ سے پناہ ہی حضرت نے فرمایا میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے

اہل بیت کے مقدمہ مین اسی طرح اصحاب کے حق مین فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی یا اسد سعدؓ و میرے اصحاب کے معاملہ مین بنالو انکو نشانہ میرے بعد بس جو انکو دوست رکھتا ہی میرے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر کوئی تم مین سے احد کے پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو بھی اُنکے ایک مدیا اُسکے نصف کے ثواب کو نہ پائیگا اور فرمایا فاطمہؓ میرے وجود کا ٹکڑا ہی روایت ہی علی رضؓ سے کہا انھون نے کہ عہد کیا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دوست رکھیگا مجھے مگر مومن اور نہ بغض رکھیگا مجھ سے مگر منافق اور فرمایا حضرتؐ نے جسنے حسنین کو دوست رکھا مجھے دوست رکھا اور جسنے اُن سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی صحابہ کو شرف صحبت رسول اللہ کے برابر کوئی عمل نہین ہو سکتا اللہ جلشانہ نے پایا صحابہ کے دلون کو بہت صاف اور لائق تربیت اختیار کیا اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے دی تھے بہت ڈرنے والے اللہ سے اور تھے بہترین اس امت کے صحابہ ایمان کامل رکھتے تھے جیسے کہ اللہ نے فرمایا اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی اور اُنکی طرف آیۂ محمد رسول اللہ والذین معہ مین صریح آئی ہے جس آدمی کا ایمان قرآن پر ہی وہ اُنکو دوست رکھیگا اللہ جلشانہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت مبعوث فرمایا کہ تمامی لوگ شرک و کفر کے دریا مین ڈوبے ہوے تھے اور صحراے ضلالت مین

میران نظم ولنعم ماقال

سب اہل روزگار تھے گمراہ یک قلم
مستور جب عذاب الٰہی عرب عجم
پر اُسنے عین وقت پر اپنا کیا کرم
پیدا ہوے نجات دہ
ندۂ امم
بنیاد شرک و کفر ضلالت کی ہل گئی
بھٹکے ہوون کو منزل مقصود مل گئی

اب وہ وقت آیا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہی

حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ دین پیدا ہوا تھا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا مین پس خوشحالی ہو واسطے غربا کے وھم الذین یصلحون افسد الناس من بعدی

من سنتی الخ وہی درست کرینگے اُس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو منجملہ اسباب غربت اسلام کے اختلاف معاصی اور پھیلنا بڑے بڑے گناہون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین المسلم اخو المسلم مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہو نہ ظلم کرے اسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر نہ جانے اُسکو ۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ نہین کامل مؤمن ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ وہ دوست رکھے واسطے اپنے بھائی کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو واسطے نفس اپنے کے ۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنی مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہین آپ ذرا بنظر انصاف اپنے حالات اور برادران دینی کے عادات کو دیکھو کہ کس طور پر ہین آپس مین عداوت و حسد و غیبت اور حقارت علانیہ ہو رہی ہے ارشاد نبوی کی کچھ پروا نہین جہالت مین جیتے ہین ضلالت مین مرتے ہین مؤمن بھائیون کو چاہیے کہ آنحضرتؐ کے فرمان کو بالراس والعین مانین اور سینہ صاف رہین بعض لوگ کچھ دنیوی معاملے کے سبب یا اختلافی مسائل کی بحث مین دوستی کاٹتے ہین حالانکہ حضور انور نے فرمایا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا ناتے کا فمن ہجر اخاہ فوق ثلث فمات دخل النار جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے اور اسی حال پر مرجاوے تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا اور حضرتؐ نے فرمایا مسلمان کو حلال نہین کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی سود خواری زبان درازی ہے مسلمان کی آبرو مین ناحق بڑی عداوت اُس شخص سے ہی ہوتی ہے جو موافق مذہب کے بدعت و شرک سے بچتا ہے جو شخص حلال و حرام و اسراف کی تمیز نہ رکھے وہی قابل دوستی کے ہوتا ہے اب دینی بھائیون کو لازم ہے کہ موافق ارشاد خداوند کریم کے انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم کے صلح کرین اور مل جاوین اور موافق حدیث المومن مرآۃ المومن کے سینہ صاف ہوجاوین نفاق کی بڑی خرابی ہے اور اتفاق کی خوبی قرآن و حدیث مین بہت آئی ہے کوئی شہر اس نفاق سے خالی نہین اس اتفاق کے فوائد و خوبی مین

جناب مولوی میرزا حیرت دہلوی اپنے اخبار کرزن گزٹ مین باربار تحریر فرماتے ہین اسد توفیق دیوے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان	اب اُسکا نگہبان اگر ہی تو خدا ہی
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے	اُس دین مین خود تفرقہ اب آکے پڑا ہی
جس دین نے تھے غیرونکے دل آکے ملائے	اُس دین مین خود بھائی سے اب بھائی جدا ہی

۳۳-اس زمانہ کے مسلمانون مین یہ عادت جاری ہی کہ شادی یا گھر باندھنے کے لیے ضرور فال دیکھتے ہین اور نجومی جو کہتا ہی اُسکی تصدیق کرتے ہین اور ساعت نیک ونحس دریافت کرتے ہین اور بعد حضور اہل محفل کے ساعت بد گذرنے کے منتظر رہتے ہین بچہ پیدا ہو تو زائچہ لکھواتے ہین اور اسد کے برابر دوسرون کو غیب دان جانتے ہین یہ سب امور شرک کے ہین علاج اُسکا یہ ارشاد قرآنی ہی کہ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اگر اسد تجھے ضرر پہونچاوے تو اُسکا دفع کرنے والا سوا اسد کے دوسرا نہین اور اگر خیر کا ارادہ کرے تو کوئی اُسکے فضل کا ٹالنے والا نہین ہی وہی مالک نفع اور نقصان کا ہی اور فرمایا مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا نہ پہونچی ہی اور نہ پہونچیگی کوئی مصیبت زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور نہ تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اُسکے مگر یہ کہ لکھی گئی ہی لوح محفوظ مین پہلے سے اُسکے کہ پیدا کرین ہم اُس مصیبت کو یا زمین پر یا تمھاری ذاتون پر غرض امور مذکورہ دین اسلام مین ممنوع ہین یہانتک گمراہی پھیل گئی کہ کسی عامل کے پاس کچھ دعا پڑھکر دم کرد کرکے کہتے ہین تو وہ کہتا ہی کہ اب راو کا کلام ہی حق تعالی فرماتا ہی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ اور جو طلب کرے سوائے اسلام کے کوئی دین پس نہ قبول ہوگا اُس سے اور وہ اپنی کوشش مین محروم رہیگا حدیث مین ہی جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اُس نے پس تحقیق الگ ہوا وہ اُس چیز سے کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلی اسد علیہ وسلم کے یعنے قرآن اور شریعت سے اور قبول نہ ہوگی نماز اُسکی چالیس دن رات کی جامع التفاسیر مین ہی یہ جو

عوام مین مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین سب دن اللہ ہی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جس دن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اُسکے حق مین نحس ہی اور جس مین طاعت اسکی کرے وہ مبارک ہی ؎

سعدہا و نحسہا دانستۂ　　تنگ آمری سعدی تو بابا تشستۂ

اور عوام سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین رہین وہی مبارک ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھ طاعت مین مصروف رہین وہ منحوس ہین ۴ لوگون نے شرک اسی کو سمجھا کہ بت کے آگے سجدہ کرین باقی قبرون کی پرستش جھنڈے کی پیٹھ کے نشان کی اور عرس میلون مین جانے کو عین عبادت ٹھہرایا ہی حال یہ کہ امور شرک و بدعت و ضلالت کے ہین جناب حالی نے کیا خوب فرمایا ہی ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر　　جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر　　کواکب مین مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنون پر کشادہ ہین راہین　　پرستش کرین شوق سے جسکی چاہین
نبی کو جو چاہین خدا کر دکھائین　　اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائین
مزارون پہ دن رات نذرین چڑھائین　　شہیدون سے جا جا کے مانگین دعائین
نہ توحید مین کچھ خلل اس سے آئے　　نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

غرض بدعت سئیہ کے سبب آدمی دین اسلام سے نکل جاتا ہی اور کوئی عمل اُس سے قبول نہین ہوتا ہی ۵ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بمجرد اذان کے سب لوگ نماز کے لیے حاضر ہوتے تا آنکہ منافق بھی جیسا کہ وارد ہی واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہین منافق نماز پڑھنے کو تو اُٹھتے ہین کاہلی سے لوگون کے دکھانے کو اور نہین یاد کرتے خدا تعالی کو مگر تھوڑا جب منافقون کی ایسی نماز ہو تو مسلمانون کی نماز جیسی اور ذوق و شوق اور اخلاص کے ساتھ پڑھنی چاہیے اور اللہ کو بہت یاد کرنا چاہیے اب لوگ اگر نماز

پڑھتے ہین تو سستی سے بے عذر بغیر جماعت کے اور بغیر تعدیل ارکان کے پڑھتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جسنے جلدی سے نماز پڑھی تھی فرمایا صل فانك لم تصل یعنی نماز پڑھ تحقیق کہ تو نے نماز نہ پڑھی ایسا تین بار فرمایا اور اچھی طرح نماز پڑھنی سکھائی ربیع بن خیثم جب فالج سے بیمار ہوگئے مسجد مین دو آدمی تھام کر لاتے لوگون نے کہا اللہ نے رخصت دی ہی کہا منادی رب جو حی علی الصلوۃ کہتا ہی اسکا علاج کیا ہی اس زمانے مین لوگ باوجود صحیح سالم ہونے کے جماعت کو حاضر نہین ہوتے ہین اللہ توفیق دیوے حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا کہا اُسکو حذیفہ نے ما صلیت نماز نہین پڑھی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اُس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا تو غیر طریقۂ اسلام پر حدیث جب بندہ ایک وقت کی نماز جان بوجھکر چھوڑتا ہی اُسکا نام دوزخ کے دروازے پر لکھا جاتا ہی ہر حال مین نماز کو کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کے پڑھنی چاہیے پانی سے نقصان ہو تو تیمم کفایت ہی بعض کہتے ہین کہ ہم کلمہ گو ہین اور کلمۂ طیب کلید جنت ہی سچ ہی کوئی کنجی ایسی نہین کہ اُسکے لیے دندانے نہون وہ اخلاص اور عمل صالح ہی اور باوجود ادائے نماز و روزہ بعض مسلمان دوزخ مین پڑے رہینگے اس مین کچھ شک ہو تو ربما یود الذین کفروا کی تفسیر دیکھو زکوۃ ہی نادر لوگ ہین کہ از روے حساب کے زکوۃ دیتے ہین بعض لوگ مطلق زکوۃ نہین دیتے یا کچھ تھوڑا دیکر ادا ہونیکا خیال کرتے ہین زکوۃ نہ دینے کا عذاب بہت بڑا ہی چنانچہ لکھا جنت کے دروازے پر لکھا ہی بخیل اور مانع الزکوۃ اور دیوث پر مین حرام ہون مانع الزکوۃ پر آسمان سے ہر روز لعنت اُترتی ہی ماہ رمضان مبارک کی برکت عام ہی بعض آسودہ لوگ روزہ نہین رکھتے دو تین روزے رکھ کے کفایت سمجھتے ہین روایت ہی کہ قیامت کے دن حضور انور ایک شخص کو دیکھین گے کہ فرشتے عذاب کر رہے ہین حضور فرشتون سے فرمادینگے کہ اسکا کیا گناہ ہی کہینگے جناب اسنے رمضان کا مہینہ پایا حضرت اکی معصیت کی

حضرت اسکے حق مین سفارش کرنا چاہینگے فوراً جناب الٰہی سے حکم ہوگا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کل خلق اللہ اکرمون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون اسکا دشمن رمضان ہے آپ فرمائین گے
مین اس شخص سے بیزار ہون جسکا دشمن رمضان ہے ۸ حج ہے باوجود صحت وسلامتی واستطاعت
حج ترک کر بیٹھے ہین یہانتک کہ بغیر حج کے مرجاتے ہین ناموری کے لیے شادیون مین ہزار دو
روپیہ خرچ کرتے ہین لیکن حرمین شریفین کی زیارت کے لیے سعی نہین کرتے ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مالک ہو خرچ کا کہ پہونچاوے اسکو طرف بیت اللہ کے اور حج نہ کرے
پس نہین ہے تفاوت اسپر اس مین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور جسپر حج واجب ہے اسکو
تاخیر سے جانا درست ہے مگر تاخیر کرنے مین خطرہ ہے اگر آخر عمر تک بھی حج نصیب ہوگیا تو فرض
ساقط ہوا اور نہ مرنے کے بعد سخت عاصی ہوگا ۹ زنا کاری یہانتک پھیلی ہے نہ خوف خدا
نہ خوف خلق بیوہ عورتون سے مرد والی عورتون سے اور ہمسایہ کی عورتون سے اور ساس اور
سالی سے سبب اسکا یہی ہے کہ آخرت کے عذابون کا یقین نہین غنیۃ الطالبین مین زنا کار دن
کی بڑی مذمت اور سخت عذاب مذکور ہے زناکار کہتے ہین کہ توبہ کرلیوینگے یہ خبر نہین کہ یکایک
ہوش وحواس کھوکر مرجاتے ہین اور بے ایمان ہوتے ہین مسئلہ اس امید پر گناہ کرنا کہ توبہ کرلیوینگے
کمال شرارت ہے اور غالباً موجب حرمان وطغیان مفسرین نے کہا ہے قتل کا مشورہ دینے والا
اور توبہ کے بھروسہ پہ گناہ کی جرأت دلانے والا شیطان تھا جوان مین بصورت پیر مرد شریک
اور صلاح دیتا تھا زنا سے کثرت موت کی ہوتی ہے زانی کو خدا تعالیٰ نظر غضب سے دیکھے گا
فرشتے اسکو زنجیرون سے جکڑکے دوزخ کی طرف کھینچین گے اہل دوزخ زانی اور زانیہ کی
شرمگاہ کی بدبو سے بیزار ہوکر رووینگے ایک دفعہ کا زنا ستر برس کے نیک عملون کو ناچیز
کردیتا ہے شرک اور کفر کے بعد بڑا گناہ زنا ہے مرد والی عورت سے جو زنا کریگا اسکو سخت
عذاب ہوگا عورت کا شوہر زانی کی تمام نیکیاں لے لیگا اور اسکے تمام گناہ لیکر زانی دوزخ مین
جاویگا جو شخص لواطت کریگا قبر مین اسکی صورت خنزیر کی سی ہوگی جو شخص لڑکے کو شہوت سے

بوسہ دیگا اُسکے منھ مین آتش کی لگام دینگے غرض نجات اُسکی بہت مشکل ہی ۱۰ شرابخواری
شراب خوار مردار سے بھی زیادہ بدبو ہوکر قبر سے نکلیگا اور اُسکی گردن مین شراب کی بوتل لٹکی ہوئی
ہاتھ مین پیالہ پکڑے ہوے اُٹھیگا اُسکے سبب میدان قیامت مین فضیحت ہوگا کہ یہ شراب خوار
ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب کو حلال جانے پس تحقیق وہ بیزار ہی مجھ سے اور مین
بیزار ہون اُس سے شراب خوار پر جنت حرام ہوتی ہی حدیث مین ہی جو نشہ دار چیز پیئے گا اُسکو
دوزخیون کا نچوڑ پلایا جاویگا حدیث مین ہی جسنے شراب پی اللہ اُس سے چالیس راتون تک
راضی نہین ہوتا اگر وہ مرگیا تو کافر مرگیا شرابی یہ عذر لاتا ہی کہ ترک شراب سے اعضا شکنی
ہوتی ہی اور شراب پینا بہت بیماریون سے بچاتا ہی یہ خیال غلط ہی شراب کی جب حرمت آئی
صحابہ نے مطلق چھوڑ دی کچھ عذر نہ لائے اگر شرابی کے زعم کے موافق بیمار ہوجاوے تو توبہ
کرکے مرنا بہتر ہی اس سے کہ شراب پینے کی حالت مین موت آئے اور غضب الٰہی مین گرفتار ہو
فضیل رح کے شاگردون مین سے ایک نے وقت موت کے کلمہ طیب کہنے سے انکار کیا فضیل
اپنے گھر مین آکر رونے لگے اور چالیس دن تک گھر سے باہر نہ نکلے پھر اُس شاگرد کو خواب مین
دیکھا کہ اُسکو گھسیٹے ہوے جہنم کی طرف لیے جاتے ہین کہا اللہ تعالےٰ نے کس سبب سے ایسے
عذاب مین مبتلا کیا کہا تین سبب سے ایک غمازی ۲ حسد ۳ مجھکو ایک بیماری تھی مین نے
طبیب سے سوال کیا اُسنے کہا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پیا کر اگر تو ایسا نہ کریگا تو یہ بیماری
تیری نہ جائیگی مین ایک سال عرصہ پیا کرتا تھا شراب خوارون کیواسطے عبرت انگیز بیان سنانے
سے یہی ایک حکایت کفایت کرتی ہی ۱۱ سود خواری و رشوت ترغیب مین ہی جس قوم
مین سود خواری شائع ہوگی اُن مین قحط پڑیگا آنحضرت نے لعنت کی رشوت لینے والے اور
دینے والے پر لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی اگر رشوت لیکر رعایت بیجا کی تھی تو بایان ہاتھ
داہنے کے ساتھ جکڑ دیا جائیگا پھر جہنم مین پھینکدیا جائیگا زبانیہ سود خوارون کو دوزخ مین
پھینکتے جاوینگے جیسے دیوانہ ہر چیز کو پھینکدیتا ہی سود خوار قیامت مین دیوانہ کے مانند کودتا

شرابخواری کی مذمت مین

سود خواری کی مذمت مین اور اسکے عذاب مین

اچھلتا کھڑا رہیگا سود کا مال رہے تک اُسپر خدا تعالی کی لعنت نازل ہوتی رہیگی حدیث مین ہے درہم
الربوا اشد من خمس وثلاثین زنیة یک درہم بیاج کا اشد ہے پینتیس زنا سے اللہ نے سود
کی سزا عذاب دوزخ مقرر کی ہے جو کوئی سود کھاتا ہے حق تعالی سے جنگ کرتا ہے سود خوار کے پیٹ
مین سانپ بھرے رہینگے باہر سے اُنکے پیٹون کی کیفیت نظر آئیگی حدیث مین ہے کم گناہ اُسکا
ایسا ہے جیسے کوئی اپنی مان کے ساتھ زنا کرے حدیث اللہ پر حق ہے کہ سود خوار کو جنت مین
داخل نہ کرے **بعض اہل علم نے** کہا ہے کہ سود خوار شکل مین سگ وخوک کے محشور ہوگا اسلیے
کہ وہ واسطے ربا خواری کے حیلہ نکالتے تھے جس طرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی
کے حیلہ نکالا تھا آخر اللہ نے اُنکو مسخ کردیا بندر سور بنا دیا **حضرت عمرؓ سے** روایت ہے اُنھون
نے کہا اخیر آیت سود کی حرمت کی آیت اُتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی آپ نے
سود کی تفسیر بیان نہین کی فدعوا الربوا والریبة تو چھوڑ دو سود کو اور جس مین سود کا شبہہ ہو
بعض دینی برادرون کے دل مین قوم کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جوش مین یہی تجویز سوجھ
رہی تھی کہ بہر حال کفار سے سود لینے کا فتوی جاری کرین تاکہ مسلمان فراغت شعار ہو جاوین اور
مسلمانون کے موجودہ تنزل وافلاس کو دور کرنے کے لیے سود کا لینا ضروری امر ہے مسموع
ہوا کہ اُنھون نے ایک فتوی نکالا اس اصل پر کہ ہمارے شہر دار الحرب ہین دار الحرب مین سود
لینا جائز ہے تو علما نے اُنکو بخوبی تنبیہ کی خوب جانو جس عالم کے دل مین خوف خدا اور رسول ہو
جسکو آخرت کی سزا و جزا کا پورا پورا تیقن ہو جسکو تھوڑا بھی اسلامی شریعت کا پاس و لحاظ
ہو بھلا وہ کس طرح ایک حرام چیز کو حلال بنانے کا فتوے دیگا اور کیونکر اُس کی حمیت دینی
اس امر کو قبول کرے گی ع

این خیال ست ومحال ست وجنون

اب رہی یہ بات کہ سود لینے سے قومی ترقی ہوگی یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ مسلمانون مین
سود لینے والے بھی اکثر موجود ہین تاہم ہم کو ترقی نظر نہین آئی اگر ترقی ہوئی تو تنزلی بھی پہنچا

خاک پڑے اُس ترقی پر جو حدود شرعی کے توڑدینے سے حاصل ہوتی ہو برباد ہوجاوے وہ مال و دولت جو حرام شی کو حلال بنانے سے فراہم ہوتی ہو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی شخص سود سے نہ بچیگا فان لم یاکلہ اصابہ من غبارہ وفی روایۃ من بخارہ جو شخص سود نہ کھاتا ہوگا اُسپر بھی کوئی غبار اُسکا پہونچیگا تو اس فتوے سے مخبر صادق کی خبر ٹھیک ہوئی کہ اب ہر شخص سود کھانے مین دلیر ہوگیا ہو جان ای عزیز نصوص حرمت ربوا مطلق ہین تو حدیث ضعیف اُسکے مقابلے مین حجت نہین ہوسکتی اور نہ اُس حدیث پر جو لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب ہو امام شافعی اور مالک واحمد و ابو یوسف متفق ہین اور وہ بھی درصورت دار الحرب کے ہو حربی سے تو ہمارے شہر احاطہ مدراس ودہلی وبنگالہ وغیرہ دار الحرب نہین ہین اور نہ متصل دار الحرب کے ہین اور ان مین شعائر اسلام اور احکام اکثر بخوبی جاری ہین اور کوئی امر شریعت کا مانع نہین ہو جیسے اذان پنجگانہ نماز کے لیے اور جمعہ وجماعت ونماز عیدین اور ذبح مین تاکید شدید ہو اگر کوئی مردار بازار مین بیچے بعد دریافت معلوم ہو کہ یہ غیر مذبوح ہو تو اُس شخص کو سرکار سے سزاے قید شدید مین گرفتار کرتے ہین اور مسجدون کی تعظیم کے لیے مزامیر موقوف کردیتے ہین اور مساجد کی آبادی کے لیے سرکار سے یومیہ وظیفہ مقرر ہو ایسا کوئی دار الحرب تم نے دیکھا ہو جس مین شعائر اسلام کی ایسی تعظیم ہوتی ہو اور ہر شخص خدا و رسول کی فرمانبرداری مین آزاد ہو کسی طرح روک ٹوک نہین اور نہ ہمارے شہرون مین اہل اسلام کے رہنے کے لیے کسی سے اجازت کی حاجت ہو نہین بیشک ہمارے شہر دار الاسلام ہین یہان کسی طرح سے سود لینا جائز نہین مولانا ابو الحسنات اپنے فتاوے مین امام محمدؒ کے زیادات سے تحریر فرماتے ہین دار الحرب عبارت از داری است کہ در ولایت کفار باشد و دران حکمے از احکام اسلام جاری نہ شود و کفار از اجراے احکام شرع مانع شوند بلکہ احکام کفر را علی سبیل الاشتہار جاری سازند و کسی از اہل اسلام بلا اجازت و امان کفار در انجا اقامت کردن نتواند انتہی چونکہ دار الحرب مین حربی کا مال خواہ مفت لو یا اُسکی خوشی سے سب طرح جائز ہو

ہندوستان کے دار الاسلام ہونیکا بیان

ثواب ربوا مستحق نہین ہوتا ہی جیسے سید اور عبد مین کیونکہ عبد اور جو کچھ کہ اُسکے ہاتھ مین ہی اُسکے
مولی کا مال ہی اور در المختار مین ہی لواجریت احکام المسلمین واحکام الشرک لا تکون
دار الحرب اجراے احکام اسلام سے جمعہ وعید ہی انتہی اور بعض دلائل دار الاسلام ہونے کا
منتہی الموعظہ مین گذرے حاجت اعادہ نہین اگر بعض علما کے اقوال سے دار الحرب ٹھہرائین
اور سود لینا جائز رکھین تو آرا مختلفہ ظنی مقابلے مین نصوص قطعی کے ہو نہین سکتے واللہ اعلم
باغیہم اگر سود پر جرأت کرتے ہین تو بشارت دوزخ کی اور عذاب الیم کی نصیب ہو یہان سود لینے
مین نہ قرآن وحدیث و فقہ مین اجازت ہی نہ اسپر کوئی دلیل اسپر بھی اگر کوئی عقلی باتین بنائے
تو اُسکے رد کرنے کے لیے بہت باتین ہین ۱۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو
عالمون کی ہدایت اور رحمت کے لیے بھیجا وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر. اور حکم کیا
میرے رب نے ساتھ مٹانے آلات لہو و رباب اور باجون کے تو آنحضرت علیہ السلام ہر سب
قسم کے باجون کو مٹا دینا ضروریات دین سے تھا اس زمانہ مین شادیون مین باجے بجانا اور
بسا امور محرمہ و بدعت کے مرتکب ہونا علامت اہل سنت وجماعت کی ٹھہری ہی انا للہ وانا
الیہ راجعون دارمی کی حدیث مین باجے بجانا بدعت سیئہ کرکے وارد ہی **اکسیر ہدایت**

سـ٥ مطبوع مطبع منشی نولکشور ۱۲

مزامیر کی حرمت مین

صفحہ ۴۹۳ مین ہی امام غزالی رح فرماتے ہین اکثر دو سبب سے ایمان مین خلل واقع ہوتا ہی ایک
یہ کہ کوئی شخص کسی بدعت باطل کا اعتقاد کرکے تمام عمر اُس مین بسر کرے اور خیال نہ کرے کہ یہ
عقیدہ بیجا ہی شاید موت کے وقت اُسکی خطا اُسپر حق تعالی کھولدے اسوجہ سے اُن عقائد کی
مضبوطی جاتی رہے اور اسی شک مین مرجائے بدبختی کو یہ خطرہ لگا ہوا ہی انتہی جب آدمی دنیا
سے بے ایمان گیا تو جانور اُس سے بہتر ہین کیونکہ اُنکو کسی بات کا اندیشہ نہین افسوس ہے کہ
باوجود ایمان مین خلل ہونے کے باجے بجانے والے کہتے ہین کہ اس سے ایمان نہین جاتا ۱۲

حال صاحب اقبال

اُمرا اور صاحب اقبال و جاہ کی یہ حالت ہی کہ شب و روز عیش و عشرت مین اوقات بسر
کرتے ہین اُنکا یہ بھی خیال ہی کہ ہمین خدا نے عیش کرنے کے لیے پیدا کیا ہی قرآن مجید کے

اوامر ونواہی سے وہ کوسوں دور ہین مجلس رقص وراگ مین خوش رہتے ہین قال اللہ و قال الرسول سے چین بجبین جس دل مین خدا اور رسول کی محبت نہ ہو وہ دل چھلنی ہوجائے اور جو پیشانی پانچ وقت خداے عرش کے حضور مین نہ جھکے جائے سیاہ ہو جائے اگر انکو کچھ فکر ہے تو ترقی دولت ہے اگر کچھ سعی ہے تو غفلت وضلالت خواب وخیال مین بھی غم آخرت نہین جیسے دنیا مین آرام وراحت مین ہین جنت مین بھی رہنے کا قیاس کرتے ہین ایسے خیال خام پر حق تعالی نے مذمت فرمائی بعض صاحب اقبال نماز تو پڑھتے ہین مگر نہایت جلدی کے ساتھ اور حکام کی ملاقات کے لیے نماز کو چھوڑ دیتے ہین اور بعض لوگ اپنی اولاد کو بغیر تعلیم قرآن وعلم دین کے انگریزی علم مین اسقدر مشغول رکھتے ہین کہ ان محض رہتے ہین اور جو خرچ گوکہ کتنا ہی زیادہ ہو باقیات صالحات سے شمار کرتے ہین اور علم کی تعلیم مین جو خرچ ہو اسکو فضول واسراف سمجھتے ہین خوب جانو کہ باقیات صالحات وہ ہی جو اپنی اولاد کو صالح چھوڑے اور علم دین اور عمل صالح کی تعلیم دیوے قرآن مجید صحیح پڑھائے تاکہ اس کو بسبب قیام اس تسلسل کے ہمیشہ ثواب ملتا رہے

جناب مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپور مواعظ حسنہ مین لکھتے ہین کہ بعض آدمی دنیا سے روسیاہ گناہگار جائینگے اور قبرون سے خوبصورت نورانی (جیسے چودھوین رات کا چاند) اٹھین گے اہل محشر دیکھ کر کہینگے یہ تو روسیاہ گناہگار مرے تھے ایسے نورانی کسطرح ہوے تب فرشتے جواب دینگے کہ انھون نے اولاد صالح چھوڑی تھی اس اولاد نے دعاء مغفرت اور ایصال ثواب سے یاد کیا اسوجہ سے یہ خوبی اور نور پایا افسوس ہے ان صاحبون کے حال پر جو اپنی اولاد کو رات دن انگریزی سکھاتے ہین اور نماز روزہ قرآن حدیث علم دین کے باب مین کچھ سعی نہین کرتے ایسی اولاد بالفرض اگر قابل فاضل ہوگئی اور بہت سا مال کما کر بڑے عیش مین بھی رہی تو ماں باپ کو پس ازمرگ کیا فائدہ حاصل ہوا ماں باپ بھی انکی فیض رسانی سے محروم اور یہ بھی بسبب غفلت دنیا کے امور اخروی سے بے بہرہ ہوے اس باب مین اگر کوئی نصیحت کرے تو وہ دیوانہ خیال کیا جاتا ہے اور ناقابل ہم اس زمانہ مین واعظین

واعظین شہر کے فتنہ کے بیان مین

کسی شہر مین وار دہوتے ہین تو بیان موت وعذاب قبر وحشر چھوڑکر اپنی کمائی کے لیے فتنۂ خفتہ کو بیدار کرتے ہین مسلمانون مین تفرقہ ڈال کے آپس مین لڑواتے ہین دنیا کمانے کے لیے پرہیزگارون کی صورت بنا رکھی ہی فروعات مین جھگڑا کرنا مسلمانون کے لیے ایک کبیرہ گناہ ہی عقل سلیم ہرگز تسلیم نہین کرتی کہ ایک امر مندوب یا مستحب کے لیے کبیرہ کا ارتکاب کیا جاوے وعظ وپند ایسے ہون جن سے ترقی اسلام اور اتفاق تمام مسلمانون سے محبت وصاف دلی ہو تفرقہ وعداوت کا خلل نہ ہو جو فساد کہ مسلمانون مین ہو رہا ہی جاتا رہے اور سب آپس مین سگے بھائیون کی طرح مل جائین ہر مسلمان سے کشادہ پیشانی پیش آوین اس باب مین جناب میرزا حیرت دہلوی نے قومی ہمدردی کی راہ سے نہایت تنبیہ اور نصیحت کی ہی اللہ انکو جزاے خیر دیوے **ایک عارف نے** ابلیس کو صحرا مین دیکھ کر پوچھا کہ تیرا کام مسجد وخانقاہ کے لوگون کو وسوسے مین ڈالنا اور عبادت مین خلل اور جماعت مین فساد ڈالنا ہی یہ سب چھوڑکر یہان کس لیے آسودہ بیٹھا ہی اُسنے جوابدیا کہ اس زمانہ کے علما میری نیابت کرتے ہین جو کچھ مجھے ضرور ہی اُسی کی کوشش کر رہے ہین اسلیے مین بے فکر ہون

	فارغم از کشمکش این وآن		کز برکات علماے زمان	
	حیلہ گریہاے فقیہان عہد		داشت مرا باز ازین جد وجہد	
	از پئے گمراہی کونین بس		یک تن ازین طائفہ بوالہوس	

غیبت کی برائی مین

١٥ جسکو دیکھو بے سبب لوگون کی غیبت زبان پر جاری اور کوئی مجلس اس سے خالی نہین اور بے خبر ہین اللہ کے غضب سے جو مردار گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہی علاوہ برین غیبت کرنے والا غیبت کو گناہ نہین سمجھتا ہی اور توبہ نہین کرتا ہی اس سبب سے غیبت زنا سے بدتر ہی حضرت امام اعظم رح نے کبھی کسی کی غیبت نہ کی اسلیے علما کہتے تھے کہ امام ابوحنیفہ اپنی نیکیون پر بڑے بخیل ہین کسی کو اپنی نیکی دینا نہین چاہتے ہین **قیامت کے دن** یہ ضعیف آدمی تھوڑی نیکیون سے آئیگا جب غیبت کے سبب وہ نیکیان برباد ہونگی تو وہ

مسکین ہلاک ہوگا ۱۶ نکاح ثانی کو عیب ٹھہراتے ٹھہراتے یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض بیوہ بیچاریان
زنا مین مبتلا ہوتی ہین اور ماں باپ اور برادرون کے ننگ کے سبب تنگ رہتی ہین
والیان بیوہ کی یہ حالت ہے کہ کہتے ہین کہ رسم نکاح ثانی کی ہمارے خاندان مین نہ ہونا چاہیے
دافع السفاح باتباع النکاح مین ہے مکروہ جاننے سے نکاح ثانی کے
اعمال مٹ جاتے ہین کیونکہ مقدمہ نکاح ثانی از جملہ ما انزل اللہ سے ہے اور ما انزل اللہ کو
مکروہ جاننا بدلائل آیات مٹ جانا عمل کا ہے ذلک بانہم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم
یہ سبب اسکے ہے کہ مکروہ رکھا تھا انھون نے اس چیز کو کہ نازل کیا ہے خدا نے پس کھو دیے
عمل اُنکے حمادیہ مین کنز العباد سے لایا ہے او لم یرض بسنۃ من سنن المرسلین فقد
کفر آیا نہین راضی ہوا کسی سنت پر سنتون سے پیغمبرون کے پس تحقیق وہ کافر ہوا ۵

	امروز قدر گوہر و خار ابرابر ست		باد سموم با دم عیسے برابر ست
	چون در مشام اہل جہان نیست امتیاز		سرگین گاؤ و عنبر سارا برابر ست

ہم سب امتیان نبی آخر الزمان کو لازم ہے کہ موافق حکم رب العالمین و سنت سید المرسلین پر عمل
کرین ہر امور کلی و جزئی مین شادی اور غمی مین رضامندی الٰہی و خوشنودی رسول باری
ڈھونڈھین اس زمانہ مین نکاح ثانی کے مقدمہ مین تین طرح کے لوگ ہین ۱- وہ لوگ ہین جو
باطن مین نکاح ثانی کو برا جانتے ہین ظاہر مین اچھا کام کہتے ہین ۲ وہ لوگ ہین کہ ظاہر و
باطن مین عیب لگاتے ہین اور بیواؤن کو نکاح سے باز رکھتے ہین یہ عوام ہین تیسری قسم کے
وہ لوگ ہین جو نہایت جاہلانہ برتاؤ کرتے ہین یہانتک کہ کوئی کسی بیوہ کو نکاح کرے یا کرا دے
تو وہ بیوہ کو بزور علٰحدہ ہی کرکے قوع نکاح پر انکار کرنے کے لیے مجبور کرتے ہین
یا زوج کو زبردستی سے طلاق دینے پر باعث ہوتے ہین آخر امر وہ بیچارہ اور
بیوہ بیچاری درگاہ الٰہی مین آہ و زاری کرتے ہین ارباب علم و فضل پر مخفی نہین کہ ثبوت
نکاح ثانی کا چند آیات قرآنی و احادیث نبوی سے ثابت و محقق ہے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہین من تھاون بالقران وحدیثی خسر الدنیا والاخرۃ جس نے قرآن اور میری حدیث سے حقارت کی دین دنیا کا نقصان کیا سواے اسکے حضرت علیہ السلام کی بیٹیون کا نکاح ثانی متحقق ہی ۷ الوگون کو ایسے پیرون سے کام پڑا ہی کہ مرشد کو خدا سمجھے اور سجدہ کیے یہ کفر ہی سجدہ غیر خدا کو حرام ہی ایسا ہی فتاوے حمادیہ مین ہی اور روضۃ العلما مین بعض گمراہ پیرون نے کہا ہی کہ قرآن وحدیث مین کچھ نہین باطن اور یہ ہی خداے تعالی آدم کے قالب مین گھس گیا ہی عجب ہی لوگون سے ایسے کلمات کفر سنتے ہین اُنھین کے مرید بنتے ہین ۸ اکثرت ظلم ہاتھ سے زبان سے مال چھیننے سے چوری اور خیانت کرنے سے بیوہ اور یتیم کی حق تلفی کرنے سے ہوتا ہی جنکو کچھ مقدور ہی یہ دستون کو ستاتے ہین دل دکھاتے ہین رنج دیتے ہین اور اس باب مین کچھ تاویل کر لیتے ہین مظلومون کی بددعا کی کچھ پرواہ نہین آخر الامر مصیبت مین گرفتار ہوتے ہین کف افسوس ملتے ہین خائب وخاسر نامراد ہوتے ہین تاہم اُنکو عبرت نہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا واتق دعوۃ المظلوم مظلوم کی دعا سے خوف کر کہ اُسکی دعا مین اور اللہ تعالی مین کچھ پردہ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کوئی آدمی اگر ستر برس اللہ کی عبادت درمیان رکن ومقام کے کرے اور کسی ظالم کا محب ہو تو اللہ اُسکو ہمراہ اُسکے محبوب کے مبعوث کریگا تو آدمیون کو چاہیے کہ ظالمون کی صحبت سے دور رہین ۱۹ ادب مفقود ہوگیا نہ بڑون کی تعظیم نہ علما کی تکریم جاہلون کو علما کے اعتقاد وعمل پر اعتراض نہ آداب شرعی کا لحاظ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہین جب کبھی سنتا ہون کسی شخص کو علم اولین وآخرین ہی اور بے ادب ہی تو اُسکے ملنے کا مجھے کچھ افسوس نہین ہوتا ۲۰ اس زمانہ مین ماہ محرم کے بدعات اور کھیل تماشے اور عرس میلادون کی بدعت واسراف کو رونق اسلام قرار دیے ہین ۲۱ کیسے ہی برے کام ظاہر ہون کوئی منع نہین کرتا ہر کوئی یہی کہتا ہی ہماری بات کون مانتا ہی سچ ہی نہین ماننے والے کے ساتھ دوستی کیسے ہوتی ہے۔

حق تعالیٰ فرماتا ہی وتواصوا بالحق اور باہم وصیت کی ساتھ حق بات کے اور جو شخص نماز و روزہ عبادت نہین کرتا اور برے کام کرتا ہی تو امر بالمعروف کرین جب کسی کا عزیز بیٹا بھائی زہر کھانے کا ارادہ کرتا ہی تو اسکو وہ کس طرح روکتا پکڑتا ہی اور یہانتک سعی کرتا ہی اگر وہ زہر اسکے ہاتھ مین ہی تو ہاتھ سے چھین لیتا ہی اور جو منہ مین ڈال لیا تو انگلیان ڈال کر اسکے منہ سے نکال لیتا ہی پھر اگر قے بھی نہ ہوئی تو اللہ سبحانہ کے سامنے اسکے واسطے دعا و زاری کرتا ہی حالانکہ جانتا ہی کہ اگر اسنے نادانستہ زہر کھایا ہی تو فقط اسکی دنیا کی زندگی کا نقصان ہی کچھ عاقبت کا نقصان نہین پھر گناہون مین تو اسکا نقصان عاقبت ہی جو ہمیشہ عیش و آرام کی جگہ ہی وہان کا آرام اصل آرام اور وہان کی تکلیف اصل تکلیف پس جو شخص اپنے بھائی کو معاصی سے بچانے مین سعی نہ کرے تو معلوم ہوا کہ یا تو وہ اسکا دوست اور بھائی نہین ہی یا اللہ و رسول کے فرمان پر اسکو اعتقاد نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اسکو اپنے ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے بگاڑ نہ سکے تو زبان سے منع کرے اور زبان سے بھی منع نہ کرے تو فبقلبہ وذلک اضعف الایمان اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تر درجہ ہی ایمان کا جب ایسے گناہ پھیل گئے ہین اور کوئی نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہین کرتا ہی تو اسوقت تمھاری دعا قبول نہ ہوگی اور علما و صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و پیالہ ہوتے ہین یہ بھی انکے ساتھ تباہ ہونگے وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ الٹ دے شہر ایسے اور ایسے یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اسکی ایسی ایسی ہی پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے ان مین فلانا بندہ تیرا ہی کہ نہین نافرمانی کی ایک پلک مارتے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ نے کہ الٹ دے اسپر اور انپر اسلیے کہ تحقیق منہ اسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی غرض ان باتون سے یہ ہی کہ دین اسلام ضعیف اور غریب ہوگیا تنبیہ نافعہ اب دینی بھائیون کو لازم ہی کہ خدای قہار سے ڈرین اور غور کرین کہ ہم سے پہلے لوگ کیسے زبردست اور آسودہ تھے حق تعالیٰ نے

تنبیہ باز نہ رہنے معاصی مین

انکی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا جیسے اصحاب سبت — ۵

نقض توبہ و عہد آن اصحاب سبت	موجب مسخ آمد و اہلاک و مقت
اندرین امت نہ بد مسخ بدن	لیک مسخ دل بود ای بوالفطن

یہود پر تعظیم شنبہ کی فرض تھی کہ اُس دن شکار مچھلیون کا نہ کرین اُنھون نے برخلاف حکم خدا کے کیا پھر وہ لوگ بندر ہوگئے حق تعالی فرماتا ہے الم نہلك الاولین کیا ہم نے نہین کھپائے اگلونکو پھر اُنکے پیچھے لادین پچھلون کو کذلك نفعل بالمجرمین ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارون سے ایک حکم خدا کے برخلاف کرنے سے بندر اور سور ہوگئے اب اس امت کے لوگ بیسون حکم خدا و رسول کے خلاف کرتے ہین جیسا کہ مذکور ہوا **موسی علیہ السلام کی قوم مین** ایک شخص کے زنا کے سبب ستر ہزار آدمی وبا سے مرگئے **اور جب بنی اسرائیل کو حکم** ہوا کہ بیت المقدس مین داخل ہونے کے وقت سجدہ کرتے ہوئے اور بخشش مانگتے ہوے داخل ہون اُنھون نے حطۃ کے بدلے حنطۃ اور بجاے سجدہ کے چوتڑون سے داخل ہوے تو اس نافرمانی کے سبب اللہ تعالی نے مرض طاعون مسلط کیا جسنے ایک ساعت مین ساٹھ ہزار ہلاک کر ڈالے بدعت تبدیل طریق مشروع وآئین مسنون کا نام ہے یہ کہ احکام خدا اور رسول مین تمسخر بے پروائی معلوم ہو **ابن مسعود نے فرمایا** کہ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تو صبح کو اُنکے دروازون پر لکھا جاتا وہ گناہ اور کفارہ اُسکا یہیں دی گئی یہ امت مرحومہ بہتر اُس سے وہ استغفار ہے **اور فکر کرو** تین صحابی کے باب مین جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اُنپر عتاب فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کوئی اُن سے بات نکرے چالیس دن کے بعد فرمایا کہ عورتون اپنی سے دور رہین بعد گریہ وزاری بسیار پچاس روز کے بعد اُنکی توبہ قبول ہوئی جب ایک ایک گناہ پر ایسی گرفت ہو تو صدہا گناہون پر ہمارے کیا کچھ عتاب رب الارباب نہ ہوگا **سعید بن جبیر** سے کسی نے کہا بڑا عابد لوگون مین کون ہے کہا جسنے گناہ کرکے توبہ کی جب اپنے گناہ کو یاد کیا اپنے عمل کو حقیر جانا **حکایت** ایک شخص نے اپنے بھائی کو لکھا تھا کہ مجھکو علم

عنایت ہوا ہی تو اپنے علم کے نور کو گناہون کے اندھیرے سے مت بجھا ورنہ جس روز اہل علم
اپنے علم کے اُجالے مین چلینگے تو تاریکی گناہ مین رہیگا **فائدہ** چار چیزین ہین کہ اُنکے ہوتے ہوئے
علم کچھ فائدہ نہین دیتا حب دنیا نسیان آخرت خوف فقر خوف مردم اور ایک خصلت ہی جو سارے
اعمال کو حبط کردیتی ہی وہ ناخوش ہونا بندہ کا اسکی قضا پر ہی **حدیث مین ہی** مومن گناہ کو ایسے
سمجھتا ہی کہ گویا پہاڑ اپنے سر پر کھڑا ہی اور ہمیشہ ڈرتا ہی کہ کہین اپنے سر پر نہ آپڑے اور منافق گناہون
کو مکھی کے مانند سمجھتا ہی جو ناک پر بیٹھ کے اُڑجاتی ہی کسی صحابی نے کہا ہی اے لوگو تم بڑی تقصیرون
کو بال کے مانند ہلکی سمجھتے ہو اور ہم ہر ایک خطا کو کتنے پہاڑ کے مانند سمجھتے تھے **مسند احمد مین ہی**
ما من یوم الا والبحر یستاذن ربہ ان یغرق بنی آدم یعنی دریا ہر دن اللہ سے اجازت غرق
کرنے بنی آدم کی مانگتا ہی ولکن اللہ اُسکو اپنی قدرت سے روکے ہوئے ہی **حدیث مین ہی**
ایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اس لیے کہ
گناہ سے اُترتا ہی غضب خدا کا گناہون کی شومیت کے سبب ہم اس لائق تھے کہ قوم نوح کیطرح
دریاے غضب مین ڈوبین قوم ہود کی طرح جھونکے مین اُڑین شعیب والون کی طرح آتش قہر مین
جلین اصحاب سبت کی طرح ہماری صورتین بندرون کی سی ہوجائین لکن رحمۃ للعالمین کی برکت سے
ہم کو امن ہی پر قیامت کے روز اُسکی سزا باقی ہی اسلیے اعمال صالحہ جو اس کتاب مین لکھے گئے ہین بجا
لاوے اور بُرے عملون سے توبہ کرے تاکہ رحمت خدا اور شفاعت سردار انبیا کا مستحق ہووے **حکایت**
بعض سلف سے مروی ہی کہ ایک قوم نے ایک عورت خوبصورت سے کہا کہ تو ربیع بن خثیم کے روبرو
جا شاید وہ مفتون ہوجاوے اور تجھکو ہزار درہم دیوینگے اُس نے بہت عمدہ لباس پہنا خوشبو
ملی اور آراستہ پیراستہ اُنکے سامنے آئی جبکہ وہ مسجد سے نکلے اُنھون نے اُسکی طرف دیکھا اور کہا
تیرا کیا حال ہوا اگر تجھے تپ آجاوے پھر جو تیرا رنگ روپ کہ مین دیکھ رہا ہون اُسکو بگاڑدے بلکہ تیرا
کیا حال ہو اگر ملک الموت تجھپر نازل ہو اور تیرے دل کی رگ کو قطع کردیوے بلکہ تیرا کیا حال
ہو اگر منکر نکیر تجھ سے سوال کرین اُس عورت نے ایک چیخ ماری اور غش کھاکر گر پڑی راوی کہتا ہے کہ

واللہ پھر اسکو ہوش آیا اور اپنے رب کی عبادت اسقدر کی کہ جسدن اسکا انتقال ہوا ایسی ہوگئی تھی جیسے کھجور کا تنا جلا ہوا ربیع بن خیثم کا یہ حال تھا کہ انھون نے اپنے گھر مین ایک قبر کھودی تھی جب اپنے دل مین سختی پاتے تو اسکے اندر گھس کر لیٹ رہتے اور بڑی دیر تک پڑے رہتے پھر فرماتے رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت اسکو کئی بار دوہراتے **ثابت بن بنانی نے سنا** کہ قبرستان مین کوئی کہتا ہو کہ ای ثابت قبر والون کے سکوت سے دھوکا مت کھانا ان مین بہت سے نفس مغموم ہین **ای بھائیو** غفلت کی نیند سے بیدار ہو اور بچانو تم کہ بیکار چھوڑ دے جاؤگے بیشک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک ان مین کا سوال کیا جاوے گا اُسدن بڑے بڑے عزت والے ذلیل ہوجاینگے تب غم کھائیگا اور تڑپیگا تیرا دل اور بہینگے آنسو تیرے دونون رخسارون پر آہ علی عمر ضیعناہ افسوس ہی اُس عمر پر کہ ضائع کیا ہم نے اسکو افسوس ہی اُسوقت پر کہ برباد کیا ہم نے اسکو سو جلدی کر ای نفس گنہگار توبہ کرنے مین یا اللہ مین توبہ کرتا ہون تمامی ظاہر و باطن کے گناہون سے عمداً و خطاءً جو مجھ سے صادر ہوے ہین سو ای میرے رب مجھ کو بخشدے

مناجات

خداوندا امید ما وفا کن	دلم را از کرم حاجت روا کن
دلم را محرم اسرار گردان	ز خواب غفلتم بیدار گردان
چو جان را منقطع شد از جهان دم	تو ما را ذوق ایمان داره آن دم

یا قدیم الاحسان اغفر لنا ذنوبنا وارحمنا ولوالدینا واولادنا واحبابنا ولمن احب واحسن الینا ولمن اوصانا بالدعاء ولجمیع المومنین والمومنات واختم لنا بالخیر یا ارحم الراحمین وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین

الحمد للہ تعالی کہ آج روز پنجشنبہ تیرھوین ماہ رجب ۱۳۲۰ ایک ہزار تین سو بیس ہجری مین بعد نظر ثانی کے حصہ دوم **احسن المواعظ** کا تمام ہوا خداے تعالے قبول فرماوے۔

خاتمہ از جانب مؤلف کتاب

الحمد لله ذی الآلاء والنعم	والفضل والجود والاحسان والکرم
یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم

اما بعد مؤلف نے مدت دراز مین بڑی محنت کرکے عمدہ کتب سے منتخب کرکے رنگارنگ کے مضامین اور ابواب ضروری واعظین جمع کیا سبحان اللہ یہ عجب مبارک مجموعہ ہی جس مین سراسر کلام سرور انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مجتمع ہی اس مین ذکر شہر رمضان وماہ ذیحجہ کامل ہی اور مضامین ہدایت کو شامل عمدہ عبادت جیسے روزہ ماہ رمضان وزکوٰۃ وحج وزیارت مدینہ منورہ وخیرات وصدقات وقربانی اور تلاوت قرآن اور فضیلت ذکر وتسبیح ودعا واستغفار وقیام اللیل واتباع سنت ومحبت رب العزۃ ونبی الرحمۃ وبیان آداب ودلائل ارشاد غافلین بخوبی مذکور ہین یہ آٹھ باب ہین اگر کوئی پڑھے اور عمل کرے تو انشاء اللہ اسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے بمصداق جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب کھلے رہینگے جون سے دروازے سے چاہے داخل جنت ہو توفیق الٰہی نے میری اعانت کی مدت کی مراد برآئی طالبان علوم دینیہ وشائقان احادیث نبویہ ادھر آئین برغبت تمام اسکے مضامین کو دریافت کرلین یہ مجموعہ شامل ہی مواعظ ونصائح وفضائل ومسائل پر اسکو پڑھین اور سنائین خصوصًا اس مجلس مین جو نمازی درمیان عصر اور مغرب اور مغرب اور عشا کے مسجدون مین جمع ہوتے ہین اور حق مین اس خاکسار کے دعاے خیر فرمائین اگر کچھ خطا پائین تو اصلاح کرین

جبکہ اس کتاب کا پہلا حصہ طبع ہوا علماے دین نے اسکو نہایت پسند کیا از انجملہ حضرت فخر الہند سید العلما جناب مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی رح نے بعد مطالعہ مؤلف کو یون تحریر فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا ومسلما

از محمد عبدالحی عفا عنہ بخدمت مکرم نیاز مندان جامع کمالات نوع انسان مولوی محمد غوث صاحب

دام لطفہ بعد ازسلام مسنون الاسلام ابرازمرام یہ ہی عنایت نامہ پہونچا حالات مندرجہ سے اطلاع ہوئی کتاب احسن المواعظ پہونچی اسکے معائنہ سے کمال فرحت ہوئی آپ نے گویا دریاکو کوزہ مین بھر دیا ہی حق جل شانہ اُس سے عامۂ خلائق کو منتفع بہ فرماوے اور بقیہ جلدون کی بھی اتمام کی نوبت لاوے والسلام خیر ختام تحریر ۲۲ شعبان روز پنجشنبہ ۱۳۰۲ھ ہجری جبکہ اس خط کو فاضل جلیل عالم نبیل مولانا مولوی سید شاہ نظام الدین صاحب فخری النقوی نے مطالعہ کیا تو فرمایا کہ مولانا کے خط کو طبع کرا دین تو بہتر ہی حسب ارشاد یہان مسطور ہی اور نیز علماے مدہرہ نے خصوصًا شیخ الفقہا مولانا مولوی جناب امجد ابراہیم صاحب شاذلی عم فیضہ علاوہ پسند کرنے کتاب کے اہل علم اور اپنے تلامذون کو اس کتاب کے مطالعہ کے لیے ترغیب دیتے ہین جزاھم اللہ خیرا اور آپ کے صاحبزادۂ والامقام مولانا مولوی عبدالسلام صاحب سالم نے چند اشعار احسن المواعظ پر لکھے ہین وہ یہ ہین ؎

کتابی جامع اصناف حکمت
کتابی مانع از لغو و ملاہی
جلای دیدۂ اہل بصیرت
خط مشکین چو زلف خد کافور
شدہ مطبوع طبع اہل دانش
بمشکین خیمہایش جلوۂ حور
مسمی ہمچو اسمش احسن آمد
بہ نہج خوش محمد غوث حافظ
چو دید آن نسخہ سالم ابن امجد
بہ شکر جامعش این نظم گفتہ
بذات صاحب قرآن وسنت

کتابی حاوی الطاف نعمت
کتابی منذر از دوزخ بدان را
خریدارش بجان ہر نیک سیرت
شفا بخش مرض چون شہد شیرین
کز ایشانست فرح واصل دانش
چو کوثر جا بجا جام لبالب
برای بلبل دل گلشن آمد
بود نافع بہر عامے وعالم
شفیق احمد آن شیخ ممجد
خدا مشکور دارد سعی جامع
کہ بر دارد ز امت رنج ومحنت

کتابی ناجر از فسق ومناہی
بشارت دہ بجنت عابدان را
بیاض صفحہ اش رخسارۂ حور
گلستان بہار وردو نسرین
بہشتی خوش میاد نیش چو کافور
خورد ہر اک ز جای پاک مشرب
مرتب کرد این احسن مواعظ
ز تغییر متغیر باد سالم
دلش از دیدنش چون گل شگفتہ
کند نافع بہر قاری وسامع
شفیع منبع افضال ومنت

شفیع فاتحہ ابواب جنت	براو دائم درود بی نہایت	برآل پاک واصحاب ہدایت

انشاءاللہ تعالی بعد اسکے تیسرا حصہ آئیگا بہ نسبت دو حصون کے کثیر الحجم ہوگا اُس مین ابواب شکر وصبر و مذمت معاصی و معرفت مکائد شیطانی اور زوال دنیاے فانی اور ابواب موت وسکرات وعذاب قبر وحشر وعذاب دوزخ و نعماے جنت اور بیان خوف ورجا و بیان تقوی و ابواب رقاق مذکور ہین اور مضامین نہایت دلچسپ اور دل کو نرم اور رجوع بحق کرنیوالے ہین حقیقت مین تیسرا حصہ اصل اصول مواعظ ہے اور یہ فوائد الحمد للہ اولا و اخرا و ظاہرا و باطنا وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واولیائہ وعلماء امتہ دائما ابدا

(غلام محمد غوث الحنفی الصفوی کان اللہ لہ)

بعض احباب اور شائقین دریافت کرتے ہین کہ مؤلف کی کون کون سی کتابین طبع ہوئی ہین اور نام مطبع اور مقام سے پوچھتے ہین تو اُنکے لیے نقشہ ذیل سے اطلاع ہوگی

نام کتاب	نام مطبع	نام شہر
احسن المواعظ حصہ اول	منشی نولکشور	لکھنؤ
ایضا	ایضاً	کانپور
منتہی الموعظہ تفسیر اذا زلزلت	ایضاً	لکھنؤ
روضات الجنان تفسیر ان اللہ یامر بالعدل والاحسان	ایضاً	لکھنؤ
فیض الرحمان فی آداب القرآن	میور پریس	دہلی
مطلع البدر تفسیر سورۃ والعصر	ایضاً	دہلی
عمدۃ البیان فی اوصاف عباد الرحمن	ایضاً	دہلی
محاسن الاخلاق	مطبع نامی ابوالحسنات	لکھنؤ
دعوت الرحمن فی نصیحۃ النسوان	مطبع تیغ بہادر	لکھنؤ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب احسن المواعظ جلد ثانی از نتائج افکار شاعر شیرین مقال صاحب فضل وکمال مشفقی مولوی محمد بدیع الدین صاحب فرحت یغفرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ

دال ہے انقلاب لیل و نہار	کہ نہ اک وضع پر ہے چرخ کی چال

نظم میں لاکھوں دکھائے ہیں نیرنگ
رنگ دولن گھڑی مین ہی گھڑیاں

ہین کہان عرفی و اسیر و ظہیر
ہین کہان مصحفی و میر و جلال

سیکڑوں تاجدار ملک سخن
ایک گردش مین ہو گئے پامال

کارناموں نے دی حیات ابد
نام تا حشر ہو نہ وقف زوال

مشفقم مولوی **محمد غوث**
شہر مین اپنے آپ ہی ہین مثال

جملہ اطوار قابل تحسین
خوش سیر نیک خلق فرخ فال

واعظ و حافظ و مؤلف ہین
حسب دلخواہ ہر ہنر مین کمال

بات ہر اک نبات سے شیرین
کیون حلاوت کے منہ سے ٹپکے نہ رال

شکر سیراب باغ کن فیکون
نخل امید پھر ہوا ہی نہال

قالب موعظت مین طبع کی روح
پھونکدی پھر بفضل رب تعال

ہر ہوا خواہ کے لیے کھولا
باب باغ جنان بجود و نوال

ہین مہیا یہان لوازم خلد
خلد سے کیون نہ دین اسکو مثال

صاد ہی چشم حور الف قامت ق
حلقۂ ہر سکون ہی خلخال

رشک دندان ہی سین میم دہن
باہی لب اور نقطۂ باخال

زلف پیچان ہی لام نون ابرو
بال افشان ہو دیکھتے ہی وبال

خوان نعمت ہی حرف دائرہ دار
ساغر سلسبیل ہی ہر دال

لفظ ہین برگ و بار سطر اشجار
لذت میوہ پر ہی معنی سوال

جدولین چارسو حصار بہشت
خط مسطر ہی چشمۂ سلسال

ید طولی کو کیون کہون طوبیٰ
ہی نہ تشبیہ یہ فراخور حال

سائرون سے ہوا اسکو بھی گردش
ہی بجا کہیے آسمان تمثال

رد کش کہکشان ہین ہین سطور
نقطے انجم ہین دائرے ہین ہلال

حرف وکاغذ ہین کب سفید وسیاہ　　صبح عید ومقدر کی ہین لیال
یہ وہ گلشن ہی سیر خلد یہان　　یہ وہ گلبن کہ سدرہ جسکی ہی ڈال
یہ وہ مسلک کہ جسکا ہر سالک　　پائیگا قرب ایزد متعال
حال حج وزکوٰۃ وصوم وصلوٰۃ　　درج ہی اس مین سب تمام کمال
سیکڑون مسئلے ہین زیب رقم　　اور اوراد ہفتہ ومہ وسال
ہین مضامین وجہ وصل خدا　　ہی بتون کی نہ مدحت خط وخال
کی ہین یہ موشگافیان اکہون　　یون کہینچی کسی نے بال کی کہال
بحر کو کرد یا سبو مین بند　　ہی نہ محتاج شرح یہ اجمال
وجد کرتے ہین سن کے اہل سخن　　نثر ہی یہ اثر مین سحر حلال
اس قمروش کا مشتری ہو وہی　　جسکا طالع ہو نیر اقبال
مومن اس قوت جان یہ یون لکہین　　جون قیمولی یہ کال مین اکال
کیا لکہون ہی قلم زبان قلم　　کیا کہون ہی زبان ناطقہ لال
کرکے اعدا کا سر فنا فرحت　　گوہر ا ہر زبان تری ٹکسال
لکہہ یہ ہجری مین فی البدیہ ریہ ہی　　عمدہ ہی احسن المواعظ سال

تمت

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب احسن المواعظ حصہ دوم مصنفہ جناب مولانا غلام غوث صاحب ترچناپلی جنکی تصانیف سے اکثر کتب مطبع ہذا مین چھپ کر نذر ناظرین ہوچکی ہین جسکی فہرست لسٹ کتب کے صفحہ ۳۱ مین درج ہی بہزاران خوبی مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع مذکور بار دوم ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ع مطبع ہوکر ہدیۂ ناظرین باتمکین ہوا